ہلالِ محرم حصہ 2

لوحہ مرثیہ رباعی سلام

اپنے بچوں کیلئے Scan کیا
جسے دیگر مومنین بھی پڑھ سکتے ہیں
طالبِ دعاء
سید نذر عباس
14.10.2008

Presented by www.ziaraat.com

فہرست ہلال محرم حصّہ دوم

ماتم اوّل : نقشہ جنت البقیع (مدینہ منورہ) ۳۵ رباعیات تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک صفحہ ۱۱ تا ۱۴

ماتم دوم : خیمہ گاہ (بارہ معلّا) ۳۸ سوز تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک صفحہ ۱۵ تا ۲۲

ماتم سوم : نقشہ درگاہ حضرت مسلمؑ (کوفہ) ۲۹ سلام

نمبر شمار	مطلع کا پہلا مصرع	تعداد شعر	صفحہ	تخلیص شاعر
۱	جز پنجتن کسی سے تولّا نہ چاہیئے	۱۵	۱۳	انیس
۲	واجب الرحم تھے زنداں کے سزاوار نہ تھے	۸	۲۳	"
۳	مصروف بکا جو غم سرور میں نہیں ہے	۲	۲۴	[illegible]
	مجرائی تحط آب بھی تھا اور غذا نہ تھی	۱۴	۲۵	دبیر
۵	ہے سلام اس پہ جو کہتی تھی مرے بیر حسینؑ	۱۲	۲۶	"
۶	نام پر شاہ کے پانی جو پلا دیتے ہیں	۱۱	۲۶	"
۷	جاتے ہیں اکبر سلامی قتل ہونے کے لئے	۱۳	۲۷	حسینی
۸	مجلس غم میں جو رونے کے لئے آتے ہیں	۱۶	۲۸	"
۹	کرتے تھے حملہ جو لے کر تیغ سرور ہاتھ میں	۱۴	۲۹	"
۱۰	اربعین کے سوگوار و الوداع	۱۱	۲۹	دبیر
۱۱	اے سلامی خیام جلتے ہیں	۱۵	۳۰	عشق
۱۲	سلام اس پر جو بولا ناتواں آہستہ آہستہ	۱۴	۳۱	اثر
۱۳	ہے سلام اس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے	۱۲	۳۲	فصیح
۱۴	عجب وقت ہے اور عجب انجمن ہے	۱۷	۳۲	انیس
۱۵	سلامی کہتے تھے ظالم پر ولاد زینبؑ کو	۱۳	۳۳	دبیر
۱۶	جب سروں پر زینبؑ و کلثومؑ نے چادر نہ پائی	۱۱	۳۴	انجم

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مطلع کا پہلا مصرع	تعداد شعر	صفحہ	تخلص شاعر
۱۷	سلام اس پر رسن بستہ جو بے تقصیر پھرتی تھی	۳۲	۳۵	عباس
۱۸	سالک مسلک تسلیم و رضا ہے عابدؑ	۸	۳۶	مداح
۱۹	فکری کوئی نہ کرتا تھا دوا سے سجادؑ	۱۱۰	۳۶	نظیر
۲	بحر الٰہی شاہ کا آج چہلم ہو چکا	۱۶	۳۷	سلطان
۲۰	جزع گردش فلک پیر دیکھ	۲۱	۳۸	انیس
۲۲	زمرد چہرہ سے خیمے نزار ہوں	۶	۳۸	〃
۲۳	گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا	۱۳	۳۹	〃
۲۴	ازل سے ہوں سلامی مدح خواں شبیرؑ و شبرؑ کا	۱۴	۴۰	احسن
۲۵	صبح کو تے تھے سلامی شہ والا کیا کیا	۱۲	۴۰	〃
۲۶	ضبط گریہ ماتم سرور میں ہو سکتا نہیں	۶	۴۱	انیس
۲۷	طوق آہن عابدِ دلگیر کا دمساز ہے	۵	۴۱	〃
۲۸	کس طرح دل جانِ زہراؑ سے سنبھالا جائے گا	۵	۴۲	رشید
۲۹	اے مالکو چاہیئے کہ خیال قضا رہے	۸	۴۲	انیس

ماتم چہارم نقشہ بارگاہ طفلان حضرت مسلمؑ (کوفہ) مراثی تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت حضرت زینبؑ فہرست مراثی تاراجی خیام و مصائب اہل بیت علیہم السلام

نمبر شمار	نمبر	مطلع کا پہلا مصرع	تعداد شعر	صفحہ	تخلص
۱	۱	جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی	۱۷	۴۳	
۲	۲	جب قتل گاہ میں سحر سرورؑ قلم ہوا	۱۸	۴۷	
۳	۳	جب گل چراغ مرتضیٰ خیر النساءؑ ہوا	۱۸	۴۹	دبیر

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	نمبر حال	مطلع کا پہلا مصرع	تعداد بند	صفحہ	مخلص
۴	۴	آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم	۲۲	۵۳	دبیر
۵	۵	جب حرم مقتل سرور کے مقابل آئے	۲۱	۵۸	حسین
۶	۶	جب حضرت شبیرؑ کا سر کٹ گیا رن میں	۱۹	۶۲	لائق
۷	۷	اعدا جو رن میں شمع امامت بجھا چکے	۱۹	۶۶	مونس
۸	۸	جس دم قلم ہوا سر سلطان کربلا	۱۵	۷۰	
۹	۹	رکن دیں نبوی جب کہ گرایا رن میں	۱۲	۷۳	
۱۰	۱۰	غارت خیمہ سرور کو جب آئے اعدا	۱۴	۷۵	مونس
۱۱	۱۱	جب خیمۂ فرزند پیمبرؐ ہوا تاراج	۲۵	۷۸	انیس
۱۲	۱۲	جب اہل بیت آئے لاشوں پہ اقربا کے	۲۲	۸۳	دبیر
۱۳		لکھتے ہیں راویان جگر سوز یہ کلام	۲۰	۸۷	
۱۴		جب ختم ہوئی آل محمدؐ سے لڑائی	۱۴	۹۱	
۱۵		جب رن میں قتل ہو گیا مظلوم کربلا	۱۳	۹۴	
۱۶		پامال جب کہ ہو گیا لاشہ حسینؑ کا	۱۸	۹۷	

خبر شہادت مدینہ میں آنا

۱۷	۱	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر میں	۲۰	۱۰۰	دبیر
۱۸	۲	حاکم کو یہ مدینہ کے جس دم خبر گئی	۲۳	۱۰۴	
۱۹	۳	کسی کا دل غم فرقت سے بے قرار نہ ہو	۱۰	۱۰۹	

روانگی و ورود کوفہ

۲۰	۱	جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے	۱۴	۱۱۱	
۲۱	۲	جس دم شہید سرور قلعہ شکن ہوئے	۱۸	۱۱۳	
۲۲	۳	ہفتاد دو تن کے لئے جب رو چکے عابدؑ	۱۳	۱۱۷	دبیر

سہ ماہی مجلس عزا

نمبر شمار	نمبر حال	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
۲۳	۴	آئے قریب کوفہ جو مہمان کربلا	۱۶	۱۲۰	
		حال راہِ شام			
۲۴	۱	نماز عصر کو جب شاہ نے تمام کیا	۱۹	۱۲۳	
۲۵	۲	پہونچا دیار شام میں جب سر امام کا	۱۶	۱۲۷	
۲۶	۳	جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ	۱۶	۱۳۰	
۲۷	۴	جب بعد عصر کٹ گیا تن سے سر امام	۲۱	۱۳۳	
		ملاقات شیریں			
۲۸	۱	جب حرم قلعۂ شیریں کے برابر آئے	۱۷	۱۳۸	
۲۹	۲	جب کہ شیریں نے سنا سید والا آئے	۲۲	۱۴۱	
۳۰	۳	جب تیغ کیں حسینؑ کی گردن پہ چل چکی	۱۴	۱۴۵	
		حال بازار شام			
۳۱	۱	محشر کی صبح آج نمایاں ہے شام میں	۱۶	۱۴۸	
۳۲	۲	شام میں جب حرم شاہ شہیداں آئے	۱۵	۱۵۱	فصیح
		حال دربار شام			
۳۳	۱	آمد ہے اہل بیت پیمبرؐ کی شام میں	۲۰	۱۵۴	
۳۴	۲	جب محفل یزید میں داخل حرم ہوئے	۱۷	۱۵۸	
۳۵	۳	آتا ہے سر امام کا بزم یزید میں	۱۸	۱۶۲	
۳۶	۴	آمد آمد حرم شاہ کی دربار میں ہے	۲۵	۱۶۵	
۳۷	۵	جب اہل حرم شام کے بازار میں آئے	۲۱	۱۷۰	

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	حاشیہ	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
۳۸	۶	عزیزو حادثۂ نو فلک دکھاتا ہے	۱۲	۱۷۵	
۳۹	۷	جب کہ دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے	۱۸	۱۷۷	
۴۰	۸	آج کیا حشر ہے زمانہ میں	۱۴	۱۸۱	ضیا
۴۱	۹	غل ہے دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے	۱۶	۱۸۳	
۴۲	۱۰	جب محفل حاکم میں نبیؐ کے حرم آئے	۲۴	۱۸۷	لایق
۴۳	۱۱	دربار میں یزید کے آتے ہیں اہل بیت	۲۳	۱۹۲	صادق
		حال زنداں شام			
۴۴	۱	یزید نحس نے جب فرق شاہ دیں پایا	۲۴	۱۹۶	
۴۵	۲	زنداں میں مقید ہوئے جس دم حرم شاہ	۱۲	۲۰۱	
۴۶	۳	قید خانہ میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر	۱۴	۲۰۳	
۴۷	۴	جس دم اسیر عترت مشکل کشا ہوئی	۱۵	۲۰۶	
		حال زنداں شام و ملاقات ہند			
۴۸	۱	چرخ زبرجدی کی دو رنگی کہوں میں کیا	۲۵	۲۰۹	
۴۹	۲	جب سنی ہند کے آنے کی خبر زینبؑ نے	۲۹	۲۱۴	
۵۰	۳	زنداں کے طرف ہند کے آنے کی خبر ہے	۱۸	۲۲۰	
۵۱	۴	قید خانہ میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے	۱۸	۲۲۳	
۵۲	۵	ناموس نبیؐ آئے جو زنداں بلا میں	۱۹	۲۲۷	
۵۳	۶	آمد ہند کا غل عترت شبیرؑ میں ہے	۱۹	۲۳۱	
۵۴	۷	زنداں کی طرف ہند جو پچھلے پہر آئی	۱۶	۲۳۵	
۵۵	۸	غل ہے زنداں میں پیمبرؐ کے حرم آتے ہیں	۳۰	۲۳۸	لایق
۵۶	۹	سر کھلے قید میں جب دختر زہراؑ آئی	۱۵	۲۴۴	

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	نمبر حال	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
۵۷	۱۰	جب کہ دربار سے زنداں میں سدھارے قیدی	۱۳	۲۴۷	
		حال زنداں شام و وفات حضرت سکینہؑ			
۵۸	۱	بی بیوں کا ملک شام میں جس دم گذر ہوا	۲۵	۲۴۹	
۵۹	۲	زنداں میں اہل بیتِ پیمبرؐ اسیر ہیں	۲۲	۲۹۴	
۶۰	۳	انساں کے لئے قید ہلاکت کا سبب ہے	۱۸	۲۵۹	
۶۱	۴	جب گل ہوا چراغ حرم قید شام میں	۱۹	۲۶۲	
۶۲	۵	جب داغ بیکسی نہ سکینہؑ اٹھا سکی	۱۹	۲۶۶	
۶۳	۶	اے مومنو کیا سخت یتیمی کی بلا ہے	۲۱	۲۷۰	
۶۴	۷	آفت میں گرفتار ہیں ناموس پیمبرؐ	۱۵	۲۷۴	
۶۵	۸	جب خانہ زنداں میں سکینہؑ نے قضا کی	۱۷	۲۷۷	
۶۶	۹	زنداں میں جب کہ دختر شبیرؑ مر گئی	۱۶	۲۸۱	انیس
۶۷	۱۰	جب خواب میں حسینؑ کو دیکھا یزید نے	۲۰	۲۸۴	
۶۸	۱۱	جنت کے جو در پر گئی معصوم سکینہؑ	۱۵	۲۸۸	
		رہائی اہل بیت از زنداں شام			
۶۹	۱	دربار میں آمد ہے اسیران بلا کی	۱۹	۲۹۱	
۷۰	۲	سجادؑ کو بلوایا دوبارہ جو شقی نے	۲۱	۲۹۵	
۷۱	۳	جب یزید اپنے گناہوں سے پشیمان ہوا	۱۶	۲۹۸	
۷۲	۴	آل نبیؐ رسن سے ہوئی جس گھڑی رہا	۲۱	۳۰۱	
		واپسی اہل حرم بکربلا و دفن شہداءؑ			
۷۳	۱	بلا اٹھا کے حرم کربلا میں آتے ہیں	۱۵	۳۰۵	

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	نمبر حال	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
۷۴	۲	جب اربعیں کو آئے حرم قتل گاہ میں	۱۶	۳۰۸	
۷۵	۳	جب کربلا کو شام سے اہلِ حرم پھرے	۱۷	۳۱۱	دبیر
		چہلم شہدا			
۷۶	۱	چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہو گیا	۱۵	۳۱۵	دبیر
۷۷	۲	آج چہلم تمام ہوتا ہے	۱۵	۳۱۸	
		واپسی اہلِ حرم بمدینہ منورہ			
۷۸	۱	جب بعد دفن شاہ وطن کو حرم چلے	۱۸	۳۲۱	
۷۹	۲	مسافرانِ مصیبت وطن میں آتے ہیں	۱۶	۳۲۵	دبیر
۸۰	۳	شبّیرؑ کی فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ	۲۰	۳۲۸	
۸۱	۴	وطن میں قافلۂ کربلا کی آمد ہے	۲۰	۳۳۲	
۸۲	۵	جب زائرانِ شاہ غریب الوطن پھرے	۲۰	۳۳۶	
۸۳	۶	آمد ہے وطن میں حرم شیرِ خدا کی	۱۴	۳۴۰	
۸۴	۷	جب داخلِ وطن حرم مصطفےٰ ہوئے	۱۳	۳۴۳	
۸۵	۸	غم پدر میں جو صغراؑ نحیف و زار ہوئی	۱۹	۳۴۵	انیس
۸۶	۹	ہمیشہ گلشنِ عالم کا ایک حال نہیں	۲۰	۳۴۹	
۸۷	۱۰	قیدِ ستم سے جب حرم مصطفےٰ چھٹے	۱۷	۳۵۳	قیصر
۸۸	۱۱	وطن میں داخلۂ عترتِ حسینؑ ہے آج	۱۷	۳۵۶	
۸۹	۱۲	جب گورِ غریباں سے وطن میں حرم آئے	۲۵	۳۶۰	
۹۰	۱۳	جد کے روضہ پہ اسیرانِ ستم آتے ہیں	۲۵	۳۶۳	
۹۱	۱۴	تنہا شبِ فرقت میں بکا کرتی صغراؑ	۱۷	۳۶۸	

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	در حال	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
		شہادت حضرت زینبؑ			
۹۲	۱۵	جب دختر خاتون قیامت ہوئی پیدا	۲۴	۳۷۳	دبیر

ماتم پنجم نقشہ درگاہ ہانی بن عروہ فہرست نوحہ جات تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک و شہادت حضرت زینبؑ

۱	فریاد حضرت زینبؑ	کرتی تھی زینبؑ بکا اکبرؑ غازی اٹھو	۱۲	۳۷۷	
۲	تاراجی خیام	کہتی تھی شہ کی بہن چرخ کہن دیکھ تو	۸	۳۷۸	
۳	〃	بڑھا یہ کہہ کے جب لشکر جلادؑ خیمہ سرور	۱۲	۳۷۸	رضی
۴	〃	یا علیؑ کربلا میں آگ لگی	۱۰	۳۷۹	حلمی
۵	سوم شہدا	سر پیٹو مومنین کہ سرور کے پھول ہیں	۷	۳۸۰	
۶	دہم شہدا	اے مومنو سر پیٹو کہ سرور کا دہم ہے	۱۰	۳۸۰	رفیع
۷	بستم شہدا	اے اہل عزا آج کرو نالہ و افغاں ہے بیسواں شہ کا	۶	۳۸۱	تجلی
۸	حال راہ کوفہ	کہتا تھا شمر بے حیا بیمار کانٹوں پر چلے	۹	۳۸۱	باقر
۹	ملاقات شیریں	شیریں نے کہا دیکھ کے شہ کا سر انور صدقے گئی شیریں	۱۰	۳۸۲	رفیع
۱۰	وفات حضرت سکینہؑ	زندان شام میں جو سکینہؑ گذر گئی	۸	۳۸۲	ہادی
۱۱	〃	یہ کہتی تھی ماں تجھ پہ واری سکینہؑ	۱۲	۳۸۳	〃
۱۲	〃	موت، زنداں میں سکینہؑ جو آئی ہوگی	۸	۳۸۳	
۱۳	〃	قید خانہ میں تشنہ لب زینبؑ	۸	۳۸۴	حلمی
۱۴	〃	سر باپ کا بچوں کو دکھایا نہیں کرتے	۹	۳۸۴	باقر
۱۵	〃	عابدؑ کا تھا فرمان کہ میں دفن نہیں سکتا	۱۵	۳۸۵	مسرور
۱۶	چہلم شہدا	لعینوں نے جسے مہماں بلایا اس کا چہلم ہے	۱۰	۳۸۶	رضی
۱۷	دربار شام	افسوس نبی زادیاں جاتی ہیں کھلے سر دربار شقی میں	۷	۳۸۶	
۱۸	〃	دربار یزید اور سر شاہ شہیداں کیوں اے فلک پہنچا	۶	۳۸۷	ساغر

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	در بیان	مطلع کا پہلا مصرع	بند	صفحہ	تخلص
۱۹	زندان شام	نوحہ سکینہؑ کا تھا قیصہ ہے زنداں میں ہم	۶	۳۸۸	داور
۲۰	″	بادشہ کربلا شام کے زنداں میں ہے	۹	۳۸۸	
۲۱	″	زنداں میں کہا آہ سکینہؑ نے کہاں ہو بھیا علی اصغرؑ	۷	۳۸۹	
۲۲	زندان شام و وفات حضرت سکینہؑ	دم توڑتی ہے خاک پہ ناداں یا حسینؑ	۹	۳۸۹	سعید
۲۳	واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ	عابدؑ نے کہا پوچھو نہ حال کربلا	۹	۳۹۰	ارشاد
۲۴	″	کہتے تھے زین العباؑ لے کے علم آیا ہوں	۱۱	۳۹۰	شہید
۲۵	″	یہ آکے مدینہ میں بشر آہ پکارا یا احمدؐ مختار	۱۱	۳۹۱	کاظم
۲۶	″	بولیں زینبؑ یہ یثرب میں جا کر دیکھو نانا میں آئی ہوں لٹ کر	۶	۳۹۱	
۲۷	″	بولی زینبؑ بقیعہ میں رو کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر	۸	۳۹۲	مصطفےٰ

دیباچہ طبع اول

ہلال محرم جب تک شمشیر ماتم بن کر آسمان کے دل کو شفق سے خوں کرتا رہے گا۔ شہیدان کربلا کے خون ناحق کا رنگ اپنا اثر دکھاتا رہے گا، اور جس وقت تک ہندوستان میں اردو زبان باقی ہے۔ یہ مرثیے اپنی خداداد تاثیر سے دلوں کو ٹکڑے کرتے رہیں گے۔ یہ مجموعہ ہلال محرم کا حصہ دوم ہے جس میں مشہور اساتذہ کے اور خصوص مرزا دبیر اور میر انیس اعلی اللہ مقامہما کے منتخب اور لاجواب مرثیے ہیں جو بطرز سوز خوانی پڑھے جاتے ہیں۔ اس میں واقعات بعد شہادت اور حالات راہ کوفہ و شام و دربار قید خانہ و وفات جناب سکینہ علیہا السلام اور رہائی اہل بیتؑ و ورود بمقتل شہداؑ بیان چہلم و واپسی مدینہ طاہرہ وغیرہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مرثیے بہ ترتیب درج اور طبع ہیں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے امید کہ عزاداران حضرت سید الشہدا علیہ السلام اس کو پسند فرمائیں گے، اور اس کے ذریعہ بے حساب ثواب حاصل کریں گے۔

التماسِ دُعا: خاکسار، میرزا کاظم علی

دیباچہ طبع دوم

مومنین پر واضح رہے کہ طبع اول و دوم میں رباعیات و سوز و نوحے نہ تھے جو کہ سوز خوانوں اور عزاداروں کیلئے بیحد ضروری ہے۔ اس ایڈیشن میں رباعیات و سوز و نوحے کی زیادتی کر کے ۷۵ مرثیے درج کئے گئے ہیں۔ طبع اول میں صرف ۳۷ مرثیے اور ۱۰ اسلام تھے اس ایڈیشن میں ۳۸ مرثیوں کی زیادتی کر کے ۷۵ مرثیے کئے گئے ہیں اس کے علاوہ ۷ نوحہ جات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور ۵ نقشہ مقامات

Presented by www.ziaraat.com

مقدسہ بھی دیئے گئے ہیں۔ طبع اول کا حجم ۱۸۸ صفحات تھے اس ایڈیشن کا حجم ۳۹۲ صفحے ہیں، ۲۰۴ صفحات کا اضافہ ہوا ہے چونکہ طبع اول کے مرثیے بہت کم تھے اس لئے ایڈیشن ہذا میں مرثیوں کی زیادتی کی گئی ہے، تاکہ مومنین کو پھر مرثیوں کی تلاش باقی نہ رہے چونکہ مومنین نے اس حصہ کی کافی قدر فرمائی ہے اس لئے اس مجموعہ کا حصہ پنجم و ششم شائع کیا گیا تھا، جن میں مراثی مصائب بعد شہادت و اسیری اہل حرمؑ وغیرہ و واپسی مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین علیہ السلام سے شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور انہدام جنت البقیع تک کے درج ہیں نیز شہادت حضرت سکینہؑ و حضرت زینبؑ کے بھی مرثیے ہیں۔

دیباچہ طبع چہارم

اس ایڈیشن میں تین مرثیے اور چار نوحوں کا اضافہ کیا گیا اور بعض مرثیوں میں بند بڑھا دیئے گئے اور حجم ۱۲ صفحے کے گئے تاکہ مومنین زیادہ مستفید ہو سکیں۔ چھٹے ایڈیشن میں چند اہم سوز و سلام اور مرثیوں کا اضافہ کیا گیا ہے اس طرح ہلال محرم کے چھ حصوں کا حجم اور قیمت مساوی یعنی فی جلد ۳۰ روپے۔ اور مکمل حصوں کی قیمت ۱۸۰ روپے ہوگی۔ خادم مومنین

شیخ ابوالقاسم حسام نجل حجۃ الاسلام آقا حاجی شیخ محمد علی خراسانی مجتہد طاب ثراہ جہل الجنۃ مثواہ

ہدایات ف۱ مرثیے کے جس مصرع پر اس طرح ؎ کا نشان بنا ہوا ہو۔ اس کو بازو دار جواب دیں، علاوہ اس کے جواب دینے کے مقام کا تعین ذاکر کے امتیاز پر موقوف ہے۔ ف۲۔ اکثر اوقات موقع کا لحاظ کرتے ہوئے ذاکر کو مختصر پڑھنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مراثی کے ان بندوں کو جن پر ھو کا نشان بنا ہوا ہے بلا نقص ترتیب چھوڑ دیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ ایسے تمام بند جن پر مسلسل یہ نشان بنا ہوا ہو چھوڑ دیئے جائیں۔ اور اگر دو طرف یہ نشان ہو تو وہ بند چھوڑ دینا بہتر ہے چونکہ ہر بند مقطعہ کا ہے اور اگر اس نشان کے بعد پھر کسی بند پر یہ نشان نہ ہو تو اس بند کو پڑھ سکتے ہیں۔

ف۳: اوپر کا ہندسہ مرثیہ کا ہے اور نیچے اس شہید کا ہے جس کے حال کا مرثیہ ہے۔

ہلال محرم حصہ اول تا حصہ ششم	فی حصہ	روپے

Presented by www.ziaraat.com

رُباعیات

بارہ تھے اسیر ایک رسی میں تمام ہم رتبہ تسبیح نہ ہوں کیوں وہ رسن	۱	اور جاتے تھے پیش پیش عابدؑ ناکام جس کا کہ امام ہو دو عالم کا امام
زنداں میں بلند تھا حرم کا نالا لکھا ہے کہ زہراؑ کے سوا لاشے پر	۲	بے گور تھے میداں میں امام والا شبیرؑ کا تھا کوئی نہ رونے والا
بے رحموں نے شبیرؑ کا گھر لوٹ لیا شبیرؑ کے لاشے پہ جو زینبؑ آئی	۳	اور فاطمہؑ کی بیٹیوں کو قید کیا رونے کی ہے جا کہ اس کو رونے نہ دیا
کوفے کو چلے تو چشم عابدؑ نم تھی زنجیر قدم میں اور قدم میں چھالے	۴	حلقے میں لئے ہوئے سیاہ غم تھی گردن میں تھا طوق اور گردن خم تھی
اللہ رے اسیری شہ بدر و حنین گردن میں رسن اہل تماشا سر راہ	۵	تھی روح نبی جلو میں باشیون و شین زہراؑ پس پشت راس و چپ تھے حسنینؑ

تاراجی خیام و اسیری اہل حرم

Presented by www.ziaraat.com

حال اہل شام	زینبؑ بلوے میں ننگے سر پھرتی تھی ہر چشم کی پتلی صفتِ قبلہ نما	۶	پر سر سے نہ شاہ کے نظر پھرتی تھی سر پھرتا تھا جس سمت اُدھر پھرتی تھی
	افسوس کہ ہم راحت و آرام میں ہیں ہم چین سے سوتے ہیں گھروں میں اپنے	۷	اور آلِ نبیؐ قید ان ایام میں ہیں اور حضرتِ عابدؑ سفر شام میں ہیں
ملاقات شیریں	مشہور جہاں ہے داستانِ شیریں شبیرؑ کی ہے وعدہ وفائی کا بیاں	۸	شیریں نے فدا کی شہ پر جان شیریں گویا مرے منہ میں ہے زبان شیریں
	شیریں نے کہا سن کے قضا اکبرؑ کی سر پیٹ کے بانوؑ نے کہا بیاہ کہاں	۹	شادی ہوئی تھی شبیہ پیغمبرؐ کی ٹھہری تھی نہ بات بھی مرے دلبر کی
	شاہد ہے وفا پہ داستاں شیریں شبیرؑ کے ہے وعدۂ صادق کا بیاں	۱۰	شیریں نے فدا کی شہ پہ جانِ شیریں گویا مرے منہ میں ہے زبان شیریں
حال زنداں شام	زنداں میں فاقے سے حرم رہتے تھے نے چھٹنے کی اُس نے چھڑانے والا	۱۱	دم رکتا تھا اور اشک سدا بہتے تھے گھبرا گھبرا کے یا علیؑ کہتے تھے
	رسی میں گلا علیؑ کی جائی کا ہے گھبرا کے یہ کہتی ہے کہ کب چھوٹوں گی	۱۲	اب تک نہیں طور کچھ رہائی کا ہے چہلم نزدیک میرے بھائی کا ہے
	زنداں میں کہیں عزا کا دستور نہیں شبیرؑ کی لاش دور چہلم نزدیک	۱۳	دستور بھی ہو تو ان کو مقدور نہیں زینبؑ سا کوئی عاجز و مجبور نہیں
ملاقات ہند	زنداں میں ہیں صاحب تطہیر ابھی حیرت ہے جو شیوں میں نہ ہو رونے کا غل	۱۴	میدان میں بے کفن ہیں شبیرؑ ابھی سجادؑ کے پاؤں میں ہے زنجیر ابھی
	جب سے کہ فلک پہ صبح صادق نکلی نکلا سپہ شام میں حر رضؓ مومن پاک	۱۵	کب ہندسی آفاق میں صادق نکلی یہ شام میں پنجتن کی عاشق نکلی

Presented by www.ziaraat.com

زہراؑ کی ولا میں ہند صادق نکلی لکھا ہے کہ سر ننگے محل سے اپنے	۱۶	یہ شام ہیں مثل صبح صادق نکلی بہر حرم مخدرہ صادق نکلی
کہتی تھی سکینہؑ قتل بابا دیکھا زنداں میں پھنسی اور طمانچے کھائے	۱۷	بھیا علی اصغرؑ کا بھی لاشا دیکھا اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا
جب دفن سے آسودہ ہوئے زین عبادؑ جب فاتحہ شبیرؑ کی تربت پہ چڑھا	۱۸	کی قبر کی تنہائی پہ آہ و فریاد مرقد سے لپٹ کے خوب روئے سجادؑ
دو میم جو اک لفظ محرم میں ہے ہر میم کے چالیس عدد ہیں یہ کھلا	۱۹	پیوند انھیں حرفوں کے ماتم میں ہیں ماتم کے چہل روز دو عالم میں ہیں
یارو مہمان ہے اربعین شہ دیں زنداں میں یہ کہہ کہہ کے حرم روتے ہیں	۲۰	رو لو کہ صلہ اشک کا ہے خلد بریں رونے کو کوئی شاہ کے لاشے پہ نہیں
چہلم کی جو مجلس وہ کہیں پاتی ہے آتا ہے جو دھیان پسر ہے بیگور	۲۱	رونے کیلئے روح بتولؑ آتی ہے گھبرا کے وہ مقتل میں چلی جاتی ہے
جو مر گئے دنیا میں وہ سب دفن ہوئے عاشور سے چہلم کا تفاوت دیکھو	۲۲	الآ نہ حسینؑ تشنہ لب دفن ہوئے کب قتل ہوئے حسینؑ کب دفن ہوئے
کب قبر میں آرام سے سوتی ہے بتولؑ آخر ہوا چہلم حسینؑ ابن علیؑ	۲۳	اکثر انھیں مجلسوں میں روتی ہے بتولؑ پرسہ دے لو وداع ہوتی ہے بتولؑ
چہلم کا ہنوز داغ سینے میں ہے یہ روز دہ ہیں کہ بے حسینؑ ابن علیؑ	۲۴	روداد نئی ہر اک مہینے میں ہے سجادؑ کا داخلہ مدینے میں ہے
اے اہل عزا روح رسولؐ آتی ہے چہرے پہ نقاب اشک ڈالو ڈالو	۲۵	لو روح حسنؑ زار و ملول آتی ہے سر ننگے بہشت سے بتولؑ آتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

گر لاکھ برس جیئے تو پھر مرنا ہے ہاں توشۂ آخرت مہیا کر لے	۲۶	پیمانۂ عمر ایک دن بھرنا ہے غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے
وہ تخت کدھر ہیں اور کہاں تاج ہیں وہ قرآن لکھ لکھ کے وقف جو کرتے تھے	۲۷	جو اوج پہ تھے زیر زمیں آج ہیں وہ اک سورۂ الحمد کے محتاج ہیں وہ
کیا کیا دنیا سے صاحب مال گئے پہنچا کے لحد تلک پھر آئے سب لوگ	۲۸	دولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے
مقبول خدا شیعوں کا رونا ہوگا حوران بہشت آنکھیں بچھا دیویں گی	۲۹	کیا قبر میں آرام سے سونا ہوگا چشم بد دور یہ کیا خوب بچھونا ہوگا
شبیرؑ کے در پہ جان قربان کروں مرتا ہوں زمین کربلا پر میں دبیرؔ	۳۰	اک جان ہے کیا جہاں قربان کروں ہر ذرے پہ آسمان قربان کروں
ہے شیعوں کی بخشش دم محشر پہلے مرقد کے سوال سے بھی خاطر ہے جمع	۳۱	جنت آخر ہے جام کوثر پہلے آتے ہیں نکیرین سے حیدرؑ پہلے
حیدرؑ کو خدا سے جو جدا کہتا ہے معنیٔ عنی پوچھ لو جس سے چاہو	۳۲	سنتے بھی نہیں ہم کہ وہ کیا کہتا ہے بندہ بندۂ خدا خدا کہتا ہے
صد حیف کہ پہلے سے نہ ہشیار ہوئے ہنگام اجل آنکھ کھلی غفلت سے	۳۳	آرام لحد کے نہ طلب گار ہوئے جب سونے کا وقت آیا تو بیدار ہوئے
کس خواب میں زندگی بسر کرتا ہے طالع ہوئی صبح بج گیا کوس رحیل	۳۴	کس فکر میں شام کو سحر کرتا ہے بیدار ہو قافلہ سفر کرتا ہے
اک دن پیوند خاک ہونا ہوگا اس قبر کے پردے کا کھلا حال دبیرؔ	۳۵	تنہا تنہا لحد میں سونا ہوگا جو اوڑھنا ہوگا وہ بچھونا ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

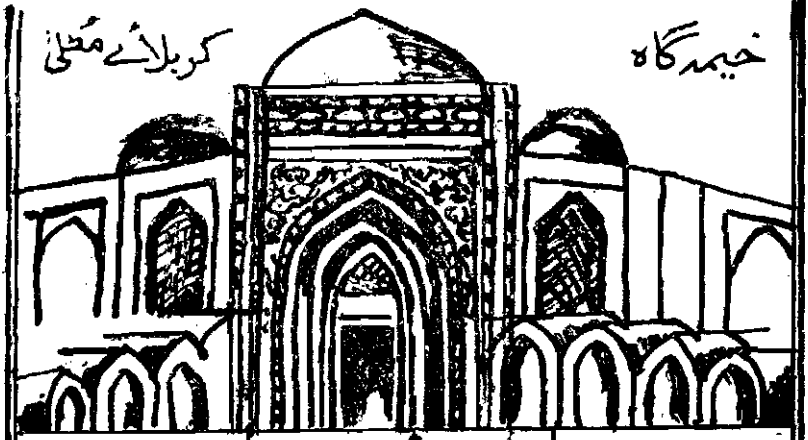

سوز نمبر ۱

جب رن میں اہلِ بیت کی بستی اُجڑ گئی
تب میں جو ننگے پاؤں چلی سانس اکھڑ گئی

چوتھے برس پدر سے سکینہؑ بچھڑ گئی
زین العبادؑ کے پاؤں میں زنجیر پڑ گئی

سوز

مقتل میں شاہ زادیوں کا داخلہ ہوا
رونے نہ پائے تھے کہ رواں قافلہ ہوا

۲

زینبؑ تڑپ تڑپ کے یہ کہتی تھی بار بار
اے کربلا سپرد ہے تیرے یہ بے دیار

اے شاہ بیکساں تری میت کے میں نثار
اس بیکس و غریب کے لاشہ سے ہوشیار

سوز

بھیا معاف کیجیو منہ موڑے جاتی ہوں
بیگور و بے کفن میں تمہیں چھوڑے جاتی ہوں

۳

جب لُٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے

سجادؑ پا برہنہ بدرد و الم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

سوز

مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

۴

نذرانۂ خدام و اسیری اہل بیت علیہم السلام

Presented by www.ziaraat.com

کہتے تھے زین العابدینؑ بعد شہادت حسینؑ
مرے پدر کے تن کو ہائے گور نہیں کفن نہیں
اہلِ حرم برہنہ سر کرتے ہیں نالۂ حزیں
میرا یہ حال ہے کہ ہوں ضعف سے مرگ کے قریں

سوز

یک دل غمگیں اگر دوست دل بہ کہ مدعا دہم
۵
تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

رن میں جب بانوئے بیکس کی سواری آئی
لاش اکبرؑ پہ وہ کرتی ہوئی زاری آئی
اٹھ مرے لال یہ مشتاق تمہاری آئی
دیکھو کس شان سے ہے ماں یہ تمہاری آئی

سوز

نہ تو ہودج ہے نہ محمل نہ عماری بیٹا
۶
سر کھلے بلوے میں ہے ماں یہ تمہاری بیٹا

ہوئے جو حضرت شبیرؑ کربلا میں مقیم
تو نامہ اہل وطن کو لکھا برسم قدیم
اور اس میں حال یہ با درد و غم کیا ترقیم
میں اس جگہ پہ ہوں جس جا بجز خدائے علیم

سوز

نہ مونسے نہ شفیقی نہ آشنائی ہست
۷
عجیب واقعہ و طرفہ ماجرائی ہست

آئی سنانی شاہ کی جس دم مدینے میں
صغراؑ پکاری خاک مرے ایسے جینے میں
کیوں آتشِ الم نہ لگے میرے سینے میں
ہے ہے یتیم ہو گئی میں اس مہینے میں

سوز

فرقت کا داغ دل پہ سبھی میرے دھر گئے
۸
صغراؑ کے جتنے چاہنے والے تھے مر گئے

کہا واں سالار بن جب کاروان کربلا
خاک سر پر ڈالتا وہ دشت ویراں کو چلا
راہ میں ان بیکسوں سے تھا جو کوئی پوچھتا
کس کے تم ناموس ہو اور کس کے ہو صاحب عزا

سوز

کالی کفنی وہ دکھا کر کہتے تھے با اشک و آہ
۹
اس حسینی قافلہ کا مر گیا ہے بادشاہ

بیقراری صغراؑ

ہوئی جو درد جدائی میں مبتلا صغراؑ
ہجوم یاس سے کرتی تھی بس گلا صغراؑ
تمام روز کیا کرتی تھی بکا صغراؑ
جناب حق میں یہ کرتی تھی بس دعا صغراؑ

سوز

تپ فراق سے جلدی شفا دے صغراؑ کو
الٰہی باپ چچا سے ملا دے صغراؑ کو
۱۰

لکھا بیمار نے نامہ مرے بابا مرے بابا
بہت بیمار ہے صغراؑ مرے بابا مرے بابا
کیا تھا آپ نے وعدہ کہ خط جاتے ہی بھیجوں گا
نہ بھیجا نامہ وہ اپنا مرے بابا مرے بابا

سوز

ہوئی ہوں ناتواں ایسی کہ بستر سے نہیں اٹھتی
خبر بیٹی کی لو شاہا مرے بابا مرے بابا
۱۱

فریاد حضرت عابدؑ

غش سے جب عابدؑ بیمار نے فرصت پائی
کہا کبراؑ سے کہ بابا نے شہادت پائی
راہ معبود میں سر دے کے سعادت پائی
پر بہت تشنہ دہانی سے اذیت پائی

سوز

حالت اب کیا کہوں میں تشنہ دہاں بابا کی
منہ سے باہر نکل آئی تھی زباں بابا کی
۱۲

ورود کوفہ

دھوم کوفہ میں ہوئی اہل حرم آتے ہیں
ہو کے محبوس شفیعان امم آتے ہیں
بستہ سلسلۂ محنت و غم آتے ہیں
تشنہ و گرسنہ با رنج و الم آتے ہیں

سوز

نہ تو وارث ہے نہ مونس ہے نہ محرم کوئی
بے دم سرو سوا باقی نہ ہمدم کوئی
۱۳

ورود شام

شام میں عترت شبیرؑ کھلے سر آئی
ناگہاں ہند حزیں نے یہ خبر سن پائی
ہوش جاتے رہے منہ زرد ہوا گھبرائی
پوچھا ایک ایک سے یہ فوج ہے کس کی آئی

سوز

کوئی کہنے لگا گو زار و پریشاں ہیں اسیر
پر یہ کفار بھی کہتے ہیں مسلماں ہیں اسیر
۱۴

Presented by www.ziaraat.com

حال دربار شام

یہ راہ و شام میں تھا حال عابدؑ مضطر
ہوا سے شمع صفت ہلتا تھا تن لاغر
شتاب چلنے کو کہتے تھے جب کہ شمر و عمر
جواب دیتے تھے میں جلد چل سکوں کیونکر

سوز

ز ضعف رشتۂ آہم گسستہ می آید
نفس ز سینۂ بصد جانشستہ می آید
۱۵

قید ہو شام کو جب عابدؑ بیمار چلے
طوق میں اور سلاسل میں گرفتار چلے
گرد کھینچے ہوئے تلواریں ستمگار چلے
اور آپس میں یہ کرتے ہوئے گفتار چلے

سوز

چین زستہ میں اس آزاری کو کم لینے دو
دم میں تھک کر جو کہیں لے تو نہ دم لینے دو
۱۶

جو امام ابن امام ہے وہ اسیر فوج یزید ہے
وہ پیادہ اور بسر سناں سر پاک شاہ شہید ہے
یہ سفر میں قید شدید ہے کہ گلے میں طوق جدید ہے
یہاں غم میں آل رسولؐ ہیں وہاں شہر کوفہ میں عید ہے

سوز

سر شاہ لائے ہیں شہر میں ہوئے لوگ جمع ہجوم ہے
ذبح الامام کا شور ہے قتل الحسینؑ کی دھوم ہے
۱۷

دیار شام میں جس دم حرم تمام آئے
مہار اونٹوں کی پکڑے ہوئے امام آئے
وہ خاص بندے میان ہجوم عام آئے
زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے

سوز

دہائی حق کی شہ مشرقین کو مارا
سپاہ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا
۱۸

ہوا جب شام میں چرچا اسیر آئے اسیر آئے
بندھائے ہاتھ دونوں دو جہاں کے دستگیر آئے
منافق خوش ہوئے دینے کو تدریں سب امیر آئے
جنھیں تطہیر لازم تھی وہ با حال تغیر آئے

سوز

کھلے ہیں بال چہروں پر نہ ہودج نے عماری ہے
ردائیں لٹ گئیں اور خالی اونٹوں کی سواری ہے
۱۹

Presented by www.ziaraat.com

سوادِ شام میں سجادؑ سخت ہے لاچار
زمیں پہ بیٹھ کے کہتا تھا وہ جگر افگار

عدو میں شور یہ تھا چل شتاب او بیمار
اٹھاؤں جلد قدم کیا میں دل شکستہ و زار

سوز

زضعف رشتۂ آہم گسستہ می آید
نفس زسینہ بصد جانشستہ می آید

۲۰

عزیز و شہر میں جس دم یہ چرچا ہو گیا گھر گھر
تو دیکھا اونٹوں پر کچھ بی بیاں آتی ہیں ننگے سر

تماشا دیکھنے عورات نکلیں اوڑھ کر چادر
نہ اونٹوں پر ہیں ہودج اور نہ برقعہ ان کے چہروں پر

سوز

عجب صورت سے اہل بیت کی صورت نظر آئیں
گئے جو گھر سے چادر اوڑھ کر سر کھول کر آئیں

۲۱

انعام ہمیں دیجئے وہ کام کیا ہے
اور بالی سکینہؑ کے بھی دُر چھین لیا ہے

زینبؑ تھیں کھڑی سامنے جب ذبح کیا ہے
سولہ پہر اس پیاس میں پانی نہ دیا ہے

حال دربار شام

سوز

جو ہم سے لڑے قتل کے میداں میں پڑے ہیں
باقی ہے جو سجادؑ رسن بستہ کھڑے ہیں

۲۲

جب سامنے ظالم نے اسیروں کو بلایا
قسمت نے جو منہ اُس کا سکینہؑ کو دکھایا

اور شمر انھیں لینے کو زنداں میں آیا
ماں کی چھپی گودی میں اور یہ بات سنایا

سوز

اب خوف سے سینہ میں مرا کانپتا جی ہے
مارا تھا مرے باپ کو جس نے یہ وہی ہے

۲۳

طلب ہوئی جو اسیروں کی قید خانہ سے
حصول کیا مجھے دربار کے بلانے سے

پکاری خواہر شہ تنگ ہوں زمانہ سے
یہ ساری خواری ہے بھائی کے مارے جانے سے

سوز

فقط بلانے کا دربار میں بہانا ہے
ہمارا سر کھلا ایک ایک کو دکھانا ہے

۲۴

Presented by www.ziaraat.com

زندان شام

یہ دن وہ ہیں کہ بے سروساماں ہیں اہلِ بیتؑ سر کھلنے سے زیادہ پریشاں ہیں اہلِ بیتؑ	ہر دم کے انقلاب سے حیراں ہیں اہلِ بیتؑ بزمِ عزائے شاہِ شہیداں ہیں اہلِ بیتؑ
سوز	۲۵
آب و غذا کا قحط ہے سونے کی قید ہے پہلے پہل کی قید میں رونے کی قید ہے	
عزیزو آج یہ نیرنگ ہے زمانے میں اٹھائے لاکھ الم تا بہ شام جانے میں	علیؑ کی بیٹیاں جاتی ہیں قید خانے میں بندھی ہے ایک رسن بیکسوں کے شانے میں
سوز	۲۶
نہ چین پایا نہ سوئے نہ آب و دانہ ملا ملا تو شام میں ٹوٹا سا قید خانہ ملا	
دیارِ شام میں جب بیکسوں کو شام ہوئی روانہ اونٹوں پہ خلق خدا تمام ہوئی	وہ رات پیٹنے رونے میں سب تمام ہوئی ہوا یزید برآمد یہ دھوم دھام ہوئی
سوز	۲۷
فلک ستائی ہوئی غم کی مبتلا زینبؑ چلی یزید کی محفل میں بے ردا زینبؑ	

شہادت حضرت سکینہؑ

سکینہؑ قید ہو کر شام کے زنداں میں جب آئی مقدر نے عجب آفت کی پہلی رات دکھلائی	وہ بچی اس اندھیرے گھر کی تاریکی سے گھبرائی زمیں تو فرش تھی سایہ فگن تھا چرخ مینائی
سوز	۲۸
پھپھی کے پاس سوتی تھی نہ ماں کے پاس سوتی تھی برہنہ سر کھڑی زنداں کے دروازہ پہ روتی تھی	
جب کہ زین العابدینؑ ابن امام ابن امام راہ میں پوچھا کسی نے سر میں یہ کس کے تمام	قافلہ اہلِ حرم کا لے چلے تا ملکِ شام اور یہ ہے تابوت کس کا تب کئے رو رو کلام
سوز	۲۹
سب سروں کا پیشوا شیرِ خداؑ کا پوت ہے میرے کاندھے پر سکینہؑ پیاسی کا تابوت ہے	

Presented by www.ziaraat.com

جب کہ زنداں میں سکینہؑ کو مقدر لایا
رو رو کہتی تھی یہ اماں سے عجب گھر پایا

بچنے کی جو اسیری تھی تو دم گھبرایا
اُو بابا کہ مرا دم ہے لبوں پر آیا

سوز

روئی میں راہ میں آکر نہ کیا پیار مجھے
قید خانہ میں تو دکھلائیے دیدار مجھے

۳۰

جب گل ہوا چراغ حرم ملک شام میں
دیکھے ستم یزید کے دربار عام میں

یعنی سکینہؑ مر گئی یادِ امام میں
شہ کے سلام کو گئی دار السلام میں

سوز

دنیا میں داد رس نہ ملا داد خواہ کو
جا کر نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

۳۱

ماں سے کہتی تھی سکینہؑ کے موئے جاتے ہیں
جی بہلتا نہیں سو شکل سے بہلاتے ہیں

تیرگی چار طرف دیکھ کے گھبراتے ہیں
نیند آتی نہیں بابا ہمیں یاد آتے ہیں

سوز

کان میں درد ہے بیٹھے ہیں زمیں پر اماں
کس سے کھیلیں کہ نہیں ہیں علی اصغرؑ ناداں

۳۲

زنداں میں قید جب حرم شاہ دیں ہوئے
سر تا عرش قابل فرش زمیں ہوئے

اجڑے مکاں ہیں مالک جنت مکیں ہوئے
تنہا اندھیری قبر میں وہ مہ جبیں ہوئے

سوز

بیٹھے تھے خاک پر یہ اسیروں کی شان تھی
کیا ضیق کا مکان تھا کہ ہونٹوں پہ جان تھی

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپتی تھی اونٹ پر زینبؑ

اداس و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ

سوز

بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلّٰی سے لٹ کر آئی ہوں

۳۴

Presented by www.ziaraat.com

رہائی اہل بیت و دربار

اسیران ستم نے طور جب دیکھا رہائی کا
کہا دل سے کہ اب موقع ہے قسمت آزمائی کا
ہجوم یاس زینبؑ پر ہوا ساری خدائی کا
میں سر حاکم سے منگوا بھیجی ہوں اپنے بھائی کا

سوز

وطن کا رُخ کروں گی سر اگر بھائی کا پاؤنگی
اگر نہ سر نہ دے گا میں نہ جاؤں گی نہ جاؤنگی

۳۵

چہلم شہدا

عزیزو نوحہ کرو یہ سوئے ضریح و علم
تمام ہوتی ہے چہلم کی مجلس ماتم
کہ الوداع حسین غریب شاہ اُمم
ہزار حیف نہ جی بھر کے تم کو روئے ہم

سوز

نبی کا صدقہ رضا مند جائیو آقا
بروز حشر ہمیں بخشوائیو آقا

۳۶

شام سے باپ کا سر لے جو چلے زین العبا
مثل گل چاک دل اور کرتے ہوئے آہ و بکا
پہنچے مقتل کے جو نزدیک تو دیکھتے ہیں کیا
سر بریدہ یہی ہر لاش سے آتی ہے صدا

سوز

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسی می آید
کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید

۳۷

متفرق

حلقۂ اندوہ ہے زنجیر پا
کوئی دنیا میں نہیں مشکل کشا
چار سو ہے نرغۂ فوج بلا
ہاں مگر پڑھ کر حدیث لافتا

سوز

دیکھتا ہوں راہ اُس کی دیر سے
جس نے سلمانؑ کو چھڑایا شیر سے

۳۸

کیا ہو گئیں یزید کی دنیا پرستیاں
سُنسان کیوں ہیں شام کی دلچسپ بستیاں
جو دل خریدتی تھیں کہاں ہیں وہ ہستیاں
دیکھیں ذرا جبین تکبر کی پستیاں

سوز

چرچے نہیں دمشق کی اس زیب و زین کے
ڈنکے بجے ہوئے ہیں جہاں میں حسینؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

السلام علیک یا مسلم بن عقیل علیہ السلام

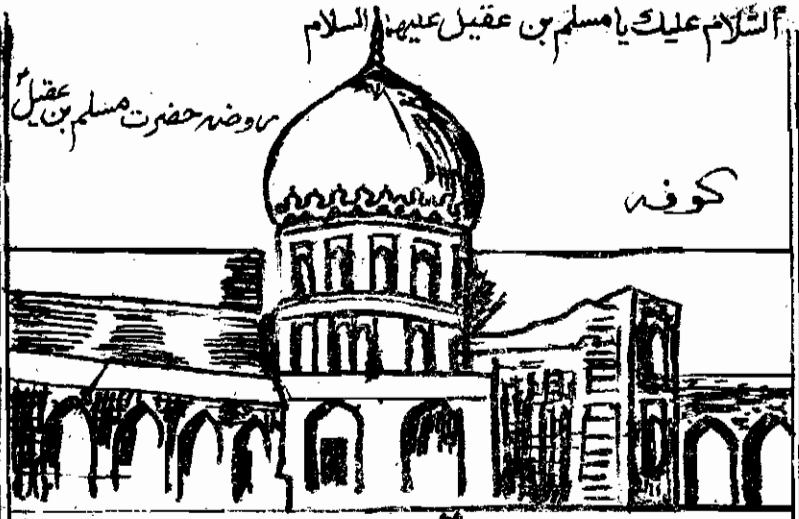

ماتم سوم

سلام (۱)

جرِ پنجتن کسی سے تو لا نہ چاہیئے	۱	غیر از خدا کسی کا بھروسہ نہ چاہیئے
اک در پہ بیٹھ گر ہے توکل کریم پر	۲	اللہ کے فقیر کو پھیرا نہ چاہیئے
تکرار کیا ہے زندگیٔ مستعار میں	۳	اے موت بار بار تقاضا نہ چاہیئے
راحت خدا نے دی تو کیا تو نے شکر کب	۴	ایذا بھی چار دن ہو تو شکوا نہ چاہیئے
کھانے کو رزق رہنے کو گھر اور لحد کو جا	۵	دنیا میں ایک جان کو کیا کیا نہ چاہیئے
صغراؑ نے شاہ دیں کو لکھا خط تو بھیجئے	۶	گر چاہتے نہیں ہمیں اچھا نہ چاہیئے
دو بیٹیاں تو پاس ہوں اک جا بلب بعید	۷	میں سچ کہوں یہ آپ کو بابا نہ چاہیئے
فرقت رہی تو کونسی پھر زندگی کی شکل	۸	بیمار پر عتاب مسیحا نہ چاہیئے

Presented by www.ziaraat.com

کہتے تھے فاطمہؑ سے علیؑ گھر میں جو ہو دو	۹	خالی کبھی فقیر کو پھیرا نہ چاہیئے
کپڑے سفید پہنے جو قاسمؑ تو بولی ماں	۱۰ ق	اتنی بھی سادگی نئے دولھا نہ چاہیئے
دولھا نے عرض کی کہ اجل ہے گلے کا ہار	۱۱	چہرے پہ مرنے والوں کے مہرا نہ چاہیئے
کہتی تھی فضہؑ شام میں بازار یو ہٹو،	۱۲ ق	آلِ رسولؐ پر ستم ایسا نہ چاہیئے
یہ کون بی بیاں ہیں تمہیں کچھ خبر نہیں	۱۳	زہراؑ کی بیٹیوں کا تماشا نہ چاہیئے
کہتا تھا شمر چادریں رانڈوں کی چھین لو	۱۴	ایسے گناہ گاروں کو پردہ نہ چاہیئے
مرقد چراغِ داغ سے روشن رہے انیسؔ	۱۵	شب کو اکیلے گھر میں اندھیرا نہ چاہیئے

سلام (۲)

واجب الرحم تھے زنداں کے سزاوار نہ تھے	۱	مجرئ اہل حرم قابل دربار نہ تھے
بولے عابد کہ فدائے شہ دیں غیر ہوئے	۲	اک فقط ہم ہی شہادت کے سزاوار نہ تھے
تیر اصغرؑ کو جو مارا تو کہا سرورؑ نے	۳	ہم گنہگار تھے بچے تو گنہگار نہ تھے
کہا زہراؑ نے فلک میں نے ستایا تھا کسے	۴	میرے بچے تو اس آفت کے سزاوار نہ تھے
بدھیاں زخموں کی پہنے ہوئے تھے ابن حسنؑ	۵	کیا ہوا پھولوں کے گردن میں اگر ہار نہ تھے
شہ کہ دانتوں پہ چھڑی رکھ کے کہا ظالم نے	۶	ہم نے اس طرح کے دیکھے درِ شہوار نہ تھے
گل سے تلووں کا یہ عابدؑ کے ہوا تھا احوال	۷	کونسا چھالا تھا وہ جس میں کہ دو خار نہ تھے
گر مسیح دو جہاں کا ہوا افضال انیسؔ	۸	اچھے یوں ہو گئے جیسے کبھی بیمار نہ تھے

سلام (۳)

مصروفِ بکا جو غم سرور میں نہیں ہے	۱	اے مجرئ خلد اس کے مقدر میں نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہے خانۂ کعبہ بھی اسی غم سے سیہ پوش	۲	ماتم شہ مظلوم کا کس گھر میں نہیں ہے
زینبؑ نے کہا مجھ کو نہ بے پردہ کر اے شمر	۳	پیوند سوا کچھ مری چادر میں نہیں ہے
آئی یہ ندا مشک کو جب بھر چکے عباسؑ	۴	یہ پانی سکینہؑ کے مقدر میں نہیں ہے
یوں خشک تھا حضرؑ کا گلا کہتا تھا قاتل	۵	خوں کا کہیں دھبہ مرے خنجر میں نہیں ہے
اے انسؔ جو دل حبِ علیؑ سے نہیں سرمست	۶	اس شخص کا حصہ مئی کوثر میں نہیں ہے

(۴) سلام

مجرائی قحط آب بھی تھا اور غذا نہ تھی	۱	پر بے حواس جنگ میں فوجِ خدا نہ تھی
مجرائی کیا غضب ہے کسی کو حیا نہ تھی	۲	بلوے میں اہلِ بیت کے سر پر ردا نہ تھی
لے کر ردائیں ناریوں نے گھر جلا دیا	۳	بیبیوں کے واسطے کہیں چھپنے کو جا نہ تھی
سوکھی زباں کھانے پہ ظالم نے مارا تیر	۴	بانوؑ کے شیر خوار کی یارب خطا نہ تھی
بولی سکینہؑ بوند نہ دی میرے سقہ کو	۵	کیوں اے فرات مہر میں دادی کے کیا نہ تھی
ہے ہے وہ چوب بید سے کھولا لبِ حسینؑ	۶	بے رحم کو یہ دستِ درازی روا نہ تھی
زنداں میں آئی خواب میں زینبؑ کے یوں بتولؑ	۷	ماتھا بھرا تھا خون سے سر پر ردا نہ تھی
زینبؑ پکاری کس کے لہو سے حسینؑ ہے لال	۸	تم پر تو آفت سفر کربلا نہ تھی
زینبؑ سے بولی فاطمہؑ کچھ یاد تو کرو	۹	کس دکھ میں کس جگہ میں شریک بکا نہ تھی
اشتر سے تو گری تھی جو مردے پہ بھائی کے	۱۰	کیا بال کھولے لاش پہ خیر النساءؑ نہ تھی
یثرب سے تا بہ ماریہ اور وہاں سے تا بہ شام	۱۱	زینبؑ حسینؑ سے کہیں زہراؑ جدا نہ تھی
چھوڑ آئی میرے بچے کو جنگل میں بے کفن	۱۲	قابل کفن کے لاش مسافر کی کیا نہ تھی
زینبؑ نے عرض کی کہ میں کفناتی کس طرح	۱۳	اماں خدا گواہ کہ سر پہ ردا نہ تھی

Presented by www.ziaraat.com

مو	اس سال بھی نجف کا ارادہ تھا اے دبیر	۲۴	پردہ گئے تڑپ کے کہ قسمت رسا نہ تھی

سلام (۵)

ہے سلام اس پہ جو کہتی تھی میرے بیر حسینؑ	۱	ننگے سر لاش پہ آئی ہے یہ ہمشیر حسینؑ
بیڑیاں لوہے کی پہنے ہوئے وہ جاتا ہے	۲	جس نے منت کی بھی پہنی نہ تھی زنجیر حسینؑ
حیف تیروں سے جگر آپ کا غربال ہوا	۳	مرے سینے سے ہوا پار نہ اک تیر حسینؑ
تم کفن کیلئے محتاج ہیں چادر کے لئے	۴	وہ نصیب آپ کا اور یہ مری تقدیر حسینؑ
کوئی پیاروں موئی کہتا ہے مجھے کوئی اسیر	۵	ہائے اب ہوگئی زینبؑ کی یہ توقیر حسینؑ
ایک دن وہ تھا گری سر سے جو میرے چادر	۶ ق	نکالا کردوں یہ نہ خورشید جہانگیر حسینؑ
ایک دن یہ ہے کہ بلوے میں عدو لائے ہیں	۷	سر پہ چادر بھی نہیں کیا کروں تدبیر حسینؑ
دودھ اترا ہے [illegible] کیسے بانوئے حزیں	۸	آپ کی گود میں مارا گیا بے شیر حسینؑ
شمر نے رونے پہ بچی کو طمانچے مارے	۹	کس کے مذہب میں ہے رونے کی یہ تعذیر حسینؑ
قتل گہ سے مجھے بے رحم لئے جاتے ہیں	۱۰	لاش پر رہنے کی کوئی نہیں تدبیر حسین
لو تمہیں ضامنِ شاہِ ولایت میں دیا	۱۱	شام کو جاتی ہے مقتل سے یہ ہمشیر حسینؑ
آئی آواز خدا حافظ و ناصر زینبؑ	۱۲	جاؤ ہر حال میں ہے تابع تقدیر حسینؑ

سلام (۶)

نام پر شاہ کے پانی جو پلا دیتے ہیں	۱	میر کوثر انھیں مجرائی دعا دیتے ہیں
قتل اکبرؑ سا پسر ہوتا ہے تو کرتے ہیں شکر	۲	صبر ایوبؑ کو شبیرؑ جلا دیتے ہیں
فاطمہؑ کہتی تھی دنیا میں یہ آباد رہیں	۳	شہ کا پرسا مجھے سب اہلِ عزا دیتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

چشم سجادؑ اگر ضعف سے ہو جاتی ہے بند	۴	اشقیا پاؤں کی زنجیر ہلا دیتے ہیں
ذبح شبیرؑ کو کرتا ہے لعیں خنجر سے	۵	بوسے حلقوم پہ محبوب خدا دیتے ہیں
کہتی تھی رو کے سکینہؑ کہ ہمیں قید کیا	۶	لوگ زنداں سے یتیموں کو چھڑا دیتے ہیں
پوچھتا ہے جو کوئی کس نے کمر کو توڑا	۷	شاہ عباسؑ کے لاشہ کو دکھا دیتے ہیں
کیا سخی ہیں شہ دیں بخشش امت کیلئے	۸	جان بھی دیتے ہیں اور گھر بھی لٹا دیتے ہیں
خواب میں ان کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا	۹	کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی	۱۰	مجھ کو دکھلا کے ستمگار رہا دیتے ہیں
یہ سلام شہ مظلوم کہا خوب دبیرؔ	۱۱	دیکھوں انعام میں مولا مجھے کیا دیتے ہیں

سلام (۷)

جاتے ہیں اکبرؑ سلامی قتل ہونے کے لئے	۱	آرزوئیں ساتھ ہیں لاشہ پہ رونے کیلئے
کہتا تھا حرؑ رخ ہے میرا قبلۂ دیں کی طرف	۲	کافروں کا ساتھ دوں ایمان کھونے کیلئے
رو کے شہ کہتے تھے زینبؑ قتل اکبرؑ ہو گئے	۳	باپ زندہ رہ گیا بیٹے کو رونے کیلئے
کہتا تھا سرورؑ کو دکھلا کر سناں ابن انس	۴	ہے یہ برچھی قلب اکبرؑ میں چبھونے کیلئے
نہر پر جاتے ہیں عباسؑ جری کس شان سے	۵	بحر خوں میں فوج کی کشتی ڈبونے کیلئے
بولی بانو گھٹنوں بھی چل نہیں سکتے تھے وہ	۶	کس طرح اصغرؑ گئے مرقد میں سونے کیلئے
خاکدان دہر ہے اک کھیل اے طفلک مزاج	۷	جان کیوں دیتا ہے مٹی کے کھلونے کیلئے
گل ہیں خنداں اور شبنم اشک ریز اس باغ میں	۸	کوئی ہنسنے کیلئے ہے کوئی رونے کیلئے
کہتی تھی زہراؑ کہ چکی پیس کر اے میری جاں	۹	میں نے پالا تھا تمہیں پامال ہونے کیلئے
گریۂ وقت ولادت سے یہ ظاہر ہو گیا	۱۰	آدمی پیدا ہوا دنیا میں رونے کیلئے

Presented by www.ziaraat.com

گوہرِ اشکِ عزا رو مال میں زہراؑ کے ہیں	۱۱	فاطمہؑ آئی ہیں یہ موتی پرونے کیلئے
رونے والا سیدِ مظلوم کا مرتا ہے جب	۱۲	فاطمہؑ فردوس سے آتی ہیں رونے کیلئے
کیا لحد کا حال ہم سے پوچھتا ہے اے صفی	۱۳	اوڑھنے کو خاک مٹی ہے بچھونے کیلئے

سلام (۸)

مجلسِ غم میں جو رونے کیلئے آتے ہیں	۱	گلشنِ خلد بریں اس کا صلہ پاتے ہیں
محسن احمدؐ و زہراؑ ہے عزادارِ حسینؑ	۲	صادقِ آلِ محمدؐ یہی فرماتے ہیں
بے خطا تیر سے مارا گیا معصوم اصغرؑ	۳	آج تک گوشے کمانوں کے یہ چلاتے ہیں
رن سے جاتی ہے قضا گود میں لینے کیلئے	۴	شاہ بے شیر کو خیمہ سے لئے آتے ہیں
نہر سے لاتے ہیں عباسؑ دلاور پانی	۵	کہہ کے یہ اہلِ حرم بچوں کو بہلاتے ہیں
کرتی ہے بیاہ کا ارمان جب امِ لیلیٰؑ	۶	شاہ اکبرؑ کی طرف دیکھ رہ جاتے ہیں
جو محب جاتے ہیں حضرت کی زیارت کیلئے	۷	پیشوائی کو علم دار حسینؑ آتے ہیں
کربلا جاؤ رہ خلد کے جویا ہو اگر	۸	اسی رستہ سے تو جنت کا پتہ پاتے ہیں
رو کے کہتی تھی سکینہؑ کے ستاتے ہیں مجھے	۹	لوگ دنیا میں یتیموں پہ ترس کھاتے ہیں
وحشتِ قبر کا کچھ ہم کو نہیں ہے دھڑکا	۱۰	صرہ خاکِ شفا ساتھ لئے جاتے ہیں
پشتِ سجادؑ پہ ہو جاتے ہیں کچھ تازہ زخم	۱۱	چلتے چلتے جو ذرا راہ میں تھم جاتے ہیں
کہا بانوؑ نے کہ اک سال بھی اصغرؑ نہ جیے	۱۲	باغ کے پھول بھی دو روز میں مرجھاتے ہیں
رن سے بیٹے کی صدا آتی ہے آؤ بابا	۱۳	ٹھوکریں کھاتے ہوئے سبطِ نبیؐ جاتے ہیں
اس قدر چور ہیں زخموں سے حسینؑ مظلوم	۱۴	تیر بھی کانپتے حضرت کی طرف آتے ہیں
کس کے دربار کی ہے شام میں یہ آرائش	۱۵	کس کا سر لاتے ہیں اور کون اسیر آتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اے صفی لائق عبرت ہے بخیلوں کا مآل	۱۶	جب اجل ہوتی ہے مہمان یہ مر جاتے ہیں	

سلام (۹)

کرتے تھے حملہ جو لے کر تیغ سر در ہاتھ میں	۱	بے سر و پا سینکڑوں ہو جاتے تھے ہر ہاتھ میں
وصف حیدرؑ میں جو کوئی بیت رنگیں کی قسم	۲	گلشن خلد بریں کا آ گیا گھر ہاتھ میں
کان دریا ہے کف معجز نمائے مصطفےٰ	۳	ہو گئے ہیں سنگ ریزے لعل و گوہر ہاتھ میں
کر نظر انجام پر عبرت سے اے غافل ذرا	۴	نقد حسرت لے کے جاتا ہے سکندر ہاتھ میں
حشر میں کس شان سے آتے ہیں شاہ کربلا	۵	لاش اصغرؑ گود میں فرق منور ہاتھ میں
عید کے دن چڑھ کے پشت احمد مختار پر	۶	تھام لی سبطین نے زلف پیمبرؐ ہاتھ میں
کشتی آل محمدؐ کے ہیں عابدؑ ناخدا	۷	طوق کا تھامے ہوئے جاتے ہیں لنگر ہاتھ میں
نہر سے عباسؑ جب لے کر پھرے مشک و علم	۸	آ گیا قبضہ میں طوبیٰ اور کوثر ہاتھ میں
غل ہوا بازوئے پیغمبر کی قوت دیکھنا	۹	لے لیا جب دست حق نے باب خیبر ہاتھ میں
واہ رے فیض ثنائے گیسوئے سبط نبیؐ	۱۰	آ گیا سر رشتہ رحمت سراسر ہاتھ میں
قتل سرور کیلئے جاتا ہے شمر اس طرح سے	۱۱	پاؤں ہو رسے دین کے مونے ہیں خنجر ہاتھ میں
تخت پر بیٹھا ہے نخوت سے یزید بد عمل	۱۲	شیشۂ مے سامنے رکھا ہے ساغر ہاتھ میں
کہتے تھے عابدؑ سر مظلوم کی ہے کیا خطا	۱۳	شامیو کس واسطے لیتے ہو پتھر ہاتھ میں
اے صفی یہ نفس امارہ ہے مار آستیں	۱۴	ہاں دبائے رکھ اب اس موذی کا تو سر ہاتھ میں

سلام (۱۰)

اربعیں کے سوگوارو الوداع	آخری مجلس ہے یارو الوداع

Presented by www.ziaraat.com

خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا	۲	الوداع اے اشک بار و الوداع
اکبرؑ و اصغرؑ علی کی ضامنی	۳	نوجوانو شیر خوار و الوداع
کہتے تھے گنج شہیداں پر حرم	۴	فاطمہؑ زہرا کے پیارو الوداع
کربلا کی خاک کو سونپا تمہیں	۵	عرش اعظم کے ستارو الوداع
بخیہ و مرہم نہ زخموں کا ہوا	۶	مرتضیٰ کے رشتہ دارو الوداع
قبر پر بیٹوں کی زینبؑ نے کہا	۷	ماں وطن جاتی ہے پیارو الوداع
دشت سونا پاس بستی بھی نہیں	۸	بے دیارو بے مزارو الوداع
سر کہیں لاشہ کہیں قبریں کہیں	۹	بے مکانو بے دیارو الوداع
قبر سے آواز دیتے ہیں حسینؑ	۱۰	لو بہن زینبؑ سدھارو الوداع
مومنو اب تم بھی مانند دبیرؔ	۱۱	رو و پیٹو اور پکارو الوداع

سلام (۱۱)

اے سلامی خیام جلتے ہیں	۱	رن میں ناموس شہ نکلتے ہیں
زیر خنجر ہے گردن شبیرؑ	۲	مرتضیٰؑ غم سے ہاتھ ملتے ہیں
بیٹھی ہیں بی بیاں اندھیرے میں	۳	شامیوں میں چراغ جلتے ہیں
عابدؑ دل فگار شام و سحر	۴	پا برہنہ جو راہ چلتے ہیں
ڈوب جاتی ہے خون میں زنجیر	۵	پاؤں سے خار جب نکلتے ہیں
رن میں بجتے ہیں فتح کے باجے	۶	ڈر سے بیٹوں کے دم نکلتے ہیں
آب ہوتا ہے غم سے شہ کا جگر	۷	بچے پانی کو جب مچلتے ہیں
ضعف سے شاہ کا یہ عالم ہے	۸	گاہ گرتے ہیں گہہ سنبھلتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

قبر اصغرؑ سے کہتی تھی بانوؑ	۹	اے لحد ہم یہاں سے چلتے ہیں
تو ہماری طرح سے بہلانا	۱۰	شب کو اصغرؑ بہت مچلتے ہیں
پیش حاکم کھڑے ہیں اہلِ حرم	۱۱	سب کے چہروں پہ اشک ڈھلتے ہیں
روتی ہیں صبح و شام سب رانڈیں	۱۲	آہیں کرنے سے جی بہلتے ہیں
کھینچتے ہیں گلے سے تیر حسینؑ	۱۳	منہ سے اصغرؑ لہو اُگلتے ہیں
زخم جلتے ہیں گرم ہے جو زین	۱۴	شاہِ دیں کروٹیں بدلتے ہیں
جو باغِ فردوس کا ارادہ ہے	۱۵	عشق ہم کربلا کو چلتے ہیں

سلام (۱۲)

سلام اس پر جو بولا ناتواں آہستہ آہستہ	۱	لعینو لے چلو تم کارواں آہستہ آہستہ
رسن کے کھینچنے سے حال یہ عابدؑ کا پہنچا تھا	۲	ہوئیں مدت میں سیدھی انگلیاں آہستہ آہستہ
بہ حالت ضعف سے سجادؑ کی چلنے میں پہنچی تھی	۳	چلے جس طرح نبضِ ناتواں آہستہ آہستہ
کہا عابدؑ نے تھم تھم کر چلیں کیونکر مرے آنسو	۴	کہیں بھی طفل ہوتے ہیں رواں آہستہ آہستہ
کہا بانوؑ نے رو کر چھل گئے ہیں پاؤں عابدؑ کے	۵	نکال آہنگر اس کی بیڑیاں آہستہ آہستہ
کہا عابدؑ نے یارب کیسے صغراؑ سے چھپاؤں گا	۶	مٹے گا طوقِ گردن کا نشاں آہستہ آہستہ
کھلیں تھیں ہدیاں عابدؑ کی یوں شبیرؑ کے غم میں	۷	اسے تلقین میں دی تھی زباں آہستہ آہستہ
کہا شمر لعیں نے تیر مارا اصغرؑ کو تو جلدی	۸	نہ کھینچ اے حرملہ اپنی کماں آہستہ آہستہ
اذیت شمر کو منظور دینی تھی سو کرتا تھا	۹	نکلوئے شہ پہ خنجر کو رواں آہستہ آہستہ
بھری تھیں حسرتیں قاسمؑ بنے کے بیاہ میں	۱۰	نکلتی اس لئے تھی نن سے جاں آہستہ آہستہ
نہ مہندی راس آئی نیک ہم قاسمؑ سے یا مانگیں	۱۱	یہی کہتی تھیں باہم سالیاں آہستہ آہستہ

Presented by www.ziaraat.com

یہ سوچی تھی کہ اکبرؑ کے دہن میں شہ نے دینے کو	۱۲	نکالی اپنی دقت سے زباں آہستہ آہستہ
کہا بانوؑ نے قتل اُس کو کیا اک آن میں ہے ہے	۱۳	علی اکبرؑ ہوا تھا نوجواں آہستہ آہستہ
اثر اک دم میں اس کو کر کے طے جنت میں ہوا داخل	۱۴	چلیں جب پل پہ شاہِ انس و جاں آہستہ آہستہ

سلام (۱۳)

ہے سلام اس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے	۱	پاؤں میں آبلہ ہے آبلہ میں خار بھی ہے
کہتا تھا طوق گراں تو ہے مرے حصہ میں	۲	ورنہ اس فوج میں خنجر بھی ہے تلوار بھی ہے
طور کی طرح جو خیمہ پہ تجلّی دیکھی	۳	رو رو عابدؑ نے کہا نور بھی ہے نار بھی ہے
پوچھا اک شخص نے شبیرؑ تمہارا ہے کون	۴	کہا بابا بھی ہے آقا بھی ہے سردار بھی ہے
منہ تھا اصغرؑ کا کھلا لب پہ انگوٹھا تھا دھرا	۵	رو رو فرمایا کہ پیکان بھی ہے سوفار بھی ہے
دیکھ لاشوں پہ شہیدوں کے گل زخم کھلے	۶	بولے یہ قتل کا میدان بھی ہے گلزار بھی ہے
دم رُکا جاتا ہے اور سر بھی جھکا جاتا ہے	۷	طوق یہ تنگ نہایت ہے گراں بار بھی ہے
گرچہ بیمار ہوں پر نورِ امامت کے سبب	۸	اونٹ بھی کھینچتا ہوں طاقت رفتار بھی ہے
اپنے بابا کے عیکن پر ہوں میں مظلوم چلا	۹	ورنہ مجھ میں اثر حیدرؑ کرار بھی ہے
کبھی ہے زور امامت کبھی ضعف بشری	۱۰	راہ چلنا مجھے آساں بھی ہے دشوار بھی ہے
جب اُسے شمر نظر آتا تو رو رو کہتا	۱۱	یہ ستمگر بھی ہے قاتل بھی ہے خونخوار بھی ہے
کربلا میں تو فصیح آیا خوشا حال تیرا	۱۲	اب تو شبیرؑ کا مجرائی ہے زوار بھی ہے

سلام (۱۴)

عجب وقت ہے اور عجب انجمن ہے	۱	سلامی یہ محفل علیؑ کا چمن ہے

Presented by www.ziaraat.com

سلامی یہ آلِ نبیؐ پر محن ہے	۲	کہ بارہ تو بازو ہیں اور اک رسن ہے
گریباں مرا چھوڑ اے حرصِ دنیا	۳	مرے ہاتھ میں دامنِ پنجتنؑ ہے
یہ مٹی سے پرہیز اے جسم کب تک	۴	کہ آخر یہی خاک ہے اور کفن ہے
کہاں لے جاتے ہو اصغرؑ کہاں تم	۵	اشارہ کیا قصدِ نہرِ لبن ہے
کہا حرؑ نے تیغیں نہ حضرت پہ کھینچو	۶	لعینو یہ سیدِ غریب الوطن ہے
گلے میں رسن جب بندھی بولے عابدؑ	۷	کہ ہم میں بھی مشکل کشاؑ کا چلن ہے
اسیروں کو دکھلا کے خولی پکارا	۸	یہ کنبہ علیؑ کا اسیرِ محن ہے
سرا جس کے بازو میں ہے ریسماں کا	۹	یہ زہراؑ کی بیٹی ہے شہ کی بہن ہے
منہ اپنا جو ہے دونوں ہاتھوں سے ڈھانپے	۱۰	یہی نامراد ایک شب کی دلہن ہے
کہا شہ نے قاتل سے زانو اٹھا لے	۱۱	کہ تیروں سے غرباں سارا بدن ہے
نظر آیا مقتل تو عابدؑ پکارے	۱۲	یہ نعشِ امامِ غریب الوطن ہے
نہیں جسم پر ایک چادر کا سایہ	۱۳	نئی گردش اے آسمانِ کہن ہے
ندا آئی لاشہ سے بیٹا نہ رو تُو	۱۴	رہِ حق میں راحت یہ رنج و محن ہے
یہ نیزوں کی چوبیں ہیں تابوت اپنا	۱۵	یہ دامانِ صحرا ہمارا کفن ہے
نہیں رنج کچھ اپنی عریاں تنی کا	۱۶	یہ غم ہے کہ زینبؑ اسیرِ محن ہے
انیسؔ اس قدر شورِ بختی کا شکوہ	۱۷	یہ دولت ہے تھوڑی کہ شیریں سخن ہے

سلام (۱۵)

سلامی کہتے تھے ظالم رُلاؤ زینبؑ کو	۱	کہ ذبحِ شہ کو کرو اور دکھاؤ زینبؑ کو
اٹھا ہے رات کو تابوت اُس کی اماں کا	۲	جہاں میں دن کو کھلے سر پھراؤ زینبؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

نہ جس نے دیکھی ہو بے پردگی خیر النساءؑ	۳	تم اُس کو باسرِ عریاں دکھاؤ زینبؑ کو
اگرچہ فرقتِ اکبرؑ سے اس کو غش آئے	۴	لہو بھرا ہوا نیزہ سنگھاؤ زینبؑ کو
نہ مصطفےٰؐ ہے نہ حیدرؑ نہ ہے حسنؑ نہ حسینؑ	۵	کرو نہ خوف کسی کا ستاؤ زینبؑ کو
امامِ خلد میں مشکل کشاؑ سے کہتے تھے	۶	کہ قیدِ ظلم سے بابا چھڑاؤ زینبؑ کو
اُٹھا کے ہاتھوں کو بلوے میں کہتی تھی کلثومؑ	۷	حسینؑ بھائی کہاں ہو چھپاؤ زینبؑ کو
پکارتی تھی یہ لاشِ حسینؑ مقتل میں	۸ ق	کہ ظالمو نہ مصیبت دکھاؤ زینبؑ کو
اگر مجھے نہیں دیتے ہو تم کفن تو نہ دو	۹	یہ کوئی کہنہ سی چادر اوڑھاؤ زینبؑ کو
لعیں یہ کہتے تھے پُرسا نہ دو کوئی اس کو	۱۰	گرے اگر نہ زمیں سے اٹھاؤ زینبؑ کو
فرات سے یہ لعینوں کو آتی تھی آواز	۱۱	اِدھر سے شام کو لے کر نہ جاؤ زینبؑ کو
تڑپ رہا ہے سکینہؑ کے سقّے کا لاشا	۱۲	لبِ فرات نہ سر ننگے لاؤ زینبؑ کو
دبیرِ حق سے کہوں گا دمِ سوال و جواب	۱۳	کریں گی میری شفاعت بُلاؤ زینبؑ کو

سلام (۱۶)

جب سروں پر زینبؑ و کلثومؑ کے چادر نہ ہو	۱	مجریٔ جنّت میں زہراؑ ننگے سر کیونکر نہ ہو
بے کفن کیونکر نہ ہوئے رن میں لاشِ شاہِ دیں	۲	جب کہ آلِ مصطفےٰؐ کے سر پہ اک چادر نہ ہو
لاشِ اکبرؑ دیکھ کر حوروں سے زہراؑ نے کہا	۳	ہے مرے بابا کا جو ہمشکل یہ اکبرؑ نہ ہو
کس طرح پہچانے زہراؑ پھر بھلا بیٹے کی لاش	۴	جب کہ زخمی سب بدن ہو اور بدن پر سر نہ ہو
شان و شوکت دیکھ کے عباسؑ کی بولے عدو	۵	کس طرح اس سے لڑیں ہم یہ کہیں حیدرؑ نہ ہو
گود خالی دیکھ کر کہتی تھی بانوؑ اے فلک	۶	ہائے کیں جیتی رہوں اور گود میں اصغرؑ نہ ہو
بولی زینبؑ جب زیادہ دل کو بیتابی ہوئی	۷	حلق پر بھائی کے چلتا اس گھڑی خنجر نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

چیر کر گوشِ سکینہؑ جب کہ لیویں دُر لعین	۸	کیوں صدف میں شرم کے مارے نہاں گوہر نہ ہو
جب لب دریا پہ پیاسا قتل ہو جائے حسینؑ	۹	کس طرح کوثر پہ غش پھر ساقی کوثر نہ ہو
آیۂ تطہیر جن کی شان میں نازل ہوئی	۱۰	سر برہنہ وہ پھریں بلوہ میں اور چادر نہ ہو
ہو عذابِ حشر کا تب خوف اے نجم تجھے	۱۱	جب حسینؑ ابن علیؑ سا شافعِ محشر نہ ہو

سلام (۱۷)

سلام اُس پر کہ رہن بستہ جو بے تقصیر پھرتی تھی	۱	تھی عالی رتبہ پر بلوے میں بے توقیر پھرتی تھی
تکاں سے راستہ کی اُس ورم میں پھنس گئی ایسی	۲	نہ پائے عابدؑ بیمار میں زنجیر پھرتی تھی
تھا کرنا یاد کا بھی پیاس سے دشوار سرور کو	۳	مگر ہر دم زباں منہ میں پئے تکبیر پھرتی تھی
عبادت اس کو کہتے ہیں ادا اس طرح کی شہ نے	۴	اُدھر سجدے میں سر تھا اور اُدھر شمشیر پھرتی تھی
گیا اکبرؑ جو رن کو خیمہ میں بیتابیٔ دل سے	۵	کلیجہ اپنا تھامے بانوئے دلگیر پھرتی تھی
نہ الفت کم ہوئی بھائی بہن میں وقتِ مردن بھی	۶	سر اس کے ساتھ تھا ہمراہ سر ہمشیر پھرتی تھی
غضب ہے جس کی خاطر سے نہ خورشید جہاں نکلے	۷	کھلے سر اونٹوں پر وہ صاحبِ تطہیر پھرتی تھی
بہت تدبیر کی پیاسوں نے پانی کے کنویں کھودے	۸	مگر اس دشت میں پیاسوں کی کب تقدیر پھرتی تھی
پدر کو خواب میں دیکھا جو اُس زندان آفت میں	۹	ہر اک جا ڈھونڈتی سر دخترِ شبیرؑ پھرتی تھی
کوئی دم میں چلا حرِ نار سے اب سوئے جنت کو	۱۰	ہر اک سے اُس کی یہ رکھتی ہوئی تقدیر پھرتی تھی
زباں تھی خشک سوکھے لب ہلا دیتا تھا گھبرا کر	۱۱	نہ پھر منہ میں زبانِ اصغرِ بے شیر پھرتی تھی
میں کس سے پوچھوں زینبؑ ہاتھ مل کر رو رو کہتی تھی	۱۲	ابھی آنکھوں تلے وہ احمدی تصویر پھرتی تھی
ادھر شہ ڈھونڈتے تھے لاشۂ اکبرؑ کو مقتل میں	۱۳	اُدھر خیمہ سے نکلی خواہرِ شبیرؑ پھرتی تھی
کہو عباسؑ کیا رخصت ہوئے وہ سرورِ عالم	۱۴	تڑپتی گردِ شہ ہر صاحبِ توقیر پھرتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

سلام (۱۸)

سالکِ مسلکِ تسلیم و رضا ہے عابدؑ	۱	مجرئی قید ہے پر عقدہ کشا ہے عابدؑ
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں دوہری زنجیر	۲	شکر ہے لب پہ یہ راضی برضا ہے عابدؑ
راہ میں کوچوں میں دربار میں اور زنداں میں	۳	غل ہے زنجیر کا بے جرم و خطا ہے عابدؑ
کہا قاصد نے یہ صغراؑ سے ہوا کنبہ شہید	۴	ساتھ عمت کے گرفتارِ بلا ہے عابدؑ
کر کے منہ سوئے نجف کہتی تھی رو کر بانوؑ	۵	یا علیؑ سخت مصیبت میں پھنسا ہے عابدؑ
جلد پوتے کی کرو عقدہ کشائی مولا	۶	تپ سے رنجور ہے محتاجِ دوا ہے عابدؑ
کہتی تھی بنت علیؑ ظالمو خالق سے ڈرو	۷	کانٹے ہے راہ میں اور برہنہ پا ہے عابدؑ
حجرِ اسود ہوا جس کے لئے گویا مداح	۸	وہ امامِ دو جہاں راہ نما ہے عابدؑ

سلام (۱۹)

مجرئی کوئی نہ کرتا تھا دوائے سجادؑ	۱	شمر کا حکم تھا پانی بھی نہ پائے سجادؑ
خونِ دل پیتے تھے اور باپ کا غم کھاتے تھے	۲	تھی مرض میں وہ دوا اور یہ غذائے سجادؑ
تین شخصوں کا ہے آفاق میں رونا مشہور	۳	گریۂ آدم و یعقوب و بکائے سجادؑ
درد دل داغ رسن ماتم شاہ شہداؑ	۴	لے کے سوغات مدینہ میں یہ آئے سجادؑ
اے فلک برہنہ پا دھوپ میں کانٹوں پہ رواں	۵	کوئی بیمار بھی دیکھا ہے سوائے سجادؑ
کیوں نہ محتاج کفن کے ہوں حسینؑ ابن علیؑ	۶	نہ تو زینبؑ کی ردا تھی نہ عبائے سجادؑ
قید عصیاں سے ہو امت کی رہائی یارب	۷	قید خانے میں یہ ہر دم تھی دعائے سجادؑ
ہر قدم پر یہی زنجیر سے آتی تھی صدا	۸	ایہا الناس نہیں کچھ بھی خطائے سجادؑ

Presented by www.ziaraat.com

کہتے تھے راہ میں کردے کوئی اک ساغر آب	۸	فاتحہ والد بیکس کا دلائے سجادؑ
جب کہ منزل پہ اترتے تھے سر شام عدو	۹	بی بیاں جنتی تھیں خار کف پائے سجادؑ
ننگے سر ناقوں پہ زہراؑ کا جو کنبہ تھا سوار	۱۰	جاتے تھے شرم سے گردن کو جھکائے سجادؑ
یوں روایت ہے کہ زندان ستم سے چھٹ کر	۱۱	باپ کی لاش پہ چہلم کو جب آئے سجادؑ
رو کے فرمایا یہ قسمت میں مرے لکھا تھا	۱۲	سترہ قبریں عزیزوں کی بنائے سجادؑ
اس کی تسلیم و رضا کا کہوں کیا حال نگیں	۱۳	جو کہ خالق کی رضا تھی وہ رضائے سجادؑ

(۲۰) سلام

مجرائی شاہ ہدا کا آج چہلم ہو چکا	۱	مالک صبر و رضا کا آج چہلم ہو چکا
جس کے غم میں روتے ہیں جن و بشر حور و ملک	۲	اس شہید کربلا کا آج چہلم ہو چکا
روح جس کی قبض کی تھی ایزد غفار نے	۳	اس امام اتقیا کا آج چہلم ہو چکا
پھول سینے پہ پھل برچھی کا کھایا بے گناہ	۴	ہم شبیہ مصطفےٰ کا آج چہلم ہو چکا
ننھے ہاتھوں سے سکینہؑ پیٹ کر کرتی تھی بین	۵	بازوئے شاہ ہدا کا آج چہلم ہو چکا
بے کفن کا بے وطن کا بیکس و مظلوم کا	۶	بادشاہ کربلا کا آج چہلم ہو چکا
کہتی تھی زینبؑ ہمیں مقدور شربت کا نہیں	۷	ورثہ دار انبیاؑ کا آج چہلم ہو چکا
دوپہر میں گلشن احمدؐ ہوا تاراج آج	۸	بادشاہ دوسراؑ کا آج چہلم ہو چکا
ہے غضب مہماں بلایا اور کیا پیاسا شہید	۹	ہائے ابن مرتضیٰؑ کا آج چہلم ہو چکا
سجدۂ خالق میں شہ رگ پر ہوا خنجر رواں	۱۰	ہائے مقبول خدا کا آج چہلم ہو چکا
کس زباں سے ہو بیاں حال شہادت دوستو	۱۱	قائم گلگوں قبا کا آج چہلم ہو چکا
بیٹے کے غم میں یہ بانوؑ کرتی تھی رو رو کے بین	۱۲	باپ کے صاحب عزا کا آج چہلم ہو چکا

Presented by www.ziaraat.com

کہتی تھی کبرا خبر صغرا کو اب تک یہ نہیں	۱۳	ہائے سارے اقربا کا آج چہلم ہو چکا
عرش پر جاتا تھا نوحہ بانوئے دلگیر کو	۱۴	میرے دُرِ بے بہا کا آج چہلم ہو چکا
مومنو پُرسا دو رُوح مسلمِ ناشاد کو	۱۵	ان کے ہر اک دلربا کا آج چہلم ہو چکا
روک اے سلطان اپنے خامۂ تحریر کو	۱۶	خامسِ آلِ عبا کا آج چہلم ہو چکا

سلام (۲۱)

بحرائی گردشِ فلک پیر دیکھئے	۱	چوب سنان و گیسوئے شبیرؑ دیکھئے
سجّاد رو کے کہتے تھے چہلم قریب ہے	۲	ملتا ہے تن سے کب سرِ شبیرؑ دیکھئے
زنداں میں سر کو پیٹ کے کہتے تھے اہلِ بیتؑ	۳	کرتی ہے کب رہا ہمیں تقدیر دیکھئے
چہلم تلک یہ دشت میں زہراؑ کی تھی صدا	۴	کب دفن ہوئے لاشۂ شبیرؑ دیکھئے
رو کر سرِ حسینؑ سے زینبؑ نے یہ کہا	۵	بھائی جفائے لشکرِ بے پیر دیکھئے
فریاد ہے کہ شمر نے چھینی مری ردا	۶	بلوے میں کھل گیا سرِ ہمشیر دیکھئے
کافر کو بعد مرگ مسلماں کر دیا	۷	معجز نمائی سرِ شبیرؑ دیکھئے
جمّال نے قلم کئے مرنے پہ شہ کے ہاتھ	۸	کیا سنگ دل تھا بدعت بے پیر دیکھئے
سجّادؑ سے جو دردِ اسیری کو پوچھتا	۹	کہتے تھے استخواں پہ ہے زنجیر دیکھئے
گھبرا رہی ہے ہند میں اب روح اے انیسؔ	۱۰	چل کر بہارِ روضۂ شبیرؑ دیکھئے

سلام (۲۲)

زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں	۱	ماتمِ سجّادؑ میں بیمار ہوں
کہتے تھے عابدؑ اٹھیں کیونکر قدم	۲	اے ستمگار و ضعیف و زار ہوں

Presented by www.ziaraat.com

دم بدم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو	۳	پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں
میں پیادہ تم ہو گھوڑوں پر سوار	۴	کس طرح دوڑوں بہت بیمار ہوں
کہتی تھی زینبؑ دوہائی یا علیؑ	۵	سر برہنہ میں سر بازار ہوں
سوکھ کر کانٹا ہوا ہوں پر انیسؔ	۶	آنکھ میں دشمن کے اب تک خار ہوں

سلام (۲۳)

گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا	۱	مگر حسینؑ سے صابر کو اضطراب نہ تھا
نبود و بود بشر کیا محیط عالم میں	۲	ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا
فشار سے جو بچا میں ہوا زمیں کو عجب	۳	صدا یہ قبر نے دی حکم بو ترابؑ نہ تھا
اگر بہشت میں ہوتے نہ کوثر و تسنیم	۴	تو رونے والوں کی آنکھوں کا پھر جواب نہ تھا
نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک	۵	ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی شباب نہ تھا
حسینؑ اور طلب آب اے معاذ اللہ	۶	تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا
ہم اُس زمیں پہ ہوئے دفن اے خوشا قسمت	۷	سوائے رحمت باری جہاں عذاب نہ تھا
غضب کی جا ہے کہ دربار میں ستمگر کے	۸	کھڑی تھیں بنت علیؑ اور کچھ حجاب نہ تھا
یزید تخت پہ تھا اور تلے حسینؑ کا سر	۹	اُلٹ گیا تھا زمانہ یہ انقلاب نہ تھا
برہنہ اونٹ پہ سیدانیاں تھیں بلوے میں	۱۰	وہ دیکھتے تھے تماشہ جنھیں حجاب نہ تھا
وہ لوگ جمع تھے قتل حسینؑ پر کہ جنھیں	۱۱	خدا سے خوف محمدؐ سے کچھ حجاب نہ تھا
اُدھر تھی ذات خدا اور اِدھر رسول کریم	۱۲	سوائے پردۂ چشم اور کچھ حجاب نہ تھا

انیسؔ عمر بسر کر دو خاکساری میں
کہیں نہ یہ کہ غلام ابو ترابؑ نہ تھا

Presented by www.ziaraat.com

سلام (۲۴)

ازل سے ہوں سلامی مدح خواں شبیرؑ شبرؑ کا	۱	علیؑ سے حشر میں مجھ کو ملے گا جام کوثر کا
کسی کے سر رہا سہرا ظفر کا غیر حیدرؑ کے	۲	اسد کا بدر کا صفین کا خندق کا خیبر کا
مئے حبِ علیؑ پیتا ہوں میخانہ نجف میں ہے	۳	مرے آگے نہ واعظ ذکر کر تسنیم و کوثر کا
نہ تھا حیدرؑ کے ہاتھوں میں اگر زور بدِ اللہی	۴	کیا جبریلؑ نے خیبر میں جا کر فرش کیوں پر کا
رہا باقی نہ کوئی گھاٹ پر سب مٹ گئے شامی	۵	سُنا نعرہ جو ہیبت ناک عباسؑ دلاور کا
رکھا زانوں پر سر شتہ نے بندھا رومال زہراؑ کا	۶	نصیبا خوب چمکا مرتے دم حر خوش اختر کا
یہ ہے شبیرؑ کا دل کھینچی جو اپنے ہاتھوں سے	۷	سناں سینہ سے اکبرؑ کے نکالا تیر اصغرؑ کا
جری ہیں جس بہادر گو زمانہ میں بہت گذرے	۸	نظر آتا نہیں کوئی مگر ہمسر بہترؑ کا
نہ آسکتے تھے جبریلؑ امیں بے اذن جس گھر میں	۹	لعینوں نے کیا کیا کربلا میں حال اس گھر کا
رہا کیوں چرخ قائم کیوں نہ برپا ہو گیا محشر	۱۰	لعینوں نے ارادہ جب کیا زینبؑ کی چادر کا
غلام حیدرؑ کرار ہوں کیا خوف ہے احسنؔ	۱۱	فشار قبر کا میزان کا اور روزِ محشر کا

سلام (۲۵)

صبر کرتے تھے سلامی شہ والا کیا کیا	۱	اہل کیں دیتے تھے مظلوم کو ایذا کیا کیا
بانو کہتی تھی کہ سہرا بھی نہ دیکھا افسوس	۲	تھی مجھے بیاہ کی اکبرؑ کی تمنا کیا کیا
تیر کھاتے ہی گلے میں جو دم اصغرؑ کا رکا	۳	شاہ کے ہاتھوں پہ تڑپا ہے وہ بچہ کیا کیا
دیکھنا جو سر قاسمؑ کو وہ کہنا رو رو	۴	حسرتیں لے گیا دنیا سے یہ دولھا کیا کیا
منع رونے کو جو کرتا تو یہ کہتے سجادؑ	۵	کیوں نہ روؤں ستم ان آنکھوں سے دیکھا کیا کیا

Presented by www.ziaraat.com

شاہ فرماتے تھے پانی نہیں ملتا لیکن	۶	سامنے آنکھوں کے لہراتا ہے دریا کیا کیا
دشت پُرخار سے جاتے تھے جو بیدل سجادؑ	۷	پھوٹ کر رہتا تھا ہر آبلۂ پا کیا کیا
رو رو کہتی تھی یہ صغراؑ کہ کہے جا قاصد	۸	تو نے کیا کیا کہا اور بابا نے پوچھا کیا کیا
قید خانہ میں سکینہؑ کو جو یاد آئے پدر	۹	رات بھر سینے میں دل ننھا سا تڑپا کیا کیا
سر جھکا لیتی تھی کوئی کہتا تھا اگر	۱۰	کہو کوفے سے پدر نے تمہیں بھیجا کیا کیا
بانو کہتی تھی اب اکبرؑ مجھے سمجھاتے نہیں	۱۱	یاد مادر تری باتیں کرے بیٹا کیا کیا
ساتھ جاتا نہیں کچھ جز عمل خیر انیسؔ	۱۲	اس پہ انساں کو ہے خواہش دنیا کیا کیا

سلام (۲۶)

ضبط گریہ ماتم سرور میں ہو سکتا نہیں	۱	سر جھکا کر بیٹھ مجلس میں جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری پرسش اعمال ایذائے فشار	۲	قبر میں بھی چین سے انسان سو سکتا نہیں
کار ذاتی ہیں عاجز کارسازان جہاں	۳	اپنے منہ کی گرد پانی آپ دھو سکتا نہیں
کہتے تھے حضرت وہ مشرق ہیں کہ مغرب ہیں یہاں	۴	دوستوں کے ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتے تھے کہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ	۵	مر گیا بیٹا جواں اور باپ رو سکتا نہیں
نظم ہے یا گوہر شہوار کی لڑیاں انیسؔ	۶	جوہری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں

سلام (۲۷)

طوق آہن عابدؑ دلگیر کا دمساز ہے	۱	خیر مقدم خانۂ زنجیر میں آواز ہے
ایک معصومہ کی عصمت جلوہ فرمائے جہاں	۲	حضرت مریم کی عصمت فرش پا انداز ہے
شہ نے اتنے زخم کھائے اس میں کتنے رمز ہیں	۳	دل کے سو ٹکڑے ہیں اک اک راز ہے

Presented by www.ziaraat.com

مرنے جاتے ہیں علی اکبرؑ جوانی ہے شروع ۴ عمر کا انجام ہے اور سبزہ کا آغاز ہے
یاد اصغرؑ بھی ہے شہ کو تیر کھانے کا بھی شوق ۵ دل لئے جاتی ہے ایسی تیر کی آواز ہے

سلام (۲۸)

کس طرح دل جان زہراؑ سے سنبھالا جائے گا ۱ تیر کیونکر حلق اصغرؑ سے نکالا جائے گا
یہ سمجھ کر لے گئے ہمراہ اصغرؑ کو حسینؑ ۲ قید میں بانوؑ سے یہ بچہ نہ پالا جائے گا
کہتے تھے عابدؑ مٹے تلوؤں کے سارے آبلے ۳ پر قیامت تک نہ دل کا کوئی چھالا جائے گا
شور ہے چلو میں شہ لیتے ہیں اصغرؑ کا لہو ۴ حشر آجائیگا جب یہ خوں اچھالا جائے گا
مرثیہ لے جائیں گے ہم قبر میں بھی اے رشیدؔ ۵ یہ ہمارے ساتھ جنت کا قبالا جائے گا

سلام (۲۹)

انساں کو چاہیئے کہ خیال قضا رہے ۱ ہم کیا رہیں گے جب نہ رسولؐ خدا رہے
کیا قہر ہے امام کو پہنائیں بیڑیاں ۲ حبل المتین جو ہو وہ رسن میں بندھا رہے
کشتی کو اس کی موج حوادث سے خوف کیا ۳ بحر جہاں میں جس کا علیؑ ناخدا رہے
دنیا کا بھی محل ہے بہت عاریت سرا ۴ ہم آج رہ گئے اٹھ گئے کل اور آ رہے
یارب ہو بیچ میں لحد ذاکر حسینؑ ۵ ہو اس طرف بخف تو ادھر کربلا رہے
زینبؑ کو آرہی تھی صدا شہ کی بعد قتل ۶ اب تا بہ حشر تم سے بہن ہم جدا رہے
بحر جہاں میں قطروں نے بھی سر اٹھائے ہیں ۷ دیکھیں گے ہم حبابوں کی کب تک ہوا رہے

اللہ کیا نمک ہے کلام انیسؔ کا
دشمن بھی گر پڑھے تو زباں پر مزا رہے

Presented by www.ziaraat.com

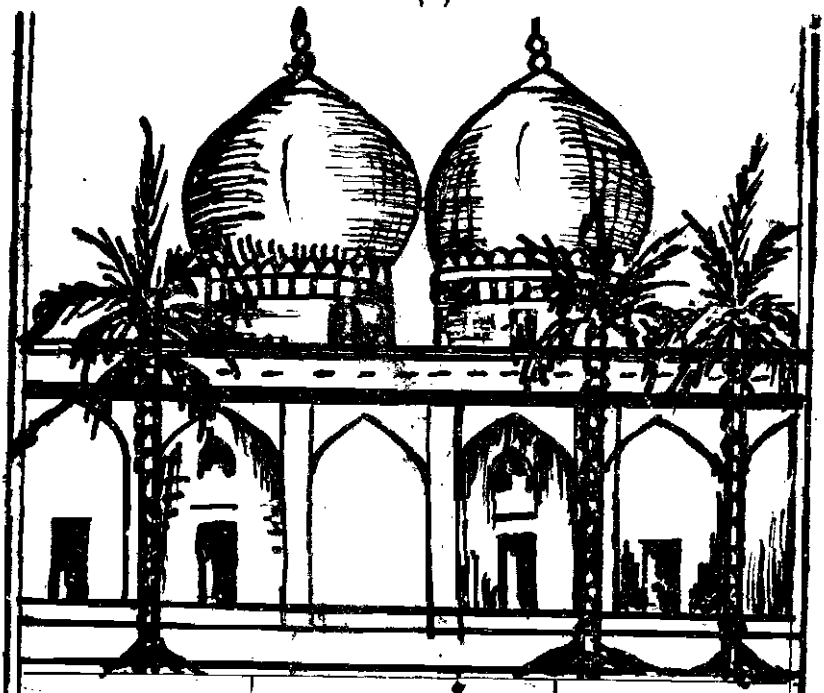

مرثیہ ۱

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی
اور بارگاہِ حیدرِ کرار لُٹ گئی ۱
یعنی سب آلِ احمدِ مختار لُٹ گئی
بالکل حسینؑ پیاسے کی سرکار لُٹ گئی

بیداد لشکرِ عمرِ نابکار سے
سادات نکلے خیمہ سے زہراؑ مزار سے

مقتل کے سامنے حرمِ آقا کے گر پڑے
اک جا ستارے خاک پہ زہراؑ کے گر پڑے ۲
اور پہلوؤں میں بچے بھی آ آ کے گر پڑے
عابدؑ و فور ضعف سے تھرا کے گر پڑے

آیا نہ کوئی غش سے اُٹھانے کے واسطے
زینب لایا شمر پنہانے کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ نے غش میں نام جو زنجیر کا سُنا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا
۳
ناطاقتی میں درد سے پھر چشم وا کیا
کیوں منصفو یہی ہے مرے درد کی دوا

بیمار و ناتواں ہوں اور تشنہ کام ہوں
یا رد امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں

پہناتے ہیں جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا
سمجھا میں ہتکڑی کے پہنانے کا مدّعا
۴
ہاں بابا قتل ہو گئے میں زندہ رہ گیا
عباسؑ کی طرح نہ کٹے ہاتھ کیوں بھلا

اصغرؑ کی طرح حلق نہ زخمی ہوا مرا
ہے ریسمان و طوق کے قابل گلا مرا

عابدؑ کے سمت روتی چلی بنت مرتضیٰؑ
لیکن گلے کے بندھنے سے دم ہوتا ہے خفا
۵
دیکھا کہ قید ہو چکا ہے وہ شکستہ پا
بولی بھتیجے تیری اسیری پہ میں فدا

تھا غم تمہیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ ورثۂ شیر خدا ملا

بیمار سے یہ کہہ رہی تھی بنت مرتضیٰؑ
باندھو رسن سے بازوئے اولاد مصطفےٰؐ
۶
اتنے میں فوج سے عمر سعد نے کہا
لے لے کے ریسماں بڑھے بانیٔ جفا

پر شمر بے حیا سوئے زینبؑ رواں ہوا
پھر فاطمہؑ کی آل میں محشر عیاں ہوا

لے کر رسن قریب جو آیا وہ بد صفات
منہ کر کے قتل گاہ کی جانب کہی یہ بات
۷
غیرت سے کانپی خواہر شبیرؑ نیک ذات
اے بھائی دیکھو باندھتا ہے شمر میرے ہات

فریاد ریسماں اب آئی مرے لئے
ہاتھوں سے سر نہ پیٹنے پائی ترے لئے

Presented by www.ziaraat.com

القصہ لٹ گئے حرم سبطِ مصطفےٰؐ پیدا ہوئی یہ لاشۂ عباسؑ سے صدا	۸	مقتل کی سمت رونے کو سب قافلہ چلا سیدانیو بھتیجی سے شرمندہ ہے چچا
مقتل میں رو کے پھر مرے رونے کو آئیو سقّے کی لاش پر نہ سکینہؑ کو لائیو		
ناگہ سنی سکینہؑ نے لاشہ کی یہ صدا اے اماں ڈھونڈ بول رہے ہیں کہیں چچا	۹	چاروں طرف نگاہ کی اور رو کے یہ کہا لیتے ہیں میرا نام میں اس پیار کے فدا
تم قتل گہ کو جاؤ میں دریا کو جاؤں گی سب روئیں گے یہاں میں وہاں خاک اڑاؤں گی		
پھر ننھے ننھے بچوں سے بولی وہ نیک خو میرے چچا کے رونے کو چلتے ہو تو چلو	۱۰	ہم جھولیو خدا کے لئے میرا ساتھ دو رو کر چچی پکاری کہ مجھ کو بھی ساتھ لو
مقتل میں روئیں سب شہ ابرار کے لئے ہم تم سر اپنا پیٹیں علمدار کے لئے		
یہ سنتے ہی سکینہؑ نے تھاما چچی کا ہاتھ زینبؑ کے گرد تھے حرم شاہ نیک ذات	۱۱	اور ننھے ننھے بچے چلے اس کے ساتھ ساتھ آئے قتل گہ کو چلا آئے سوئے فرات
اس قافلہ کی روح علی پیشوا ہوئی یاں ساتھ بال کھول کے خیر النساء ہوئی		
پہنچی سکینہؑ لاش پہ جس دم لب فرات اور سر پہ ہاتھ بچوں نے بھی رکھے اس کے ساتھ	۱۲	مجرے کو دور سے جھکی رکھ کر جبیں پہ ہاتھ بولی سکینہؑ العطش اے عم نیک ذات
لے کر بلائیں مردے کی پھر وہ لپٹ گئی سقّے کی لاش شرم کے مارے الٹ گئی		

Presented by www.ziaraat.com

منھ رکھ کے پشتِ لاش پہ اپنا وہ بدحواس
سقہ بھی پاس پانی بھی پاس اور میں بھی پاس ۱۳
کہتی تھی کیا غضب ہے کہ اب بھی بجھے نہ پیاس
کہہ کہہ کے ہاتھ جوڑ کے کرتی تھی التماس

کیا پانی پی لیا ہے جو رو پوش ہوتے ہو
میں صدقے چشم زخم سے کیوں خون روتے ہو

اس حرف سے ہوا تنِ بے روح کو یہ غم
کرنے لگا خطاب یہ دریا سے دم بدم ۱۴
ایک ایک عضو کانپ گیا سر سے تا قدم
نہر فرات تجھ کو مری پیاس کی قسم

شرمندہ ہوں میں دخترِ شاہِ مدینہ سے
پانی اگر پیا ہو تو کہہ دے سکینہؑ سے

تب نہر علقمہ سے ندا آئی آہ آہ
حاشا جو کی ہو پانی پہ رغبت سے بھی نگاہ ۱۵
پیاسا ہوا سکینہؑ کا سقہ خدا گواہ
اے لاڈلی حسینؑ کی محبوبۂ الٰہ

اب تک تمہارے سقہ نے لب تر کیا نہیں
کوثر کا پانی لائے تھے حیدرؑ پیا نہیں

زینبؑ لب فرات گئی سب کو لے کے ساتھ
ہے مُردے کے گلے میں پڑے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ۱۶
دیکھا چچا کی لاش پہ غش ہے وہ نیک ذات
سب نے بہت پکارا مگر اُس نے کی نہ بات

بانوؑ پکاری یوں تو یہ آنکھیں نہ کھولے گی
عباسؑ کی قسم اُسے دو گے تو بولے گی

شانہ ہلا ہلا کے یہ چلّائیں بی بیاں
اے بی بی آنکھیں کھولو کہ ہے بیقرار ماں ۱۷
عباسؑ کی قسم تمہیں بولو سکینہؑ جاں
آنسو سر حسینؑ کے نیزے پہ ہیں رواں

مرثیہ نمبر ۲

آنکھوں کو کھولا سب کی طرف اک نگاہ کی
پھر لاش سے لپٹ گئی اور دل سے آہ کی

جب قتل گاہ میں سرِ سرورؑ قلم ہوا
آلِ نبیؐ پہ بلوۂ اہلِ ستم ہوا
زہراؑ کو غم ہوا شہِ مرداں کو غم ہوا
بیٹوں پہ دکھ پہ دکھ تو الم پر الم ہوا

۱

رن میں خوشی تھی رحلتِ ابن بتولؑ کی
یاں جل رہی تھی خیمہ میں مسند رسولؐ کی

کس کی مجال ہے جو اُن کو کرے رقم
کس رنج اور ملال میں حیدرؑ کے تھے حرم
سرورؑ کے بعد بیبیوں پہ جو جو ہوئے ستم
بیٹھے تھے ایک کونے میں بادیدہ پُرنم

۲

کہتی تھی کوئی ہائے یہ کیسا غضب ہوا
بالکل تباہ خیمہ پیمبرؐ کا اب ہوا

ناگاہ آئی خیمہ میں فوجِ ستم شعار
ہاتھوں میں سب کے تیغیں چمکتی تھیں آبدار
شمر لعیں تھا بیچ میں اور گرد نابکار
اور شمر سب سے کہتا تھا ہنس ہنس کے بار بار

۳

زیور میں لوں گا پہلے تو بنتِ بتولؑ کا
بعد اس کے میں جلاؤں گا خیمہ رسولؐ کا

یہ کہہ کے آیا غصے سے زینبؑ کے دہ قریں
میدان میں تڑپنے لگی لاشِ شاہِ دیں
اُس وقت عرش ہل گیا تھرا گئی زمیں
لی شمر نے ردائے سرِ زینبؑ حزیں

۴

پھر تو میں کیا کہوں کہ ستمگر نے کیا کیا
زہراؑ کی بہوؤں بیٹیوں کو بے ردا کیا

لکھا ہے وقتِ عصر تو بے سر ہوئے امام
بعد اس کے پھر جلا دیئے شبیرؑ کے خیام
لوٹا حرم کو شامیوں نے آہ تا بہ شام
ہر دم سکینہؑ کہتی تھی بابا کا لے کے نام

۵

مارا بھی اور لوٹا بھی گھر بھی جلا دیا
فوجِ لعیں نے خاک میں سب گھر ملا دیا

Presented by www.ziaraat.com

شعلے بلند جب کہ قناتوں سے ہوتے تھے
اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی اک سمت روتے تھے
۶
سرور کا نام لیکے حرم جان کھوتے تھے
رو رو کے اپنے اشکوں سے وہ منہ کو دھوتے تھے

اُن ظالموں کا ظلم کہوں کس زبان سے
جاری لہو تھا بالی سکینہؑ کے کان سے

وہ تین دن کی پیاس وہ جلنا خیام کا
ہر چند اشکبار تھی سب آلِ مصطفاؐ
۷
روتے تھے بچے خیمے میں آنکھیں پھرا پھرا
ہوتی ہے سرد اشکوں سے آتش کہیں بھلا

جو آہ اہلِ بیتؑ کی تھی دل خراش تھی
سقائے اہلِ بیتؑ کی کیا کیا تلاش تھی

کبرا کے پاس آکے لگا کہنے وہ شقی
رنڈسالے کو دکھا کے پکاری وہ دل جلی
۸
دولت تری جہیز کی ہے کس جگہ گڑی
بالکل جہیز میں ہمیں دولت ہے یہ ملی

ایسا کسی کے بیاہ میں محشر ہوا نہیں
نوشاہ کو کفن بھی میسر ہوا نہیں

بانوؑ سے ہنس کے کہتا تھا یہ شمر بے حیا
اس کے شلوکے کرتے جو ہیں تیرے پاس لا
۹
اصغرؑ کی ننھی لاش کا زیور ہمیں بتا
جز رنج کچھ چھپانے سے ہوگا نہ فائدا

بانوؑ نہ کچھ جواب بھی ظالم کو دیتی تھی
نامِ حسینؑ یاس سے ہر بار لیتی تھی

فضہؑ کو گھیرے کہتا تھا خولی بدخصال
پوشیدہ تجھ سے کچھ نہیں حیدرؑ کے گھر کا حال
۱۰
بتلا ہمیں خزانۂ محبوب ذوالجلال
زیور کہاں خزانہ کہاں اور کہاں ہے مال

بتلا دے ہم کو مال صلہ تجھ کو دیں گے ہم
لوٹیں گے سب کو پر تری چادر نہ لیں گے ہم

Presented by www.ziaraat.com

رو کر کنیز فاطمہؑ کرتی تھی یہ بیاں
اسباب آل فاطمہؑ کا کیا میں دوں نشاں
دولت جو ڈھونڈتے ہو سو دولت یہاں کہاں
مرجائیں تو کفن کو بھی نکلے نہ کچھ یہاں ۱۱

جب روز عید شبرؑ و شبیرؑ روتے تھے
نازل فلک سے حلۂ فردوس ہوتے تھے

محتاج تھی لباس کی سرما میں جب بتولؑ
فوراً ہوا تھا چادر تطہیر کا نزول
دن رات اک عبا میں بسر کرتے تھے رسولؐ
ٹوٹے ہوؤں کی لوٹ میں ہوئیگا کیا حصول ۱۲

زر کے لئے نہ بی بیوں سے ہم کلام ہو
سر سب کے کاٹ لے کہیں قصہ تمام ہو

ہرگز سنا نہ شمر نے کچھ قصہؑ کا کلام
جو ہاتھ آیا لے گیا وہ مال و زر تمام
اس وقت سہمے جاتے تھے اطفال تشنہ کام
رو رو سکینہؑ کہتی تھی فریاد یا امام ۱۳

اس شمر بد گہر نے ہمارے گہر لئے
مارے طمانچے کان بھی مجروح کر دیئے

القصہ لوٹ سے ہوئے فارغ جو بدگمان
باندھی حرم کے بازوئے اقدس میں رسیماں
حلقے میں لیکے بیبیوں کو باہر ہوئے رواں
ہر اک قدم پہ شرم سے گرتی تھی بی بیاں ۱۴

مرثیہ نمبر ۳

پوشش کو تھی نہ ایک ردا اہل بیتؑ میں
تھی وا مصیبتا کی صدا اہل بیتؑ میں

جب گل چراغ مرقد خیر النساؑ ہوا
غم سے شگافتہ دل مشکل کشا ہوا
فرط الم سے شق جگر مصطفیٰؐ ہوا
غمگیں مزار میں حسنؑ مجتبیٰ ہوا

جنبش تھی آسماں کو زمیں تھرتھراتی تھی
عرش خدا کو غم میں جو زہراؑ ہلاتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

تھا شور قتل رن میں امام زمن ہوا
بے سر وطن سے آ کے شہ بے وطن ہوا

۲

دنیا میں آج خاتمۂ پنجتنؑ ہوا
گھر حضرت بتولؑ کا بیت الحزن ہوا

انجم فلک پہ روتے تھے اس شور و شین سے
ہے ہے زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے

تاریک ہو گیا تھا زمانہ بھی سر بسر
حوریں ردا کو پھینک کے نکلیں برہنہ سر

۳

آیا جلال خالق اکبرؑ کو اس قدر
پرسے کو آئیں حوریاں خیر النساؑ کے گھر

روح الامیں نے سر سے عمامہ گرا دیا
زیر تن حسینؑ پہ اپنا بچھا دیا

رونے کا ہے مقام محبان مرتضیٰؑ
ملبوس تک حسینؑ کا اعدا نے لے لیا

۴

جب کوچ شہ کا ہستیٔ دنیا سے ہو چکا
اکثر روایتوں میں یہ راوی نے ہے لکھا

کہنہ ہر اک لباس تھا زہراؑ کے ماہ کا
تھا قیمتی کمر میں کمر بند شاہ کا

تھا باعث ادب کہ کمر میں وہ رہ گیا
ناگاہ سار باں کی پڑی چشم اس پہ جا

۵

چاہا عدو نے لیویں پہ کوئی نہ لے سکا
دل میں لعیں کے نشۂ جوش طمع ہوا

جنت کے پاس آ کے وہ سوئے سقر گیا
دیندار تھا یہ چشمۂ دیں سے اتر گیا

دل سے لگا یہ کہنے کہ ایماں ہوا خراب
جیتے تو ہیں نہیں کہ وہ مجھ پر کریں عتاب

۶

پر شاہ کی کمر سے کمر بند لوں شتاب
حاصل ہو مفت میں مجھے نقلاب بے حساب

آیا جو یہ خیال میں اس بد خصال کے
آیا قریب لاشۂ زہراؑ کے لال کے

Presented by www.ziaraat.com

ملعون بے حیا نے نہ پاس نمک کیا
کیا معجزہ تھا مو منو سننے کی ہے یہ جا
۷
اور کھولنے کمر سے کمر بند وہ لگا
لاشہ نے دستِ راست اٹھا اس پہ دھر دیا

ہر چند چاہا کھول لے ہر ایک گھات سے
چھوڑا مگر نہ لاشۂ بیکس نے ہاتھ سے

مجبور ہو کے وہاں سے عدو نے خدا اٹھا
شائد کہیں یہاں کوئی ہتھیار ہو پڑا
۸
اور رات ہی کو سارے بیابان میں پھرا
اس سے یمیں کاٹوں دستِ شہنشاہِ کربلا

ہر سمت سے نگاہ جو سب کی بصیر نے
تلوار ایک ٹوٹی سی پائی شریر نے

جا کر قریب شاہ کے بیٹھا وہ بدگہر
جس وقت ہاتھ لے گیا وہ بر سرِ کمر
۹
چاہا اتار لوں میں کمر بند کھول کر
پھر معجزہ سے شہ نے دیا ہاتھ اپنا دھر

ملعون نے کچھ نہ دہشت مشکل کشا کیا
لاشہ کا ہاتھ تیغِ ستم سے جدا کیا

جب دست راست کٹ گیا لاشِ حسین کا
مردے کا دست کاٹ چکا خوف اب ہے کیا
۱۰
اس نے کہا کہ اب نہیں مشکل ہے کھولنا
لوں گا کمر سے کاٹ کے ایماں تو کھو چکا

کھینچا یہ کہہ کے نطفۂ ابنِ حرام لے
پھر دستِ چپ کو رکھ دیا شاہِ انام نے

ملعون نے پھر حسام شکستہ علم کیا
رونے کی جا ہے یار و ستم پر ستم کیا
۱۱
وہ دوسرا بھی ہاتھ بدن سے قلم کیا
ایسا یزید نے بھی ستم شہ پہ کم کیا

جب دونوں ہاتھ سید بیکس کا کٹ گیا
اعجاز سے حسینؑ کا لاشہ الٹ گیا

Presented by www.ziaraat.com

چاہا یہ اُس نے لاشے کو پھر قتل کیجئے
ہو ہو سو ہو کمر سے کمر بند دیجئے
۱۲
دی جائے جتنے ضربتیں لاشے کو دیجئے
جائے عجب ہے قتل ہو مُردہ وہ پھر جیئے

یہ کہتا تھا کہ لاش نظر سے نہاں ہوئی
اور سامنے سے گرد سواری عیاں ہوئی

دل کو کمال شبہ ہوا ہو گئی سحر
پھر سوچ کر روانہ ہوا وہاں سے بدگہر
۱۳
لشکر نے کوچ کر دیا اب جاؤں میں کدھر
ناگہ صدا یہ آئی کہ ہے ہے مرے پسر

یہ سُن کے تھرتھرائی زمیں قتل گاہ کی
اُتری سواری بنتِ رسالتؐ پناہ کی

لاش پسر پہ آ کے پکاری یہ فاطمہؑ
مردے کو صدمہ دے کے بھلا اس کو کیا ملا
۱۴
بیٹا تمہارے ہاتھوں کو کس نے قلم کیا
لاشے پہ وار کس کے چلے میرے مہ لقا

لاشہ پہ ضرب تازہ یہ کس نے لگائی ہے
مُردے کا ہاتھ کٹ گیا خالق دہائی ہے

زخموں پہ بوسے دیتے تھے رو رو کے مصطفےٰ
رُوحِ حسنؑ پکارتی پھرتی تھی جا بہ جا
۱۵
ہاتھوں کو چوم چوم کے روتے تھے مرتضےٰ
کس نے ہمارے بازو کا بازو قلم کیا

کس نے ستایا لاش شہ کائنات کو
کس نے جُدا کئے شہ بیکس کے ہاتھ کو

زہراؑ پکاری سچ کہو بیٹا یہ ماجرا
کس نے لگائی ضرب پہ ضرب اے پسر بتا
۱۶
کس نے تمہارے ہاتھوں کو تن سے جُدا کیا
ناگہ صدا یہ لاش سے آئی کہوں میں کیا

صدمہ پہ صدمہ غم پہ الم جور پہ جفا
غیروں نے ہم سے یوں کیا اپنوں نے یہ کیا

Presented by www.ziaraat.com

کیا پوچھتے ہو مادرِ غم خوار واردات
یہ ظلم ساربان نے جو آیا تھا گھر سے ساتھ
۱۷
غیروں نے سر قلم کیا اپنوں نے کاٹا ہاتھ
حق نمک ادا کیا یہ اس نے ہم سے ساتھ

دشمن سے کیا شکایت ظلم و ستم کرے
جب دوست ہو کے لاش کے بازو قلم کرے

بہ حال سن کے فاطمہ زہراؑ نے پیٹا سر
آیا نہ اس کو روح پیمبرؐ سے کچھ خطر
۱۸
ہے ہے یہ ساربان نے کیا ظلم اس قدر
جنت میں گھر بنا کے ہوا داخل سقر

مرثیہ نمبر ۴

یہ بین فاطمہؑ تھے کہ ناگہ سحر ہوئی
لشکر سے دھوم کوچ کی بانگ دگر ہوئی

آج مقتل میں عجب بے سر و ساماں ہیں حرم
قتل شبیرؑ سے بیتاب ہیں گریاں ہیں حرم
۱
دل میں ہر زخم کھلے سر ہیں پریشاں ہیں حرم
وارثوں میں نہیں اب کوئی تو حیراں ہیں حرم

ذکر مظلومیٔ شاہ مدنی کرتے ہیں
کبھی آہیں تو کبھی سینہ زنی کرتے ہیں

خیمے سب جل چکے ہیں لوٹ چکے ہیں اعدا
شام ہونے کو ہے سنسان ہے جنگل سارا
۲
فرق پر ہے کسی بی بی کے نہ مقنع نہ ردا
پیاسے بچوں کو لئے بیٹھی ہیں بنت زہراؑ

پیار کرتی ہیں اسے گہ اُسے سمجھاتی ہیں
کوئی معصوم جو روتا ہے تو بہلاتی ہیں

رو کے فرماتی ہیں یہ خواہر سلطان اُمم
جھٹ پٹا وقت ہے کچھ دیر میں ہونے کو ہے شام
۳
اٹھو سجادؑ کہ اب دن ہوا جاتا ہے تمام
اب نہ قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ نہ اکبرؑ نہ امامؑ

دل پُر درد پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہے
رات ہونے کو ہے اور عالم تنہائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

کان میں پہنچی جو سجادؑ کے زینبؑ کی صدا
کھول کر آنکھ یہ کی عرض بصد آہ و بکا
کیا کہوں آپ سے قابو میں نہیں دل بخدا
تپ زیادہ ہے تو غفلت بھی ہے کچھ آج سوا ۴

کون مارا گیا اور کون جدا ہوتا ہے
مجھ کو کچھ ہوش نہیں ہے کہ یہ کیا ہوتا ہے

بولے فضہؑ سے یہ پھر عابدؑ بیمار و حزیں
جتنے بچے ہیں بلا لا تو انھیں میرے قریں
جمع فضہؑ نے کیا بچوں کو لا لا کے وہیں
پر نہ دو لڑکے تھے اور ایک سکینہؑ غمگیں ۵

ڈھونڈھتے چار طرف مثل نظر جاتی تھی
ان کے رونے کی صدا بھی نہ مگر آتی تھی

کہا عابدؑ نے کہ اے خواہر سلطان ہدا
لائیے شہ نے بنائی تھی جو فرد شہدا
دیکھ لوں یہ تو مرے دل کی تسلی ہو ذرا
نام تحریر ہے اس فرد میں اب کس کس کا ۶

جو گئے خلد میں اب خواب ہے صورت ان کی
جو مرے ساتھ ہیں لازم ہے حفاظت ان کی

سن کے یہ کہنے لگیں زینبؑ تفتیدہ جگر
لے گئے لوٹ کے اسباب تو سب بانی شر
اسی اسباب میں وہ فرد بھی تھی اے دلبر
سن کے کہنے لگے سجادؑ یہ بادیدۂ تر ۷

فکر کچھ اور میں پابند الم کر لوں گا
قتل جو ہو گئے نام ان کے رقم کر لوں گا

کہہ کے یہ لکھنے لگے خاک پہ نام شہدا
یاد آئے جو وہ سب کرنے لگے آہ و بکا
دل پہ اک تیر لگا نام جو اصغرؑ کا لکھا
غم جانکاہ سے تھرا گئے سارے اعضا ۸

یاد کرتے تھے انھیں جب تو جگر ہلتا تھا
تین بچوں کا کہیں پر نہ پتہ ملتا تھا

Presented by www.ziaraat.com

روکے کرنے لگیں سجادؑ سے زینبؑ یہ کلام
دھونڈنے بچوں کو جاتی ہوں کہ ہو جائے نہ شام
۹
جائے تشویش ہے دن کوئی گھڑی میں ہے تمام
دو اجازت مجھے بیٹا کہ تمہیں اب ہو امام

راستہ بھول گئے ہیں نہ ادھر آئیں گے
دشت میں جا کے پکاروں گی تو مل جائیں گے

کہہ کے عابدؑ سے چلیں خواہر سلطان ہدا
وہ بھی ہمراہ ہوئیں کرتی ہوئی آہ و بکا
۱۰
آ ذرا ساتھ مرے مڑ کے یہ فضہؑ سے کہا
پاؤں رکھتی تھیں کہیں اور کہیں پڑتا تھا

جابجا دشت میں لاشے جو نظر آتے تھے
دل دھڑکتا تھا قدم خوف سے تھراتے تھے

آہ تھی لب پہ رواں اشک تھے اور دل تھا فگار
ناگہاں دور سے دکھلائی دیا ایک سوار
۱۱
اک طرف کو یہ چلی جاتی تھیں باحالت زار
بولیں فضہؑ سے یہ زینبؑ کہ ذرا بڑھ کے پکار

منتیں اس کی کریں گے تو ترس کھائے گا
اس سے بچوں کا پتہ دشت میں مل جائے گا

حکم پایا تھا کہ فضہؑ نے یہ دی بڑھ کے صدا
کوئی تکلیف نہ دیں گے تجھے ہم اس کے سوا
۱۲
اے سوار اس طرف آ اس طرف آ بہر خدا
ہم غریبوں کی ہے اک عرض اسے سنتا جا

دل ہے مجروح بہت روئی جو ہے بھائی کو
تجھ سے کچھ پوچھنا ہے فاطمہؑ کی جائی کو

متوجہ ہوا وہ سنتے ہی فضہؑ کی صدا
بولیں یہ خواہر شبیرؑ کہ اے مرد خدا
۱۳
پاس آ کر کہا کیا پوچھتی ہے اے دکھیا
کسی بچے کو تو دیکھا نہیں تو نے یہ بتا

تشنہ لب ہیں وطن آوارہ ہیں دکھ پائے ہیں
چھوٹ کر ساتھ سے جنگل میں چلے آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

عرض کی اس نے جگر تھام کے با دیدۂ تر
دیکھا اک لاشۂ پُر خوں ہے زمیں پر بے سر
۱۴
ابھی صحرا میں جو اک سمت پڑی میری نظر
لڑکی اک چھوٹی سی بیٹھی ہوئی روتی ہے مگر

وہ بھی روتا ہے اِدھر جس کا گذر ہوتا ہے
اس کے نالوں سے عجب دل پہ اثر ہوتا ہے

رو کے فرمانے لگیں زینبؑ مجروح جگر
بس پتہ مل گیا احساں ہوا تیرا مجھ پر
۱۵
مہربانی کا صلہ دے تجھے ربّ اکبر
کہہ کے اس سمت چلیں گریہ کناں خاک بسر

اشک خوں بہتے تھے قابو میں دلِ زار نہ تھا
ایک فضہؑ کے سوا دوسرا غم خوار نہ تھا

پہونچیں القصہ وہاں پایا تھا جس جا کا پتہ
لاش اک اس میں پڑی ہے کہ نہیں سر جس کا
۱۶
دیکھا اس جا پہ ہے اک نور سے معمور گڑھا
اور سکینہؑ وہیں بیٹھی ہوئی کرتی ہے بکا

غش جو ہوتی ہے مزا موت کا مل جاتا ہے
چونک پڑتی ہے تو دل سینہ میں ہل جاتا ہے

آئیں نزدیک غرض زینبؑ تفتیدہ جگر
بولیں لپٹا کے کلیجے سے میں قرباں تجھ پر
۱۷
بیٹھ کر لے آیا آغوش میں با دیدۂ تر
تو نے پہچان لیا باپ کا لاشہ کیونکر

ہجر سے مادر ناشاد موئی جاتی ہے
بی بی اب گھر میں چلو رات ہوئی جاتی ہے

عرض کی اس نے پھوپی سے بصد آہ و بکا
آکے اس دشت میں چلائی میں بابا بابا
۱۸
فرقت شہ میں تڑپنے لگا جو دل میرا
اے پھوپی مجھ کو اسی لاش سے آئی تھی صدا

آئی ہوں سینۂ شبیرؑ پہ سونے کے لئے
کہا زینبؑ نے کہ اب گھر چلو رونے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

یہ تو بہلاتی تھی اور رو کے وہ دیتی تھی جواب
گود میں مچلی ہوا دل جو زیادہ بیتاب
۱۹
آتش غم سے وہ ننھا سا کلیجہ تھا کباب
پیار کر کے اسے زینبؑ نے بچشم پُر آب

لیں بلائیں کبھی، کہ آنکھوں سے آنسو پونچھے
تر، جو کانوں کے لہو سے تھے وہ گیسو پونچھے

دونوں بچوں کو چلیں ڈھونڈھنے پھر وہ مضطر
ناگہاں جا پڑی اک سمت بیاباں میں نظر
۲۰
دیکھتی کیا ہیں کہ وہ باغ نبیؐ کے گل تر
باہیں گردن میں ہیں اور سو رہے ہیں زیر شجر

گرد اس طرح سے ہے چاند سے رخساروں پر
ابر باریک ہو جس طرح سے سیاروں پر

آئیں نزدیک جو روتی تو یہ نقشہ دیکھا
ہونٹ سوکھے ہوئے ہیں پیاس جو ہے حد سے سوا
۲۱
مٹی سرکا کے وہ بیٹھے ہیں وہاں ماہ لقا
جس جگہ پا کے تری کچھ ہو کلیجہ ٹھنڈا

باپ کا سینہ نہیں ماں کی بھی آغوش نہیں
ایسے غافل ہیں کہ تن کا بھی تو کچھ ہوش نہیں

دیکھتے ہی انھیں بس بیٹھ گئیں زینبؑ زار
سر رکھے خاک سے زانو پہ اٹھا کر یک بار
۲۲
لیکے دونوں کی بلائیں کیا پھر خوب سا پیار
بولیں اب گھر میں چلو نیند سے ہو کر ہشیار

سرد جنگل کی ہوا باعث آرام ہوئی
دشت فرقت میں خبر بھی ہے تمہیں شام ہوئی

نیند سے جب ہوئے ہشیار نہ وہ رشک قمر
جھک کے پھر غور سے کی چہروں پہ زینبؑ نے نظر
۲۳
دم نہ پایا تو یہ فرمانے لگیں پیٹ کے سر
شاید ان دونوں کا بھی ہو گیا دنیا سے سفر

دشت غربت میں کیا سب سے کنارا بچو
ہائے بن موت تمہیں پیاس نے مارا بچو

Presented by www.ziaraat.com

عرض کرنے لگیں زینبؑ سے یہ فضہؑ غمگیں
بی بی ہے ہے مرے دل کو یہی ہوتا ہے یقیں
لوٹ کر خیموں کو جانے لگی جب فوج لعیں
آ گئے گھوڑوں کی ٹاپوں میں یہ خورشید جبیں

مرثیہ نمبر ۵

حال ان کے جگر و قلب کو تڑپاتے ہیں
پھول سے جسموں پہ سب نیل نظر آتے ہیں

۱
جب حرم مقتل سرور کے مقابل آئے
قید کفار میں پابند سلاسل آئے
بیکس و بے پر و بے ہودج و محمل آئے
دونوں ہاتھوں سے سنبھالے جگر دل آئے

تن صد چاک عزیزوں کے زمیں پر دیکھے
لاشے مربانیوں کی طرح سے بے سر دیکھے

۲
کھینچ کر آہ وہ نالے کئی با قلب حزیں
کہ عیاں محشر تازہ ہوا تھرائی زمیں
روئے سکان سماوات ہلا عرش بریں
تڑپے سدرہ پہ بصد رنج و الم روح امیںؑ

آپ کو پشت سے اونٹوں کی گرایا سب نے
خون دل آنکھوں سے مقتل میں بہایا سب نے

۳
یوں تو ہر ایک کے نالے تھے دلوں کو نشتر
پر غضب بین سے زینبؑ کے بپا تھا محشر
خون زخم تن شبیرؑ کو منہ پر مل کر
کہتی تھی بادل پر درد کہ یا خیر البشرؐ

دیکھئے ہم پہ ہے جو کچھ کہ مصیبت اس دم
دیکھئے اپنے جگر گوشہ کی حالت اس دم

۴
آپ فرماتے تھے اپنا جسے دلبر نانا
دوش پر جس کو بٹھا لیتے تھے اکثر نانا
جان و دل آپ فدا کرتے تھے جس پر نانا
جس کو رکھتے تھے کلیجے سے لگا کر نانا

یہ اسی کا تن بے سر ہے لہو میں غلطاں
آپ کے لال کا پیکر ہے لہو میں غلطاں

Presented by www.ziaraat.com

یا رسولؐ دوسرا دیکھئے شبیرؑ کا حال
اک ذرا آپ کو منظور نہ تھا جس کا ملال
۵
دھوپ میں گرم زمیں پر ہے پڑا آپ کا لال
آج اسی کا تن نازک یہ ہوا ہے پامال

بعد شبیرؑ یہ رسّی میں گلے ہیں دیکھو
اہل بیتؑ آپ کے زنداں میں چلے ہیں دیکھو

پھر کیا جانبِ مادر یہ خطاب پُر غم
آپ کے لال کا کیا حال ہے دیکھو اس دم
۶
اے بتولؑ عذراؑ بنتِ رسولؐ اکرم
دیکھنا تھا مری تقدیر میں یہ ہائے ستم

آپ کی طرح زمانے سے سفر کر جاتی
کاش پہلے ہی ان آفات کے میں مر جاتی

کس مصیبت کو کروں آپ سے عرض اماں جاں
مُنہ سے وہ خالی صراحی کو لگانا ہر آں
۷
ہائے وہ پیاس سے بے چین سکینہؑ ناداں
علی اصغرؑ کی وہ نکلی ہوئی ہونٹوں پہ زباں

شورِ اطفال پہ وہ شہ کا تڑپ کر آنا
پھر وہ دل تھام کے روتے ہوئے باہر جانا

بعد انصار عزیزوں کی وہ آنا باری
نہر پر شانوں سے عباسؑ کے وہ خوں جاری
۸
ہائے وہ لاشہ قاسمؑ پہ دُلہن کی زاری
زخم برچھی کا وہ اکبرؑ کے جگر پر کاری

شہِ بیکس کا وہ ٹوٹی کمر اس دم کہنا
ہائے وہ نورِ نظر کا الم و غم سہنا

آپ کو ہوگیا فردوس میں کیونکر کہوں چین
چھ مہینے کا بھی بے جان ہوا جب نورالعین
۹
برہنہ ہوگا سرِ پاک کئے ہوئیں گے بین
ہائے تنہا ہے اعدا میں مری بھائی حسینؑ

کیا کہوں پھر ہوئی جو کچھ کہ مصیبت اماں
ہل گیا عرش بریں آئی قیامت اماں

Presented by www.ziaraat.com

خاک اڑنے لگی برپا ہوا شور محشر
چھن گئیں چادریں تاراج ہوا سارا گھر
۱۰
چل گیا بوسہ گہ ختم رسل پر خنجر
آپ کی بیٹیاں یا فاطمہؑ ہیں ننگے سر

مجمع عام میں اب ذلت و خواری دیکھو
ہم اسیروں کی ذرا آکے سواری دیکھو

پھر کہا پیٹ کے سر اے مرے بھائی شبیرؑ
ہائے اے روح رواں اسد رب قدیر
۱۱
اے پیمبرؐ کے جگر جان بتولؑ دلگیر
آپ کے اس تن صد چاک کے صدقے ہمشیر

آسماں کیوں نہ گرا پھٹ کے زمیں پر ہے ہے
خاک پر تن ہے سناں پر سر اطہر ہے ہے

بھائی میں آپ کی مظلومی و غربت کے فدا
رحم کھایا نہ کسی نے نہ کمک کو آیا
۱۲
ہائے کس کس کو پکارا نہیں ہو کر تنہا
ایک قطرے کیلئے پانی کے ترسے کیا کیا

نہ ملا ہائے دم تشنہ دہانی پانی
قتل کے وقت بھی کہتے رہے پانی پانی

بعد قتل آپ کے خیموں کو جلایا ہے ہے
گھر کیا دیکے یتیموں کو رلایا ہے ہے
۱۳
شمر غارت کیلئے گھر میں در آیا ہے ہے
لوٹ کر لے گیا وہ جس نے جو پایا ہے ہے

فرش عابدؑ کوئی لینے کے لئے آتا تھا
کوئی گہوارۂ اصغرؑ کو لئے جاتا تھا

قید اعدا میں گرفتار ہیں ہو کر آئے
لائے سجادؑ کو ہیں طوق گراں پہنائے
۱۴
ظلم سے ہم کو بچانے کو اٹھو ماں جائے
سب حرم ساتھ ہیں رسی میں گلے بندھوائے

اک ذرا اپنے عزیزوں کو خدارا دیکھو
ظلم اعداد سے ہے کیا حال ہمارا دیکھو

Presented by www.ziaraat.com

بیٹیاں آپ کی آئی ہیں بصد درد و بکا نہیں دیتے ہو جواب اس کو تعجب کی ہے جا	۱۵	رو کے کہتی ہے سکینہؑ مرے بابا بابا مقتضا آپ کی الفت کا نہیں یہ بھیا
منہ کو ہر ایک کے تکتی ہے ہراساں ہو کر دے نہ داغ اپنا سکینہؑ کہیں بے جاں ہو کر		
ہے رقیہؑ کا جدا حال پریشان کمال کہتی ہے غم سے پریشاں ہوں عطش سے نڈھال	۱۶	آپ سے ہے وہ گلہ مند نہایت ہے ملال اور نہیں پوچھتے بابا مرا اصلا احوال
آپ تو چین سے مقتل میں پڑے سوتے ہیں دھیان اتنا نہیں کیا ہم پہ ستم ہوتے ہیں		
ہائے بابا مرے کہہ کر ہے کوئی چلاتی بھائی جاں اس گھڑی اے کاش مجھے موت آتی	۱۷	رو کے ہر دم کوئی ہے خشک زباں دکھلاتی آپ کے بچوں کی حالت نہیں دیکھی جاتی
بھوک اور پیاس کے صدموں سے جو گھبراتے ہیں غش پہ غش آجاتے ہیں ہر وقت غش آجاتے ہیں		
ہائے دکھلاتی ہے کیا کیا مجھے قسمت بھیا تن میں جس کے مرض تپ کی ہے شدت بھیا	۱۸	ایک سے ایک زیادہ ہے مصیبت بھیا اک قدم چلنے کی جس میں نہیں طاقت بھیا
اس پہ ظلم و ستم فرقۂ باطل دیکھو اس کو پہنایا ہے اب طوق سلاسل دیکھو		
بھائی جان آپ پھرائے کاش جہاں میں آتے ریسماں بازوؤں سے قیدیوں کے کھلواتے	۱۹	اہل بیتؑ آپ کے سب از سر نو جی جاتے چادریں خاک نشینوں کو عطا فرماتے
لیکن افسوس کہ پھر آنے کی امید نہیں اب ملاقات نہیں حشر تلک دید نہیں		

Presented by www.ziaraat.com

ہائے بھائی مرے کس طرح تمہیں پاؤں میں صدقے اس سینۂ مجروح کے ہو جاؤں میں	۲۰	ڈھونڈ کر ہائے کہاں سے تمہیں اب لاؤں میں ہائے چادر بھی نہیں جو تمہیں کفناؤں میں
ﷺ	کہہ کے یہ تھام لیا قلب کو خاموش ہوئی زینبؑ خستہ گری خاک پہ بے ہوش ہوئی	ﷺ
دانشؔ اب تاب نہیں دل کو جگر ہے مضطر کہ اٹھی کس طرح اور ہوش میں آئی کیونکر	۲۱	کہہ نہ اب حال غم زینبؑ تفتیدہ جگر کی جفا کس نے ہوا ظلم و ستم کیا اس پر
مرثیہ	سن کے انساں کوئی کیونکر متحمل ہوئے تاب وہ لائے جو پتھر کا کوئی دل ہوئے	نمبر ۶
جب حضرتِ شبیرؑ کا سر کٹ گیا رن میں آندھی بھی چلی خوں بھی برسنے لگا بن میں	۱	تھرائی زمیں آگیا خورشید گہن میں اک غلغلۂ حشر ہوا چرخ کہن میں
		افلاک سے جبریلؑ امیں نے یہ صدا دی ظالم نے چھری حلق پہ پیاسے کے پھرا دی
برپا تھا غم و رنج اِدھر آل نبیؐ میں ماتم تھا اِدھر یاد حسینؑ ابن علیؑ میں	۲	ہر ایک ستمگر تھا اُدھر محو خوشی میں بجتے تھے دف و طبل اُدھر فوجِ شقی میں
		اک دھوم تھی بس چار طرف فتح و ظفر کی ہوتی تھی خوشی قتل شہ جن و بشر کی
ہر سمت سے سب ٹوٹ پڑے لاشۂ شہ پر لی آکے زرہ ایک نے اور ایک نے بکتر	۳	تلوار و سپر ایک نے لی ایک نے مغفر عمامہ لیا ایک نے لی ایک نے چادر
		لی ایک جفا جو نے قبا آل عباؑ کی خاتم کے لئے ایک نے انگلی بھی جدا کی

Presented by www.ziaraat.com

سمجھا نہ کوئی ہائے محمدؐ کا جگر بند
حضرتؑ نے حفاظت میں کمی کی تھی نہ ہر چند
۴
ہیہات عدو لوٹ سے تھے خرم و خرسند
لیکن یہ ہوا قہر و غضب بہر کمر بند

میت پہ کیا ظلم عجب دشمن دیں نے
ہاتھوں کو جدا کر دیا جمال لعیں نے

خیموں کی طرف رخ کیا پھر اہل جفا نے
سب بی بیاں گھبرا کے لگیں منہ کو چھپانے
۵
برچھی کوئی چمکا کے لگا آہ ڈرانے
پردہ کیا ناموس پیمبرؐ کا حیا نے

جس گھر میں ملک اذن پہ بھی پر حذر آئے
ڈرا نہ اسی گھر میں لعیں آہ در آئے

خالق سے ڈرے اور نہ کیا خوف پیمبرؐ
لی شمر نے بھی زینبؑ و کلثومؑ کی چادر
۶
جو ہاتھ لگا جس کے لیا وہ زر و زیور
دھمکا کے سکینہؑ کے لئے کانوں سے گوہر

جھولا علی اصغرؑ کا اٹھا لے گیا کوئی
اور مسند شاہ دوسرا لے گیا کوئی

کیا وقت مصیبت کا یہ تھا آل نبیؐ پر
جو ظلم سے اعدا کے بچاتا کوئی آکر
۷
افسوس کہ کوئی بھی نہ تھا ناصر و یاور
دیکھو جسے وہ خوں کا پیاسا تھا ستمگر

دکھ دیتا تھا ظالم کوئی نیزہ کی انی سے
کیسا تھا حسدؑ آل رسولؐ مدنی سے

سر پیٹ کے اکبرؑ کیلئے روتی تھی کوئی
عباسؑ دلاور کیلئے روتی تھی کوئی
۸
قاسمؑ بن شبرؑ کیلئے روتی تھی کوئی
ننھے علی اصغرؑ کیلئے روتی تھی کوئی

بھائی کیلئے اشکوں سے منہ دھوتی تھی زینبؑ
گہ عونؑ و محمدؑ کے لئے روتی تھی زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

بابا کے لئے مضطر و حیراں تھی سکینہ کس وقت کا اعدا نے نکالا ہے یہ کینہ	٩	کہتی تھی یہی پیٹ کے اپنا سر و سینہ امداد مری کیجئے یا شاہ مدینہ
بے دینوں نے نرغہ میں ہمیں گھیر لیا ہے اِس وقت میں کیوں آپ نے منہ پھیر لیا ہے		
روتی ہوئی خیمہ سے جونہی نکلی وہ دُکھیا گھبرا کے جو دوڑی تو بھڑکنے لگا شعلہ	١٠	دامن میں لگی آگ تو جلنے لگا کُرتا اک سمت کھڑی رہ گئی حیران قضا را
اک شخص نے کچھ کھا کے ترس آگ بجھادی یوں بچ گئی جلنے سے وہ عالم کی خوزادی		
تھیں بیٹیاں حیراں کہ کس سمت کو جائیں یہ حال تباہی کا بھلا کس کو دکھائیں	١١	چادر بھی نہیں جس سے کہ منہ اپنا چھپائیں سب قتل ہوئے بہر مدد کس کو بلائیں
قاسمؑ بھی نہیں اور علی اکبرؑ بھی نہیں ہیں عباسؑ جری بھی نہیں سرورؑ بھی نہیں ہیں		
کرتا ہے بیاں راوی پُرغم یہ روایت بولا عمر سعد یہ از راہ شقاوت	١٢	جب لوٹ سے فارغ ہوئے وہ بانیٔ بدعت مقتل کی طرف جائیں کچھ اشخاص بعجلت
سر تن سے شہیدوں کے ابھی کاٹ لیں جاکے حاکم کے یہاں بھیجنا ہے سر شہدا کے		
یہ سُنتے ہی مقتل میں گئے چند ستمگر خوش خوش پھرے اور رکھ دیئے سامنے لاکر	١٣	سر تن سے شہیدوں کے قلم کرکے سراسر گن کر کہا اُس نے کہ ہیں یہ سر تو اکہتر
وہ کون ہے کس شخص نے سر کس کا نہ کاٹا وہ کون سا مقتول ہے سر جس کا نہ کاٹا		

Presented by www.ziaraat.com

بے حد ہے مجھے فکر بہت ہوں میں پریشاں
حاکم کا دل و جاں ہے سموں میں تابع فرماں
۱۴
تم جا کے تفحص کرو پھر جانب میداں
ایسا نہ ہو مالک سے ہوں میں اپنے پشیماں

میں لکھ چکا عرضی میں بہتر شہدا ہیں
انصار ہیں اعوان ہیں کچھ آلِ عباؑ ہیں

یہ سنتے ہی کہنے لگا اک ظالم بے پیر
حلقوم پہ جس کے بن کاہل کا لگا تیر
۱۵
جس طفل کو پانی کیلئے لائے تھے شبیرؑ
خیموں کے عقب دفن ہوا ہے وہی بے شیر

میں کاٹ کے لے آتا ہوں اُس طفل کے سر کو
تڑپاتا ہوں مرقد میں شہ جن و بشر کو

یہ کہہ کے چلا رن کی طرف وہ ستم آرا
دیکھی جو زمیں نرم وہاں نیزے کو مارا
۱۶
خیموں کے عقب کرنے لگا آ کے نظارا
اصغرؑ کی لحد مل گئی ظالم کو قضا را

اس باغیٔ بیداد نے یہ جور و جفا کی
تربت ہی میں وہ گردن بے شیر جدا کی

فضہؓ نے جو یہ دور سے دیکھا تو پکاری
اس تازہ مصیبت پہ کرو گریہ و زاری
۱۷
اے بانوئے غم دیدہ ستم ہو گیا واری
لو ننھی سی میت کی ہوئی ذلت و خواری

بے شیر کا سر کاٹ لیا بغض و حسد میں
سونے نہ دیا چین سے آغوش لحد میں

یہ سُن کے لگیں پیٹنے سر زینبؑ و کلثومؑ
صدقے تری میت کے میں اے اصغرؑ معصوم
۱۸
چلّائی جگر تھام کے یہ بانوئے مغموم
ظالم سے عوض لے گا ترا خالقِ قیوم

لاشہ کو ترے دفن کیا تھا شہ دیں نے
سر تیرا لحد کھود کے کاٹا ہے لعیں نے

Presented by www.ziaraat.com

پھر اشکوں سے منہ دھونے لگیں خاک اڑا کر
گودی میں لیا دوڑ کے پھر لاشۂ اصغرؑ
۱۹
نوچے کبھی بال اپنے کبھی پیٹ لیا سر
وہ بین کیے جس سے بپا ہو گیا محشر

مرثیہ نمبر ۷

خاموش ہو لایق کہ نبیؐ صرف فغاں ہیں
فردوس میں زہراؑ و علیؑ نوحہ کناں ہیں

اعدا جو رن میں شمعِ امامت بجھا چکے
سرور کے پیاسے حلق پہ خنجر پھرا چکے
۱
عرشِ خدا گرا چکے کعبے کو ڈھا چکے
دنیا سے پنجتنؑ کی نشانی مٹا چکے

غل تھا کہ قبر میں بھی ستایا بتولؑ کو
بے سر کیا نماز میں سبطِ رسولؐ کو

رن میں پچھاڑیں کھاتی تھی زہراؑ جگر فگار
تھامے ہوئے کلیجے کو شبرؑ تھے بے قرار
۲
حیدرؑ سر اپنا پیٹتے تھے نعرے مار مار
کہتے تھے خاک اوڑھ کے یہ محبوبِ کردگار

پیاسے کا سر بدن سے اُتارا لعین نے
ہے ہے مرے نواسے کو مارا لعین نے

تھا خیمہ حسینؑ میں غل واحسینؑ کا
کہتی تھی بانو مجھ پہ فلک غم کا گر پڑا
۳
پھینکی تھی سر سے زینبؑ و کلثومؑ نے ردا
وارث مرا شہید ہوا وا مصیبتا

آیا کسی کو رحم نہ زہراؑ کے لال پہ
ہے ہے تباہی آگئی احمدؐ کی آل پہ

رانڈیں یہ بین کرتی تھیں سر پیٹ پیٹ کر
نیزوں پہ رکھے جاتے تھے سر دونوں سے سر
۴
اور طبلِ فتح رن میں بجاتے تھے اہلِ شر
دوڑا رہے تھے گھوڑوں کو سرور کی لاش پر

تاکید کر رہا تھا عمر فوجِ شام کو
جلدی جلا دو آگ سے شہ کے خیام کو

یہ حکم تھا کہ بیوہ دں کا زیور بھی لیجیو
گوش سکینہؑ جان کے گوہر بھی لیجیو
۵
کبراؑ کے سر کا مقنع پُر زر بھی لیجیو
زینبؑ کے فرق پاک کی چادر بھی لیجیو

بے خوف لوٹ خانۂ ابن بتولؑ کو
محتاج کر دو خلق میں آل رسولؐ کو

سنتا ہوں اک مریض ہے خیمہ میں تشنہ کام
اب ہے وہی وصی شہنشاہِ خاص و عام
۶
سجادؑ اس کو کہتے ہیں عابد ہے اس کا نام
رو کے اگر تو کیجیو کام اس کا تم تمام

اور تپ میں غش جو پائیو ابن حسینؑ کو
قیدی بنا کے لائیو ابن حسینؑ کو

یہ ذکر تھا کہ غل ہوا دیوڑھی پہ ناگہاں
بستر سے اُٹھے کانپتے سجادؑ ناتواں
۷
تھرائے خوف سے حرم شاہ دو جہاں
دیوڑھی پہ جا کے ظالموں سے یوں کیا بیاں

تم سب کو چاہیئے ادب اس بارگاہ کا
اے ظالمو یہ گھر ہے رسالتؐ پناہ کا

بابا کی طرح مجھکو بھی نیزے لگاؤ تم
حاضر ہوں مجھکو طوق و سلاسل پنہاؤ تم
۸
میرے بھی حلق خشک پہ خنجر پھراؤ تم
بیوہ دں کے لوٹنے سے مگر ہاتھ اٹھاؤ تم

دو دن کا ان پہ فاقہ ہے دو دن کی پیاس ہے
دنیا کا مال و زر نہیں کچھ ان کے پاس ہے

زر ہاتھ آئیگا یہ عبث ہے تمہیں خیال
عترت کا فاطمہؑ کے عیاں ہے سبھوں پہ حال
۹
محتاج ہی رہی ہے ہمیشہ نبیؐ کی آلؑ
جز اک ردائے کہنہ نہ تھا کچھ متاع مال

دنیا کی نعمتوں سے زباں آشنا نہ تھی
جز نان و جو کے اور میسر غذا نہ تھی

Presented by www.ziaraat.com

دنیا میں جس طرح کی تھی عسرت بتولؑ پر یہ گھر اگر لٹا تو لٹا مصطفےٰ کا گھر	۱۰	محتاج اسی طرح کی یہ بیویں ہیں نوحہ گر سر ننگے یہ ہوئیں تو کھلا فاطمہؑ کا سر
یہ بی بیاں بھی مریم و حوا سے کم نہیں عصمت ہر اک کی عصمت زہراؑ سے کم نہیں		
اعدا سے کہہ رہا تھا یہ بیمار کربلا لشکر سے کشمکش سے وہ رنجور گر پڑا	۱۱	اتنے میں حملہ فوج ستمگار کا ہوا چلا کے فوج سے عمر سعد نے کہا
نزدیک اس کے غیر کو آنے نہ دیجیو قابو سے اس مریض کو جانے نہ دیجیو		
زنہار اس کے حال پہ کوئی ترس نہ کھائے زنجیر و طوق سامنے ظالم جو لے کے آئے	۱۲	جلاد سے یہ کہہ دو کہ زنجیر و طوق لائے عابدؑ نے سر جھکا دیا اور پاؤں بھی بڑھائے
طوق گراں پنہا دیا اس بے گناہ کو صدمہ ہوا لحد میں رسالت پناہ کو		
عابدؑ کو قید کر چکے جب بانیٔ جفا غیرت کے مارے چادروں سے منہ چھپا چھپا	۱۳	در آنہ آئے خیمے کے اندر وہ بے حیا چیخنے لگیں سراچوں میں بی بیاں بصد بکا
چلاتی تھیں تباہی غریبوں پہ آئی ہے لٹتا ہے گھر حسینؑ کا یارب دہائی ہے		
فریاد ہے کہ ہوتے ہیں بے پردہ پردہ دار کہتی تھی کوئی آپ سے نہ مونس نہ غمگسار	۱۴	آئی ہے لوٹنے ہمیں فوج ستم شعار آکر بچاؤ بی بیوں کو یا شیر کردگار
زینبؑ پکارتی تھی برادر مدد کرو بہنا کی آکے سبط پیمبرؐ مدد کرو		

Presented by www.ziaraat.com

رانڈیں یہ بین کر رہی تھیں غل مچا مچا
لیتا تھا کوئی مسند سلطانِ کربلا
اور لٹ رہا تھا خانۂ فرزند مرتضاؑ
فضہؑ سے پوچھتا تھا کوئی بانیٔ جفا

۱۵

کس جا پہ توشہ خانہ ہے سبطِ رسولؐ کا
بتلا کدھر خزانہ ہے ابنِ بتولؑ کا

اسباب سارا لوٹ چکے جب ستم شعار
زیور بھی چھینا سر سے ردائیں بھی لیں اتار
بی بیوں پہ آئے کھینچ کے تلواریں نابکار
سر ننگے ہو گئے حرم شیر کردگار

۱۶

بھاگیں جو بی بی بالوں سے منہ ڈھانپ ڈھانپ کے
دہشت سے بچے رونے لگے کانپ کانپ کے

ان بچوں میں تھی بالی سکینہؑ بھی نوحہ گر
ناگاہ آیا دوڑ کے واں شمرِ خیرہ سر
دہشت کے مارے سینے میں تھرّاتا تھا جگر
بندے کو اُس کے کان سے کھینچا وہ بدگہر

۱۷

زخمی جو کان ہو گیا اس تشنہ کام کا
تھرّایا رن میں لاشۂ بے سر امام کا

چلّائی گر کے خاک پہ وہ بچی تشنہ کام
تڑپی سکینہؑ جس گھڑی لے کر پدر کا نام
اے بابا جان دوڑو یہ بیٹی ہوئی تمام
غصے میں آیا اور بھی وہ قاتلِ امام

۱۸

آیا خدا کا خوف نہ کچھ روسیاہ کو
مارا طمانچہ دوڑ کے اُس بے گناہ کو

بس لگتے ہی طمانچے کے غش اُس کو آ گیا
چلّائی بانو ہائے یہ کیسا ستم ہوا
بی بیاں یہ حال دیکھ کے دوڑیں برہنہ پا
بچی کو میری مارا طمانچہ غضب کیا

۱۹

مرثیہ
زخمی ہے کان سرخ طمانچے سے گال ہے
ہے ہے یہ بے حسینؑ سکینہؑ کا حال ہے

نمبر ۸

جس دم قلم ہوا سرِ سلطان کربلا
کہتے تھے ذرہ ہائے بیابان کربلا
۱
اک زلزلہ میں آگیا میدان کربلا
پیاسا شہید ہو گیا مہمان کربلا

بتلا زمیں نہ کیوں ترا طبقہ الٹ گیا
آغوشِ فاطمہؑ میں سرِ شاہ کٹ گیا

جلتی زمیں پہ لاشۂ سلطانِ بے کفن
کوئی نہیں ہے ناصرِ شاہنشہ زمن
۲
اے گرد تو ہی ڈھانپ لے مظلوم کا بدن
اب لیجئے پسر کی خبر یا ابو الحسنؑ

کاٹا گلا عدو نے شہِ مشرقین کا
پامال ہو گا اب تنِ بے سر حسینؑ کا

رن میں جو مشتہر ہوئی ہر سمت یہ خبر
زینبؑ سے رو کے بولی وہ سر اپنا پیٹ کر
۳
فضہؑ یہ سن کے خیمہ میں آئی برہنہ سر
آمادہ بعد قتل بھی اعدا ہیں ظلم پر

حامی کوئی نہیں ہے شہِ مشرقین کا
ہے قصد پائمال ہو لاشہ حسینؑ کا

آمادہ ظلم پر ہیں بد اطوار کیا کروں
کوئی نہیں ہے حامی و غم خوار کیا کروں
۴
افسوس ہے میں غم کی گرفتار کیا کروں
فریاد کر رہی ہوں میں ناچار کیا کروں

ہے انتظار اس اسدِ حق کا دیر سے
سلمانؓ کو کیا تھا رہا جس نے شیر سے

زینبؑ یہ حال سن کے ہوئی سخت بے قرار
بھیا تمہاری لاش کا حامی ہے کردگار
۵
فرطِ الم سے کہنے لگی ہو کے اشک بار
کچھ بس نہیں بہن کا ہے مجبور سوگوار

عالم عجب اب ہے مرے اضطراب کا
کیونکر جسد بچے پسرِ بو ترابؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

اے آسمان دیکھے گا کس آنکھ سے یہ حال
اے نہر غرق آب ہوں اعدائے بد مآل
اے ارض کربلا تو الٹ بہر ذوالجلال
یارب بچا لے لاشۂ شبیر خوش خصال
۶

یا مصطفےٰ حسینؑ کو آکر بچائیے
یا شیر حق پسر کو لحد میں چھپائیے

زینبؑ کے استغاثہ پہ ہلنے لگی زمیں
گھبرا کے آئی خیمہ میں وہ بیکس و حزیں
تھی بے حواس دل پہ جو قابو رہا نہیں
بولی پہنچ کے عابدؑ بیمار کے قریں
۷

ہے غیر حال تپ سے مرے لال آپ کا
ہوتا ہے پائمال وہاں جسم باپ کا

فضہؓ نے تب یہ زینبؑ ناشاد سے کہا
ہوں منتظر میں پاؤں اگر حکم آپ کا
اک شیر یاں پہ رہتا ہے میں نے ہے یہ سنا
اُس سے کہوں یہ حال میں اے بنت مرتضیٰؑ
۸

زینبؑ پکاری بہر خدا جلد جاؤ تم
شیر خدا کے لال کی حالت سناؤ تم

آجائے گر وہ شیر تو ہٹ جائیں اشقیا
عجلت کا وقت ہے نہ توقف کرو ذرا
پامال ہو نہ لاشۂ سلطان کربلا
دوڑیں یہ سن کے حضرت فضہؓ برہنہ پا
۹

دیکھا قریب جا کے گھرا ابر یاس ہے
وہ شیر محو خواب ہے جنگل اُداس ہے

چلائی رو کے آہ یہ آفت کا وقت ہے
اے شیر جلد اٹھ کہ مصیبت کا وقت ہے
زہراؑ کی بیٹیوں پہ قیامت کا وقت ہے
فرزند شیر حق کی رفاقت کا وقت ہے
۱۰

مولا سے اشقیا نے عداوت کمال کی
پامال لاش ہوتی ہے زہراؑ کے لال کی

Presented by www.ziaraat.com

اے شیر جلد اُٹھ نہیں راحت کا وقت اب یہ ظلم یہ ستم یہ شقاوت ہے بے سبب	۱۱	چل کر بچالے لاشۂ شاہنشہ عرب بندھی ہے نعل گھوڑوں کی پاؤں میں ہے غضب
روح امامِ پاک کو رنج و تعب نہ ہو پامالِ لاش ابن امیرِ عرب نہ ہو		
لاشہ پڑا ہے شاہ کا اعدا کے درمیاں چل کر بچالے تو پئے خلاقِ دو جہاں	۱۲	پامال تھوڑی دیر میں ہوگا وہ بے گماں سُن کر کنیز فاطمہ زہراؑ کا یہ بیاں
اٹھا وہ شیر خاک اُڑاتا ہوا چلا آنکھوں سے جوئے اشک بہاتا ہوا چلا		
پہنچا قریب لاش جو وہ شیر ایک بار جیسے پسر کی لاش پہ مادر ہو بے قرار	۱۳	یوں بیکسی پہ شاہ کی تڑپا بحال زار آخر ستم سے باز رہے وہ ستم شعار
ہیبت سے اس کے سارے جفا کار ہٹ گئے پھرا جو دیکھا شیر کو اشرار ہٹ گئے		
کچھ راویوں نے پر یہ لکھا ہے بحال زار ہنگامہ قہر کا تھا قیامت تھی آشکار	۱۴	خیمہ میں لوٹنے کو چلے جب ستم شعار جاتے تھے لوٹنے کو اِدھر سے اُدھر سوار
ہو		پوچھو نہ حال فاطمہؑ کے نورِ عین کا پامال ہو گیا تنِ بے سر حسینؑ کا
کیا ظلم پر تلے تھے وہ بے پیر ہے غضب دیوڑھی پہ دیکھتی رہی ہمشیر ہے غضب	۱۵	گھوڑوں کی نعل اور تن شبیرؑ ہے غضب بس بس خموش عترت دلگیر ہے غضب
مرثیہ		راحت نہ دی ذرا جسد پاش پاش کو پامال کر دیا شہ والا کی لاش کو نمبر ۹

Presented by www.ziaraat.com

رکن دین نبوی جب کہ گرایا رن میں
ورق مصحفِ ناطق کو مٹایا رن میں
دُرِ فتح لعینوں نے بجایا رن میں
شمع قندیلِ امامت کو بجھایا رن میں

گھر جلا مال لُٹا خیمے بھی تاراج ہوئے
ایک چادر کو حرمِ شاہ کے محتاج ہوئے

۲
گود میں بچے لئے بی بیاں باحال تباہ
دیکھا بے گور پڑا ہے خلفِ شیر الٰہ
آئیں جب گنج شہیداں میں بصد نالہ و آہ
ہنس کے آپس میں یہ کہتے تھے عدوئے گمراہ

لاشہ شبیرؑ کا مدفون نہ ہونے دینا
بھائی کے لاش پہ زینبؑ کو نہ رونے دینا

۳
سُن کے یہ ٹکڑے ہوا زینبؑ بیکس کا جگر
سینہ پر ہاتھوں کو رکھا اور یہ بولی رو کر
گر پڑی لاشۂ حضرت پہ بحال مضطر
خلفِ شیر خدا فاطمہؑ کے نورِ نظر

آج کیا وقت ہے اولادِ پیمبرؐ کے لئے
تم کفن کے لئے محتاج ہیں چادر کے لئے

۴
کیا ستم شمر کا حضرت سے کہے یہ خواہر
لُوٹنے بیوہوں کو خیمہ میں لے آیا لشکر
جس سے کاٹا تھا ترا خشک گلا اے سرورؑ
خوں بھرا پہلے وہ عابدؑ کو دکھایا خنجر

بچے غش ہوتے تھے اس کو نہ ترس آیا تھا
زلفیں پکڑے ہوئے سر آپ کا لے آیا تھا

۵
تھی سکینہؑ جو بہت آپ کی پیاری دختر
کان زخمی کئے اور چھین لئے اُس کے گہر
خاک پر غش میں پڑی لوٹتی تھی تشنہ جگر
اور طمانچے بھی کئی غصہ سے مارے منھ پر

ہوش آیا بھی تو یوں درد سے چلاتی تھی
لاشِ عباسؑ لب نہر پہ تھراتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

آپ نے مجھ کو اوڑھائی تھی جو زہرا کی ردا میں جو چھپنے لگی خیمہ میں تو مارا نیزا	۶	اس ردا کیلئے کی شمر نے تجھ پر یہ جفا درد سے نیزہ کے گر گر پڑی ہوں میں ہر جا
تم سوا کون سنے نالہ و آہ زینبؑ پشت زخمی ہے مری پشت پناہ زینبؑ		
بھائی کی لاش سے کہتی تھی یہ زینبؑ ناچار بولا زینبؑ سے کہ اب جلد ہو اشتر پہ سوار	۷	ناگہاں آیا اُدھر شمر لعیں بد کردار دیکھنا راہ میں بھائی کو تو اے سینہ فگار
حکم حاکم سے یہ سب ظلم و ستم کرتا ہوں میں تو زینبؑ ترے رونے سے نہیں ڈرتا ہوں		
کہا زینبؑ نے کہ بے وارثی ہوں اے خونخوار بے کفن خاک پہ ہے شیر خدا کا دلدار	۸	اتنا بھی ظلم نہ کر بہر رسولِ غفار اتنی فرصت دے بناؤں شہ بیکس کا مزار
بے کفن خاک پہ زہراؑ کا تو پیارا ہووے میں چڑھوں اونٹ پہ کیونکر یہ گوارا ہووے		
یہ سخن رو کے جو میں زینبؑ بیکس نے کہا دخترِ فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑ کہ کھینچا	۹	کیا کہوں ظلم جو کچھ شمر ستمگر نے کیا کر دیا سیدِ مظلوم کے لاشہ سے جدا
مثل بسمل شہ دیں کا تنِ بے سر کانپا نہر پر لاشۂ عباسِ دلاور کانپا		
گر دو زینبؑ کے کیا بیکسوں نے آ کے ہجوم جسم سب سرد کہیں دم نہیں ہوتا معلوم	۱۰	دیکھا بے غش میں پڑی خواہر شاہِ مظلوم کہا بانو نے گئیں خلد میں زینبؑ معصوم
حیف صد حیف کسی کا بھی سہارا نہ رہا خلق میں کوئی بزرگ اب تو ہمارا نہ رہا		

Presented by www.ziaraat.com

جب پڑی زینبؑ بیکس پہ سکینہؑ کی نگاہ
سر پھوپی کا رکھا زانو پہ بہ احوالِ تباہ
بیٹھی زینبؑ کے سرہانے وہ بصد نالہ و آہ
اور چلائی وہ ناداں بہ فغانِ جاں کاہ

دخترِ شاہ نجف زینبؑ مضطر بولو
بولو اے عاشقِ فرزندِ پیمبرؐ بولو

آپ کے ہاتھ میں تھا ہاتھ مرا شہ نے دیا
آج تم نے بھی مصیبت میں مجھے چھوڑ دیا
اور فرمایا تھا ہشیار تم اس سے رہنا
نہ چچا اب مرے سر پر ہے نہ بابا میرا

مرثیہ نمبر ۱۰

چاہنے والی مری اے پھوپی اماں بولو
اب کدھر جاؤں میں اے زینبؑ ذیشاں بولو

غارت خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعدا
شور بی بیوں میں ہوا ہے غضب آئے اعدا
ننگی تلواریں لئے بے ادب آئے اعدا
کوئی وارث نہ رہا سر پہ تب آئے اعدا

آس اب کس کی ہے کون آہ بچائے ہم کو
ان جفاکاروں سے اللہ بچائے ہم کو

بی بیاں کرتی تھیں فریاد کہ ہم لٹتے ہیں
آج بے جرم یہ پابند الم لٹتے ہیں
اے خدا تیرے پیمبرؐ کے حرم لٹتے ہیں
یوں مسافر کبھی پردیس میں کم لٹتے ہیں

آگ پردے کی قناتوں میں لگا دی ہے ہے
مسندِ احمدِ مختار جلا دی ہے ہے

تھی بپا آلِ نبیؐ میں فغاں و زاری
نکلے میدان میں گھبرا کے حرم اک باری
اتنے میں راکھ ہوئیں جل کے قنائیں ساری
برچھیاں تانے ہوئے گرد تھے ان کے ناری

ڈر سے سینے میں کسی بی بی کے سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لئے گر پڑتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

پائی غارت سے جو اعدا نے فراغت اک بار
لُٹ چکی بادشہ کون و مکاں کی سرکار
۴
عمر سعد سے اک شامی نے یہ کی گفتار
کوئی شئے لشکریوں نے نہیں چھوڑی زنہار

حرم شاہ میں اب اور تو کیا باقی ہے
سر پہ بی بیوں کے اب ایک ردا باقی ہے

شمر بولا کہ ردا ؤں کو بھی لو جلد اُتار
سر برہنہ رہیں ناموس رسولِ مختار
۵
نہیں حاکم کے گنہگاروں کو یرد ا درکار
بے کجاوے کے جو ہوں اونٹ کروان پہ سوار

قتل وارث ہوئے دہشت ہمیں کیا ہے اُن کی
جتنا رو رو کے یہ چلائیں سزا ہے اُن کی

فوج کو حکم یہ جب شمر ستمگر نے دیا
پیٹنے کی ہے جگہ ہائے غضب واویلا
۶
پھر تو چھننے لگی ایک ایک کے سر پر سے ردا
منھ چھپانے کو ردا ؤں کا بھی پردا نہ رہا

مثل خورشید ہر اک زار و حزیں کانپتی تھی
اس طرف خاک پہ لاش شہ دیں کانپتی تھی

سر زینبؑ سے ردا لینے لگے جب اظلم
رو کے وہ کہتی تھی اے ظالمو زہراؑ کی قسم
۷
تھرتھراتی تھی زمیں ہلتا تھا عرش اعظم
مریمؑ و ہاجرہؑ سے مرتبہ میرا نہیں کم

غضب حق سے کہاں بچ کے نکل جاؤ گے
آہ اک ایسی کروں گی میں کہ جل جاؤ گے

چھوڑ دو گوشۂ چادر کو مرے پاس نہ آؤ
کلمہ تم پڑھتے ہو جس کا نہ اُسے غیظ میں لاؤ
۸
بنت زہراؑ ہوں نبی زادی ہوں مجھکو نہ ستاؤ
تم کو لازم تھا بالعزت ہمیں پردے میں بٹھاؤ

لُوٹ کر زیور و زر پھر مجھے دُکھ دیتے ہو
اک ردا باقی ہے اس کو بھی لئے لیتے ہو

Presented by www.ziaraat.com

میں نہ دوں گی مرے سر پر سے ردائے زہراؑ
بیٹی خلد سے ایسا نہ ہوا آئے زہراؑ

۹

مجکو لے بے ادبو سمجھو بجائے زہراؑ
بددعا کو نہ کہیں ہاتھ اٹھائے زہراؑ

مالک جنت و دوزخ ہے وہ مجبور نہیں
گر قیامت ابھی آجائے تو کچھ دور نہیں

چھنتے ہو وہ ردا جس میں ہیں سو سو پیوند
کہیں گے حشر میں قدسی یہ بہ آواز بلند

۱۰

حق کو یہ ظلم کسی طور نہ ہوئے گا پسند
ننگے سر فاطمہؑ آتی ہے کرو آنکھیں بند

اس کی بیٹی کی ردا چھین کے کیا پاؤ گے
آج کے ظلم کی محشر میں سزا پاؤ گے

سن کے یہ دست ستم سب نے بڑھایا اک بار
حق سے فریاد جو کرنے لگی وہ سینہ فگار

۱۱

اور ردا ہائے غضب لی سر زینبؑ سے اتار
آئی مقتل سے یہ آواز امام ابرار

منہ سے بولو نہ اگر بھائی ہے پیارا زینبؑ
آزماتا ہے خدا صبر تمہارا زینبؑ

بھائی قربان ہو غصے میں نہ آؤ بہنا
کشتی امت کی تباہی سے بچاؤ بہنا

۱۲

چشم سے اشک کا دریا نہ بہاؤ بہنا
گر ردا چھن گئی سر ننگے ہی جاؤ بہنا

قسمت آل پیمبرؐ میں لکھا یہ ہی ہے
اپنا کیا زور ہے منظور خدا یہ ہی ہے

غم نہ کھاؤ جو ردا لے گئے سر سے دشمن
لائیو لب پہ نہ زنہار شکایت کا سخن

۱۳

دیکھ سکتا ہے کوئی نور الٰہی کو برہن
جلتی ریتی پہ ہے عریاں ہمارا بھی بدن

ہے ستم سہنے کو خالق نے بنایا ہم کو
نہ ردا تم کو میسر ہے نہ سایا ہم کو

Presented by www.ziaraat.com

جب کٹے حلق سے شبّرؑ کے آئی یہ صدا
دم نہ ماروں گی رہ حق میں کھلا سر تو کھلا
۱۴
سر جھکا کر کہا زینبؑ نے کہ بھیّا اچھا
ننگے سر جاؤں گی جو خالق اکبرؑ کی رضا

مرثیہ نمبر ۱۱

غم تو یہ ہے جو ردا چھینی نہ جاتی بھائی
آپ کے لاشۂ بے سر پہ اوڑھاتی بھائی

جب خیمہ فرزند پیمبرؐ ہوا تاراج
ناموس نبیؐ کا زر و زیور ہوا تاراج
۱
اک شور ہوا خانۂ حیدرؑ ہوا تاراج
جو رونق دنیا تھی وہی گھر ہوا تاراج

بے دینوں نے لوٹا حرم شیر خدا کو
سیدانیاں محتاج ہوئیں ایک ردا کو

وہ پردگیان حرم عزت و توقیر
میدان میں سر ننگے تھیں اور گرد تھے بے پیر
۲
نازل ہوا تھا جن کے لئے آیۂ تطہیر
تھا چار طرف شور کہ مارے گئے شبیرؑ

تاکید تھی ہر دم عمر سعد شقی کی
ہاں باندھ لو رسی سے نواسی کو نبیؐ کی

ان قیدیوں میں بیٹیاں زہراؑ کی کہاں ہیں
دیکھیں تو کہ سر کس کے یہ بالائے سناں ہیں
۳
بے پردہ ہیں اس وقت کہ پردہ میں نہاں ہیں
کس کس کے یہ تن ہیں جو سر خاک طپاں ہیں

تلوار پکڑ کر علی اکبرؑ نہیں آتے
اب بہر مدد سبط پیمبرؐ نہیں آتے

کہتا تھا کوئی دشمن دیں بیڑیاں لاؤ
سجادؑ کے پہلو سے سکینہؑ کو ہٹاؤ
۴
زنجیر یدُ اللہ کے پوتے کو پنھاؤ
بیٹھا ہوا ہے باپ سے باقرؑ کو چھڑاؤ

سر کاٹ لو فرزند حسینؑ ابن علیؑ کا
تا فاتحہ خواں بھی نہ رہے سبط نبیؐ کا

Presented by www.ziaraat.com

اونٹ آئیں وہ جن پر نہ ہو درج نہ عماری
کوفے کی طرف جائے گی بیوہوں کی سواری
ہے روز خوشی کاکہ ہوئی فتح ہماری ۵
کہہ دو کوئی قیدی نہ کرے گریہ وزاری

ہرگز نہ رہائی کسی تدبیر سے ملے گی
بچہ بھی جو روئے دے گا تو تعزیر سے ملے گی

بانو پہ تقید تھی کہ اکبرؑ کو نہ روئے
چھاتی بھی جو بھر آئے تو اصغرؑ کو نہ روئے
اک شب کی دلہن قاسمؑ بے پر کو نہ روئے ۱۰
زینبؑ سے یہ کہہ دو کہ برادر کو نہ روئے

اب لاش پہ بھی سبطِ رسولؐ مدنی کی
ہوویں گے قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی

حیدرؑ کو پکارے نہ کوئی غم کی ستائی
دیوے نہ کوئی بیوہ محمدؐ کی دہائی
یہ غل نہ کریں لٹ گئی زہراؑ کی کمائی ۱۱
رو کر نہ کہے کوئی کہ ہے ہے مرے بھائی

نعروں سے ہلا دیں نہ بزرگوں کی لحد کو
سب مر گئے اب کوئی نہ آوے گا مدد کو

لیوے گی سکینہؑ جو کبھی نام علم دار
تو سرخ طمانچوں سے کریں گے گل رخسار
ہے ہے مرے بابا جو پکارے گی وہ ہر بار ۱۲
کس دیویگا رسی سے گلا شمر ستمگار

بھولے سے بھی گر اونٹ پہ فریاد کرے گی
دیویں گے وہ ایذا کہ بہت یاد کرے گی

اعدا کی یہ تاکید تھی بیووں کا یہ تھا حال
سر پیٹتی تھیں چہروں پہ بکھرے ہوئے تھے بال
چلاتی تھی بانو مرا لوٹا گیا اقبال ۱۳
میں بیوہ ہوئی قتل ہوا فاطمہؑ کا لال

کیوں کر نہ دہائی دوں رسولؐ دوسرا کی
سر ننگے ہے بلوے میں بہو شیرِ خدا کی

Presented by www.ziaraat.com

چلاتی تھی مقتل کی طرف زینبؑ مضطر
بازو مرے رسی سے بندھے چھن گئی چادر

یا سبطِ نبیؐ لوٹی گئی آپ کی خواہر
حلقے میں ستمگاروں کے تنہا ہوں کھلے سر

فریاد ہے منہ اشکوں سے دھونا نہیں ملتا
تم قتل ہوئے اور مجھے رونا نہیں ملتا

کبراؑ کو یہ تقدیر نے ہیں ظلم دکھائے
نزدیک ہے مظلوم سکینہؑ کو غش آئے

خوں روتی ہے منہ دستِ حنائی سے چھپائے
زخمی ہوئے ہیں گال طمانچے بھی ہیں کھائے

منہ خشک ہے پر روتی ہے کانوں پہ دھرے ہاتھ
اور کہنیوں تک چھوٹے سے ہیں خوں میں بھرے ہاتھ

ایک ایک کو سر کٹنے کا تھا وارثوں کے درد
سینوں میں جو دل جلتے تھے بھرتی تھیں دم سرد

صدمے سے گرفتاری کے تھے چاند سے منہ زرد
تھراتے تھے شعلہ کی طرح سے تنِ پُر گرد

نکلیں تھیں جو جلتے ہوئے خیمے کے تلے سے
لپٹے ہوئے اطفال تھے بیوہ وں کے گلے سے

حلقے میں جفا کاروں کے تھے عابدؑ بیمار
حد ادیہ کہتا تھا کہ اے شمر ستمگار

شدت سے تپِ غم کی غش آجاتا تھا ہر بار
پہناؤں کسے بیڑیاں اور طوق گراں بار

گردن یہ نہیں طوق گلوگیر کے قابل
یہ پاؤں نہیں حلقۂ زنجیر کے قابل

طوق اس کو پہناتے ہیں جو ہوتا ہے توانا
ان کا نہ پنپتے پاؤں میں نہ زنجیر پنہانا

دشوار ہے بیمار کو گردن کا اٹھانا
ورنہ ابھی ہو جائے گا دم تن سے روانا

نہ پاؤں ہیں اس بوجھ کے لایق نہ گلا ہے
یہ ضعف ہی اس کے لئے زنجیر بلا ہے

Presented by www.ziaraat.com

عداد سے یوں کہنے لگا قاتل شبیرؑ یہ شیر ہیں بگڑیں تو نہ بن آئے گی تدبیر	۱۵	تکرار نہ کر جلد بنہا طوق گلو گیر گردن میں رسن چاہیئے اور پاؤں میں زنجیر
بیماری میں سالم ہیں ضعیفی میں قوی ہیں فیض ان کا غضب ہے کہ یہ اولادِ علیؑ ہیں		
لازم ہے کہ اس طرح انھیں کیجیے گرفتار پہنچے یہ کسے جائیں کہ ہوں انگلیاں بیکار	۱۶	نہ پاؤں بڑھیں اور نہ کھنچے ہاتھ سے تلوار بیڑی ہو یہ بھاری کہ چلے زور نہ زنہار
فریاد کو بھی ہاتھ یہ مضطر نہ اُٹھائے طوق ایسا گراں ہو کہ کبھی سر نہ اُٹھائے		
عابدؑ نے کہا گو ہیں گرفتارِ مصیبت ان کانپتے ہاتھوں میں بھی ہے زورِ امامت	۱۷	بھر جائے زمیں خوں سے جو دکھلائیں شجاعت کیا جائیے کیا ہے جو دکھاتے نہیں طاقت
نہ ضعف کا باعث نہ نقاہت کا سبب ہے واللہ فقط بخشش اُمت کا سبب ہے		
آگے مرے زیور مری مادر کا اُتارا بے جرم طمانچہ مری ہمشیر کو مارا	۱۸	زینبؑ کی ردا چھن گئی گھر لُٹ گیا سارا یہ سب کیا اُمت کیلئے میں نے گوارا
خوش ہو کے اسیری کے بھی دُکھ درد سہیں گے ہم وہ ہیں کہ ہر رنج میں صابر ہی رہیں گے		ختم کر سکتے ہیں
یہ سُن کے لعیں طوق کا حلقہ لئے آیا زنجیر کو جب سامنے بیمار کے لایا	۱۹	کس صبر سے عابدؑ نے سرِ پاک جھکایا فرزندِ یداللہ نے خود پاؤں بڑھایا
دم مارا نہ کچھ طوق گلو گیر پہن کر سجدے کیلئے جھک گئے زنجیر پہن کر		ختم کر سکتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اٹھ کر کہا سجدے سے کہ اے مالکِ تقدیر بندے کو حصارِ امن کا ہے طوقِ گلوگیر	۲۰	یہ قید تری راہ میں ہے عزت و توقیر اور سلسلۂ بخشش اُمت ہے یہ زنجیر
ہمت دے کہ ہر رنج میں خورسند رہوں میں اس قید میں بھی صبر کا پابند رہوں میں		
عادل ہے توانا ہے تو اے قادر و مختار مولا تری طاقت سے قوی ہے یہ دلِ زار	۲۱	حامی ہے غریبوں کا ضعیفوں کا مددگار یہ مار کہاں اور کہاں عابدؑ بیمار
یاں ایک قدم چلنے کا مقدور نہیں ہے پہنچا دے جو منزل پہ تو کچھ دور نہیں ہے		
بابا سا شفیق اُٹھ گیا ہوں بیکس و تنہا موجود ہے تو سر پہ تو کچھ غم نہیں اصلا	۲۲	بیووں کا ہے ساتھ اور گرفتاری کی ایذا ان سے کئی حصہ تری شفقت ہے زیادہ
گر بلوے میں عریاں سرِ ناموسِ نبیؐ ہے ستار ترا نام ہے دل اس سے قوی ہے		
رو رو کے وہ بیمار یہ کرتا رہا تقریر اسوار ہوئے گھوڑوں پہ سب ظالم بے پیر	۲۳	اونٹوں پہ چڑھیں بی بیاں با حالتِ تغیر سجادؑ پیادہ چلے پھنسے ہوئے زنجیر
نیزے پہ جو پُرخوں سرِ شاہِ شہداؑ تھا اونٹوں پہ نبیؐ زادیوں میں حشر بپا تھا		
مقتل میں جو وہ قافلہ سب نوحہ گر آیا سینے میں الم سے دلِ سجادؑ بھر آیا	۲۴	تیغوں سے قلم باغِ محمدؐ نظر آیا بابا کو پکارے کہ یہ قیدی پسر آیا
صدمہ یہ ہوا زینبِ ناشاد و حزیں پر اشتر سے گری ہائے اخی کہہ کے زمیں پر		

Presented by www.ziaraat.com

چلاتی تھی اے زینبِ آغوش پیمبرؐ
آئی ہے یہ صدا لاش شہ دیں سے مکرر

۲۵

گردن تو اٹھاؤ بہن آئی ہے کھلے سر
بھائی ترے قربان ہوا ے مری خواہر

مرثیہ نمبر ۱۲

سچ ہے کہ عجب تجھ پہ ستم ہوتے ہیں زینبؑ
تیرے لئے تیرے پہ بھی ہم روتے ہیں زینبؑ

جب اہلِ بیتؑ آئے لاشوں پہ آقا کے
تسلیم کی پدر کو ننھا سا ہاتھ اٹھا کے

۱

بالی سکینہؑ لپٹی تب لاشِ شہ سے آکے
بولی کہ ظلم سنیے اب شمر بے حیا کے

زینبؑ کے آگے بابا ماں کے حضور بابا
مجھ کو طمانچے مارے ہیں بے قصور بابا

دستِ جفا سے سیلی جب شمر نے لگائی
شبیرؑ کی دہائی عباسؑ کی دوہائی

۲

رو رو کے تب پکاری یہ بے نصیب جائی
حضرت کی اور چچا کی آواز بھی نہ آئی

کوئی نہ میرا وارث جز ذاتِ کبریا تھا
ہاں روحِ فاطمہؑ کے رونے کا غل مچا تھا

بابا ستمگروں کا ہم کو ستانا دیکھو
رن میں اسیر ہو کر اماں کا آنا دیکھو

۳

بیٹی کا رونا دیکھو ان کا رُلانا دیکھو
بھائی کی پشت دیکھو اور تازیانہ دیکھو

کیا حادثے ہوئے ہیں کیا آفتیں پڑی ہیں
سر ننگے بال کھولے زینبؑ پھوپی کھڑی ہیں

یہ تو میں جانتی ہوں کچھ بس نہ تھا تمہارا
اتنا تو پوچھو بابا اب شمر سے خدارا

۴

تقدیر ہی میں میری یہ حادثہ تھا سارا
کس بات پر طمانچہ بیٹی کو میری مارا

دیتے ہیں سب دلاسا اطفال بے پدر کو
یا مار کر طمانچہ لے لیتے ہیں گہر کو

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ بہن پہ بابا کیا شدتِ محن ہے مظلوم تھا جو دولھا مظلومہ اب دلہن ہے	۵	کنگنا بندھا تھا شب کو اب ہاتھ میں رسن ہے بیٹی تو بے ردا ہے نوشاہ بے کفن ہے
پردے کو اس بہن کے اب ذاتِ کبریا ہے رنڈسالہ چھن گیا ہے مقنع بھی چھن گیا ہے		
جب بنتِ شاہ دیں نے روداد یہ سنائی اتنے میں زینبؑ اس جا کہتی ہوئی یہ آئی	۶	میدانِ قتل کانپا اور لاش تھرتھرائی اٹھو امام بھائی بولو حسینؑ بھائی
خاطر مری ہے لازم بے گھر ہوں بے وطن ہوں بن بیٹوں کی ہوں مادر بن بھائی کی بہن ہوں		
اے بے کفن برادر کیا قدرتِ خدا ہے ایک دن یہ ہے کہ رن میں تو سہلِ جفا ہے	۷	دوشِ نبیؐ پہ اکثر تو عید کو چڑھا ہے وہ تیری ابتدا تھی یہ تیری انتہا ہے
نانا کی بردباری دکھلا رہے ہو بھائی بابا کی خاکساری دکھلا رہے ہو بھائی		
زینبؑ کا تھا یہ نوحہ اور کہتی تھی یہ بانوؑ بینائی بھی نہیں ہے ڈھونڈوں جو رن میں تم کو	۸	اکبرؑ کدھر ہو بولو اصغرؑ کدھر ہو بولو اے میرے نامرادو اے میرے کھو کے پیاسو
برچھی کے مارے بولو پیکاں کے مارے بولو صدقے تمہارے بولو واری تمہارے بولو		
اکبرؑ کا لاشہ ناگہ تقدیر نے دکھایا چوما کلیجہ زخمی اور منہ سے منہ ملایا	۹	زخمِ جگر سے اس نے بیٹے کا ہاتھ اٹھایا پھر لاش کے بغل میں اک نامہ اس نے پایا
سجادؑ کو پکاری بیٹا پڑھو یہ کیا ہے وہ بولے خطِ اصغرؑ تقدیر کا لکھا ہے		

Presented by www.ziaraat.com

بانوؑ پکاری ہاں یہ صغراؑ کا خط ہے واری یاں تو تمہارے دل پر برچھی لگی یہ کاری	۱۰	پھر لاش کے جگر پر خط رکھ کے یہ پکاری صغراؑ وطن میں اب تک ہے منتظر تمہاری
اے نامراد اکبرؑ اے نوجوان اکبرؑ اٹھارہ سال کے تھے تم میہمان اکبرؑ		
تم مر گئے پر ارماں ارماں نکالوں کیونکر آگے پکارتی تھی میں تم کو کہہ کے اکبرؑ	۱۱	سہرا میں کس کے باندھوں تن ہے تمہارا بے سر اب روؤں پیاسا کہہ کر یا نامراد کہہ کر
شادی بھی تو تمہاری ہے ہے نہ ہونے پائی دولہا بھی کہہ کے تم کو بانوؑ نہ رونے پائی		
ناگہ عدو پکارے کس رو چلے اسیرو گھبرائی سخت زینبؑ اور یہ پکاری رو رو	۱۲	رو لینا راستے میں اونٹوں پہ بیٹھو اب تو اے کربلا علیؑ کے پیاروں کو سونپا تجھ کو
چھٹتی ہے بنت زہراؑ فرزند مرتضاؑ سے اے کربلا نگہباں مہمان کربلا سے		
اے کربلا امام بے سر کو تجھ کو سونپا فرزند مرتضیٰ کے لشکر کو تجھ کو سونپا	۱۳	اکبرؑ کو تجھ کو سونپا اصغرؑ کو تجھ کو سونپا کس کس کا نام لوں میں سب گھر کو تجھ کو سونپا
اترا تری زمیں پر کس شاہ کا ہے لشکر یہ لشکر حسینیؑ اللہ کا ہے لشکر		
آواز فاطمہؑ کی اس دم ہوئی یہ پیدا کیوں کربلا کو سونپا میرے پسر کا لاشا	۱۴	اے سوگوار شبیرؑ اے میری بیٹی دکھیا کیا روح فاطمہؑ کی حاضر نہیں ہے اس جا
بھائی کو اپنے تو بھی اے خستہ حال رو لے زہراؑ تو بیٹھتی ہے لاشے پہ بال کھولے		

Presented by www.ziaraat.com

ارشاد فاطمہؑ سے زینبؑ کو چین آیا
بچوں کو قیدیوں نے آغوش میں اٹھایا
۱۵
ناگاہ شمر ملعوں اونٹوں کو رن میں لایا
ناگہ پکاری فضہؑ فریاد ہے خدایا

تنہا زمیں کے اوپر لاشِ امام دیں ہے
اے بی بیو سکینہؑ رن میں کہیں نہیں ہے

چلّائی بانوؑ لوگو ٹھیرو برائے حیدرؑ
ہے ہے کہاں میں جاؤں ڈھونڈوں کہاں کہاں پر
۱۶
کھوئی گئی ہے بیٹی ماں ہو سوار کیونکر
میری یتیم بچی میری غریب دختر

وہ تو ابھی پدر کے لاشے پہ رو رہی تھی
فریاد کر رہی تھی قربان ہو رہی تھی

لوگو ابھی سنا تھا کہتی تھی ہائے بابا
اکبرؑ کی لاش پر ہے اس کو تھا میں نے دیکھا
۱۷
دکھلاتی تھی پدر کو زخمی وہ کان اپنا
بھائی کا چومتی تھی کس پیار سے کلیجا

اصغرؑ ہلا تھا اس سے اصغرؑ سے وہ ملی تھی
مُردے کے وہ جھنڈولے بالوں کو سونگھتی تھی

بانوؑ کے اس بیاں سے ٹکڑے ہوا کلیجا
اکبرؑ کی لاش سے وہاں زینبؑ نے رو رو پوچھا
۱۸
پھر آئی قتل گہ میں سر ننگے بنت زہراؑ
بیٹا کہیں بہن کو تم نے ہے رن میں دیکھا

کھوئی گئی سکینہؑ جنگل سے ڈھونڈ لاؤ
اکبرؑ اٹھو بہن کو مقتل سے ڈھونڈ لاؤ

بانوؑ پکارتی تھی اک سمت وا دریغا
بیٹوں کے داغ سے تو نا صبر ہے کلیجا
۱۹
بی بی کدھر ہو بولو ڈھونڈوں میں تم کو کس جا
واری سکینہؑ تم تو چھوڑو نہ ساتھ میرا

دل ڈھونڈھتا ہے تم کو لاؤں کہیں کدھر سے
کیا چھپ گئی ہو واری شمر لعیں کے ڈر سے

Presented by www.ziaraat.com

لو آؤ اب نہ تم کو گھر کے گا شمر واری
بی بی کے بدلے آفت میں سر پہ لوں گی ساری

۲۰

لو آؤ اب نہ تم کو مارے گا کوئی پیاری
لو شمر سے سفارش کرتی ہوں میں تمہاری

سمجھا دیا ہے میں نے اب شمر کو عمر کو
لو بی بی رُدو آ کر تم شوق سے پدر کو

نامِ سکینہؑ لے کر ڈھونڈھا تمام صحرا
سب گر پڑیں زمیں پر کہہ کہہ کے وا حسینا

۲۱

مقتل میں پر نشاں بھی پایا کہیں نہ اُس کا
ناگاہ کوئی بولا اے دُخترانِ زہراؑ

اک لاش نہر پر جو شانے کٹی پڑی ہے
اک لڑکی زلفیں کھولے اُس لاش پر کھڑی ہے

سر پیٹتی ہے اپنا ہے ہے چچا دہ کہہ کر
سب نے کہا سکینہؑ واں ہوئے گی مقرر

۲۲

زخمی ہیں کان دونو کرتا لہو سے ہے تر
کہہ دو کہ لیکے ناقے ماں سے چلیں ستمگر

مرثیہ نمبر ۱۳

سقائے شاہ دیں پر ہم اشک بار ہوں گے
ابنِ علیؑ کو رُو کر قیدی سوار ہوں گے

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
لشکر سے ابنِ سعد یہ بولا بوقتِ شام

۱

جب بعد عصر کٹ گیا رن میں سرِ امام
منظور ہے ہمیں کہ یہیں آج ہو مقام

اک خیمہ ایستادہ حضورِ نگاہ ہو
شب باش اس میں آلِ رسالت پناہ ہو

اک خیمہ تب علٰحدہ رن میں بپا ہوا
تقسیم فوجِ شام میں ہونے لگی غذا

۲

اس میں ہوئے مقیم اسیرانِ کربلا
ہر قسم کے طعام مہیا تھے جا بجا

آسایشِ طعام تھی ہر بد خصال کو
اور فاقہ تیسرا تھا محمدؐ کی آل کو

سردار پھر گئے عمر سعد سے تمام
جی چاہتا ہے اب کہ مٹا دیں ترا بھی نام
۳
اور آ کے ابن سعد سے کرنے لگے کلام
ناحق تری صلاح سے کاٹا سر امام

تجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
سید کا ہم نے خون کیا آہ کیا کیا

وہ بولا کچھ کہو تو سہی میں نے کیا کیا
اب کیا کرے گا نام نبیؐ تو مٹا دیا
۴
سب بولے متفق تجھے غارت کرے خدا
بالفرض تجھ کو سبط پیمبرؐ سے بغض تھا

سیدانیوں سے آب و غذا اب جو دور ہے
بیچاری بی بیوں کا بھلا کیا قصور ہے

یہ رسم ہے عرب کی ہیں آگاہ اس سے سب
کھانا اسے کھلاتے ہیں سمجھا کے سب عرب
۵
قوم عرب میں مرتا ہے جس کا عزیز جب
اور حاضری بھیجتے ہیں گھر میں وقت شب

بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بتولؑ کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آل رسولؐ کا

یہ ذکر تھا کہ ایک خبردار بول اٹھا
اس دم میں ان کے خیمے کے نزدیک تھا کھڑا
۶
ہاں سچ تو ہے اسیروں پہ اب رحم کی ہے جا
ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا

مادر نے رو دیا تو وہ بے آس ہو گئی
آخر وہ کھانے کے لئے رو رو کے سو گئی

بولا یہ ابن سعد کہ لے جاؤ تم شتاب
تب ایک ایک نے یہ عمر کو دیا جواب
۷
چالیس خوان کھانے کے اور سرد جام آب
کس منھ سے آگے جائیں ہمیں ان سے ہے حجاب

پیاروں کو ان کے سامنے نیزے لگائیں ہم
اور حاضری بھی ان کیلئے لے کے جائیں ہم

Presented by www.ziaraat.com

بولا عمر یہ شمر سے تو جا بہ انکسار
عباسؑ کا تو آپ کو کہتا ہے رشتہ دار
اس نے کہا میں سب سے زیادہ ہوں ہوشیار
۸
زینبؑ کے آگے سینۂ شہ پر ہوا سوار

میں نے کیا شہید شہ مشرقینؑ کو
میں نے طمانچے مارے یتیم حسینؑ کو

انکار جب کہ جانے میں اک ایک نے کیا
پھر تو عمر نے زوجۂ حرؑ کو طلب کیا
بولا یہ کھانا لے کے تو اہل حرم میں جا
۹
کر نامری طرف سے بہت عذر و التجا

شوہر ترا ہے فدیہ شہ مشرقین کا
دینا تو شہر بانو کو پرسا حسینؑ کا

جانے پہ مستعد ہوئی جس دم وہ باوفا
ہمراہ اس کے خواہر ہاشم کو بھی کیا
ہاشم بھی ایک فدیۂ سبط رسولؐ تھا
۱۰
ساتھ اس کے عورتیں تھیں بہت سی پیادہ پا

خوانوں کے گرد و پیش پیادے تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوان طعام تھے

تھی آگے آگے زوجۂ حرؑ شہ کی دوست دار
پر خیمہ حرم کے جو در تک ہوا گزر
کچھ روشنی بھی خیمہ میں پائی نہ زینہار
۱۱
دیکھا کہ اک بی بی ہے دیوڑھی پہ بے قرار

یہ بات کہہ کے ہوتی ہے مشغول آہ میں
اصغرؑ کو پہلی رات ہے یہ قتل گاہ میں

مشعل کی روشنی پہ جو زینبؑ نے کی نگاہ
بولی کہ لو پھر آئی ہمیں لوٹنے سپاہ
پھر اس طرح پکاری ہوا ہم سے کیا گناہ
۱۲
لوگو ڈرو خدا کے غضب سے یہ کیا ہے آہ

کوئی بھی پوچھتا نہیں اس وارد ات کو
لوٹے ہوؤں کو لوٹنے آئے ہو رات کو

Presented by www.ziaraat.com

گر اور کچھ گماں ہو تو کر لو ہمیں شمار موجود ایک جا ہیں، تمہارے قصور وار	۱۳	بھاگا نہیں ہے کوئی تمہارا گناہ گار اس سے تو ہم سبھوں کو کرو قتل ایک بار
کل ہم کو لوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے نے قیدی بھاگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے		
بچے ہمارے مانگ رہے تھے ابھی غذا ضامن خدا ہے ہم نہیں کرنے کے کچھ دغا	۱۴	بہلا کے ان سبھوں کو ہم نے سلا دیا ہے فوج میں تمہاری سر شاہِ کربلا
اس سر سے منھ پھر اکے کسے منھ دکھائیں گے قرآن بیچ میں ہے نہ ہم بھاگ جائیں گے		
یہ بات سن کے زوجۂ حرؑ روئی خوب سا ہمراہ ساری عورتیں کرتی ہوئیں بکا	۱۵	پردہ اٹھا کے خیمہ میں آئی وہ باوفا خوانِ طعام رکھ دیئے خیمہ میں جا بہ جا
سب عورتوں کی شکل تھی پنہاں نقاب سے زینبؑ نے سر جھکا لیا اپنا حجاب سے		
زینبؑ پھر اپنے دل کو یہ دینے لگی خبر ناگاہ بولی زوجۂ حرؑ پاس آن کر	۱۶	ان خوانوں میں یقیں ہے شہیدوں کے ہوں گے سر لونڈی سلام کرتی ہے بی بی کرو نظر
میں عاشقِ حسینؑ کنیز بتولؑ ہوں میں زوجۂ ہر اول سبطِ رسولؐ ہوں		
آیا زبان زوجۂ حرؑ پہ جو حرؑ کا نام بولی تو حرؑ کی زوجہ ہے تجھ پر مرا سلام	۱۷	تعظیم کو کھڑی ہوئی وہ خواہرِ امام حق بخشنے حرؑ کو واہ عجب کر گیا وہ کام
پہلے خبر نہ تو نے کی زہراؑ کی جائی کو سر سنگ در پہ آتی تری پیشوائی کو		

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے اس کو اپنے برابر بٹھا لیا
آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے لگی رونے اور کہا
۱۸
چادر نہ تھی جو ڈھانپ کے منھ روتی خوب سا
پرسا میں حر کا دیتی ہوں تو ساتھ دے مرا

وہ رو کے بولی نام نہ لو اس غلام کا
میں تم کو دینے آئی ہوں پرسا امام کا

زینبؑ نے رو کے زوجۂ حرؑ سے یہ پھر کہا
کی عرض اس نے لونڈی کی قسمت ہوئی رسا
۱۹
بارے تمہارے آنے کا یاں کیا سبب ہوا
بھیجے ہیں ابن سعد نے یہ خوان پر غذا

کہنے سے اس کے کھانے کے ہمراہ آئی ہوں
میں حاضری حسینؑ کے مرنے کی لائی ہوں

سنتے ہی نام حاضری شاہ بے وطن
بولی کہ ہائے اے مرے ماں جائے بے کفن
۲۰
زینبؑ کا سینہ پھٹ گیا تھرا گیا بدن
اس حاضری کے کھانے کو جیتی رہی بہن

مرثیہ نمبر ۱۴

دنیا میں یادگار رہا سانحہ ترا
تم نے نہ ہاتھ اٹھا کے دیا فاتحہ مرا

جب ختم ہوئی آل محمدؐ سے لڑائی
ڈوبا شفق خون میں دن، غم کی شب آئی
۱
اور لٹ گئی خاتون قیامت کی کمائی
یوں زینبؑ دل خستہ نے فریاد مچائی

اے بھائی پھر اس خیمۂ ویراں کو بساؤ
گھبراتا ہے جی شام ہوئی گھر میں پھراؤ

کل شام تلک داغ فلک نے نہ دیا تھا
کل اس گھڑی تسبیح تھی اور ذکر خدا تھا
۲
عباسؑ نے لشکر کو اسی وقت سجا تھا
اکبرؑ کو اذاں دینے کا ارشاد ہوا تھا

جب سے سحر ظلم نمایاں ہوئی بھیا
بستی مرے ماں جائے کی ویراں ہوئی بھیا

Presented by www.ziaraat.com

قتل ظہر تلک آئے تھے گھر میں کئی باری سب گھر کے لگائے ہوئے ہیں آس تمہاری	۳	اب کیا ہوا جو پھر کے نہیں آئی سواری اور کرتے ہیں بیتابی بچوں پہ وہ زاری
پر بالی سکینہؑ کا بہلنا ہے قیامت اور رات کو بچوںؑ کو مچلنا ہے قیامت		
کہتی ہے اشاروں سے وہاں ہیں مرے بابا دو روز ہوئے تشنہ دہاں ہیں مرے بابا	۴	مجھ کو وہاں لے جاؤ جہاں ہیں مرے بابا سیدؑ مرا مظلوم کہاں ہیں مرے بابا
دو پہر ہوئی منہ نہیں بابا نے دکھایا اس قبۂ کونین کو ہے کس نے چھپایا		
نادان سکینہؑ کو میں سمجھا نہیں سکتی سہمی ہوئی بچی کو میں سمجھا نہیں سکتی	۵	پردے سے تو باہر میں اسے لا نہیں سکتی میدان میں پاس آپ کے میں آ نہیں سکتی
مقتل میں جو یہ آئے گی پردہ نہ رہے گا یہ آئے گی رن میں عمر سعد ہنسے گا		
ہے اس نے تمہیں خاک پہ بیٹھے ہوئے دیکھا زخموں کا لہو جسم میں بہتے ہوئے دیکھا	۶	اور شمر کے خنجر کو چمکتے ہوئے دیکھا دریا میں لہو کے تمہیں ڈوبے ہوئے دیکھا
کہتی ہے کہ مٹتا نہیں دھڑکا مرے جی کا مرنا مجھے بھولا نہیں عباسؑ علیؑ کا		
میں قتل کے میدان کی طرف آ نہیں سکتی پانی جو میسر ہو تو پلوا نہیں سکتی	۷	بے حکم تمہارے میں ادھر جا نہیں سکتی زخموں کا لہو جسم سے دھلوا نہیں سکتی
مجھ کو تو منا ہی ہے یہاں شور و فغاں سے پانی میں یتیموں کے لئے لاؤں کہاں سے		

Presented by www.ziaraat.com

ہاں فاطمہؑ اماں کو خبر ہووے تو آئیں تم کو پر جبریلؑ کے سایہ میں بٹھائیں	۸	مجروح بدن چشمہ کوثر سے دھلائیں آہ دل سوزاں سے ہمیں بسکہ رلائیں
اے بھائی بہت دکھ میں گرفتار ہے زینبؑ معذور ہے مجبور ہے نادار ہے زینبؑ		
جس خیمے کی عباسؑ علیؑ دیتے تھے چوکی تھی بارکشی ناقۂ فردوس کو جس کی	۹	اکبرؑ نے شب قتل تلک جس کی خبر لی تھی عرش تلک جس کے طنابوں کی رسائی
گردن تری گردن پہ جونہی چل گیا بھیا وہ قسمت زینبؑ کی طرح جل گیا بھیا		
کیا ہو گیا جو دیر بہت رن میں لگی ہے تسبیح اسی طرح مصلے پہ دھری ہے	۱۰	اب شام غریباں کی شفق پھول رہی ہے اور چشم غریباں کی شفق پھول رہی ہے
ظہر ین پڑھی رن میں کیا اب بھی نہ پھروگے کیا شام دعا بھی نہ مرے ساتھ پڑھوگے		
تم جب سے ہوئے قتل کے میداں کو روانہ نے بیٹھنے کی جا ہے نہ ہے مجھ کو ٹھکانہ	۱۱	دوپہر کے ڈھلتے ہی پھرا مجھ سے زمانہ گردوں نے کیا بس مجھے آفت کا نشانہ
سمجھے نہ بہن مجھ کو محمدؐ کے جگر کی اعدا نے تو چھوڑی نہیں چادر مرے سر کی		
کی زینبؑ خاتون نے اس طرح سے زاری آخر نہ پھری سید بیکس کی سواری	۱۲	سیل آنکھوں سے اشکوں کی لگاتار تھی جاری تب مرگ برادر پہ یقیں کرکے پکاری
اب اس مری ٹوٹ گئی ہائے حسینا بھائی سے بہن چھوٹ گئی ہائے حسینا		

Presented by www.ziaraat.com

تھے شعلے ادھر تو دل زینبؑ سے نکلے
بچے نہ کسی طرح تھے اُس آن سنبھلتے
۱۳
تھے خیمۂ ناموس اُدھر آگ سے جلتے
تھے گودیوں میں ماؤں کی گرمی سے دہلتے

یہ ظلم شفیعان قیامت پہ جو واں تھا
خورشید قیامت کا سرِ شام عیاں تھا

بچوں کو جو وہ رات نظر آئی ڈراونی
تھے خوفزدہ ایسے وہ سب یوسفِ ثانی
۱۴
پانی جو ملا بھی تو نہ پیتے تھے وہ پانی
اس شب کو نہ سنتے تھے مصیبت کی کہانی

مرثیہ نمبر ۱۵

ظلم و ستم و جور اس آفت کے سہے تھے
سہمے ہوئے لاشوں کی طرف دیکھ رہے تھے

جب رن میں قتل ہو چکا مظلومِ کربلا
لڑتے ہوئے تو صبح سے یہ وقت ہو گیا
۱
لشکر نے آ کے تب پسرِ سعد سے کہا
کھولیں کمر کو اپنی اگر حکم ہو ترا

دن کٹ گیا لڑائی میں ہے وقت چین کا
اب خوف کیا ہے کاٹ چکے سر حسینؑ کا

یہ سُن کے بولا فوج سے وہ نطفۂ حرام
لیکن ابھی یہ باقی ہے تھوڑا سا ایک کام
۲
سر کٹ گیا حسینؑ کا قصہ ہوا تمام
اب لُوٹ کر حرم کو جلا دو یہ سب خیام

کوئی ڈرو نہ بی بیوں کے شور و شین سے
کھولو کمر کو کھاؤ پیو سوؤ چین سے

سنتے ہی اس کلام کے وہ قوم اشقیا
اہلِ حرم پکارتے تھے وا محمدا
۳
اسباب لوٹنے لگے خیمے جلا جلا
گوشوں میں چھپتے پھرتے تھے بچے جدا جدا

خیمے جلا کے لُوٹی بضاعت امام کی
شب باش قتل گہ میں ہوئی فوج شام کی

Presented by www.ziaraat.com

فضہ سے تب یہ زینبؑ ناشاد نے کہا
گزرے ہیں تین روز کہ پانی ہے نے غذا
۴
جا کر تو ابن سعد کو پیغام دے مرا
بچے ہمارے غش میں پڑے ہیں جدا جدا

اک خیمہ بھیج دے حرم خوش صفات کو
بچوں کو لے کے بیٹھ رہیں اس میں رات کو

فضہؑ نے اس شقی کو یہ اس دم دیا پیام
زینبؑ نے بی بیوں سے یہ اس دم کیا کلام
۵
اک خیمہ اس نے بھیجا حرم کو بہ اہتمام
بچوں کو لے کے خیمہ میں اس دم کرو قیام

مجھ سے تو ہو گا جس طرح شب کاٹ لونگی میں
خیمہ کے گرد پھر کے حفاظت کروں گی میں

القصہ بیٹھیں خیمہ میں بیوہ یں بحال زار
خیمے کے گرد پھرنے لگیں ہو کے بے قرار
۶
بیٹھیں مگر نہ حضرت زینبؑ جگر فگار
گزری تھی نصف شب کہ نظر آیا اک سوار

دیکھا جناب زینبؑ عالی وقار نے
خیمہ کی سمت رُخ ہے کیا اُس سوار نے

بڑھ کر پکاریں حضرت زینبؑ جگر فگار
سب اس جگہ ہیں عترتِ محبوب کردگار
۷
آگے قدم بڑھے نہ خبردار ہوشیار
خیمہ کی سمت آگیا پھر بڑھ کے وہ سوار

غصہ جو آیا زینبؑ عالی مقام کو
جا کر قریب گھوڑے کے پکڑا لگام کو

فرمایا کچھ نہیں ہے تجھے خوفِ کبریا
اب کیا ہمارے پاس ہے جو کچھ تھا لُٹ چکا
۸
روحِ رسولؐ سے بھی نہیں تجھ کو کچھ حیا
اگر صبح کو لوٹنا گر ہے یہی رضا

بچوں کو ہول آئے گا یہ شب مہیب ہے
ہم بھی یہیں ہیں اور سحر بھی قریب ہے

Presented by www.ziaraat.com

اس وقت اُس سوار نے زینبؑ سے یہ کہا میں آکے پاسباں ہوں تیرے خیام کا	۹	خیمہ میں جا کے بیٹھ تو اے غم کی مبتلا زینبؑ نے پوچھا رحم کا تیرے سبب ہے کیا
یہ تو کھلا محبِّ رسولؐ انام ہے بتلا مگر شتاب کہ کیا تیرا نام ہے		
اے شخص واسطہ تجھے پروردگار کا اے شخص واسطہ ہے رسولِ کبار کا	۱۰	اے شخص واسطہ تجھے دُلدل سوار کا ہے واسطہ حسینِ غریب الدیار کا
آرام و چین اب نہیں مجھ دل کباب کو دکھلا دے شکل مجھ کو الٹ کر نقاب کو		
سُن کر سوار ہو گیا تصویر بے قرار کیا دیکھتی ہیں حضرت زینبؑ فکر فگار	۱۱	اور پھینک دی نقاب اُلٹ کر بس ایک بار گھوڑے کی پشت پر ہیں علیؑ ولی سوار
یہ دیکھ کر نہ ضبط ہوا دلِ کباب کو کرنے لگی یہ بین اُلٹ کر نقاب کو		
جس دم مٹی شبیہ پیمبرؐ کہاں تھے آپ جس دم ہوا تھا قاسمؑ مضطر کہاں تھے آپ	۱۲	جس دم چھدی تھی گردنِ اصغرؑ کہاں تھے آپ جس دم مٹی نشانی جعفرؑ کہاں تھے آپ
پھرتا رہا حسینؑ یہ خنجر خبر نہ لی اک دو پہر میں لُٹ گیا سب گھر خبر نہ لی		
ابن بتولؑ ہو گیا بے سر خبر نہ لی چھینے گئے سکینہؑ کے گوہر خبر نہ لی	۱۳	پامال ہو گیا تنِ اطہر خبر نہ لی سر سے اتر گئی میرے چادر خبر نہ لی
مرثیہ	سینہ پہ جب حسینؑ کے قاتل سوار تھا اس وقت کس جگہ پہ شہ ذوالفقارؑ تھا	نمبر ۱۶

Presented by www.ziaraat.com

پامال جب ہو گیا لاشہ حسینؑ کا
ماتم تھا خیمہ گاہ میں برپا حسینؑ کا
۱
روندا ستمگروں نے سراپا حسینؑ کا
بیبیوں میں غل تھا چار طرف وا حسینؑ کا

سب صورتیں تباہی کی آنکھوں میں پھر گئیں
سیدانیاں غضب کی مصیبت میں گھر گئیں

تب لشکرِ ستم سے مخاطب ہوا عمر
سب ہے معاف تم کو شہ دیں کا مال و زر
۲
سیدانیوں کو لوٹ کے اب کھو لیو کمر
حکم یزید کا بھی رہے دھیان سر بسر

ظلم و جفا سے منہ کو نہ تم اپنے موڑیو
چادر کسی غریب کے سر پر نہ چھوڑیو

بڑھ کر کیا عجم کے رسالے نے تب کلام
سب جانتے ہیں اس کو وہ ہے زوجۂ امام
۳
شہزادی ہے جو بانوئے سلطان نیک نام
ہرگز قدم بڑھائے نہ اس سمت فوج شام

ہونے نہ دیں گے ننگے سر اس کو محال ہے
چادر جو اس کی چھیننے کوئی کیا مجال ہے

سن کر یہ بات تب پسر سعدِ بے حیا
وہاں اک بعیں قبیلۂ سندی سے تھا کھڑا
۴
بولا نہ لیجیو بانوئے شبیرؑ کی ردا
غصہ میں آ کے یہ پسر سعد سے کہا

کیا جا کے منہ دکھاؤ گے شاہ مدینہ کو
دیکھو نہ لوٹے کوئی ربابؑ و سکینہؑ کو

بولا سرِ غرور ہلا کر وہ بے حیا
قبضہ پہ ہاتھ رکھ کے یہ تب شمر نے کہا
۵
مجھ کو قبول تری سفارش ہے غم نہ کھا
خاطر سے تیری میں نے کیا شہ کا سر جدا

صدمہ دیا یہ آہ شہِ مشرقین کو
آگے بہن کے ذبح کیا ہے حسینؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

لیکن تجھے خیال نہیں اس کا زینہار
مارا اُسے کہ تھا وہ نہایت قصور وار

۶

رشتہ میں میرا کون تھا عباسؑ نامدار
لٹنا یہ اس کی زوجہ کا ہے مجھکو ناگوار

غیرت ہے کیا نہیں مجھے کھویا جو دین کو
کس طرح منھ دکھاؤں گا ام البنینؑ کو

شمر لعیں نے جب یہ عمر سے کیا بیاں
پھر حبشیوں نے آکے کہا اس سے ناگہاں

۷

بولا نہ کوئی لوٹے گا اس بی بی کو یہاں
فقہ جو ہے کنیز شہنشاہ دو جہاں

ہم قوم وہ ہماری بصد عزو شان ہے
لوٹے کوئی اسے یہ بھلا کس میں جان ہے

الفقہ جب عمر سے سفارش ہر اک نے کی
پر نہ ہوئے فلک نئی گردش یہ تو نے کی

۸

باز آیا ان کی لوٹ سے وہ اظلم شقی
زینبؑ کی کی کسی نے سفارش نہ اس گھڑی

موجود اہل کیں تھے ستانے کے واسطے
نکلا مگر نہ کوئی بچانے کے واسطے

ہے ہے کسی نے بھی نہ وہاں آن کر کہا
نانا نبیؐ ہے اس کا پدر شیر کبریا

۹

لوٹو نہ اس کو ہے یہ دل و جان فاطمہؑ
سر ننگے اس کو دیکھ کے خورشید چھپ گیا

افسوس ہے یہی وہ فلک کی ستائی ہے
مادر کو جس کی چادر تطہیر آئی ہے

الفقہ لوٹنے کو چلی وہ سپاہ شر
آیا قریب بنت علیؑ شمر خیرہ سر

۱۰

لٹنے لگی حسینؑ کی سرکار الحذر
چاہا کہ لے ردائے مبارک وہ بدگہر

فرمایا کیوں ستاتا ہے زہراؑ کی جائی کو
دوں گی میں اس ردا کا کفن اپنے بھائی کو

اے شمر تجکو خالقِ اکبر کا واسطہ اے شمر تجکو حضرت شبّر کا واسطہ	۱۱	اے شمر تجکو حیدرِ صفدر کا واسطہ میری ردا نہ لے تو پیمبرؐ کا واسطہ
بلوہ میں اپنے سر کو یہ مضطر چھپا لے گی کہنہ رُدا ہے یہ ترے کس کام آئے گی		
مانا کسی طرح نہ جب بانیٔ جفا ہو کر زمیں کی سمت مخاطب دی صدا	۱۲	بنتِ ابوترابؑ کو پس غیظ آگیا اس بے حیا کو دست درازی کی دے سزا
لایا ہے اس کو قہر خدا یہاں پہ گھیر کر قارون کی طرح اس کو نگل لے نہ دیر کر		
اب یوں بیان کرتا ہے راوئ معتبر اک زلزلہ ہوا کہ ہلے بام و دشت و در	۱۳	زینبؑ نے جب یہ حکم دیا بادیدۂ چشم تر اک بار شق ہوئی وہ زمیں کانپ کانپ کر
اس وقت شور غرب سے تا شرق ہو گیا شمر لعین تا بہ کمر غرق ہو گیا		
نزدیک تھا کہ غرق ہو بالکل وہ بے حیا زینبؑ خدا کے واسطے یہ کر رہی ہو کیا	۱۴	ناگہ حسینؑ نے زینبؑ کو دی صدا تم صابرہ کی بیٹی ہو غصہ نہیں روا
بے چادری سے گو تمہیں ذلّت تو ہوئے گی پر اس سے پردہ پوشی اُمّت تو ہوئے گی		
بے چادری سے دل میں نہ شرمانا مطلقا دُرّے بھی تازیانے بھی ماریں گے اشقیا	۱۵	تم کو تو شام تک ابھی جانا ہے بے ردا لیکن جو بات بات پہ یوں غصہ آگیا
اُمّت نہ پھر بچے گی شہ مشرقین کی کیوں رائیگاں یہ کرتی ہو محنت حسینؑ کی		

Presented by www.ziaraat.com

لایہ شمر شان رحیمی دکھائیے مجکو زمیں کے ہاتھ سے بی بی بچائیے	۱۶	مرتا ہوں اس عذاب سے جلدی چھڑائیے مجرم ہوں جرم سے مرے اب ہاتھ اٹھائیے
فاسق کی التجا کو نہ زنہار رد کرو صدقہ حسینؑ بھائی کا میری مدد کرو		
آلِ نبیؐ کے رحم پہ سو جان میں نثار فرمایا بوترابؑ کی دختر نے ایک بار	۱۷	سُن کر یہ استغاثہ شمر ستم شعار ہاں اے زمیں اُگل دے اسے بہر کردگار
ہے غیر حال باوشہ کربلائی کا اس کو سزا دوں حکم نہیں میرے بھائی کا		
فرمایا کہ یہ زمیں سے ہوئی دور وہ حزیں رونے کی اب جگہ ہے کریں غور مومنیں	۱۸	بخشی رہائی شمر ستم گار کو وہیں احسان بھولا زینبؑ بیکس کا وہ لعیں
مرثیہ کیونکر نہ نکلے آہ دل دردناک سے چھینی اسی لعیں نے ردا فرق پاک سے		نمبر ۱۷
حضرت کو ہوا ماہِ محرم جو سفر میں نانی سے کہا مرتی ہوں دوری پدر میں	۱	اک داغ پڑا اور بھی صغرا کے جگر میں عاشور کی بھی عید نہ ہوگی مرے گھر میں
کیا جانتی تھی ایسے بچھڑ جائیں گے بابا وہ دن بھی کبھی ہوگا کہ پھر آئیں گے بابا		
کیوں نانی رجب تھا کہ سدھارے تھے سفر کو حج کر کے پھرے اہلِ وطن خیر سے گھر کو	۲	پورے چھ مہینے ہوئے دوری پدر کو پر قبلہ و کعبہ گئے کعبہ سے کدھر کو
زہراؑ کا قمر سوئے مدینہ نہیں آیا اس چاند کی رویت کا مہینہ نہیں آیا		

Presented by www.ziaraat.com

پیدا ہوئے اصغرؑ تو پیام سفر آیا
بھیّا کو نہ جی بھر کے گلے سے بھی لگایا
انسوس کہ جھولے میں بہن نے نہ جھلایا
بچھڑے تو کبھی خواب میں بھی منہ نہ دکھایا
۳

داخل شہ دیں اب بھی نہ گھر میں ہوئے نانی
اصغرؑ چھ مہینے کے سفر میں ہوئے نانی

نانی نے دلاسا دیا لے لے کے بلائیں
پرزہ کوئی لکھ بھیجیں تمہیں مگر نہ بکلائیں
واری گئی جیتے رہیں وہ چاہیں جب آئیں
لو چلتی ہے ان روزوں میں تشریف نہ لائیں
۴

اغلب ہے کہ اس دھوپ میں آرام لیا ہو
اللہ کرے خیمہ ترائی میں کیا ہو

گرمی سے کنویں خشک ہوئے جاتے ہیں جائی
وہ بولی میں ڈرتی ہوں یہ کہتے ہوئے نانی
پوچھے کوئی پردیسیوں سے تشنہ دہائی
جھیلوں کا نہ سوکھا ہو کہیں راہ میں پانی
۵

فاقے کو جو پوچھو تو یہ ارث شہ دیں ہے
بابا کو مرے پیاس کی برداشت نہیں ہے

بابا پہ کٹے خیر سے یارب یہ مہینہ
بابا سے مرے کوفیوں کے دل میں ہے کینہ
پر غرّہ سے ہر وقت پھٹا جاتا ہے سینہ
حضرت سے لڑائی کا کہیں ہو نہ قرینہ
۶

کوفے کی طرف سے جو ہوا آتی ہے نانی
سب کنبہ کے رونے کی صدا آتی ہے نانی

نانی نے کہا خیر ہے کیا کہتی ہو بیبیاں
اب کون ہے باقی کہ جسے روئیں گے سادات
جز بدشگنی اور نہیں منہ سے کوئی بات
ہے پنجتنؑ پاک میں شبیرؑ کی اک ذات
۷

ہم سب کا سوا اس کے سہارا نہیں کوئی
اللہ کا بندہ ہے ہمارا نہیں کوئی

Presented by www.ziaraat.com

کیسا متبرک یہ مہینہ ہے بلا لوں
سُنیو تو اسی چاند میں کس کس کا بہا خوں
۸
وہ بولی کہ اب کے متبرک ہو تو جانوں
کس حال سے یثرب کو پھری زینبِ خاتون

اب خیر سے حضرت کی دُعا لائے تو آئے
جیتا مرے بابا کو خدا لائے تو آئے

ناگاہ مدینہ میں قیامت کی شب آئی
صغرا کیلئے سخت مصیبت کی شب آئی
۹
گذرا جو نواں روز شہادت کی شب آئی
نانی کو پکاری کہ کس آفت کی شب آئی

بے نور ستارے بھی ہیں اور چرخِ بریں بھی
اب تو در و دیوار بھی ہلتے ہیں زمیں بھی

صغرا کو قریب آن کے نانی نے سنبھالا
اتنے میں ہوا صبح شہادت کا اُجالا
۱۰
پر اس کے تڑپنے سے زمیں تھی تہ و بالا
صغرا نے پڑھا فرض خداوندِ تعالا

پر سامنے آنکھوں کے امام دو جہاں تھے
تسبیح تو تھی ہاتھ میں اور اشک رواں تھے

ناگاہ در و بام ہوئے خون سے افشاں
اک بولا ارے تازہ قیامت کا ہے ساماں
۱۱
سب سمجھے کہ پھولی شفق شامِ غریباں
لو خون برستا ہے ہوا حشر نمایاں

کیسی یہ مدینہ میں بلا ٹوٹ پڑی ہے
کعبہ میں تو اس وقت نہیں لوٹ پڑی ہے

یاں گھر میں پریشان تھی شبیرؑ کی پیاری
تم قبرِ پیمبرؐ پہ نہیں چلتیں میں واری
۱۲
جو ایک زنِ ہاشمیہ آ کے پکاری
ابن حنفیہؑ کو غش آیا کئی باری

مندیلیں گری ہیں کہیں عمامے پڑے ہیں
سب قبر کو گھیرے ہوئے سر ننگے کھڑے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

صغرا نے کہا کیوں تو تڑپ کر یہ سنایا
طائر ابھی اک خون میں ڈوبا نظر آیا
پر جھاڑے لہو قبر مبارک پہ گرایا
۱۳
اور کھول کے منقار عجب شور مچایا

کیا جانئے کیا غم کی خبر اس نے کہی ہے
اب تو ترے نانا کی لحد کانپ رہی ہے

بیمار پکاری کہ سنا آپ نے نانی
لو آئی مدینہ کے سلیماں کی سنائی
بے جا نہ تھی بی بی وہ مری اشک فشانی
۱۴
فرمائی تھیں تم بدشگنی کرتے ہو جانی

سر کھولو ردا پھینک دو دامان کو پھاڑو
اٹھو مرے کرتے کے گریبان کو پھاڑو

ہاتھوں سے کلیجہ کو پکڑ کر وہ پکاری
روضہ پہ نبیؐ کے تو چلو اے مری پیاری
طائر فقط آیا ہے تسلی کو تمہاری
۱۵
سونگھو تو لہو اس کے پر و بال کا واری

کھل جائے گی بو عرش مقاموں کے لہو کی
رنگت نہیں چھپنے کی اماموں کے لہو کی

صغرا کو لئے ساتھ چلی شش در و غمناک
پہنچی جو ہیں نزدیک رواق شہ لولاک
دیکھا کہ ایک انبوہ ہے گرد لحد پاک
۱۶
منھ پر اُمرا اور غربا ملتے ہیں سب خاک

پیغمبر کونین کو بیوہ نے ندا دی
لوگو ہٹو آتی ہے مدینہ کی خوزادی

سر کے جو عرب روضہ میں داخل ہوئی صغرا
دیکھا کہ سر قبر وہ طائر ہے تڑپتا
نوحہ میں یہ آواز ہے منقار سے پیدا
۱۷
بن باپ کی صغرا ہوئی بن بیٹے کی زہرا

فریاد بلند اس کی ہے سب نوحہ گروں سے
اشک آنکھوں سے اور خون ٹپکتا ہے پروں سے

Presented by www.ziaraat.com

صغرا کے دل و زار کو جب تاب نہ آئی
خود سونگھ کے تھرا گئی نانی کو سنگھائی
مٹھی میں وہیں خون بھری خاک اٹھائی
چلائی کہ ہے ہے غضب اے بی بی بوہائی

۱۸

پہچانئے تو آپ یہ کس کس کا لہو ہے
یہ تو مرے بابا ہی کے سب خون کی بو ہے

کس دکھ میں گرفتار ہیں سید مرے بابا
بے یار و مددگار ہیں سید مرے بابا
غش میں ہیں کہ ہشیار ہیں سید مرے بابا
گھر آنے سے ناچار ہیں سید مرے بابا

۱۹

بستی میں لٹے یا کسی جنگل میں لٹے ہیں
خدمت کو کوئی پاس ہے یا سب سے چھٹے ہیں

بیمار کی فریاد سے گھبرا گیا طائر
صغرا نے کہا صاحبو کس جا گیا طائر
روضہ سے نکل کر سوئے صحرا گیا طائر
ہے ہے مجھے کچھ حال نہ بتلا گیا طائر

۲۰

مرثیہ نمبر ۱۸/۲

مرقد پہ جبیں رکھ کے پکاری یہ نبی کو
اب آپ سے لوں گی میں حسینؑ ابن علیؑ کو

حاکم کو یہ مدینہ کے جس دم خبر گئی
کھیتی جناب فاطمہؑ کی خوں میں بھر گئی
سبطِ نبیؐ کو فوج ستم قتل کر گئی
تا شہر شام بنتِ علیؑ ننگے سر گئی

۱

سچ ہے کہ کس طرح دل انساں کو کل پڑے
دشمن تھا وہ لعیں مگر آنسو نکل پڑے

القصہ سوچ سوچ کے حکم اس نے یہ دیا
آیا ہے شہر شام سے نامہ یزید کا
ہاں شہر میں نکل کے منادی کرے ندا
ہے جس میں مندرج خبر ابنِ مرتضیٰؑ

۲

قاصد کسی کو آج نہ دکھلائے گا وہ خط
کل مسجدِ نبیؐ میں پڑھا جائے گا وہ خط

Presented by www.ziaraat.com

سن کر یہ حال مادرِ عباسؑ نیک نام
مردوں سے عورتوں نے یہ بڑھ کر کیا کلام
۳
پہونچیں جو تا بہ مسجدِ پیغمبرؐ انام
ہٹ جاؤ راہ دو کہ ادب کا ہے یہ مقام

حالِ حسینؑ سننے کو تشریف لائی ہیں
بیت الشرف سے مادرِ عباس آئی ہیں

اس اژدحام میں گئی منبر کے جب قریب
کس خاندان سے ہے یہ ضعیفہ بلا نصیب
۴
سر کو جھکا کے کہنے لگا اس طرح خطیب
بولا کوئی کہ عاشقِ شاہنشہ غریب

یہ آسماں جناب ہیں عصمت پناہ ہیں
اُمّ البنینؑ ہیں زوجۂ شیر آلہ ہیں

اُس صاحبِ وقار نے تب خود اٹھا کے سر
ہے نورِ چشم مخبرِ صادق کی کیا خبر
۵
فرمایا السّلام علیک اے نکو سیر
اب کس دیار میں ہے یداللہ کا پسر

سنتی ہوں کربلا سے بسانے کا قصد ہے
کوفہ سے کب تلک ادھر آنے کا قصد ہے

رونے لگا خطیب یہ سن کر بصد ملال
کچھ اپنے تینوں بیٹوں کا تجھ کو نہیں خیال
۶
بولا کہ اے ضعیفہ مزی قدر و خوش خصال
فرمایا پہلے کہہ پسرِ فاطمہؑ کا حال

بیٹوں کی کیا خبر مجھے اپنی خبر نہیں
میرا سوا حسینؑ کے کوئی پسر نہیں

اُس نے کہا کہ حضرتِ عباسؑ نیک نام
قاصد نے عرض کی کہ جیتے ہیں فوجِ شام
۷
فرمایا ہاں حسینؑ تو آقا ہے وہ غلام
تینوں تھے حربگاہ میں پروانۂ امام

یوں سب تھے پر انہیں سے تو لشکر کا اوج تھا
عباسؑ نامدارِ علمدارِ فوج تھا

Presented by www.ziaraat.com

گھبرا کے تب یہ کہنے لگی وہ اسیرِ غم
کیا نام میرے بیٹوں کا لیتا ہے دمبدم

۸

ہے ہے لڑے امام سے کیا بانیٔ ستم
حالِ حسینؑ کہہ کہ نکلتا ہے تن سے دم

ہوں میں تو اور فکر میں تو اور فکر میں
ذکر غلام کرتا ہے آقا کے ذکر میں

بولا وہ سلسلہ سے سنو جنگ کا بیاں
اس نے کہا کہ سینے پہ اس کے لگی سناں

۹

فرمایا خیر کہہ خبرِ عونؑ نوجواں
بولیں ہزار شکرِ خداوندِ دو جہاں

کام آیا شہ کے عاقبت اس کی نکو ہوئی
میں بھی جنابِ فاطمہؑ میں سرخ رو ہوئی

اب کر بیان معرکہ جعفرؑ جری
مارا گیا وہ غیرتِ خورشید خاوری

۱۰

اس نے کہا دکھائی علیؑ کی دلاوری
یہ سن کے پڑ گئی تنِ اطہر میں تھرتھری

اتنا کہا کہ صدقے میں اس نورِ عین کے
وہ بھی نثار ناخنِ پائے حسینؑ کے

مرنے کی دونوں بیٹوں کے جب سن چکیں خبر
رقت کو ضبط کر کے یہ بولی وہ نوحہ گر

۱۱

بارِ الم سے اور بھی خم ہو گئی کمر
کہہ حالِ جانفشانیٔ عباسؑ نامور

بھائی سے ابنِ مخیر صادق نے کیا کیا
معشوق سے جہاد میں عاشق نے کیا کیا

بولا وہ جب شہید ہوا قاسمِ حسنؑ
نکلے تھے ننگے سر حرمِ سرورِ زمن

۱۲

اس دم گرا حسینؑ پہ کوہِ غم و محن
غل تھا کہ رانڈ ہو گئی اک رات کی دلہن

رخصت طلب حسینؑ سے عباسؑ ہوتے تھے
حضرت لپٹ لپٹ کے برادر سے روتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

جس دم سنا یہ ذکر تو صدمہ ہوا کمال
پھر کہیو کیا کہا یہ مرے باوفا کا حال
۱۳
غصّہ سے کانپ کانپ کے بولی وہ خوشخصال
جیتا تھا وہ شہید ہوا جب حسنؑ کا لال

گر یہ کیا تو خوب خوشی میرا دل کیا
اس نے حسنؑ کی روح سے مجھ کو خجل کیا

کیا ہو گئی حمیت عباسؑ نوجواں
ظاہر ہوئے وہ امر کہ جن کا نہ تھا گماں
۱۴
اللہ یہ عزیز ہوئی اس کو اپنی جاں
بس آج سے وہ میرا پسر نا میں اس کی ماں

قبر علیؑ پہ اس کی شکایت کو جاؤں گی
یثرب میں اب کسی کو نہ منہ دکھاؤں گی

منہ کو پھیر کے سوئے نجف پھر وہ خوشخصال
آقا سنا حضور نے اپنے پسر کا حال
۱۵
چلائی یا علیؑ ولی شیر ذوالجلال
اس نے مجھے ضعیفی میں صدمے دیئے کمال

حضرت کا شیر جنگ میں سبقت نہ کر گیا
بچے تو قتل ہو گئے اور وہ نہ مر گیا

قاصد کو اس کلام سے حیرت ہوئی زیاد
للہ کر نہ شکوۂ عباسؑ خوش نہاد
۱۶
بولا کہ اے ضعیفہ، ناشاد و نامراد
سن پہلے مجھ سے معرکہ آرائی جہاد

تھا عشق اس کو فاطمہؑ کے نور عین سے
عباسؑ کی وفا کوئی پوچھے حسینؑ سے

جس طرح سے حسینؑ نے بھائی کو دی رضا
خالق کرے نہ عاشق و معشوق کو جدا
۱۷
ہوتا ہے طول گر کہوں سارا وہ ماجرا
بسمل سے لوٹتے تھے شہنشاہ کربلا

باہیں گلے میں ڈال کے جس دم لپٹتے تھے
اس دم کلیجے دیکھنے والوں کے پھٹتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

بھو نچا کنارِ نہر جو وہ شیر خشمگیں
کیا کیا ستمگروں کو لڑا وہ نہنگ رویں
۱۸
امڈا گھٹا کی طرح سے پھر لشکرِ لعیں
واحسرتا کہ پڑ گئی شانے پہ تیغ کیں

چھوڑی نہ مشک دانتوں سے اس کیرودار میں
گھوڑے سے گر کے شیر سے تڑپے کچھار میں

بھائی کے پاس شاہ کا جانا کہوں میں کیا
ہاتھوں سے سر پہ خاک اڑانا کہوں میں کیا
۱۹
اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھانا کہوں میں کیا
منہ چوم کر گلے سے لگانا کہوں میں کیا

بھائی سے ایسے لپٹے کہ سب خوں میں بھر گئے
منہ رکھ کے پائے شاہ پہ عباسؑ مر گئے

قاصد جو سب یہ حال علمدار کہہ چکا
اُم البنینؑ نے شکر کا سجدہ ادا کیا
۲۰
مسجد میں نوجوانوں کے رونیکا غل ہوا
اور دونوں ہاتھ اٹھا کے کہا ہوئے کربلا

بیٹا گلہ میں کرتی تھی تجھ نورِ عین کا
تقصیر میری بخشدے صدقہ حسینؑ کا

قاصد نے پھر کہا کہ اب شاہ کا بیاں
کھا کر سناں جو مر گیا اکبرؑ سا نوجواں
۲۱
اس نے کہا کہ جسم میں حضرتؑ کے تھی نہ جاں
بس اور بھی حسینؑ ہوئے پیر و ناتواں

چاروں طرف سے فوج ستم کا ہجوم تھا
طاقت نہ تھی کمر میں نہ آنکھوں میں نور تھا

جھکتے تھے ذوالجناح پہ جس دم ادھر ادھر
جس دم گرا وہ عرش کا تارا زمین پر
۲۲
چلاتی تھی بتولؑ علیؑ پیٹتے تھے سر
سہراہ لے کے شمر کو آگے بڑھا عمر

اب کیا کہوں کہ دفترِ عالم الٹ گیا
پیاسا گلا حسینؑ کا خنجر سے کٹ گیا

Presented by www.ziaraat.com

اُم البنینؑ نے پھر یہ کہا سر کو پیٹ کر اس نے کہا کہ راہ میں تھا جب میں نوحہ گر	۲۳	قاصد بتا کہ زینبؑ بیکس کہی گئی کدھر جاتے تھے اہل بیتِ محمدؐ برہنہ سر
مرثیہ	ثابت لباس بھی نہ کسی کے بدن میں تھا مشکل کشا کی بیٹی کا بازو رسن میں تھا	**نمبر ۱۹/۳**
کسی کا دل غم فرقت سے بیقرار نہ ہو کوئی مریض تپ ہجر سے دوچار نہ ہو	۱	کسی کی چشم کو اندوہ انتظار نہ ہو کوئی جہاں میں صغرا سا سوگوار نہ ہو
		ترستی شکل پدر کو وہ خوش نہاد گئی گئی جہاں سے یہ آہ نامراد گئی
لحد میں فاطمہ صغراؑ ہے آج تک بے چین پکارتی ہے یہی قبر سے بہ شیون و شین	۲	ہے آنکھیں کھولے ہوئے شاہ کی دو نور العین بتاؤ اہل مدینہ پھرے سفر سے حسینؑ
		نہ سمجھے کوئی کہ میں چین سے مزار میں ہوں تڑپتی رہتی ہوں بابا کے انتظار میں ہوں
میاں قبر تو صغرا کو ہے یہ رنج و ملال اکیلے گھر میں تڑپتی تھی وہ فجستہ خصال	۳	سناؤں حادثہ زندگی کا اب احوال یہی دعا تھی کہ جلد آئے فاطمہؑ کا لال
		درد دشتہ کی خبر درد کی کہانی تھی خبر سنی تھی جو آتے کی وہ سنائی تھی
سنا مدینہ میں اک دن کہ قاصد آیا ہے خدا نے آج یہ دن عید کا دکھایا ہے		خبر مسافر خیر النساءؑ کی لایا ہے کہ مژدہ آمد قاصد کا آج پایا ہے
		سفر سے فاطمہؑ کے نور عین بھی آئیں وہ دن بھی آئے الٰہی حسینؑ بھی آئیں

Presented by www.ziaraat.com

پکاری حضرت ام النبیںؑ کو صغراؑ
کہ پوچھ آئیے قاصد سے حال بابا کا
اب آپ کیجئے تکلیف اتنی بہر خدا
جو کہیے آپ کے ہمراہ میں چلوں دکھیا
۵

کہا یہ دادی نے صدقے گئی میں جاتی ہوں
خبر مسافر نہ ہر کی پوچھ آتی ہوں

یہ کہہ کے اوڑھ لی ام النبیںؑ نے سر پہ ردا
ہر ایک کوچہ میں ہے وا محمدا کی صدا
نکل کے گھر سے مگر آہ دیکھتی ہیں کیا
تمام اہل مدینہ ہیں صرف آہ و بکا
۶

وطن میں غل ہے شہ مشرقین قتل ہوا
بتول کہتی ہے میرا حسینؑ قتل ہوا

لکھا ہے قاصدِ غمگین میاں مسجد تھا
کہ آئیں حضرت ام النبیںؑ بھی اس جا
برہنہ سر تھا گلے میں رسن تھی اس کے شمال عرا
کہا بتا مجھے اے قاصد حسینؑ بتا
۷

حسین خیر سے ہیں اور اقربائے حسینؑ
سر اپنا پیٹ کے اس نے کہا کہ ہائے حسینؑ

کہوں حسین کا کیا حال حال دل ہے تباہ
اور علق خشک پہ ہفتاد ضرب خنجر آہ
ہزار و یک صد و پنجاہ زخم یک تن شاہ
چڑھا حسینؑ کے سینے پہ قاتل بدخواہ
۸

سر حسینؑ تو اس بدگمان نے کاٹا
غضب ہے ہاتھوں کو پھر ساربان نے کاٹا

یہ سن کے غش ہوئی ام النبیںؑ عالی جاہ
ہوا جو غش سے افاقہ علیؑ کی بیوہ کو آہ
اٹھا یہ شور کہ فریاد یا رسول آلہ
تو پوچھا حال سکینہؑ کے بھی تو ہے آگاہ
۹

وہ ساتھ مر گئی بھائی کے یا اسیر ہوئی
لحد پہ سبطِ پیمبرؐ کے یا فقیر ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

سر اپنا پیٹ کے وہ نامہ بر یہ چلایا
رسول زادیوں پر سخت حادثہ آیا
۱۰
حسینؑ نے تو کفن بھی ابھی نہیں پایا
برہنہ سر ہیں اٹھا جب سے شاہ کا سایا

مرثیہ * نمبر ۲۰/۱

گلے میں طوق ہے عابدؑ کے شدت تب میں
ہیں زخم نیزہ کی توکوں کے پشت زینبؑ میں

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
روتے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
۱
سجادؑ سر برہنہ پدر دوالم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

ہے ہے مرے مسافر کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ
۲
ہے ہے مرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ
ہے ہے تمام تن ترا ٹکڑے ہوا حسینؑ

پیاسے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا
ہے ہے ترا تڑپ تڑپ کے ترا دم نکل گیا

لے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی
لے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
۳
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
لے اے زمین شمع امامت تجھے ملی

دامن ترا بھرا میری کھیتی اجڑ گئی
سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

یہ کہہ کے سر کو پیٹ کے روئی وہ دل جلی
گردن رسن میں آپکی بیٹی کی ہے بندھی
۴
آکر خیف سے حال مرے دیکھو یا علیؑ
کہتی یہ ماریہ سے وہ با چشم تر چلی

ہے ہے میں کربلائے معلےٰ میں لٹ گئی
پردیس میں میں آکے برادر سے چھٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

کیا لطف زندگی کا جو نقشہ بگڑ گیا
اس قافلہ کا قافلہ والا بچھڑ گیا

۵

کیوں کر نہ تڑپوں آہ بڑا پیچ پڑ گیا
ہے ہے ہمارا کیسا بھرا گھر اُجڑ گیا

پردیسیوں نے چھاؤنی جنگل میں چھائی ہے
بھائی نے میرے ایک نئی بستی بسائی ہے

مہماں بلا کے ہم سے دغا کی لعینوں نے
کچھ بھی ذرا نہ شرم و حیا کی لعینوں نے

۶

کیا کیا نہ ہم پہ جور و جفا کی لعینوں نے
گردن رفاقت شہ کی جدا کی لعینوں نے

خیمہ جلا کے اہل ستم شاد ہو گئے
ہم کربلا میں آن کے برباد ہو گئے

بھائی پہ میرے سامنے نیزے چلا گئے
شبّر شکر شکر ہی منہ سے کہا کئے

۷

تیغ و تیر بدن پہ برابر لگا گئے
اُودتر انہ شمر سینہ سے بے سر جدا کئے

روتی رہی میں وہ سر شبّیر لے گیا
بھائی کی میرے خوں بھری تصویر لے گیا

فریاد ہم غریبوں کی سنتا نہیں کوئی
چادر بھی منہ چھپانے کو منہ پر نہیں رہی

۸

کس سے کہیں جو ہم پہ مصیبت گزر گئی
سر کھولے شہر شام میں آئی میں دل جلی

اعدا ہمیں دکھا کے سر شہ رُولاتے ہیں
اب سامنے شقی کے مجھے لے کے جاتے ہیں

زینبؑ سے سُن کے رونے لگے ساکنانِ شام
بتلاؤ اے ستم زدہ کیا ہیں تمہارے نام

۹

پھر اس طرح سے پیٹ کے سر کو کئے کلام
نیزوں کی نوکوں پر جو چڑھے ہیں یہ سر تمام

سردار اس میں کون ہے اور کس کے سر ہیں یہ
کس برج کے ستارے ہیں کس کے قمر ہیں یہ

Presented by www.ziaraat.com

مادرؑ نے دیکھ کر سرِ اکبرؑ کو یہ کہا کن کن مصیبتوں سے اُسے میں نے پالا تھا	۱۰	اٹھارہویں برس یہ چھٹا مجھ سے لقا مجھ سے چھڑا کے لے گئی اِک آن میں قضا
جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گیا تیرہ جگر یہ کہا کے جوانی میں مر گیا		
پھر بولی دیکھ کر سرِ اصغرؑ وہ نوحہ گر صدمہ جو پیاس کا ہوا تھی جان پر	۱۱	مجھ بے نصیب ہی کا فقیش ماہ تھا پسر منہ سے زباں نکالدی ہونٹوں پہ پھیر کر
تیر ستم کے لگتے ہی نقشہ بدل گیا ہچکی کے ساتھ سینہ سے بس دم نکل گیا		
دولھا کے سر کو دیکھ کے مادر یہ کہتی تھی ہے اونٹ پر اسی کی دلہن سر کو پیٹتی	۱۲	مجھ دل جلی کا لاڈلا فرزند ہے یہی حلقوم پہ چھری اسی نوشاہ کے چلی
سینہ پہ روزِ عقد سناں اُس نے کہائی ہے جاتی ہے قید ہو کے دلہن یہ دوہائی ہے		
عباسؑ کی یہ زوجہ پکاری بہ اشک و آہ دریا پہ لے گئی تھی بھتیجی کی اُس کو چاہ	۱۳	سقہ بھی بنا تھا سکینہؑ کا رشکِ ماہ اعدائے دیں نے زد کی تھی آکر اسی کی راہ
یہ ہے نشاں علیؑ کا نثار اس کی شان کے شانے سے ہاتھ کاٹے گئے اس جوان کے		
سر پیٹ کر یہ زینبؑ مہ لقا نے پھر کہا ہے یہ حسینؑ ابن علیؑ شاہِ کربلا	۱۴	آگے سروں کے نیزے پہ جو سر ہے چاند سا نانا نبیؐ اسی کے ہیں اور ماں ہے فاطمہؑ
مرثیہ		مظلوم و بیوطن ہے یہ اور خستہ تن ہوں میں بے غسل و بے کفن وہ ہے اس کی بہن ہوں میں
نمبر ۲۱/۲		

Presented by www.ziaraat.com

جس دم شہید سرور قلعہ شکن ہوئے
کوفی تمام دشمن جان حسنؑ ہوئے
لے کر حرم کو شاہِ غریب الوطن ہوئے
۱
اُمّ جلیبہ کو بڑے رنج و محن ہوئے

مِل مِل کے سب سے وہ جگر افگار روتی تھی
لیکن جدا قدم سے نہ زینبؑ کے ہوتی تھی

کہتی تھی کب کنیز کو بی بی بلائیگی
مشتاق کو تو دل سے نہ اپنے بھلائیگی
ناچیز کو جمال مبارک دکھائیگی
۲
پھر بھی دیار میں کبھی کوفے کے آئیگی

تسکین ہوتی ہے دل پڑا اضطراب کو
دیکھیں خدا دکھاتا ہے کس دن جناب کو

راہی ہوئے غرض حرم نامدار ہائے
اور ہو گئے حسینؑ غریب الدیار ہائے
دنیا سے اُٹھ گئے حسنؑ دلفگار ہائے
۳
دشتِ بلا میں حشر ہوا آشکار ہائے

آل رسولؐ رنج و مصیبت میں گھر گئی
سیّد کے خشک حلق پہ تلوار پھر گئی

کوفہ کی سمت ہو کے بہم اہلِ شر چلے
محبوبِ حق کے پیارو لے نیزوں پہ سر چلے
سر پیٹتے ہوئے حرم نوحہ گر چلے
۴
زنجیر پہنے عابدِ والا گہر چلے

گر چاہتے تو دم میں اولٹتے جہاں کو
پر شکر کر کے شاہ نے روکا زبان کو

یاں اس طرح رواں ہوا بیکسوں کا کارواں
کوفے میں جشن عیش کا ساماں ہے عیاں
پہنے لباس فاخرہ ہر اک ہے شادماں
۵
ہیں بے نقاب فاطمہ زہراؑ کی بیٹیاں

ساماں ہر اک سمت کو ہے زیب و زین کا
فریاد ہے کہ جشن ہے قتل حسینؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

پھرتے ہیں شاد زن و مرد ادھر ادھر
کچھ عورتیں بھی اُمِّ حبیبہ کے آئیں گھر
۶
آپس میں تہنیت کوئی دیتا ہے آن کر
بولیں کہ تم کو جشن کی شائد نہیں خبر

مجمع دوراستہ ہے صغار و کبار کا
آتا ہے سامنا پہ کسی تاجدار کا
نہ

کنبہ بھی ساتھ ساتھ ہے حیران دیکھ لو
سب بی بیوں کا چاک گریبان دیکھ لو
۷
شہزادیوں کے قید کا سامان دیکھ لو
گولٹ گئے ہیں پرہے عجب شان دیکھ لو

سر زانوؤں پہ شرم و حیا سے جھکائے ہیں
اس طرح کے کبھی نہیں محبوس آئے ہیں
نہ

اک آہ سرد کھینچ کے بولی وہ باوفا
یعنی کہ قیدیوں کا تماشا نہ دیکھنا
۸
بنتِ نبیؐ کی مجھ پہ ہے تاکید یہ سدا
کیا جانئے یہ کون ہیں آفت کے مبتلا

کس طرح ان کے حال پہ شادی کروں
یہ بیبیاں تو سوگ میں ہوں میں خوشی کروں
نہ

شوہر مرا سفر میں ہے لوگو یہاں نہیں
حد سے زیادہ عورتیں جب دم بھر ہوئیں
۹
بے اذن اس کے جا نہیں سکتی ہوں میں کہیں
ناچار آئی بام پہ ساتھ اُن کے وہ حزیں

کوٹھے پہ آکے حشر کے ساماں نظر پڑے
کالے نشان فوج بد ایماں نظر پڑے

ناگاہ درد و رنج کے ساماں عیاں ہوئے
اٹھارہ آفتاب درخشاں عیاں ہوئے
نیزوں پہ فرقہائے شہیداں عیاں ہوئے
کرتے ہوئے تلاوتِ قرآں عیاں ہوئے

دیوار و در بھی خم ہوئے تسلیم کے لئے
اُٹھی یہ دل کو تھام کے تعظیم کے لئے
نہ

Presented by www.ziaraat.com

یہ حال تھا کہ صاحب ماتم نظر پڑے
اونٹوں پہ سب بتولؑ کے ہمدم نظر پڑے
۱۱
آلِ نبیؐ بدیدۂ پُرنم نظر پڑے
زنجیر پہنے عابدؑ پُرغم نظر پڑے

درجے یہ ہیں حبیب الٰہی کی آل کے
کانوں سے خون بہتا ہے اِک خورد سال کے

کہتی تھی ہاتھ اٹھا کے وہ معصوم بار بار
پانی کوئی پلا دے مجھے بہر کردگار
۱۲
ہے شدتِ عطش سے کلیجہ مرا فگار
واجب ہے مجھ پہ رحم کہ ہوں سخت بیقرار

چھوٹا سا مر گیا ہے میں اس کی کمائی ہوں
بیکس ہوں بے پدر ہوں فلک کی ستائی ہوں

نادان کے بیان پہ روئی وہ زار زار
ٹھہرا لو ایک دم کے لئے اونٹوں کی قطار
۱۳
جالوں سے پکار کے بولی وہ دلفگار
پانی اسے پلا لوں تو آگے ہے اختیار

چھوٹے سے سن میں مورد رنج و تعب ہے یہ
اے نار یو عطش کے سبب جاں بلب ہے یہ

رحم آگیا ٹھہر گئے شامی بدسیر
لے آئی جام آب اسی دم وہ توڑ کر
۱۴
کیجے دعا خدا سے مرے واسطے مگر
بخشش خدا ہے قدر بڑی خستہ حالوں کی

ہوتی ہے مستجاب دعا خوردسالوں کی

بھر آئی اشک آنکھوں میں لخت دل حسینؑ
گویا ہوئی یہ اُم جلیبہ بشور و شین
۱۵
کیجے دعا یتیم نہ کہوں میرے نورعین
وارث سے اپنے یہ جگر افگار چھٹ نہ جائے

تم بی بیوں کی طرح مرا لاج لٹ نہ جائے

Presented by www.ziaraat.com

لیکن اس امر خاص میں فرمایئے دعا | یعنی کنیز حضرت زینبؑ یہ ہے خدا
دیکھوں جمال پاک جگر بند مرتضیٰ | ۱۶ | آنکھیں ملوں قدوم مبارک پہ میں سدا

شبیرؑ کی شتاب زیارت نصیب ہو
کیجے دعا کہ مجکو یہ دولت نصیب ہو

اس غم سے تن طپ گئی دلبند مرتضیٰؑ | گویا ہوئی یہ دل میں کہ انسوں کی ہے جا
ایسا فلک نے خاک میں ہم کو ملا دیا | ۱۷ | اپنے بھی آہ بھول گئے وا مصیبتا

زینبؑ کو بنت شیر خدا جانتے نہیں
انسوس روشناس بھی پہچانتے نہیں

مشتاق ہے حسینؑ کی یہ سوختہ جگر | کیونکر اسے میں بھائی کے مرنکی دوں خبر
حسرت ہے دیکھنے کی مری اس کو کس قدر | ۱۸ | کس طرح اس سے حال کہوں اپنا سر بسر

مرثیہ ۲۲/۳ نمبر

کوکھ اجڑی اور بیاروں موئی دل جلی ہوں میں | منہ سے نہیں نکلتا کہ بنت علی ہوں میں

نقاد دوتن کیلئے جب رو چکے عابدؑ | زخم شہدا انسوؤں سے دھو چکے عابدؑ
بیووں کی ردا اپنی عبا کہو چکے عابدؑ | ۱ | اور قافلہ سالار حرم ہو چکے عابدؑ

پرسانہ دلاسا دیا بیکس کو کسی نے
زنجیر میں جکڑا اسے بس فوج شقی نے

وہ شدت تپ اور وہ مسیحا سے بچھڑنا | وہ سوجے ہوئے پاؤں میں زنجیر کا پڑنا
اور کہہ کے یہ ہر ایک قدم پاؤں رگڑنا | ۲ | غش آتا ہے اے شیر خدا ہاتھ پکڑنا

اعدا سے یہ کہتا نہ دوا دو نہ غذا دو
ہیں راہ چلوں جلد مجھے آب پلا دو

Presented by www.ziaraat.com

فاقے سے کئی دن کے ہوں پانی دو خدارا
وہ کہتے تھے کیا ہم نے لیا ہے یہ اجارا
تا راہ کے چلنے کا ہو کچھ مجکو سہارا
لے جائیں گے جی چاہے گا جس طرح ہمارا
۳

یوں کا ہے کو تم پیاس کی شدت سے چلو گے
ہر ایک قدم مار سے کی ضرب سے چلو گے
ٹ

یہ سن کے جھکا لیتا تھا سر نائب شبیرؑ
اک ہاتھ میں اونٹوں کی رسن اور سر زنجیر
اک ہاتھ میں تو ہتکڑی پہنے تھا وہ دلگیر
گردن میں تھا طوق اور رسن حال تھا تغیر
۴

اک سمت کو عابدؑ پہ یہ آفت یہ بلا تھی
اک سمت نبی زادیوں پر جور و جفا تھی
ٹ

اس طرح سے ہے راوی جانسوز نے لکھا
وہ قافلہ جس وقت درِ کوفہ پہ آیا
دروازے پہ اک لاشہ لٹکتا ہوا دیکھا
اک درد اسیروں کے جگر میں ہوا پیدا
۵

زینبؑ نے کہا چھاتی پھٹی جاتی ہے لوگو
اس لاش سے کچھ اور ہی بو آتی ہے لوگو
ٹ

رو رو کے پھر اس طرح سے عابدؑ کو پکاری
اس کے لئے بیتاب ہے کیوں روح ہماری
یہ لاش ہے کس بیکس و مظلوم کی واری
اس لاش کی تنہائی پہ دل کرتا ہے زاری
۶

کیوں بے کفن اس شہر میں یہ زار و حزیں ہے
کیا قبر بنانے کا یہاں رسم نہیں ہے
ٹ

رو کر کہا عابدؑ نے کہ یہ رونے کی جا ہے
یہ لاش ہے اس کی جو غریب الغربا ہے
یہ مسلمؑ مظلوم ہے یہ میرا چچا ہے
آوارہ وطن بیکس و مظلوم یہی ہے
مظلوم وکیلِ شہ معصوم یہی ہے
ٹ

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ نے کہا لو یہ تجھے اب ہوا معلوم
یہ مسلمؑ مظلوم ہے یہ مسلمؑ مظلوم
قربان نثار اس پہ فدا زینبؑ مغموم
۸
اس میرے مسافر کا ذرا دیکھیو مقسوم

جب شاہ مرے روتی تھی میں لاش پہ جا کے
مسلمؑ کے لئے یاں کوئی رویا بھی نہ آ کے

پھر غور سے اس لاش کو زینبؑ نے جو دیکھا
تھے داغ کئی لاش کے پاؤں پہ ہویدا
رو کر کہا عابدؑ سے کہ یہ نیل ہے کیسا
۹
عابدؑ نے کہا مرنے پہ بھی دی انہیں ایذا

باندھا قدمِ لاش میں اعدا نے رسن کو
کوچوں میں پھرے کھینچتے آوارہ وطن کو

مادر سے رقیہؑ نے بہ تب رو رو کے پوچھا
اے والدہ یہ لاش مرے باپ کی ہے کیا
یہ لاش پدر کی ہے تو میں بھی کروں نجرا
۱۰
وہ بولی کہ ہاں لاڈلی یہ ہے ترا بابا

لاشہ یہاں لٹکایا ہے سر کاٹ لیا ہے
مظلوم پدر کا ترے یہ حال کیا ہے

جب ننھے سے ہاتھ اس نے اٹھائے بدل زار
اور دور سے لاشے کی بلائیں لیں کئی بار
پھر رو کے یہ چلائی کہ اے والدِ غم خوار
۱۱
تسلیم کو آئی ہے یتیم آپ کی دلدار

سر کٹ گیا اے عاشق غفار تمہارا
کس طرح سے اب دیکھوں میں دیدار تمہارا

بابا تری بیٹی پہ مصیبت ہوئی کیا کیا
ظالم نے سکینہؑ کو طمانچہ جو لگایا
تب اس کو بچانے لگی رو رو کے میں کھیا
میں کیا کہوں بے رحم نے جیسا مجھے چھیڑا

دل کانپ رہا تھا مرا اور آنسو رواں تھے
میں آپ کو چلاتی تھی سو آپ کہاں تھے

Presented by www.ziaraat.com

رو داد سنی جب کہ رقیہؑ سے یہ ساری
اور حلق بریدہ سے یہ کلمہ ہوا جاری
تب لاشۂ مظلوم پہ لرزہ ہوا طاری
اب صبر کرو روح ہے بے چین ہماری
۱۳

مرثیہ نمبر ۲۳/۳

سر ہم نے تو صدقے سر مولا یہ کیا ہے
اور تم کو کنیزی میں سکینہؑ کی دیا ہے

اے قریب کوفہ جو مہمان کربلا
کرب و بلا میں ہیں جو اسیرانِ کربلا
غل تھا کہ آئے عترتِ سلطان کربلا
پیش نظر ہے حال پریشان کربلا
۱

لاکھوں ستم جو راہ میں ان سب پہ ہوتے تھے
کرتے تھے یاد وارثوں کو اور روتے تھے

لکھا ہے یہ کتاب صحیحہ میں مومنو
اُن کو نہ یہ خبر تھی کیا قتل شاہ کو
محبوس تھے جو کوفہ میں مختار نیک خو
لائے میانِ کوفہ سرِ شاہ کینہ جو
۲

محبوس ہو کے عابدِ بیمار آئے ہیں
جب سے رونے احمدِ مختار آئے ہیں

مابین قید کہتا تھا مختار باوفا
میری خبر سنیں گے اگر سبطِ مصطفیٰ
کچھ غم نہیں جو قید مصیبت میں ہوں پھنسا
مشکل کشا کے صدقے سے ہو جاؤں گا رہا
۳

گردش زمانہ کی ہے نہ نصرت کا پھیر ہے
آقا کو میرے کوفہ میں آنے کی دیر ہے

مختارؒ کے تو تھے یہ سخن اور یہ کلام
لشکر جو تھا قلیل ہوا قتل وہ تمام
اس کی نہ تھی خبر اُسے مارے گئے امام
ہمشکل مصطفیٰؐ ہے نہ عباسؑ تشنہ کام
۴

اکبرؑ نے نیزہ کھایا ستم پر ستم ہوئے
سقائے اہلبیتؑ کے شانے قلم ہوئے

قاسم ہیں زندہ اور نہ زینبؑ کے لاڈلے
اصغرؑ جو چھ مہینے کے نازوں سے تھے پلے
۵
مرنے کے بعد تیغوں سے کاٹے گئے گلے
جنت میں جا کے پہونچے نہ وہ گھٹنیوں چلے

سجاؤ اک بچے ہیں سو صدمے اٹھائے ہیں
بابا کے سر کے ساتھ اسیری میں آئے ہیں

ابن زیاد کی یہ تقید تھی بار بار
جو رحم اُن پہ کھائے گا ہوگا گناہ گار
۶
بی بیوں پہ شوق سے کریں سب ظلم بیشمار
چادر نہ اوڑھنے کے لئے دینا زینہار

سر ننگے ہوں بندھے ہوئے رسّی سے ہاتھ ہوں
حاضر اسیر سب سر سرور کے ساتھ ہوں

ناگاہ آئے محفل حاکم میں سب اسیر
غیرت کے مارے مرتے تھے مقبول رب اسیر
۷
سر ننگے بال کھولے بہ رنج و تعب اسیر
روتے تھے وارثوں کو بحال عجب اسیر

کس منہ سے وہ بیان کروں جو ظلم ہوتے تھے
ابن زیاد ہنستا تھا سجاد روتے تھے

بیٹھا ہوا تھا حاکم بے پیر اک طرف
سر ننگے سب تھے صاحب توقیر اک طرف
۸
طشت طلا میں تھا سر شبیرؑ اک طرف
غم کھا رہے تھے عابد دلگیر اک طرف

تازہ جو بیکسوں پہ مصیبت پڑی تھی آہ
ہاتھوں سے منہ کو ڈھانپے سکینہؑ کھڑی تھی آہ

بولا از راہ فخر عبید اللہ زیاد
آئندہ پھر نہ کوفے میں ہم سے کرے فساد
۹
لاؤ اُسے جو قید ہے مختار خوش نہاد
مارے گئے وہ جن سے کہ رکھتا تھا اعتقاد

آقا کا سوگ چاہیئے رکھنا غلام کو
دیکھے سر حسینؑ علیہ السلام کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے کچھ پیادے روانہ کئے شتاب
بولے کہ کیا ہے قید میں بادیدۂ پُرآب

۱۰

مختار کے جو پاس گئے خانماں خراب
برپا ہے جشن قتل شہ آسماں جناب

حاضر ہو چل کے تو بھی بڑا ازدہام ہے
محفل ہے آج جشن کی دربارِ عام ہے

یہ سُن کے اپنے ہاتھوں کو مختار نے ملا
کہنے لگے پیادے وہ تھا شاہِ کربلا

۱۱

پوچھا کہاں کا شاہ تھا جس کا کٹا گلا
پیاسا تھا جس پہ ظلم و جفا چلا

وہ بولا ٹکڑے ٹکڑے دل اپنا تمام ہے
للّٰلہ یہ بتاؤ کہ کیا اس کا نام ہے

کہنے لگے پیادے کہ کیا پوچھتا ہے نام
خود چل کے دیکھ لینا سرِ شاہِ تشنہ کام

۱۲

باتیں نہ کر زیادہ نہیں دیر کا مقام
ناموس اُس کا جتنا ہے وہ قید ہے تمام

جس جا وہ سر ہے تجھ کو بھی بٹھلائیگا وہاں
دریافت اُس کا نام بھی ہو جائے گا وہاں

مختار جا کے پہونچا جو دربارِ عام میں
روتی ہیں سکینہ و ماتم شاہِ انام میں

۱۳

دیکھا وہاں سر ہیں کچھ ازدہام میں
سب خوش ہیں اہلِ کوفہ ہیں اہلِ شام میں

اک لڑکی کہہ کے ہائے پدر رو رہی ہے
رونے نہ پائے کوئی یہ تاکید ہوتی ہے

یہ دیکھتا جو آگے بڑھا وہ نکو نہاد
کہتا ہے فضلِ حق سے بر آئی مری مراد

۱۴

دیکھا کہ بیٹھا خوش ہے عبید اللہ زیاد
مانندِ عید جشن ہے ہر اک ہے شاد شاد

دربار دشمنوں سے سارا بھرا ہوا
طشتِ طلا میں ہے سرِ پُرخوں دھرا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

حیران ہوا یہ دیکھ کے مختارِ خوشخصال
یہ تو سرِ حسینؑ ہے رشکِ مہ کمال
۱۵
پھر دیکھا غور سے تو یہ کرنے لگا مقال
ہے ہے شہید ہو گیا کیا فاطمہؑ کا لال

کیا کیا تھیں حسرتیں دلِ اندوہناک میں
ارمان میرے مل گئے سب ہائے خاک میں

دریا بہا کے آنکھوں سے اس دم وہ باوفا
آقا کے سر سے لپٹا بصد نالہ و بکا
۱۶
سر پیٹتا جا کے نزد سرِ شاہِ کربلا
منہ رکھ کے اس گلوئے بریدہ پہ یہ کہا

مرثیہ نمبر ۲۴

حاضر ہوں اس غلام سے کوئی تو کام لو
ناچیز اس غلام کا آقا سلام لو

نمازِ عصر کو جب شاہ نے تمام کیا
تباہ خیمۂ سلطانِ تشنہ کام کیا
۱
جدا بدن سے لعیں نے سرِ امام کیا
حرم کو اونٹوں پہ بٹھلا کے قصدِ شام کیا

سرِ حسینؑ چلا عترتِ رسولؐ چلی
اُدھر حلو میں علیؑ اور ادھر بتولؑ چلی

حرم کو اہلِ جفا راہ میں ستاتے تھے
کبھی مریض پہ دستِ جفا اٹھاتے تھے
۲
سرِ حسینؑ کبھی نیزے سے گراتے تھے
یہ ٹوک ٹوک کے رہگیروں کو سناتے تھے

اسیر ہے یہ نبیؐ کے وزیر کا کنبہ
برہنہ سر ہے جنابِ امیرؑ کا کنبہ

جب ایک روز کے رستہ پہ شہرِ شام رہا
اسیروں کو بھی برابر بٹھا دیا اک جا
۳
مقیمِ شب کو ہوئے ایک قریہ میں اعدا
کہا کہ شام میں کل ہو گا داخلہ سب کا

سنا جو داخلہ شام تھرتھرانے لگے
جبیں پہ خاک حرم شام سے لگانے لگے

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے آہ وہ ہمسایہ قیدیوں کو ملا
کہا یہ فضہؑ سے زینبؑ نے جا خبر تو لا
۴
کہ شورِ نوبتِ شادی تھا مبدم پیدا
یہ اہلِ قریہ بھی دشمن ہیں اہلِ بیعت کے کیا

مراد سب کی فقط اپنی نامرادی ہے
ہمارے لٹنے کا گھر گھر جہاں میں شادی ہے

یہ سُن کے فضہؑ گئی اور آن کر یہ کہا
تمہارے لٹنے کی نوبت نہیں ہے یہ حاشا
۵
وہاں تو اور ہی کچھ ماجرا ہے تم نے سُنا
رئیس قریہ کی زوجہ ہے مومنہ بخدا

خدا نے دخترِ خوشرو و مہ لقا دی ہے
یہ اُس کے گھر میں تولد کی آج شادی ہے

سُن آئی کانوں سے دیکھا آئی آنکھ سے جو تھا
کسی نے نام جو بیٹی کا پوچھا تو یہ کہا
۶
وہ مومنہ تو ہے بی بی کے خاندان پہ فدا
کنیز زینبؑ خاتوں رکھا ہے نام اُس کا

بس اس پہ سبطِ نبیؐ کی بہن کا سایہ ہے
خدا کا سایہ ہے اور پنجتن کا سایہ ہے

پکاری دخترِ زہراؑ کہ شکر ہے اللہ
کھلے ہیں بال مرے اور بندھے ہیں ہاتھ بھی آہ
۷
دیا ہے قید میں تو نے ہمیں یہ رتبہ و جاہ
عزیزہ مُردہ ہوں اور گھر بھی ہو گیا ہے تباہ

اگرچہ نام ہمیں اہلِ شام رکھتے ہیں
یہ لوگ بچوں پہ زینبؑ کا نام رکھتے ہیں

پھر اُسکو دھیان جو کچھ آیا فضہؑ سے یہ کہا
نصیحت اسکو میں کر دوں ہے مجھکو خوفِ خدا
۸
کہ کہدے مومنہ کو یاں کھڑی ہو جا
بتا دوں اس کو اثر بھی میں نام زینبؑ کا

یہ نام جس کا ہو سب کعبہ کو وہ روئے گی
میں کیا نہال ہوں جو وہ نہال ہوئے گی

Presented by www.ziaraat.com

کنیز فاطمہؑ نے دی جو مومنہ کو خبر ہزار شکر کہ اہلِ مدینہ آئے ادھر	۹	اٹھی وہ نام مدینہ سے اور کہا ہنس کر ملے گی اب خبر خاندان پیغمبر
مقیم اہلِ مدینہ ہوئے قریب مرے زہے وقار مرا اور خوشا نصیب مرے		
خوشی خوشی ہوئی گھر سے رواں وہ نیک انجام جواب دے کے لگی کہنے زینبؑ ناکام	۱۰	حضورِ زینبؑ بیکس جھکی برائے سلام تمھیں نے بیٹی کا اپنی رکھا ہے زینبؑ نام
خواص اُس کا نہ دریافت کر لیا بی بی یہ نام بیٹی کا رکھ غضب کیا بی بی		
ہزاروں نام تھے کچھ ایک ہی یہ نام نہ تھا یہ نام تو نہ سزاوار ہوئے گا حاشا	۱۱	تو کیسی ماں ہے کہ بیٹی سے ایسی بے پروا پکاری مومنہ کہیئے تو ہے قباحت کیا
ہے برقرار زمیں آسمان قایم ہیں اُنھیں کے نام سے دونوں جہان قایم ہیں		
یہ کیسا نام ہے فرمایئے تو صلِ علیؑ محمدؐ عربی جد ہے اور ماں زہراؑ	۱۲	برادر اُس کے حسینؑ و حسن علیؑ بابا پکاری دختر زہراؑ یہ تو نے راست کہا
یہ کون کہتا ہے وہ لایق احترام نہیں کلام نام میں ہے ذات میں کلام نہیں		
نسب تو سب پہ ہے روشن کہوں نصیب کا حال بجائے شیر پیا اُس نے خون دل دو سال	۱۳	کہ بچپنے سے ہوئی مبتلائے رنج و ملال ہمیشہ فاقہ پہ فاقہ غذا کا یہ احوال
جو پوچھو یوں تو کئی بار حادثے دیکھے زیادہ سب سے مگر چار حادثے دیکھے		

Presented by www.ziaraat.com

شروع حادثہ تا بوئے مصطفےٰ دیکھا
شکستہ پہلوئے خاتون دوسرا دیکھا
۱۴
بندھا رسن میں ید اللہ کا گلا دیکھا
حسنؑ کو زہر ہلاہل سے لوٹتا دیکھا

رسولِ حق کو وصیِ رسولؐ کو روئی
حسنؑ کو روئی جنابِ بتولؑ کو روئی

اور اب سنا ہے کہ لوٹی گئی اسیر ہوئی
وہ شہر شہر پھری در بدر حقیر ہوئی
۱۵
سپاہِ شام میں سر ننگے دستگیر ہوئی
تباہ لختِ دلِ حضرتِ امیرؑ ہوئی

خبر ہے شام میں کل اس کا داخلہ ہوگا
اب آگے علم نہیں اور جانے کیا ہوگا

بہن مقدرِ زینبؑ سے تو ہوئی آگاہ
کہ بس قصور معاف اب نہ کہیے کچھ للّٰلہ
۱۶
پکاری مومنہ کانوں پہ ہاتھ رکھ کر آہ
یہ کلمے شان میں زینبؑ کے ہیں گناہ گناہ

حسینؑ اس کا برادر ابھی سلامت ہے
اسے اسیر کرے کس کی تاب و طاقت ہے

یہ سن کے دل پہ نہ زینبؑ کے اختیار رہا
گئی وہاں جہاں نیزوں پہ تھے سرِ شہدا
۱۷
پکڑ کے ہاتھ اٹھی مومنہ کا وہ دیکھا
دکھا کے بھائی کا سر مومنہ کو دی یہ ندا

لے اس سے پوچھ لے تو میں دروغ گو کہ ہوں
یہ سر حسینؑ کا ہے بی بی اور میں زینبؑ ہوں

یہ سن کے ہو گیا سکتہ سا مومنہ کو وہیں
دوبارہ بولی سرِ شہ سے زینبؑ غمگیں
۱۸
کچھ افعال تھا کچھ شبہ تھا کچھ اسکو یقین
کہو حسینؑ تمہاری بہن میں ہوں کہ نہیں

کیا فلک نے حقیر اے امام دیں مجھ کو
کوئی تمہاری بہن جانتا نہیں مجھ کو

Presented by www.ziaraat.com

سر حسینؑ نے لبیک کہہ کے دی یہ ندا
وقار فاطمہؑ فخر خدیجۃ الکبریٰؑ
۱۹
کہ السلام علیک اے بزرگ آل عباؑ
شکوہ مریمؑ و بلقیس عزت حواؑ

مرثیہ
نمبر ۲۵/۲
میں تیرا بھائی تو میری بہن ہے اے زینبؑ
تو افتخار حسینؑ و حسنؑ ہے اے زینبؑ

پہونچا دیار شام میں جب سر امام کا
مجمع تھا راستہ میں ہر اک خاص و عام کا
۱
آراستہ تمام تھا بازار شام کا
تھا سر برہنہ عترت خیر الانام کا

قیدی تھے سب اٹے ہوئے گرد و غبار میں
اور تھا دہک رہا تن عابد بخار میں

تھا سب کے آگے آگے وہی زار و ناتواں
کھینچ سکتی تھی نہ ہاتھ سے اونٹوں کی رسیاں
۲
طوق گراں گلے میں تھا پاؤں میں بیڑیاں
ایذا رساں کو دیتی تھی زنجیر کی تکاں

خوں ہو گیا تھا خشک یہ امت کا جور تھا
گویا کہ سارے تن میں تشنج کا طور تھا

سر ننگے دیکھ دیکھ کے ہنستے تھے بے حیا
دیکھو اسیری خلف ابن مرتضیٰؑ
۳
کہتا تھا کوئی ہے یہی کنبہ رسولؐ کا
دیکھو ہے ایک رات کی بیوہ کا سر کھلا

کنگنا بھی ہے بندھا ہوا دست حنا میں
بستہ رسن بھی ہے اسی نازک کلائی میں

جس نیزہ پر دھرا تھا سر ابن مرتضیٰؑ
۴
ناگاہ چلتے چلتے وہ رستہ میں رک گیا
ہر چند زور کرتا تھا خونی بے حیا
پر ہوتی تھی جگہ سے نہ جنبش اسے ذرا

بازو تھکے یہ زور گھٹا اہل شام کا
لیکن نہ اس جگہ سے بڑھا سر امام کا

Presented by www.ziaraat.com

قتب سے کے تازیانہ بڑھا شمر بدیقیں
بدعت وہ کی کہ رہ گئی تہرا کے سب زمیں

۵

آیا جناب سید سجادؑ کے قریں
سر اپنا پیٹنے لگی تب زینبِ حزیں

جب خون تازیانہ میں دیکھا بھرا ہوا
کہرام اہل بیت نبیؐ میں بپا ہوا

اس ظلم پر تھا دیکھنے والوں کو بھی عجب
آکر قریں نیزہ یہ سجادؑ بولے تب

۶

نیزہ پہ رو رہا تھا سر شاہ تشنہ لب
کیوں میرے بابا آگئے نہ پڑھنے کا کیا سبب

بیکس کو تازیانہ بہ اعدا لگاتے ہیں
اب مجھ سے تازیانے نہیں کھائے جاتے ہیں

اعجاز سے حسینؑ نے اس دم صدا یہ دی
دیکھے کوئی کہاں ہے وہ آغوش کی پلی

۷

اشتر سے میری پیاری سکینہؑ ہے گر پڑی
بٹھلاؤ ڈھونڈھ کر اسے تم اونٹ پر ابھی

اس واقعہ نے بی بیوں کے دل کو ہلا دیا
اشتر سے خود کو بنتِ علیؑ نے گرا دیا

زینبؑ نے اس گھڑی جو نظر کی ادھر ادھر
کالا لباس جسم میں پہنی ہیں سر بسر

۸

دیکھا کہ اک معظمہ بیٹھی ہیں خاک پر
زانو پہ بنتِ شاہ کا رکھے ہوئے ہیں سر

آنسو رواں ہیں آنکھوں سے اور لب پہ آہ ہے
اس نیل گوں عذار پہ ہر دم نگاہ ہے

شفقت سے بار بار یہ کہتی ہیں بلا
قہرِ خدا سے شمرِ ستمگر نہ کچھ ڈرا

۹

اس کم سنی میں تیری مصیبت پہ میں فدا
کانوں سے بندے چھین لئے واہ میں بتا

بے رحم نے یتیم کے دل کو دکھایا ہے۔
بہہ بہہ کے خوں کانوں کا کرتے پہ آیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بنتِ علیؑ نے دیکھ کے یہ مہربانیاں
احساں کیا وہ مجھ پہ کہ جس کا نہیں بیاں
۱۰
کی عرض بڑھ کے آپ پہ قربان میری جاں
دے اجر اس کا آپ کو خلاقِ دو جہاں

ماں سر پرست فاطمہؑ بابا علی نہیں
ہم بیکسوں کا پوچھنے والا کوئی نہیں

آگاہ ہوں کہ آپکا ہے کیا حسب نسب
کیا نوجواں پسر سے ہوا ہجر ہے غضب
۱۱
کیوں سر کھلا ہے آپکا اسکا ہے کیا سبب
چہرے پہ خوں کس کا ملا ہے بصد تعجب

بادِ شہادتِ شہ بیکس رولاتی ہے
بُو اس لہو سے تو مرے بھائی کی آتی ہے

فرمایا اُن معظمہ نے تب بہ شور و شین
میں وہ ہوں جس کو بعد نبا بھی ملا حسینؑ
۱۲
پہچانا تو نے مجھ کو نہ اے میری نورِ عین
زانو پہ میرے کاٹا گیا ہے سر حسینؑ

زہراؑ ہے میرا نام فلک کی ستائی ہوں
میدانِ کربلا سے ترے ساتھ آئی ہوں

گردن میں باہیں ڈال کے زینبؑ نے یہ کہا
لشکر ہمارے بھائی کا سب قتل ہو گیا
۱۳
آماں اٹھائے ظلم جو ہم نے بیاں ہو کیا
یاں تک کہ چھ مہینے کا بچہ نہیں بچا

اُمڈی تھیں فوجیں آپ کے اک نورِ عین پر
لاکھوں کا تھا یورش تنِ تنہا حسینؑ پر

ناوک تھے اس قدر تنِ مجروح پر لگے
تیروں پہ قتلگہ میں معلق پڑے رہے
۱۴
جب داہنے عذار کے بل خاک پر گرے
پہنچے زمیں پہ شمر ستمگر کے بوجھ سے

لوگوں کے منہ کو آئے جگر دل اُلٹ گئے
دب دب کے اور زخمِ تنِ شاہ پھٹ گئے

Presented by www.ziaraat.com

کس طرح سے بیاں ہو سکنا حسینؑ کا
حسرت سے سوئے خیمہ وہ تکنا حسینؑ کا
۱۵
وہ اپنے ہاتھ پاؤں پٹکنا حسینؑ کا
وہ شدت عطش سے پھڑکنا حسینؑ کا

لب کھولے وقتِ تشنہ دہانی حسینؑ نے
پایا نہ ایک بوند بھی پانی حسینؑ نے

لاشہ بھی دشت ظلم میں پامال ہو گیا
ملبوس چاک چاک تو اعدا نے لے لیا
۱۶
نیزے پہ بھی چڑھا سرِ فرزند مصطفےٰ
غسل و کفن نہ بیکس و مظلوم کو دیا

مرثیہ
جاہے یہ خاک اڑانے کی اور شور و شین کی
اب تک لحد بنی نہیں میرے حسینؑ کی
نمبر ۲۶

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ
۱
اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ

بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

اوجاڑ ماریہ میں ہو گیا چمن میرا
ہوا شہید ہر اک شیر صف شکن میرا
۲
بچھڑ گیا علی اکبرؑ سا گلبدن میرا
پڑا ہے بھائی بیاباں میں بے کفن میرا

نبیؐ کی آل کو اہل جفا نے لوٹ لیا
ہمارے کنبہ کو رن میں قضا نے لوٹ لیا

ہمارے پیارے کو مہمان بلا کے مارا ہے
ہر اک شہید جفا تشنہ لب سدھارا ہے
۳
علیؑ کے لال کا خنجر سے سر اتارا ہے
ہر ایک گل سا بدن رن میں پارہ پارہ ہے

چمن پہ فاطمہؑ کے آ گئی خزاں افسوس
نشانِ مرتضویؑ کا مٹا نشاں افسوس

Presented by www.ziaraat.com

ہماری تھی جو بضاعت اُجڑ گئی ہے ہے
ہماری زیست کی صورت بگڑ گئی ہے ہے
۴
بہن حسینؑ سے رن میں بچھڑ گئی ہے ہے
اک اور تازہ مصیبت پہ پڑ گئی ہے ہے

بندھے ہیں ہاتھ منہ اپنا چھپا نہیں سکتی
یہ حکم ہے کہ زباں بھی ہلا نہیں سکتی

سوار اونٹ پہ ہیں اور رد انہیں پہ ہے
گذرتے ہیں ہمیں فاقوں پہ فاقے اونٹوں پر
۵
چھپائے رہتے ہیں بالوں سے منہ کو شام و سحر
یہ ضعف ہے کہ غش آجاتا ہے ہمیں اکثر

جو چادریں بھی کوئی رحم کھا کے دیتا ہے
تو شمر آکے اُسی وقت چھین لیتا ہے

یہ بین کرتی تھی اُس شہ پہ زینبِ دلگیر
پکڑ کے ہاتھوں سے دل کو تڑپ گئی ہمشیر
۶
قریب اونٹ کے لایا لعیں سرِ شبیرؑ
پکاری بھائی بچالو ہمیں کسی تدبیر

تمہارے مرنے سے ایذا اٹھانی ہے زینبؑ
لعیں کے سامنے سر ننگے جاتی ہے زینبؑ

سکینہؑ بولی کہ اماں بتاؤ میں قرباں
پکارا شاہ کا سر تم کو باپ کا نہیں دھیان
۷
یہ کس کے سر سے پھپی بات کرتی ہیں اس آں
بس اتنے روزوں میں ہم کو بھلا دیا ماں جاں

خبر نہیں تمہیں کس بھوکے پیاسے کا سر ہے
لہو میں غرق نبیؐ کے نواسہ کا سر ہے

سکینہؑ بابا نے تب ہاتھ جوڑ کر یہ کہا
کہ مجھ ستم زدہ نے تھا نہ تم کو پہچانا
۸
معاف ہو مری تقصیر اے مرے بابا
ورم سے آنکھوں کے مجھ کو نہ کچھ دکھائی دیا

طمانچے شمر کے کھائے ہیں بارہا میں نے
رسن سے ظلم کی بندھوا دیا گلا میں نے

Presented by www.ziaraat.com

پھر آئی سر سے ندا جو ستم ہوا تجھ پر
لئے تھے شمر نے کانوں سے جب ترے گوہر
۹
اے میری لاڈلی نیزے کو دیکھتا تھا پدر
تڑپ رہی تھی ہماری بھی روح نیزے پر

رواں تھے اشک نہ تجھ کو قرار آتا تھا
سناں پہ مجھ کو بھی غش بار بار آتا تھا

یہ کہہ رہا تھا سر شہ اور اشک تھے جاری
قریب بانوئے مضطر کے لایا اک ناری
۱۰
سر اور نیزہ سا نیزے پہ لایا اک ناری
پکاری رو رو کے اسکو یہ درد کی ماری

اے میرے لال مرے بیکفن حزیں اصغرؑ
سناں پہ چڑھ کے اب آئے مرے قریں اصغرؑ

اے میرے راحت جاں تیرے پر کیا مسکن
سر سناں لیئے پھرتے ہیں دربدر دشمن
۱۱
پڑا ہے خاک پہ لاشہ طمانہ گور و کفن
ہمکے گود میں آجاؤ میرے رشک چمن

غم فراق میں منھا آنسوؤں سے دھوتی ہوں
تمہارے واسطے میں صبح و شام روتی ہوں

پدر کے بعد بتاؤ کہ تم پہ کیا گذری
زمیں سے بھی نہ تری لاش ابھی اٹھی ہوگی
۱۲
تمہاری ننھی سی میت کو کس نے ایذا دی
پھرائی حلق پہ میت کے کس لعین نے چھری

لحد ملی نہ تجھے ہائے اے پسر افسوس
لعین نے کاٹ لیا تن سے سر ترا افسوس

یہ دودھ باچھوں میں کیسا بھرا ہوا مرے لال
اٹے ہیں خاک میں تیرے یہ گورے گورے گال
۱۳
لہو سے تر ہے کس طرح یہ جھنڈولے بال
دہن کھلا ہے کہ مرنے میں تشنگی ہے کمال

کیا نہ خوف رسول خدا لعینوں نے
غضب ہے لاش پہ بھی کی جفا لعینوں نے

حیران ہوا یہ دیکھ کے مختارِ خوشخصال
یہ تو سرِ حسینؑ ہے رشکِ مہ کمال
پھر دیکھا غور سے تو یہ کرنے لگا مقال
ہے ہے شہید ہو گیا کیا فاطمہؑ کا لال
۱۵

کیا کیا تھیں حسرتیں دلِ اندوہناک میں
ارمان میرے مل گئے سب ہائے خاک میں

دریا بہا کے آنکھوں سے اس دم وہ باوفا
آقا کے سر سے لپٹا بصد نالہ و بکا
سر پٹیا جا کے نزد سرِ شاہِ کربلا
منہ رکھ کے اس گلوئے بریدہ پہ یہ کہا
۱۶

مرثیہ نمبر ۲۴

حاضر ہوں اس غلام سے کوئی تو کام لو
ناچیز اس غلام کا آقا سلام لو

نمازِ عصر کو جب شاہ نے تمام کیا
تباہ خیمۂ سلطانِ تشنہ کام کیا
جدا بدن سے لعیں نے سرِ امام کیا
حرم کو اونٹوں پہ بٹھلا کے قصدِ شام کیا
۱

سرِ حسینؑ چلا عترتِ رسولؐ چلی
اُدھر حلو میں علیؑ اور ادھر بتولؑ چلی

حرم کو اہلِ جفا راہ میں ستاتے تھے
کبھی مریض پہ دستِ جفا اٹھاتے تھے
سرِ حسینؑ کبھی نیزے سے گراتے تھے
یہ ٹوک ٹوک کے رہگیروں کو سناتے تھے
۲

اسیر ہے یہ نبیؐ کے وزیر کا کنبہ
برہنہ سر ہے جنابِ امیرؑ کا کنبہ

جب ایک روز کے رستہ پہ شہرِ شام رہا
اسیروں کو بھی برابر بٹھا دیا اک جا
مقیم شب کو ہوئے ایک قریہ میں اعدا
کہا کہ شام میں کل ہو گا داخلہ سب کا
۳

سنا جو داخلہ شام تھرتھرانے لگے
جبیں پہ خاک حرم شام سے لگانے لگے

کہو تو حال کچھ اے میرے یوسفِ ثانی
یہ کیسی ظالموں نے کی تمہاری مہمانی
۱۴
پیو گے دودھ دیا تم نے پی لیا پانی
گلا بھی کٹ گیا سر بھی کٹا مرے جانی

تمہارے درد جدائی نے مار ڈالا ہے
ترے فراق نے گھر سے ہمیں نکالا ہے

کبھی یہ ماں تو نہ یاد آئی ہو گی اے دلبر
کہیں ڈرے تو نہ جنگل میں میرے رشکِ قمر
۱۵
کہو تو سوتے ہو تم شب کو کس کی چھاتی پر
بتاؤ دادی نے کیا کیا دیا تمہیں اصغر

پدر کا ساتھ دیا ہم سے منہ کو موڑ گئے
کھلے سر اونٹ پہ پھرنے کو ہم کو چھوڑ گئے

اے میرے راحتِ جاں ہو یہ ماں ترے قرباں
مجھے بھی پاس بلا لے یہ ماں ترے قرباں
۱۶
اے میرے ہنسلیوں والے یہ ماں ترے قرباں
اے میرے گھر کے اجالے یہ ماں ترے قرباں

مرثیہ نمبر ۲۷

گلے پہ تیر ستم کھا کے مر گئے بیٹا
ہماری گود کو ویران کر گئے بیٹا

جب بعد عصر کٹ گیا تن سے سر امام
مقتل میں ابن سعد نے شب بھر کیا مقام
۱
لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
ہنگام صبح شام کو راہی ہوئے تمام

سردار کارواں سر شاہ امم بنا
اور سوئے شام جانے کو نیزہ قدم بنا

راہی تھے ملک شام کو اعدائے بدگہر
بلوا کے باغبانوں کو کہنے لگا عمر
۲
اک باغ نو دمیدہ پڑا راہ میں نظر
تعمیر کس نے باغ کیا اس مقام پر

ہر ایک باغباں نے کہا اس بلید سے
یہ باغ تو لگا یا ہے حکم یزید سے

اس باغ سے یزید کا تھا بس یہ مدعا یاں شب کو رہ کے جشن کی محفل کریں بپا	۳	جب فتح کر کے شام کو لشکر پھرے مرا اک دن میں کام ہم نے مہینوں کا ہے کیا
تیار بھی ہنوز نہ یہ بوستاں ہوا اور کربلا میں باغ پیمبرؐ خزاں ہوا		
یہ باغ غیر کا نہیں سمجھو تم اپنا گھر پر تیری طبع ہوگی شگفتہ نہ اے عمر	۴	چاہو اسی چمن میں ہو شب باش آن کر یعنی ابھی نہ گل ہے نہ ہے ثمر
وہ بولا خیر شب کو میں سوؤنگا چین سے دل تو مرا شگفتہ ہے قتل حسینؑ سے		
پھر بولا باغبانوں سے کچھ دل میں سوچ کر شاخوں میں سر شہیدوں کے لٹکا دو سر بسر	۵	یہ باغ نو دمیدہ ہے گو بے گل و ثمر ہونگے گل و ثمر سے بھی لائق زیادہ تر
ترتیب جشن فتح سے دے کر سکان کو بس اس روش سے دیکھئے اس بوستاں کو		
القصہ باغیوں نے کیا باغ میں مقام زہراؑ کی روح کہتی تھی کیوں چرخ نیں خام	۶	شاخوں میں سر شہیدوں کے لٹکا دیئے تمام ماتم میں آل فاطمہؑ عشرت میں اہل شام
تجویز میرے دل کو کیا داغ کے لئے زہراؑ کے پھول توڑے ہیں اس باغ کے لئے		
راوی نے یہ لکھا ہے کہ میں نے جو کی نظر خورشید کے قریں گل خورشید کا گذر	۷	اصغرؑ کا اور حسینؑ کا اک شاخ پر تھا سر پھر پھر کے دیکھتا تھا سر شاہ بحر و بر
اور زیر شاخ پیٹ کے زہراؑ تو روتی تھی دونوں سروں پہ روح علیؑ صدقہ ہوتی تھی		

Presented by www.ziaraat.com

اک شاخ میں سرِ علی اکبرؑ تھا آشکار
لٹکا تھا اک طرف سرِ عباسِ نامدار ۸
دکھلا رہا تھا صاف گلِ تازہ کی بہار
زینبؑ کے نونہالوں کے سر دونوں غنچہ دار

وہ دو نو خدیہ سبطِ جنابِ رسولؐ کے
چھوٹے بڑے وہ پھول ریاضِ بتولؑ کے

بے فصل اس چمن میں ہوا موسمِ بہار
ہر اک سرِ بریدہ کا تھا فیض آشکار ۹
بے میوہ ہر شجر ہوا اک دم میں میوہ دار
گردن تھی شاخ شاخ کی آساں سے زیرِ بار

حورانِ خلد چار طرف اشکبار تھیں
شاخوں پہ بلبلوں کی طرح بیقرار تھیں

ناگہ عمر پکارا کہ اہلِ حرم کو لاؤ
کیا باغ تازہ پھولا ہے مژدہ انھیں سناؤ ۱۰
ان کو بھی اس چمن کا تماشا ذرا دکھاؤ
پھر تو یہ قیدیوں کو تقیدؔ تھی جلد آؤ

آیا چمن میں کنبۂ شہ مشرقین کا
زنجیر پہنے سرو خراماں حسینؑ کا

میں کیا کہوں یہ رد کا اس دم ہوا جو حال
شاخوں میں تو شہیدوں کے سر پھول کے مثال ۱۱
دل سب کا ہو گیا دشِ سبزہ پائمال
سنبل کی طرح بی بیاں کھولے تھیں کھلے بال

سب مثلِ عندلیب قفس نالہ کش ہوئیں
داغِ غریبانہ سے کہا اور غش ہوئیں

آئے جو باغ میں حرمِ حضرتِ رسولؐ
اے چرخ اس جفا سے ہوا کیا تجھے حصول ۱۲
بولے فلک کو دیکھ کے وہ بیکس و ملول
یہ باغ ہائے اور یہ خیر النساؑ کے پھول

تو نے چمن نبیؐ کا تو برباد کر دیا
ویران تھا یہ باغ سو آباد کر دیا

Presented by www.ziaraat.com

جس شاخ پر لٹکتا تھا سبطِ نبیؐ کا سر
پھیلا کے ننھے ہاتھ پکاری بچشمِ تر
۱۳
بانی سکینہؑ اس کے تلے آئی دوڑ کر
گیسو تمہارے شاخ سے میں کھولدوں پدر

کیوں بابا جان گود میں بیٹی کے آؤ گے
یا آج بھی جدائی سے ہم کو رلاؤ گے

رستہ میں تو سکینہؑ کو تم نے کیا نہ پیار
اب آ کے گود میں کہ مرا دل ہے بیقرار
۱۴
ہم اونٹ پر سوار تھے تم نیزے پر سوار
بابا تمہاری خون بھری شکل پر نثار

بیٹی کے پاس آؤ پیمبرؐ کا واسطہ
اصغرؑ کا واسطہ علی اکبرؑ کا واسطہ

اکبرؑ کی دی قسم جو سکینہؑ نے ایکبار
آیا یتیم بیٹی کے کرتے میں بے قرار
۱۵
تھرا یا شاخ پر سرِ شبیرؑ نامدار
اور دی صدا کہ کم نہ سمجھنا ہمارا پیار

اب بھی اُسی طرح سے میں تم پر نثار ہوں
پر بس میں ظالموں کے ہوں بے اختیار ہوں

ناگاہ سر کے لینے کو شمرِ لعیں چلا
ظالم نے ہاتھ دوڑ کے اسکا پکڑ لیا
۱۶
ڈر کے سکینہؑ ماں کی طرف دوڑی ننگے پاؤں
ناداں زمیں پہ ٹوٹ گئی اور یہ کہا

ناحق نہ سر پہ خون مرا اے لعیں لے
اچھا تو مجھ سے سر مرے بابا کا چھین لے

لے دیتی ہوں علیؑ کی دوہائی میں بے پدر
توڑا ہے تیرے باغ کا کیا کچھ گل و ثمر
۱۷
پکڑا ہے تو نے ہاتھ مرا کس قصور پر
دکھلا لے سب کو یہ تو ہے میرے پدر کا سر

میوہ نہیں لیا ہے ترے بوستان کا
کرتے میں میرے سر ہے مرے بابا جان کا

Presented by www.ziaraat.com

یہ تو وہ کہہ رہی تھی گھر کتا تھا وہ لعین
زینبؑ پکاری تم جا ذرا ای عدو دیں ۱۸
وہ سر کو مانگتا تھا یہ ضد کرتی تھی نہیں
بچوں کی ضد جہاں میں ہے مشہور یا نہیں

اک دم کے بعد آ کے یہ سر مجھ سے لیجیو
ورنہ جو ظلم چاہیو اس پر تو کیجیو

یہ نا سمجھ ہے باتوں پہ اسکی نہ کر خیال
اس کا منانا ہم کو بھی اس وقت ہے محال ۱۹
بچوں کے تو بچلنے کا سب جانتے ہیں حال
اک تو یتیم دوسرے ناداں خرد سال

رہنے دے سر پدر کا اسی کے تو ہاتھ میں
بابا سے یہ تو روٹھتی تھی بات بات میں

ضد اس کی تیرے خوف سے ہوتی چلی ہے کم
لے دونگی میں تو اس سے سر سیدؑ امم ۲۰
اور ہم کو بھی نہ دیگی جو سر یہ اسیر غم
پھر ہم کبھی نہ بان سفارش نہ کھولیں گے
ماریگا بھی تو اس کو تو کچھ ہم نہ بولیں گے

وہ بولا میں تو لونگا ابھی سر یہ چھین کر
بانوؑ پہ بیکسی سے سکینہؑ نے کی نظر
وہ بولی واری ضد نہ کرو دھیان ہے کدھر ۲۱
قربان جاؤں دیدو سر سیدؑ البشر

کھائی طمانچے اور نہیں اس سے ڈرتی ہو
کیا باپ جیتا بیٹھا ہے جو ناز کرتی ہو

سمجھا رہی تھی بیٹی کو بانوئے خستہ جاں
مارا طمانچہ شمر نے بیکس کو ناگہاں
اور چھین لے گیا سر مولائے بیکساں ۲۲
آنسو سر حسینؑ کے آنکھوں سے تھے رواں

مرثیہ گذرا لال فاطمہؑ کی روح پاک پر
نمبر ۲۸ تھرا کے گر پڑا سر عباسؑ خاک پر

Presented by www.ziaraat.com

جب حرم قلعۂ شیریں کے برابر آئے
کہا شیریں نے کہ ارمانِ دلی بر آئے
۱
غل ہوا کعبہ سے مولا مع لشکر آئے
مرے مولا مرے سلطان مرے سرور آئے

نورِ حق شانِ خدا قدرتِ باری دیکھو
جاؤ لوگو مرے آقا کی سواری دیکھو

حیدری صف میں حسینی علم آتے ہوں گے
نوبتی داخلہ کے طبل بجاتے ہوں گے
۲
ہاشمی دبدبہ ہاشم کا دکھاتے ہوں گے
خضر اس قافلہ میں پانی پلاتے ہوں گے

دل کو نورِ رخِ مولا سے تسلی ہوگی
کوہ پر طور کے مانند تجلی ہوگی

جن سے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہیں
جن کا گھر عرش پہ ہے وہ مرے گھر آتے ہیں
۳
جن کا معدن ہے نجف میں وہ گہر آتے ہیں
یہ خبر اس کو نہ تھی نیزوں پہ سر آتے ہیں

کہہ رہی تھی کہ چراغِ حرمین آتا ہے
اے مسلمانو مبارک کہ حسینؑ آتا ہے

میری بی بی کی امیرانہ سواری ہوگی
مسندِ نور پہ کرسی کی وہ پیاری ہوگی
۴
ناقہ پہ عرش کے مانند عماری ہوگی
گہنا سب تحفہ تو پوشاک بھی بھاری ہوگی

بیرقیں نوری ہاتھوں میں کشادہ ہوں گی
فوجیں حوروں کی سواری میں پیادہ ہوں گی

بی بی گودی میں سکینہؑ کو بٹھائے ہوگی
چھاتی سے اصغرِ ناداں کو لگائے ہوگی
۵
چاند سے ٹکڑوں کو دامن میں چھپائے ہوگی
دونوں پر گوشہ چادر کو اڑھائے ہوگی

یہ نہ معلوم تھا وارث نہیں اصغر بھی نہیں
تاج و مسند کہاں برقع نہیں چادر بھی نہیں

Presented by www.ziaraat.com

تھا خیال اسکو کہ چوگرد تو یاور ہوں گے
گھوڑوں پر ناقۂ زینبؑ کے برابر ہوں گے

۶

بیچ میں لشکرِ اسلام کے سرور ہوں گے
پردہ محمل کا سنبھالے علی اکبرؑ ہوں گے

واں نہ محمل تھا نہ حشمت تھی نہ زیبائی تھی
سر شبیرؑ کے ہمراہ بہن آئی تھی

سنتی ہوں قاسمؑ و اکبرؑ کی ہوئی ہے شادی
دونگی اس بیاہ کی میں نذر مبارکبادی

۷

دولھا آقا کا بھتیجا دلہن آقازادی
یہ نہ تھا علم کہ شادی میں ہوگی بربادی

گونگٹ الٹا جو دلہن نے یہ تماشا دیکھا
بیاہ کے تخت پہ نوشاہ کا لاشا دیکھا

شوکتِ آمدِ سادات کا سن سن کے بیاں
اور مدارات کا شیریں نے کیا یاں ساماں

۸

مرد و عورت ہوئے قریہ سے زیارت کو رواں
فرش آنکھوں کو کیا جھاڑ کے پلکوں سے مکاں

ظرف دھو دھو کے رکھے آب و غذا کی خاطر
کھانے تیار کئے آلِ عباؑ کی خاطر

مسند آراستہ کی سبط پیمبرؐ کے لئے
جھولا ڈالا ان میں علی اصغرؑ کے لئے

۹

کشتیاں ہدیہ کی ذریتِ حیدرؑ کے لئے
لاکے گلدستہ برابر چنے اکبرؑ کے لئے

جام شربت کے بھرے ابن حسنؑ کی خاطر
گہنا پھولوں کا منگایا دلہن کی خاطر

روکدی سامنے دروازہ کے پردہ کی قناتیں
صاحبو جوڑ کے ہاتھوں کو میں کہتی ہوں یہ باتیں

۱۰

اور چلائی یہ ہمسایوں کو وہ خوش ذات
جب اترنے لگیں ساداتِ رفیع الدرجات

پاؤں مردوں کا نہ دروازوں سے بڑھنے دینا
اپنے لڑکوں کو بھی کوٹھے پہ نہ چڑھنے دینا

Presented by www.ziaraat.com

دفن زہرا کی تو تم نے بھی سنی ہوگی خبر
ساتھ تابوت کے مردوں میں غضب تھے حیدر
لونڈیاں رات کو نکلی تھیں جنازہ لے کر
یا حسینؑ اور حسنؑ پیٹتے تھے سینہ و سر ۱۱

اگر پڑی صبح کو چادر جو سر زینبؑ سے
شمس طالع نہ ہوا چرخ پہ حکم رب سے

ناگہاں راہ میں برپا ہوا شور ماتم
دیکھنے کو جو گئے تھے حشم شاہ امم
سن کے منہ فق ہوا دل ہل گئے تھرائے قدم
دہ زن و مرد پھرے خاک اڑاتے باہم ۱۲

سخت بے چین ہوئی طالب آرام حسینؑ
دل پہ انگشت شہادت سے لکھا نام حسینؑ

کہا شوہر سے خبر لا کہ یہ غل ہے کیسا
رونے والوں کو مری سمت سے جا کر سمجھا
کس پہ آفت پڑی گھر کس کا لٹا کون مرا
بدگمانی نہ کرو آتا ہے ابن زہراؑ ۱۳

یہ محل شکر کا ہے وقت مناجات کا ہے
داخلہ آج برآرندۂ حاجات کا ہے

عقدے کھل جائیں گے جب ہونٹ ہلائیں گے حسینؑ
اگر کوئی پیارے سے بچھڑا ہو ملائیں گے حسینؑ
مر گیا ہوگا جو کوئی تو جلائیں گے حسینؑ
جام صحت کے مریضوں کو پلائیں گے حسینؑ ۱۴

ایک شبیر کو اللہ نے کیا کیا بخشا
رخ یوسفؑ کف موسیٰؑ دم عیسیٰؑ بخشا

ایک عورت نے یہ باہر سے پکارا ناگاہ
گھر کا گھر ہو گیا خاتون قیامت کا تباہ
اری شیریں ترے ارمان ملے خاک میں آہ
وارث آل نبیؐ مر گیا انا للہ ۱۵

ہم زیارت کو گئے تھے سو یہ محشر دیکھا
لے تری حضرت زینبؑ کو کھلے سر دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

بے تحاشا وہ یہ کہتی ہوئی دوڑی باہر
کون زینبؑ جسے دیکھ آئی ہے تو ننگے سر
خاک منہ میں ترے کس منہ سے یہ دیتی ہے خبر
وہ پکاری کہ حسینؑ ابن علیؑ کی خواہر

۱۶

اک فقط میں ہی نہیں دیکھ کے سب آئے ہیں
ریسماں باندھ کے شانوں میں عدو لائے ہیں

جس کا بابا ہے علیؑ شیر خدا وہ زینبؑ
جس کا اک بھائی ہے شاہِ شہدا وہ زینبؑ
جس کا جد فخر رسولاں ہے وہ زینبؑ
جس پہ تھے شبّرؑ و شبیرؑ فدا وہ زینبؑ

۱۷

مرثیہ

اور زینبؑ نہیں حاشا یہ نبیؐ زادی ہے
بھائی مارا گیا اللہ سے فریادی ہے

نمبر ۲۹

جب کہ شیریں نے سنا سیّد والا آئے
اُٹھ کے شوہر کو پکاری مرے آقا آئے
لے مبارک ہو شہ شیرب و بطحا آئے
عید ہے آج مرے گھر مرے مولا آئے

۱

قلعہ روشن ہے شہ جن و بشر آتے ہیں
عرش اعظم کے ستارے مرے گھر آتے ہیں

دھیان رکھنا کہ جب آ پہنچے سواری حرم
آنے پائے نہ سرِ بام کوئی نامحرم
بندوبست اُن کے اُترنے کا بہت ہو مُحکم
دخترِ فاطمہؑ ہے فخرِ جنابِ مریمؑ

۲

پردہ رو کے ہوئے عباس علی آئیں گے
آپ حضرت اُنھیں محمل سے اُتروائیں گے

یہ سخن سُن کے گیا شوہر شیریں باہر
آپ والا ں میں فرش اُس نے کیا زیبا تر
گھر کو آراستہ کرنے لگی وہ نیک سیر
قلب مومن کی طرح صاف کیا سارا گھر

۳

ابن زہراؑ کی جگر دل میں جو پائی اُس نے
صدر میں مسند شبیرؑ بچھائی اُس نے

Presented by www.ziaraat.com

کثرتِ شوق سے تھا دل کو نہ شبیر کے قرار
کام میں ساتھ جو پھرتی تھیں کنیزیں دو چار
تھی کبھی بام پہ در پر کبھی دہ خوش کردار
بولتا کوئی تو کہتی تھی یہ اُس سے ہر بار
۴

جلد دیکھو کوئی ناقہ کی عماری آئی
در پہ شاید مرے آقا کی سواری آئی
۴

عورتیں کہتی تھیں سُن سُن کے یہ شبیر کے کلام
کہتی تھی وہ بادب کیجیو جھک جھک کے سلام
ہم کو ہے شوقِ قدم بوسیٔ ہمشیر امام
تم کو چپکے سے بتا دُوں گی میں اک ایک کا نام
۵

میری بی بی ہیں یہ میں قدموں پہ گروں گی جن کے
ہوں گی زینبؑ وہی ہیں گرد پھروں گی جن کے
۵

اُتری یہ کہتے ہوئے کوہ سے شبیر ناگاہ
سب نے دیکھے ہوئے کوہ سے شبیر ناگاہ
غور سے تم کے جو کی چار طرف اُس نے نگاہ
دور سے اُس کو نظر آئے علمہائے سیاہ
۶

غم کا سامان ہے یہ دیکھ کے آنکھ اُٹھا کر دیکھا
دامنِ کوہ میں اُترا ہوا لشکر دیکھا
۶

بولی گھبرا کے وہ لوگو کوئی دیکھو تو بغور
یہ تو ہے صاف سپاہِ حسد و کینہ و جور
مطلقاً اُن میں جوانانِ عرب کے نہیں طور
فوجِ شبیرؑ کہاں یہ تو ہے لشکر کوئی اور
۷

اُن کو دکھلا دو مجھے جس کی طلب گاری ہے
علمِ سبز ہے نے خیمۂ زنگاری ہے
۷

دل کچھ اس وقت پریشاں ہے خدا خیر کرے
مضطرب تن میں مری جاں ہے خدا خیر کرے
پیشِ ہیں شکلوں کا طوفاں ہے خدا خیر کرے
یہ تو کچھ اور ہی ساماں ہے خدا خیر کرے
۸

خبر سبطِ نبیؐ دیکھیے کیا آتی ہے
میرے کانوں میں تو رونے کی صدا آتی ہے
۸

Presented by www.ziaraat.com

سب کو تشویس ہوئی سن کے یہ شبیر کا بیان
سب سے پوچھا پہ نہ پایا علم دیں کا نشاں
۹
اک کنیز آئی گئی اُترے تھے وہ دو جہاں
چاند سے سر نظر آئے کئی بالائے سناں

گرد تلواریں لئے فوج ستم کو دیکھا
ننگے سر قافلۂ اہل حرم کو دیکھا

اشک آنکھوں میں بھرے واں سے پھری وہ عمگیں
آپ سچ کہتی تھیں بی بی یہ تو ہے لشکر کیں
۱۰
اور اظہار کیا آکے یہ شبیر کے قریں
عمر سعد ہے اور فوج یزید بیدیں

کربلا ہے کوئی جاؤ اُن سے یہ سب آتے ہیں
کسی سردار کا سر کاٹ کے لے جاتے ہیں

حال اس طرح کا دیکھا ہے کہ ٹکڑے ہے جگر
غرق خوں نیزوں کی نوکوں پہ ہیں لٹکے ہوئے سر
۱۱
ہائے معلوم نہیں یہ کہ لٹا کونسا گھر
زلفیں چہروں پہ لٹکتی ہیں ادھر اور اُدھر

بیکسی ان کی نہیں مجھ سے بیاں ہوتی ہے
پیاس سوکھے ہوئے ہونٹوں سے عیاں ہوتی ہے

بی بیاں خاک پہ بیٹھی ہیں حسین خوشرو
قتل وارث ہوئے اور رونے کے مانع ہیں عدو
۱۲
رُخ ہیں مٹی سے بھرے ماتھے پہ بہتا ہے لہو
ایک رسی میں ہے جکڑے ہوئے دونو بازو

آسماں ہلتا ہے اُن بی بیوں کے نالوں سے
منھ کوئی ہاتھوں سے ڈھانپے ہے کوئی بالوں سے

بی بی میں کیا کہوں بچے کئی دیکھے ہیں غریب
کہ نہ دشمن کی بھی اولاد کو یہ دن ہو نصیب
اُن میں اک دختر معصومہ کی حالت ہے عجیب
دیکھ آئی ہوں میں اسکو تو ہلاکت کے قریب

کئی دن کا ہے جو فاقہ تو سرکتی ہے وہ
باپ کے سر کو عجب یاس سے تکتی ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

اِک دلہن قید ہے اک تیرہ پہ دولہا کا ہے کرم
رشکِ خورشید بنا ہے تو بنی رشکِ قمر
یہ اِدھر یاس سے تکتی ہے وہ تکتا ہے اُدھر
رات کو عقد ہوا اور انڈ ہوئی وقتِ سحر

اپنی شادی میں چلن اُس نے نرالے دیکھے
چوتھی ماتم میں ہوئی قید میں چالے دیکھے

کوئی وارث نہیں بس ایک ہے لڑکا بیمار
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر کا بار
تپ سے دن رات پھپھکا کرتا ہے جس کا تن زار
آبلے تلوے میں اور آبلوں میں دشت کے خار

شان چہرے سے یتیمی کی عیاں ہوتی ہے
ہائے بابا جو وہ کہتا ہے تو ماں روتی ہے

سُن کے شیریں نے یہ شوہر کو پکارا ناگاہ
کیا قیامت ہوئی کیوں کرتے ہیں سب نالہ و آہ
قتل بے جرم ہوا کونسی اقلیم کا شاہ
کونسا گھر تھا لعینوں نے کیا جس کو تباہ

جلد بتلاؤ یہ فریاد و بکا کیسی ہے
ارے یہ ہائے حسینا کی صدا کیسی ہے

دور سے شوہر شیریں نے کہا پیٹ کے سر
رکن دیں ٹوٹ گیا لٹ گیا سادات کا گھر
فاطمہؑ سوگ میں ہیں پیٹ رہے ہیں حیدرؑ
مر گیا فاتحہ خوانِ لحدِ پیغمبرؐ

خلق میں فاطمہؑ کا گیسوؤں والا نہ رہا
چھپ گیا چاند زمانے میں اُجالا نہ رہا

ہائے بس سیدِ مظلوم کو مارا شیریں
تن سے سر شمر نے سجدے میں اُتارا شیریں
اسد اللہ کا گھر لٹ گیا مارا شیریں
ہائے شہزادہ ہوا قتل ہمارا شیریں

اُم کلثومؑ بھی ہے زینبؑ دلگیر بھی ہے
اسی لشکر میں سناں پر سرِ شبیرؑ بھی ہے

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے یہ داں سے چلی آگے جو وہ سینہ فگار
روکے چلائی کہ شہزادیو میں تم پہ نثار
۱۹
نظر آئی اُسے سادات کی بندی اکبار
واحسینا کی ہوئی آہِ پیمبرؐ میں پکار

بی بیاں دیکھ کے شیریں کو مجمل ہونے لگیں
دُھانپ کر منہ کو بندھے ہاتھوں سے سب رونے لگیں

پاس زینبؑ کے جو روتی ہوئی شیریں آئی
۲۰
دختر فاطمہؑ سر پیٹ کے یوں چلائی
میں تو جیتی رہی تم مر گئے ہے ہے بھائی
خوں بھری شکل کے قرباں یہ اماں جائی

مسکرا کر لبِ جاں بخش سے کچھ بات کرو
آؤ صدقہ گئی شیریں سے ملاقات کرو

جا پڑی سر کی طرف شہ کے جو شیریں کی نگاہ
۲۱
نظر آیا سرِ نیزہ فلکِ حسن کا ماہ
پہونچی اُس نیزہ کے نزدیک جو بانالہ و آہ
ہاتھ پھیلا کے یہ چلائی کہ ہے ہے مرے شاہ

خوں میں ڈوبا ہوا چہرہ نظر آیا مجھ کو
خوب صدقہ گئی دیدار دکھایا مجھ کو

حلق خنجر سے کٹا کر مرے گھر میں آئے
۲۲
لونڈی اُس وعدہ وفائی کی بھی صدقے جائے
راہ میں لوٹ گئے رنج سہے دُکھ پائے
سر پہ تلواریں لگیں تیر بدن پر کھائے

مرثیہ نمبر ۳۰

اب تلک دفن کا ساماں نہیں ہے آقا
ہے غضب سر ہے کہیں لاش کہیں ہے آقا

جب تیغ لبِ حسینؑ کی گردن پہ چل چکی
اور فوجِ شام گھوڑوں سے لاشے کچل چکی
آتش سے مسندِ شہ لولاک جل چکی
زینبؑ حرم سرا سے کھلے سر نکل چکی

چادر کسی کے پاس نہ تھی اژدھام میں
سیدانیاں اسیر ہوئیں فوجِ شام میں

Presented by www.ziaraat.com

رتبہ میں جو کہ خانۂ کعبہ سے تھا نہ کم
اونٹوں پہ بے عماری و ہودج چڑھے حرم
۲
اس خیمہ کو جلا دیا آتش سے ہے ستم
روئے نہ پائے لاشوں پہ بھی وہ اسیرِ غم

جو دستگیر خلق تھا وہ دستگیر تھا
پوتا علیؑ کا طوق درسن میں اسیر تھا

رانڈوں کو ساتھ لے کے چلے جو وہ اہلِ شر
لے چل خدا کے واسطے مقتل میں اے عمر
۳
زینبؑ پکاریں اونٹ سے سر پیٹ پیٹ کر
تا دیکھ لیں عزیزوں کے لاشوں کو اک نظر

آئیں گے پھر نہ لاش شہ مشرقین کو
سب مل کے ہم وداع تو کر لیں حسینؑ کو

سنتے تھے کب اسیروں کی زاری وہ بدشعار
پھر پھر کے دیکھتے گئے لاشوں کو سوگوار
۴
دم بھر ٹھہرنے پائی نہ اونٹوں کی واں قطار
زینبؑ پکارتی تھی کہ بھیا بہن نثار

کیونکر بلائیں لاشے کو دسترس نہیں
بس ہیں ستمگروں کے ہوں کچھ میرا بس نہیں

آئی حسینؑ کے تن بے سر سے یہ صدا
زینبؑ سے تب یہ کہنے لگا شمرِ بے حیا
۵
بھاتی تری اسیری و غربت کے میں فدا
بس رو چکی خموش ہو اب بنتِ مرتضیٰ

وہ سوگوار بھائی کو چلا کے رہ گئی
لاشِ حسینؑ خاک پہ تھرا کے رہ گئی

وہ قافلہ دمشق کی جانب ہوا رواں
رسی لئے تھے اونٹوں کی سجادؑ ناتواں
۶
نیزوں پہ سر شہیدوں کے سرخوں چکاں
ہے ہے حسینؑ کہتے تھے سر کھولے بی بیاں

بچے بھی ماں کی گودیوں میں بیقرار تھے
عابدؑ پیادہ پا تھے ستمگر سوار تھے

Presented by www.ziaraat.com

منزل پہ کس تعب سے پہونچتے تھے تا بہ شام
گرتے تھے جب تو لیتے تھے اٹھ کر علیؑ کا نام
۷
تھا ایک کوس ضعف کی شدت سے تا بہ شام
کہتی تھی ناتوانی کرو اب یہیں مقام

دم رک گیا جو طوق سے گھبرا کے گر پڑے
کانٹا چبھا تو خاک پہ تھرا کے گر پڑے

بی بی کو اک گھڑی کسی منزل پہ تھا نہ چین
اصغرؑ کے غم میں پچھلے پہر کرتی تھی یہ بین
۸
رہتا تھا تا بہ صبح بپا شور یا حسینؑ
جنگل میں کس طرح سے رہا میر انور عین

کس کو سلاؤں سینے پہ اے ماہ تم نہیں
اترا ہے دودھ چھاتی میں اور آہ تم نہیں

کرتا ہے اب یہ راوی شیریں سخن بیاں
فوج امیر شام فرو کش ہوئی وہاں
۹
پہونچا قریب قلعۂ شیریں وہ کارواں
تھک کر زمیں پہ گر پڑے سجادؑ ناتواں

اس قلعہ میں اتر کے حرم نوحہ گر ہوئے
نیزوں پہ نصب پھر وہ شہیدوں کے سر ہوئے

شیریں کو تھا جو آٹھ پہر شاہ کا خیال
زخمی ہے سر سے تا بہ قدم شاہ خوشخصال
۱۰
اس طرح خواب میں نظر آیا اسے جمال
اصغرؑ کی نعش گود میں کپڑے لہو سے لال

زخمی گلا ہے تیغ سے پیشانی تیر سے
بوندیں لہو کی گرتی ہیں حلق صغیر سے

شیریں نے شاہ دیں کو نہ پہچانا مطلقا
حیرت سے شہ کو دیکھتی تھی سر سے تا بہ پا
۱۱
کہنے لگے تب اس سے یہ مظلوم کربلا
افراط زخم سے مرا نقشہ بدل گیا

صدمے جو ہم پہ گذرے اسے جانتی نہیں
میں ہوں حسینؑ تو مجھے پہچانتی نہیں

Presented by www.ziaraat.com

شبیریں قدم پہ گر کے پکاری کہ میں نثار
یہ حال کیا ہے آپ کا بادشاہِ باوقار

فرمایا تب حسینؑ نے با چشمِ اشکبار
۱۲
شبیریں سر کے گلے پہ چلی تیغ آبدار

کس سے کہیں جو پیاس کے صدمے اٹھائے ہیں
وعدہ کیا تھا تجھ سے تو ہم سر کے آئے ہیں

دشتِ بلا میں لٹ گیا سارا ہمارا گھر
یاں تک کہ قتل ہو گیا ننھا سا یہ پسر

زینبؑ اسیر ہے تجھے اس کی نہیں خبر
۱۱
بی بی ہے تیری فوجِ ستمگر میں ننگے سر

جس نے غنی کیا تھا تجھے وہ فقیر ہے
آزاد کرنے والی تیری خود اسیر ہے

شبیریں اٹھی جو دیکھ کے وہ خواب ہولناک
چھاتی پہ ہاتھ مار کے تڑپی بروئے خاک

شوہر پکارا آپ کو کرتی ہو کیوں ہلاک
۱۴
کیا سانحہ ہوا جو گریباں کیا ہے چاک

مرثیہ

جلّائی وہ کہ تختِ امامت الٹ گیا
ہے ہے ہمارے امام کا سر تن سے کٹ گیا

نمبر ۳۱/۱

محشر کی صبح آج نمایاں ہے شام میں
کنبہ شفیعِ حشر کا ہے ازدحام میں

سر ننگے روحِ فاطمہؑ ہے اہتمام میں
۱
خاصانِ ذوالجلال ہیں بلوائے عام میں

جبرئیلؑ کی خوزادیاں تشریف لائی ہیں
مشکل کشا کی بیٹیاں بندی میں آئی ہیں

ہیں بیچ میں کھلے ہوئے آلِ عبا کے سر
نیزوں پہ اُن کے گرد ہیں فوجِ خدا کے سر

بچوں کے سر پہ بزرگوں کے سر اقربا کے سر
روتے ہیں وارثوں کے سروں کو دکھا کے سر

سر رکھ کے زانو دُنیہ جو وارث کو روتے ہیں
ظالم سروں میں نیزوں کی نوکیں چبھوتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نیزوں پہ سر حسینؑ کا چمکتا ہے اک ہلال
اولاد والے کہتے ہیں اے ربِّ ذوالجلال

بکھرے ہوئے ہیں چاند سے منہ پر جھنڈ دیکھ بال
اس بے زبان کے خون کا کس نے لیا وبال

گردش میں ہائے ہائے یہ کس کا ستارہ ہے
اے کربلا میں کہتی تھی بانوؑ ہمارا ہے

ناگہ ہوا یزید کا دروازہ آشکار
تیغیں علم کئے ہوئے جلاد نابکار

حاضر نقیب و حاجب و دربان و چوبدار
مجرائی بے حساب تماشائی بے شمار

ایوان میں بھی رقص کا ساماں تمام تھا
بہر انتظار عترتِ خیر الانام تھا

بولے سب ایکبارگی آئے گناہ گار
جلاد و ہوشیار وہ آئے گناہ گار

آئے قصور وار وہ آئے گناہ گار
وہ آئے بے دیار وہ آئے گناہ گار

جب سے کہ آسمان خدا نے بنائے ہیں
آل رسولؐ آج ہی بندی میں آئے ہیں

رد کا عمر نے بڑھ کے علم کو سیاہ کو
اور ہنس کے دیکھا آلِ رسالت پناہ کو

مجرا پہ اجما کے کیا بارگاہ کو
آواز دی بنیرہ شیر الٰہ کو

ہاں ہاں مہار رد کنا اونٹوں کو تھامنا
اب ہے یزید کے درِ دولت کا سامنا

پہونچے مراد کو سفر اپنا تمام ہے
آگے تو آستانہ سلطان شام ہے

اترو اسیرو اترو ادب کا مقام ہے
دیکھو تو کیا جلال ہے کیا احتشام ہے

اس کی دلا میں عرش کو ہم نے ہلا دیا!!
گھر پنجتنؑ کا خاک میں بالکل ملا دیا!

Presented by www.ziaraat.com

سُننا یہ تھا کہ سب کے جگر پر چھری چلی
آنکھیں پھرا کے رہ گئیں بانو کی لاڈلی
۸
اونٹوں سے اُتریں بی بیاں کہہ کے یا علیؑ
روحِ حسینؑ کو ہوئی جنّت میں بے کلی

طاقت بدن کی گھٹ گئی اور ضعف بڑھ گیا
اوتر جو بے سہارے تو دم سب کا چڑھ گیا

سینہ میں دم ابھی نہ سمائے تھے بے غضب
گھبرا کے پوچھا بیبیوں نے تجویز کیا ہوا اب
۹
بولا عمر کہ مجلسِ حاکم میں ہے طلب
جو آئے ریسماں لئے ہاتھوں میں بے ادب

منظور ہے کہ روحِ علیؑ پھر ملول ہو
مجمع میں رو بکار سیئے آلِ رسول ہو

مظلومیت سے رو کے یہ مظلوموں نے کہا
بازار میں تو پھر چکے بے مقنع و ردا
۱۰
حاکم کی یہ خوشی ہے تو پھر عذر ہم کو کیا
آساں کرے گا مشکلِ دربار بھی خدا

حاضر ہیں لے چلو ہمیں گھر ہو لے چلو
سر پر نہیں حسینؑ جہاں چاہو لے چلو

کچھ اب بھی اوڑھنے کیلئے دو گے یا نہیں
اے ہوا پنے شہر میں یہ بھی حیا نہیں
۱۱
حاکم کا سامنا ہے سروں پر ردا نہیں
کیسے عرب ہو تم کہ حمیّت ذرا نہیں

سیّدانیوں کی کچھ تو مدارات چاہیئے
چادر بجائے ہدیہ دسوغات چاہیئے

وہ بولے اب قبول کوئی التجا نہیں
حاکم کے دشمنوں پہ ترحّم روا نہیں
۱۲
سب سے حیا ہے پر ہمیں تم سے حیا نہیں
مجرم کو احتیاجِ لباس و ردا نہیں

آلودہ وارثوں کے لہو سے جبیں تو ہے
چہروں پہ اور خاک لگاؤ زمیں تو ہے

Presented by www.ziaraat.com

بیبیں پکاریں سچ ہے حقیقت میں ہے یہی
وہ وقت ہے کہ ہم سے کنارہ کرے زمیں
۱۳
پیرا ہنا منہ تو خاک کے قابل بھی اب نہیں
پیوندِ خاک کیوں نہ ہوئے پیشِ شاہِ دیں

منظور ہے یہی کہ سروں پر ردا نہ ہو
سر ننگے ہی چلیں گے ہم اچھا خفا نہ ہو

پر اتنا ٹہر و دارثوں کے سر سے پوچھ لیں
دربار جانے کو علی اکبرؑ سے پوچھ لیں
۱۴
شاہِ امم کے فرقِ منور سے پوچھ لیں
عباسؑ ابنِ حیدرِ صفدرؑ سے پوچھ لیں

مردہ نہ سمجھو زندہ یہ حیدرؑ کے پیارے ہیں
مختار ہم نہیں ہیں یہ مالک ہمارے ہیں

نیزوں پہ نصب جتنے جو شہیدوں کے سر تمام
جلائی کیوں ذبیح خدا شاہِ تشنہ کام
۱۵
زینبؑ نے بڑھ کے بھائی کے سر کو کیا سلام
مرضی ہے کیا حضور کی کہتے ہیں کیا امام

دربار مٹ گیا تراخوں رن میں بہہ گیا
میرے لئے یزید کا دربار رہ گیا

نامِ حسینؑ سن کے جو بچے دہلتے ہیں
بولو حسینؑ بولو کہ اب دم نکلتے ہیں
۱۶
سجادؑ سر جھکائے ہوئے ہاتھ ملتے ہیں
آئی ندا کہ تم بھی چلو ہم بھی چلتے ہیں

مرثیہ
اس دم جو سر کھلے ہوئے دربار جاؤ گی
نمبر ۳۲/۲
امت کے بخشوانے کو محشر میں آؤ گی

شام میں جب حرم شاہِ شہیداں آئے
بے ردا منہ پہ کئے بال پریشاں آئے
عابدؑ اونٹوں کو لئے مثلِ شتر باں آئے

ہر طرف دھوم تھی سادات کے سر آتے ہیں
کوئی سیدانیوں کو قید کئے لاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہم کو معلوم ہوا لوگ ہیں اشرافِ عرب
اُس گھڑی کہنے لگی ہو کے مخاطب زینبؑ ۲
ہیں نبی فاطمہؑ نانا میں ہیں سادات کے سب
جدِ ہمارا ہے نبی حیدرِ کرار ہیں اب

نہ خطا ہم سے ہوئی ہے نہ گنہگار ہیں ہم
رجس سے پاک ہیں اور عترتِ اطہار ہیں ہم ؏

ایک مومن سرِ بازار کھڑا تھا اُس دم
سر لگا پیٹنے اور کہنے لگا ہائے ستم
اُس نے جب جانا کہ شبیرؑ کے ہیں اہلحرم
شام میں آتے ہیں قیدی حرم شاہ امم ۳

دیکھ انوہ کو مسرشرم سے نہوڑائے ہیں
سر کھلے روم کی بندی کی طرح آئے ہیں ؏

خاک پر پھینک دیا سر سے عمامے کو اُتار
گھر کے لوگوں نے جو روتا اُسے دیکھا یکبار
بھیڑ کو چیر کے گھر اپنے گیا وہ دیندار
سب لگے رونے کہا حال کرو کچھ اظہار ۴

بولا کیا تم سے کہوں آج میں گھبرایا ہوں
سر کھلے زینبؑ و کلثوم کو دیکھ آیا ہوں ؏

بیٹیاں اور بھویں رو کے کہیں اے بابا
بولا زینبؑ مری مخدومہ ہے بنتِ زہراؑ ۵
کون زینبؑ کہیں کچھ خیر ہے یہ کہتے ہو کیا
جس کا نانا ہے نبیؐ باپ علیؑ شیرِ خدا

بنتِ زہراؑ کو ستمگاروں نے ایذا دی ہے
سر کھلے شام کے بازار میں شہزادی ہے ؏

بیٹیاں رونے لگیں سن کے یہ مومن کا بیاں
وہ کہاں شام کہاں آئیں ہیں کس طرح یہاں
بولا میں کیا کہوں یارا نہیں جنبش ہے زباں ۶
کوفے میں حضرتِ شبیرؑ تو کام آئے ہیں
اہلِ کیں شام میں زینبؑ کو پکڑ لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کور ہو آنکھیں مری مجھ کو یہ معلوم نہ تھا
جو ہیں بازار میں غل سُن کے گیا دیکھوں کیا
۷
ہے سناں پر سرِ فرزندِ علیؑ واویلا
خون ہے منہ پہ بھرا سُرخ ہے سارا چہرا

ہونٹھ سوکھے ہوئے ہیں تشنہ لبی ظاہر ہے
چہرے سے شانِ رسولؐ عربی ظاہر ہے

پیش و پس اُس کے کٹے سر ہیں لہو میں سرشار
گل سے رخساروں پہ ہے حسن جوانی کی بہار
۸
کوئی بیٹا کوئی بھائی ہے کوئی شاہ کا یار
پیچھے پیچھے حرم شاہ ہیں اونٹوں پہ سوار

اہلِ عصمت پہ عجب سخت گھڑی آئی ہے
گرد انبوہ ہے اِک خلق تماشائی ہے

ایک لڑکی ہے کہ بلوے میں وہ گھبراتی ہے
ایک بی بی ہے کہ ہر دم اُسے بہلاتی ہے
۹
ایک دلہن ہے کہ نہایت ہی وہ شرماتی ہے
ایک بی بی ہے کہ غیرت سے موئی جاتی ہے

کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرے اصغرؑ ہے ہے
کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے علی اکبرؑ ہے ہے

یہ بیان کر کے لگا کھلنے پچھاڑیں یکبار
بیٹیاں رونے لگیں مار رہی دیوار سے مار
۱۰
چادریں باپ کے آگے دھریں سر پہ سے اُتار
اور کہا حضرتِ زینبؑ پہ یہ گھر ہے نثار

چادریں اپنی تو حاضر ہیں نہ تاخیر کرو
جلد انہیں پیشِ کشِ زینبؑ دلگیر کرو

ہم کو فرماؤ تو ہم ساتھ چلیں ننگے سر
چھوڑ دیں ان کو ہمیں قید کریں بداختر
۱۱
اُن پہ قربان ہوں اور جا کے گریں قدموں پر
ہائے ہم گھر میں ہوں بازار میں بنتِ حیدرؑ

لئے چلو ہم کو بھی زینبؑ کی زیارت کے لئے
لونڈیاں چاہیئے شہزادی کی خدمت کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

کوئی کہتی تھی کہ زینبؑ کے تصدق ہو گئی
کوئی کہتی تھی سکینہؑ کو میں پانی دوں گی
۱۲
کوئی کہتی تھی دلہن کے میں بلائیں لوں گی
کوئی کہتی تھی میں بانوؑ کے قدم چوموں گی

قید سے آلِ پیمبرؐ کو چھڑا دو بابا
سر کھلے ہم کو اُن اونٹوں پہ بٹھا دو بابا

چادریں لے کے غرض آیا وہ غمگین و ملول
نذر لایا ہوں خدمت میں اگر ہو قبول
۱۳
اور کہا حضرتِ زینبؑ سے کہ اے بنتِ بتولؑ
دیکھ کر چادروں کو رونے لگے آلِ رسولؐ

بولیں زینبؑ کہ نہیں چادریں درکار ہمیں
سر کھلے دیکھ چکے سب سرِ بازار ہمیں

دامنِ پاک کا زہراؑ کے ہے سایہ ہم پر
کرنے سے شام تلک آئے ہیں ہم ننگے سر
۱۴
بس ہے اک آیۂ تطہیر بجائے چادر
لطف باقی نہ رہا اب نہیں پردہ بہتر

رن میں مارے گئے پردے کے بٹھانے والے
چادریں لے گئے خیمہ کے جلانے والے

اُس گھڑی کہنے لگی فاطمہ کبریٰؑ رو رو
دیکھتے جلتے ہیں بلوے میں شملہ مجھ کو
۱۵
ایک چادر تو پھوپی جان مجھے دلوا دو
رو کے زینبؑ نے کہا تم پہ پھوپی صدقے ہو

مرثیہ نمبر ۳۴

اہلِ کیں سر نہ تمہیں آج چھپانے دیں گے
قید کر لائے ہیں چادر نہ اُڑھانے دیں گے

آمد ہے اہلِ بیتِ پیمبرؐ کی شام میں
سر پیٹتی ہے فاطمہؑ دارالسّلام میں
۱
گیسو کھلے ہوئے ہیں عزائے امام میں
زینبؑ یہ نوحہ کرتی ہے بلوائے عام میں

لوگو خبر کر دو مرے نانا رسولؐ کو
بلوے میں شمر لایا ہے بنتِ بتولؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

ناناتری نواسی کے سر پر ردا نہیں
عابدؑ غریب مرتا ہے تپ سے دوا نہیں
۲
اور اہل شام دیکھتے ہیں کچھ حیا نہیں
بیہوش ننھے بچے ہیں آب و غذا نہیں

دل سب کے کانپتے ہیں بدن تھرتھراتے ہیں
اب سامنے یزید کے سادات جاتے ہیں

ہیں اک رسن میں بارہ گلے وامصیبتا
بس میں ستمگروں کے چلے وامصیبتا
۳
روتے ہیں گودیوں کے پلے وامصیبتا
خاکِ عزا ہیں منہ پہ ملے وامصیبتا

مشکل قدم اٹھانا تھا اس اژدھام میں
یوں عترت نبیؐ گئی بلوائے عام میں

زینبؑ تڑپ کے اونٹ پہ کرتی تھی یہ بیاں
اونٹوں سے اتریو بیبیاں کہہ کہکے الاماں
۴
دربار میں طلب ہے مرے سادات ناگہاں
پیش یزید لے گئے ظالم کشاں کشاں

ساماں جشن عام تھا دربار عام تھا
اور رنگ سر حسینؑ کا کنبہ تمام تھا

مطرب ترانہ سنج تھے رقاص شادماں
حاضر وکیل روم و ختن باشکوہ و شاں
۵
پڑھتے تھے تہنیت کے قصیدے قصیدہ خواں
ہاتھوں پہ نذرِ فتح لئے خرد اور کلاں

چلاتی تھی بتول یہ ظلم شدید ہے
یارب ترے حسینؑ کے مرنے کی عید ہے

ناگاہ پڑھ کے شمر لعین نے کیا سلام
امیدوارِ خلعت و جاگیر ہے غلام
۶
بولا کہ اے امیر یہ شادی کا ہے مقام
حاضر ہیں سر شہیدوں کے اور عترت امام

بڑھ کر پکارا اثرہ کہ اپنا جگر ہے یہ
ہے ہم شبیہ خاص پیمبرؐ کا سر یہ

Presented by www.ziaraat.com

واللہ اس کے رنج و الم میں بصد بکا
یہ ذکر تھا کہ حشر کا سامان ہو گیا ۷
فرزند بو تراب بہتر جگہ گرا
گھبرا گیا یزید کہ یہ کیا غضب ہوا

دیکھا تو حرملہ بھی بہت شاد آتا ہے
سر ایک چھوٹے بچے کا ہاتھوں پہ لاتا ہے

ہے خونِ حلق حلق کے اوپر جما ہوا
باچھوں میں دودھ دونوں طرف بھرا ہوا ۸
ننھا سا منھ ہے پیاس کے مارا کھلا ہوا
سوراخ تیر ظلم گلے میں پڑا ہوا

اُس خون پر یزید نے جس دم نگاہ کی
اس سے بھی ضبط ہو نہ سکا رو کے آہ کی

بولا تبا کہ اس نے بھلا کی تھی کیا خطا
بچے پہ بھی نہ کھایا ترس تو نے بے حیا ۹
تو نے اِسے نشانہ کیا تیر ظلم کا
یہ ننھا سا گلا وہ ترا ناوکِ جفا

مبتلا تو کس فلک کا یہ مہر منیر ہے
بانو پکاری پڑھ کے یہ میرا صغیر ہے

حیران کھڑے تھے سب حرم شاہ مشرقین
زینب نے دیکھا تخت پہ ناگہ سرِ حسین ۱۰
مہر سکوت لب پہ نہ شکوہ نہ شور و شین
بے ساختہ تڑپ کے یہ کرنے لگی وہ بین

بیٹے ہے نہ موت آئی مجھے راہ شام میں
بھیّا مرا سلام لو دربارِ عام میں

حاضر تھے سامنے جو وکیلانِ ہوشیار
سلطانِ ملکِ روم کا تھا واقعہ نگار ۱۱
تھا اُن میں ایک مردِ نصارا خجستہ کار
اس سانحہ کو دیکھ کے بولا وہ ایکبار

کہہ اے یزید سر ہے یہ کس نامدار کا
جاری لبوں سے شکر ہے پروردگار کا

جلدی بتا کہ کون ہے یہ آسماں وقار
تنہا تھا یا کہ ساتھ تھے کچھ یار و غمگسار

۱۲

ہے بادشاہ ہند کہ ایران کا شہریار
کس جرم پر گلے سے ملی تیغ آبدار

ہیں قید یہ جو صاحب عصمت سیاہ میں
کیا ساتھ اہل بیت بھی تھے قتل گاہ میں

اُن کی مصیبتوں سے کلیجہ فگار ہے
کس کے چمن کا گل یہ غریب الدیار ہے

۱۳

مثل چراغ صبح دموں کا شمار ہے
جس کے گلے میں طوق گراں خار دار ہے

یہ دختر صغیر جو مرتی ہے جان سے
تو کہہ تو کہہ لوں میں گلا رسیمان سے

تجھ کو تو حسن عیش ہے میرا برا ہے حال
کہتا ہوں دل کے دل میں زہے شان ذوالجلال

۱۴

اس سر کے دیکھنے سے کلیجہ ہے پائمال
کس نے کیا لہو سے کتاب خدا کو لال

یہ تو بتا کہ کون یہ عالی مقام ہے
کس کا یہ فرق پاک ہے کیا اس کا نام ہے

بولا سر غرور ہلا کر وہ بے حیا
پوچھا حسینؑ کون کہا ابن مرتضیٰؑ

۱۵

نام اس قتیل کرب و بلا کا حسینؑ تھا
کی عرض ماں کا نام کہا اس نے فاطمہؑ

بولا وکیل کون وہ عالی مقام ہے
اس نے کہا کہ دختر خیر الانام ہے

پھر بولا یوں فرنگی سے حاکم کہ اے جواں
انجیل میں وہ ہے نبیؐ آخر الزماں

۱۶

واقف تو مصطفےٰؐ سے ہے اس نے کہا کہ ہاں
حاکم پکارا خیر نہیں حاجت بیاں

یہ اس نبیؐ کا چھوٹا نواسا حسینؑ ہے
ابن علیؑ ہے فاطمہؑ کا نور عین ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے تب یزید سے بولا وہ خوش سیر
کیا جانتے نہ تھے شہ والا کو اہل شر
۱۷
نیزوں پہ رکھ کے لائے ہیں جو بیکسوں کے سر
زینبؑ پکاری آہ نہ تھا کچھ خدا کا ڈر

پہچانتے تھے سب یہ شہ مشرقین کو
مارا ہے جان بوجھ کے بھائی حسینؑ کو

زینبؑ کے اس کلام سے محشر ہوا بپا
غصہ میں آکے حاکم بے رحم سے کہا
۱۸
تیرائے مثل بید فرنگی کے دست و پا
او دشمن نبیؐ تجھے غارت کرے خدا

پڑھ کر نماز کعبہ دیں کو گرا دیا
قبلہ کو سجدہ کر کے حرم کو مٹا دیا

دیکھا یزید نے جو فرنگی کو بے قرار
نصرانی سے یہ کہنے لگا وہ ستم شعار
۱۹
سمجھا یہ ہے محبّ امام فلک وقار
کیا تو حسینؑ ابن علیؑ کا ہے دوستدار

کیوں بے ادب لحاظ نہیں کچھ مرا تجھے
ہے شرط اس کلام کی اب دوں سزا تجھے

اس نے کہا خدا تجھے غارت کرے شتاب
کیا کیا دیا ہے رنج تو اے خانماں خراب
۲۰
تیرا ہے کیا ادب جسے شرم نہ حجاب
یہ از دحام اور یہ آل ابو تراب

مرثیہ ۳۴ نمبر ۲

تو کیا جواب حشر میں دے گا رسولؐ کو
مارا ہے کلمہ پڑھ کے یتیم بتولؑ کو

جب محفل یزید میں داخل حرم ہوئے
زینبؑ پکاری حادثے ایسے بھی کم ہوئے
۱
عش آیا ہر قدم پہ یہ ظلم و ستم ہوئے
سر کٹ گیا حسینؑ کا سر بنکے ہم ہوئے

کیوں آسماں گر نہیں پڑتا دوہائی ہے
زہراؑ کی بیٹی سامنے حاکم کے آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

موجود انجمن میں صغیر و کبیر ہیں
خاصانِ ذوالجلال ذلیل و حقیر ہیں
۲
حاکم کے گرد کرسیوں پر سب امیر ہیں
مشکل کشا کے خورد و کلاں سب اسیر ہیں

کہدے کوئی علیؑ سے یہ دار السلام میں
زینبؑ کا داخلہ ہو اور دربار عام میں

اے لوگو کربلا سے مرے بھائی کو بلاؤ
اے لوگو میرا حادثہ عباسؑ کو سناؤ
۳
اے لوگو میرے گیسوؤں والے جواں کو لاؤ
اے لوگو یادگارِ حسنؑ سے کہو کہ آؤ

قاسمؑ سے ہائے کچھ نہ کہا اس گھڑی ہوئی
یہ بال کھولے کس کی دلہن ہو کھڑی ہوئی

ہو کر اسیر دخترِ حاتم جو آئی تھی
پوشاک اماں نے نئی اس کو پہنائی تھی
۴
نانا نے میرے خونا سے چادر اڑھائی تھی
سب کو یہ پاس تھا کہ سخی کی وہ جائی تھی

امت کو ہائے پاسِ رسولِ خدا نہیں
زینبؑ برہنہ سر ہے اور اُن کو حیا نہیں

بابا کو میرے پوچھو تو کیسا سخی ہے وہ
نانا کو میرے دیکھو تو سب کا ولی ہے وہ
۵
مشکل کشا ہے کل کا خدا کا ولی ہے وہ
بھائی کے صدقے فخرِ نبیؐ و علیؑ ہے وہ

میری خبر اسیری میں لیتا نہیں کوئی
کپڑا بھی منہ چھپانے کو دیتا نہیں کوئی

دربار میں یزید کے ہر سو تھا ازدحام
بیٹھا تھا تخت نحس پہ وہ نطفۂ حرام
۶
تہ ہو رہے تھے بید کے مانند خاص و عام
اک ہاتھ میں تو شیشہ تھا اک ہاتھ میں تھا جام

بالائے تخت شغل تھا اس کو شراب کا
اور زیرِ تخت سر خلفِ بوتراب کا

Presented by www.ziaraat.com

حاضر وہاں تھا ایک فرنگی بھی اس گھڑی
تیرے معاملہ سے لرزتا ہے میرا جی

۷

رو کر کہا یزید سے اس نے کہ اے شقی
سر ہے طبق میں جس کا یہ مجرم ہے کیا کوئی

حاشا جو میں کہوں کہ یہ اہل قصور ہے
زلفوں میں بوئے مشک ہے چہرے پہ نور ہے

جاتا ہوں شاہ روم کی خدمت میں اس سے جب
پوچھا ہے آج ماجرا نظر آتا ہے یہ عجب

۸

وہ مجھ سے پوچھتا ہے وقائع یہاں کے سب
امیدوار ہوں کہ مفصل سنا تو اب

مسکن تھا اس قتیل کا کس سرزمین پر
تھا اور دین پر کہ محمدؐ کے دین پر

زنجیر پہنے کانپتا ہے یہ جو ناتواں
یہ ننھی لڑکی جس کے گلے میں ہے ریسماں

۹

کیا نام اس مریض کا ہے جلد کہہ بیاں
اس کا تو وہ ہے سن کہ ہو کافر بھی مہرباں

بی بیوں سے انتقام تو لیتا ہے حیف ہے
آزار ننھے بچوں کو دیتا ہے حیف ہے

تیرے معاملہ سے مرا ہوش جاتا ہے
جو چوب بید اس کے لبوں پر لگاتا ہے

۱۰

کیا حرف بد تجھے یہ کٹا سر سناتا ہے
کوئی بھی ہاتھ مردے کے سر پر اٹھاتا ہے

اس کا گناہ تو مجھے حیران کر گیا
باقی قصاص رہ گیا اور سر اتر گیا

مذہب یہ اس کی جنگ ہوئی یا کہ ملک پر
کیا تارک الصلوٰۃ تھا کاٹا جو اس کا سر

۱۱

کیا منحرف تھا قبلہ سے ٹوٹا جو اس کا گھر
زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا بولی پیٹ کر

حق پر مرا ہے فرقہ، باطل ہے پوچھ لے
سجدے میں سر کٹا ہے تو قاتل ہے پوچھ لے

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے اور کاپنے فرنگی کے دست و پا
پوچھے جو شاہِ روم کروں اُس سے عرض کیا
۱۲
کہنے لگا یزید سے تو نے نہ کچھ کہا
یہ کس کا سر ہے نام بتا اور نسب بتا

بولا شقی کہ بند کرو شور و شین کو
کہدیجیو یزید نے مارا حسینؑ کو

اُس نے کہا جو کل کا ہے سلطان وہ حسینؑ
جس کے پدر کے سب یہ ہیں احسان وہ حسینؑ
۱۳
نانا کو جس کے آیا ہے قرآن وہ حسینؑ
ماں جس کی فاطمہؑ ہے میں قربان وہ حسینؑ

جس پر نبیؐ نے اپنے پسر کو فدا کیا
خالق نے جس کو بچۂ آہو عطا کیا

حاکم نے سر ہلایا کہ ہاں ہاں وہی حسینؑ
غارت کرے شتاب تجھے رب مشرقین
۱۴
منھ پیٹ کر پکارا فرنگی بہ شور و شین
سر کاٹ کر حسینؑ کا کھویا علیؑ کا چین

اے اہل شام کیوں یہی مذہب تمہارا ہے
نانا کا کلمہ پڑھ کے نواسے کو مارا ہے

ظالم پکارا جلد سر اس کا کرو جدا
شیرانہ جست کر کے فرنگی نے دی ندا
۱۵
رسوا کرے گا روم میں مجھ کو یہ جا بجا
رسوا خدا کرے گا میں رسوا کرونگا کیا

شیدؑ کا خون کر کے کہاں چھپ کے جائے گا
محشر میں فاطمہؑ سے کہاں منھ چھپائے گا

پھر دوڑ کر حسینؑ کے سر کو اٹھا لیا
جلاد نے کمر سے وہیں نیچا لیا
۱۶
اور کلمہ پڑھ کے سینہ سے اپنے لگا لیا
عابدؑ کا اختیار نہ تھا سر دھکا لیا

آیا کسی کو پاس نہ اس بیگناہ کا
تن پر زرے پر زرے کر دیا غمخوارِ شاہ کا

Presented by www.ziaraat.com

جب تن سے اس جری کے ہوا خوں بہت رواں پر یا حسینؑ کہتا تھا وہ حیدری جواں	۱۷	غش ہو کے خاک پر گرا آخر وہ خستہ جاں سرور کے سر کو دیکھ کے کرتا تھا یہ فغاں

مرثیہ ۳۵ نمبر ۳

فدیہ ترا میں اے شہ عالم پناہ ہوں آتی تھی شہ کے سر سے صدا میں گواہ ہوں		آتا ہے سر امام کا یزید میں سامانِ رقص و عیش ہے قصرِ پلید میں
محشر بپا ہے آلِ رسولؐ مجید میں سینہ زنی ہے عترتِ شاہ شہید میں	۱	دربارِ عام میں تو سبھوں کا ہجوم ہے سیدانیوں میں ہائے حسینؑ کی دھوم ہے
داخل ہوا جو شام میں سب لشکرِ ستم بولا حسینؑ پر ہوئے منصور آج ہم	۲	راوی بیان کرتا ہے اب یوں بچشمِ نم پہونچی یزید کو خبرِ آمدِ حرم
سر طشت میں دکھاؤں گا ابنِ بتولؑ کا دربار میں ہو داخلہ آلِ رسولؐ کا		
آئے حرم کے قافلہ میں جب وہ مدعی دربار کو چلے حرم دلبرِ نبیؐ	۳	یہ سن کے ریسماں لئے اٹھے کئی شقی زینبؑ کا بازو گردنِ سجادؑ بندھ گئی
پھر کیا تھا مومنو جو یہ تازہ غضب نہ تھا رک رک کے دم سکینہؑ کا نکلے عجب نہ تھا		
اغلب تھا جان دخترِ حیدرؑ کی ہو رواں پوچھا یہ کون ہے تو کیا شمر نے بیاں	۴	پیشِ یزید آیا حرم کا جو کارواں دیکھا یزید نے جو سکینہؑ کو ناگہاں
بیٹی ہے یہ جناب شہِ مشرقین کی بالی سکینہؑ ہے یہی دختر حسینؑ کی		

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا یزید نے کہ پدر تیرا کیا ہوا
ہوتے پدر جو زندہ تو میں بنتا مرا گلا

۵

بولی سکینہؑ جانبِ دربارِ حق گیا
یوں سر برہنہ آتی میں بلوے میں بے ردا

اک جان سو طرح کی بلاؤں عنا میں ہے
وارث ہے ایک بھائی سو قید جفا میں ہے

بولا یزید دل میں ترے آرزو ہے کیا
القصہ کھل گیا ارسن ظلم سے گلا

۶

بولی سکینہؑ سر مجھے دکھلا دے باپ کا
طشتِ طلا دکھا کے یہ حاکم نے دی صدا

آلودہ خاک سے ہے تو خوں سے بھرا ہوا
لے اس میں تیرے باپ کا سر ہے دھرا ہوا

پر شرط ہے اٹھا کے نہ سر کیجیو تو بین
سرپوش کو اٹھا کے پکاری وہ نورعین

۷

آپ ہی ہے آئے گود میں تیرے سر حسینؑ
اے فاطمہؑ کے راحتِ جاں مصطفےٰ کے چین

چھونے کو سر کے حکم نہیں غم کی ماری ہوں
آجاؤ میری گود میں گر تم کو پیاری ہوں

دیکھا سبھوں نے کانپ گیا سر حسینؑ کا
پھیلاؤ ہاتھ آتا ہوں میں غم کا مبتلا

۸

بولا سکینہؑ لاڈلی تم پر سو میں فدا
یہ کہہ کے اٹھا طشت سے فرقِ شہ ہدا

کانپی زمین تختِ ستم گر الٹ گیا
بیٹی سے آن کر سرِ سرور لپٹ گیا

منھ رکھ کے منھ پہ بولی سکینہؑ کہ یا حسینؑ
پھنسائے تھے جو آپ نے گوہر جزیرِ زین

۹

بعد آپ کے ملا نہ ہمیں ایک لحظہ چین
اس کینے یہ ظلم ہوا شاہِ مشرقین

شمر لعین نے چھین کے یہ حال کر دیئے
مارے طمانچے نیلے مرے گال کر دیئے

Presented by www.ziaraat.com

کیا کیا نہ بعد آپ کے ہم پر ہوئی جفا
آئی جو شام میں تو یہ دھانفسا سا گلا
۱۰
کھائے طمانچے شمر کے مابین کربلا
مقسوم میں جو لکھا تھا ہرگز نہ وہ مٹا

بلوا لو یاس صدمے اٹھائے نہ جائیں گے
اب تو طمانچے شمر کے کھائے نہ جائیں گے

رونے لگے بیان سکینہؑ پہ اہل شام
دربار میں ہے اس گھڑی انبوہ خاص و عام
۱۱
حاکم نے تب یہ شمر سے ہنس کر کیا کلام
ایسا نہ ہو کہ بر سر بزم خاش ہوں تمام

صدمے ہے ایک ایک کے جانِ ملول پر
واللہ جائے رحم ہے آلِ رسولؐ پر

کیا دیکھتا ہے حصین لے فرق شہ ہدا
بولا سکینہؑ باپ کے سر سے ہوا جدا
۱۲
اٹھا یہ سن کے قاتل دلبندِ مصطفےٰؐ
بس بس بیانِ حال جو ہونا تھا ہو چکا

اب پھر وہی الم ہے وہی ننھی جان ہے
اب پھر وہی گلا ہے وہی ریسمان ہے

یہ کہنا تھا کہ سہم گئی شہ کی گلعذار
ظالم خدا کے واسطے کرنے دے مجھ کو پیار
۱۳
بولی ابھی تو آئے ہیں بابائے نامدار
یہ سنتے ہی غضب میں بڑھا شمرِ نابکار

دھڑکا دلِ حزیں کو ہوا سانس الٹ گئی
بابا کے سر سے خوف کے مارے لپٹ گئی

آیا قریب شمر تو بھاگی وہ دل حزیں
چلائی سوئے عابدِ بیکس وہ مہ جبیں
۱۴
زینبؑ کے پاس آ کے وہ حضرت کی نازنیں
بھیا چھپاؤ جلد کہ آتا ہے اب لعیں

ہرگز نہ مانیگا وہ ہزار اب لکا کروں
سجادؑ بولے ہاتھ بندھے ہیں میں کیا کروں

Presented by www.ziaraat.com

اتنے میں شمر آن ہی پہونچا قریب آہ
ناگاہ دیکھی سب نے عجب قدرت الٰہ
۱۵
چاہا کہ تازیانہ لگائے وہ روسیاہ
اک پنجہ آشکار ہوا آکے مثلِ ماہ

آئی صدا کہ دیکھ اٹھانا نہ ہاتھ کو
دونگا ابھی الٹ ورق کائنات کو

ہائے بیت طمانچے کہاں تک یہ اب جفا
بولی کو میری اب تو طمانچہ لعین لگا
۱۶
شبیر خدا کو بھولا تھا وہ دشمن خدا
یہ سن کے وہ لعین تو غش کھا کے گر پڑا

بولی سکینہ قید الم سے چھڑا لیا
صدقے میں دادا جان کے مجھ کو بچا لیا

زینب بھی اس طرح سے ہوئی پھر تو نعرہ زن
جو ہاتھ میں پنہائے تھے حضرت نے نورتن
۱۷
بیٹی کی کچھ خبر بھی ہے یا شاہ پر شکن
سو دیکھو وہ ہی بازو ہے وابستہ رسن

مر جاؤں اب دعا سے رہے عملا کرو
مشکل کشا پدر مرے عقدہ کو وا کرو

بابا حسین کاظم کہاں تھے تم
اتری ہمارے سر سے ردا جب کہاں تھے تم
۱۸
اہل حرم کا خیمہ جلا جب کہاں تھے تم
لوٹا تمہارا قید ہوا جب کہاں تھے تم

مرثیہ
بابا عجب طرح کی بلا میں پڑی ہوں میں
دربار میں لعین کے کھلے سر کھڑی ہوں میں
نمبر ۳۶

آمد آمد حرم شاہ کی دربار میں ہے
صحبت عیش و طرب مجلس غدار میں ہے
صبح سے جشن کا غل شام کے بازار میں ہے
شور فریاد و بکا عترت اطہار میں ہے

نوبتیں بجتی ہیں دشمن تو خوش ہوتے ہیں
فاطمہ پیٹتی ہیں شیر خدا روتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

آگے آگے تو ہیں سجاد جھکائے گردن
مثل خورشید فلک شرم سے لرزاں تھا بدن
۲
پاؤں بیڑی میں گلا طوق میں ہاتھوں میں رسن
چاک ہے غم میں گریبانِ قبا تا دامن

بیٹھ جاتے ہیں تو غش کھا کے اٹھاتے ہیں لعین
بوڑیاں نیزوں کی شانوں میں چبھاتے ہیں لعین

پنڈلیاں سوجھی ہیں اور طوق سے چھلتا ہے گلا
خار گلوؤں میں ہیں مقتل سے جو پیدل ہے چلا
۳
سخت ایذا میں ہے فرزندِ شہِ کرب و بلا
دھجیاں پاؤں میں باندھے ہے وہ نازوں کا پلا

اہل کی مظلومی یہ بیتاب حرم ہوتے ہیں
دیدۂ حلقۂ زنجیر لہو روتے ہیں

پیچھے بیمار کے ہے قافلہ اہل حرم
دختر فاطمہ زہراؑ کا عجب ہے عالم
۴
چپ ہے تصویر سے گویا کہ کسی میں نہیں دم
تھرتھری جسم میں ہے اٹھ نہیں سکتے ہیں قدم

رو کے فرماتی ہیں کس گوشہ میں جائے زینبؑ
ہاتھ کھل جائیں تو منہ اپنا چھپائے زینبؑ

گرد بیبیاں بارہ اسیروں کی ہیں اور ایک رسن
رشتہ داران علیؑ سب ہیں گرفتارِ محن
۵
جس طرح ہوتے ہیں گلدستہ گلہائے چمن
شرم کے مارے ہوئی جاتی ہے اک شب کی دلہن

دم بہ دم سانس بھی سر پیٹتی ہے ساتھ اس کے
ابھی کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ اس کے

ہے اسی رسی میں ننھا سا سکینہ کا گلو
چاک کرتے کا گریبان پریشاں گیسو
۶
دم گھٹا جاتا ہے آنکھوں سے رواں ہیں آنسو
گال تو سوجھے ہیں کانوں سے ٹپکتا ہے لہو

آہ ہر گام پہ سینہ سے نکل جاتی ہے
جب گہر کہتے ہیں ستمگر تو دہل جاتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ماں سے کرتی ہے اشارہ وہ گرفتار ستم
رو کے وہ کہتی ہے مجبور ہوں میں کشتۂ غم
۷
رسّی کھلوا دو نہیں گھٹ کے نکل جائیگا دم
ہائے بچی تری قسمت میں یہ تھا درد و الم

صدقے اماں یہ گرہ عقدہ کشا کھولے گا
بی بی اس عقدۂ مشکل کو خدا کھولے گا

ماں یہ رو رو کے وہ نادان یہ کرتی تھی بیاں
یہ تو کہدو کہیں بابا بھی ملیں گے اماں
۸
کس کا دربار ہے کس حال سے جاتی ہوں کہاں
کئی دن گذرے ہیں وہ ہیں میری آنکھوں سے نہاں

بھول جائیگا یہ سب دکھ جو انہیں پائینگی
دوڑ کر چاند سی چھاتی سے لپٹ جاؤنگی

کہیں دربار میں اماں وہ اگر مجھ سے ملے
وہ خبر لیویں نہ گردن مری رسی سے چلے
۹
دیکھنا کرتی ہوں کیسے شہ والا سے گلے
اُس کو یوں بھولتے ہیں باپ سے بچہ جو ہلے

وجہ کیا کون سی تقصیر پہ منھ موڑا ہے
سیلیاں کھانے کو اعدا میں مجھے چھوڑا ہے

روتے تھے مُن کے سکینہؑ کا بیاں سارے اسیر
اس طرف ہوتی تھی آرائش دربار شریر
۱۰
ہر قدم پر تھا یہی شور کہ ہے ہے شبیرؑ
تخت پر آپ تھا اور کرسیوں پر سارے امیرؑ

اک طرف لوٹ کا سب زیور و زر رکھا تھا
اور تلے فاطمہؑ کے لال کا سر رکھا تھا

دمبدم تخت سے اُٹھ کے یہ کہتا تھا شریر
بڑھ کے کرتے ہیں خبردار یہ ہر دم تقریر
۱۱
قیدی کیوں جلد نہیں آتے ہیں کیا ہے تاخیر
ضعف سے پاؤں کو تھم تھم کے اُٹھاتے ہیں اسیر

مارے غیرت کے لہو اُن کا گھٹا جاتا ہے
ہر قدم ایک ضعیفہ کو غش آجاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بولا وہ کونسی عورت ہے وہ محبوس ستم
باپ جس کا ہے علیؑ پشت و پناہِ عالم
۱۲
عرض کی اس نے کہ ہمشیرِ شہنشاہِ اُمم
جس کی ماں فاطمہؑ ہے فخرِ جنابِ مریمؑ

ہے جو سلطانِ عرب اُس کی نواسی ہے وہ
کلمہ گو جس کے ہیں سب اُس کی نواسی ہے وہ

ہے وہی حضرتِ جعفرؑ کی بہو سینہ فگار
لاشِ شہ پر وہی اشتر سے گری تھی کئی بار
۱۳
وہی زینبؑ ہے جو شبیرؑ کی ہے عاشق زار
بعد مرنے کے بھی ہے بھائی بہن میں، وہی پیار

قافلہ یوں تو سبھی شام و سحر روتا ہے
پر وہ روتی ہے تو شبیرؑ کا سر روتا ہے

بولا وہ کیا ہے پھر اوروں کے نہ آنیکا سبب
خاک پر گرتی ہے جب بنتِ شہنشاہِ عرب
۱۴
عرض کی ایک ہی سسکی میں ہیں بکھڑے ہوئے سب
شور ہوتا ہے اسیروں میں کہ ہے ہے زینبؑ

ہوش میں آن کے بھائی کو وہ جب روتی ہے
دیر تک قیدیوں میں سینہ زنی ہوتی ہے

ذکر یہ تھا کہ وہ قیدی سرِ دربار آئے
آگے روتے ہوئے سجادؑ دل فگار آئے
۱۵
سب پکارے کہ وہ حاکم کے گنہگار آئے
پیچھے پیچھے حرمِ سیدِ ابرار آئے

صاف خورشید سی شکلیں جو نظر آتی تھیں
آنکھیں سب ظالموں کی مند ہوئی جاتی تھیں

تخت کے سامنے روتے ہوئے آئے جو اسیر
سرکشی کر کے نہ سرپر ہوئے مجھ سے شبیرؑ
۱۶
دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو بولا وہ شریر
شکر کرتا ہوں کہ خالق نے کیا تم کو حقیر

بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتن اُٹھ گئے اب زور تمہارا نہ رہا

کس کے ناموس لئے کس کا ہوا گھر تاراج
ایک چادر کے لئے کس کی بہن ہے محتاج

۱۷

کون بے سر ہوا اور کون ہوا صاحب تاج
کون کمزور ہے اور کون زبردست ہے آج

ذبح خنجر سے ہوا جو وہ پدر کس کا ہے
اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سر کس کا ہے

سن کے یہ آگیا نسبت شہ مرداں کو جلال
صاحب عزت و توقیر محمد کی ہے آل

۱۸

تھر تھرا کر کہا کیا بکتا ہے او بد افعال
کبھی ہم لوگوں کی عزت پہ نہ آئیگا زوال

ہم کو بے قدر جو سمجھا تو خطا کرتا ہے
دیکھ مصحف میں خدا کس کی ثنا کرتا ہے

آل احمد کو حقارت سے نہ دیکھ او مقہور
مار کر سبط پیمبر کو یہ نخوت یہ غرور

۱۹

سب پہ روشن ہے کہ ہم لوگ ہیں اللہ کے نور
خیر ہم دور نہ تو دور نہ محشر ہے دور

حق کا دریائے غضب جوش میں جب آئیگا
باندھنا ہاتھوں کا سادات کے کھل جائیگا

تیرے ناموس تو ہیں پردہ نشیں اے ظالم
ہائے بے پردہ ہے بانوئے امام عالم

۲۰

بال بکھرائے کھڑے ہیں ترے دربار میں ہم
ہے سکینہ پہ وہ ظلم اور یہ کبرا پہ ستم

ننگے سر قید میں اک رات کی بیاہی آئی
تجھ کو شادی ہوئی اور ہم پہ تباہی آئی

کہئے زینب نے فصاحت سے یہ جس وقت کلام
تخت کے نیچے دھرا تھا جو سر پاک امام

۲۱

کانپے سینوں میں جگر رونے لگے لوگ تمام
متوجہ ہوا شہ ماں کے ادھر حاکم شام

اور اُن ظلم رسیدوں پہ جفا کرنے لگا
لب فرزند پیمبر پہ چھڑی دھرنے لگا

Presented by www.ziaraat.com

پیٹ کر سر کو یہ زینبؑ نے ستمگر سے کہا
بوسے لیتے تھے انھیں ہونٹوں کے محبوب خدا
۲۲
اس چھڑی کو مرے بھائی کے لبوں سے سرکا
بہر امت انھیں ہونٹوں سے سدا کی ہے دعا

نہ محمدؐ سے نہ حیدرؑ سے حیا کرتا ہے
قطع ہو جائیں ترے ہاتھ یہ کیا کرتا ہے

یہ ستم بھائی پہ کن آنکھوں سے دیکھے ہمشیر
یہ چھڑی ہائے غضب اور لب پاک شبیرؑ
۲۳
ارے ظالم سر بے تن کی بھلا کیا تقصیر
نہ ستا مجھ کو کہ میں ہوں بنت شہ خیبر گیر

ان کھلے بالوں کو اب ہاتھوں پہ دھرتی ہوں میں
تجھ شکایت تری اللہ سے کرتی ہوں میں

کہہ کے یہ غیظ میں آئی جو علیؑ کی جائی
سر شبیرؑ سے ناگاہ یہ آواز آئی
۲۴
آسماں آگے جنبش میں زمیں تھرائی
تھام لے غصہ کو زینبؑ ترے صدقے بھائی

نہ تلاطم میں کہیں قہر الٰہی آئے
کہیں امت کی نہ کشتی پہ تباہی آئے

برچھیاں کھانے سے کیا کم ہیں کچھ ایذا ہر بڑی
جانے دو رکھی تو رکھی مرے ہونٹوں پہ چھڑی
۲۵
چپ رہو بی بی پہ جو تلوار پہ تلوار پڑی
ارے بہن یہ بھی گزر جائے گی آفت کی گھڑی

مرثیہ ✻ نمبر ۳۷/۵

بعد مرنے کے مرے جسم کا یہ حال کیا
ہاتھوں کو قطع کیا لاش کو پامال کیا

جب اہل حرم شام کے بازار میں آئے
روتے ہوئے یاد شہ ابرار میں آئے
۱
اور برہنہ سر و فرق کفار میں آئے
کس طرح سے آرام دل زار میں آئے

نیزے پہ سر ابن علیؑ جلوہ کناں تھا
سجادؑ کی گردن میں پڑا طوق گراں تھا

Presented by www.ziaraat.com

نزدیک رہا جب کہ درِ حاکمِ گمراہ
استادہ تھی اک خادمۂ ہند سرِ راہ
۲
باندھے گئے رسی میں غزالانِ حرم آہ
دوڑی وہ خبر لے کے گیا ہند کو آگاہ

لو پھر چکے ہر کوچہ و بازار میں قیدی
کوٹھے پہ چلو جاتے ہیں دربار میں قیدی

کوٹھے پہ تو وہ چڑھ نہ سکی حال تھا غیر
ساتھ اس کے ہوئی حاکمِ خونخوار کی ہمشیر
۳
آہستہ چلی جانبِ در شش در و دلگیر
پہنے ہوئے بھائی کی طرح خلعتِ توقیر

تھا مقنع زرد خواہرِ بے پیر کے سر پر
کپڑا نہ تھا شبیرؑ کی ہمشیر کے سر پر

دو کرسیاں لے آئیں کنیزیں وہاں فوراً
دربار کا سب حال ہوا ہند پہ روشن
۴
اور پردہ در باندھ دیا چھوڑ کے چلمن
اک بی بی نظر آئی جھکائے ہوئے گردن

چلائی کہ فریاد رسولِ عربیؐ کی
یہ تو مری شہزادی نواسی ہے نبیؐ کی

تھرا گئی حاکم کی بہن اُس کے سخن پر
ہاتھ اپنا دھرا ہند خوشرا یماں کے دہن پر
۵
بولی مرا بھائی ہے شریعت کے چلن پر
وہ ظلم کرے گا یہ بھلا اس کی بہن پر

شک ہے تمہیں یہ خواہرِ شبیرؑ نہ ہوگی
ایسی تو مرے بھائی سے تقصیر نہ ہوگی

اتنے میں کھلا تخت پہ وہاں طشت طلائی
ہر سو سرِ شبیرؑ نے کی جلوہ نمائی
۶
یاں ہند کو چلمن سے تجلی نظر آئی
پھر چوب شقی نے جو لبِ شہ پہ لگائی

کرسی سے گری ہند حزیں منہ کو پھیر کر
سر پیٹتی باہر گئی چادر کو گھسیٹ کر

Presented by www.ziaraat.com

لرزے اُمرا کانپ گیا حاکم اکبر
دربار یوں کو حکم دیا تخت سے اُٹھکر ۷
وہ پردے سے نکلی یہ ہوا جامہ سے باہر
ہاں ڈھانپو ردائوں سے چہروں کو سراسر

ناموس مرا آتا ہے کھولے ہوئے سر کو
آنکھیں میں نکلواؤں گا دیکھا جو اِدھر کو

بانوئے حزیں سہم کے عابدؑ کو پکاری
زینبؑ پہ عجب قہر کا غصہ ہوا طاری ۸
منہ پھیر لو تم بھی یہاں ہند آتی ہے واری
حاکم سے کہا سمجھے مجھے خالق باری

یاں ہند کا آنا تجھے دشوار ہے ظالم
ناموس نبیؐ قابل دربار ہے ظالم

لے تو ہی اب انصاف کرا ے حاکم بے پیر
تشہیر کا فتوا ہے پئے عترت شبیرؑ ۹
ناموس کا اپنے تو یہ پردہ ہے یہ توقیر
دربار کہاں اور کہاں صاحب تطہیر

واجب ہے تجھے بانوئے دلگیر کی حرمت
وہ ہے تری حرمت یہ ہے شبیرؑ کی حرمت

شہ کے محل میں گیا وہ حاکم مکار
سر شہ کا رہا طشت میں اور عترت اطہار ۱۰
ہاتھ آنکھوں پہ رکھے ہوئے اٹھ اٹھ گئے حضار
اک دفعہ ہوئی سامنے سے ہند نمودار

منہ فق ہوا ہوش اُڑ گئے حضرت کی بہن کے
گھبرا کے گری سر پہ شہنشاہ زمن کے

جلائی غش آتا ہے سنبھالو مجھے بھیا
ہند آتی ہے دامن میں چھپالو مجھے بھیا ۱۱
لو اب تو حقارت سے بچالو مجھے بھیا
جنت میں اسی وقت بلالو مجھے بھیا

رکھ لیجئے پردہ مری عترت کا حیا کا
صدقہ علی اکبرؑ کی جوانی کی قضا کا

Presented by www.ziaraat.com

یہ نوحہ تھا جو ہند غریب آگئی ناگاہ
پہلو میں تڑپ کر یہ پکارا دل آگاہ
دیکھا کبھی نہ زینبؑ کو کبھی سوئے سرِ شاہ
یہ بنتِ ید اللہؑ ہے وہ ابن ید اللہ ۱۲

سر ننگے ہے یہ صاحبِ معراج کا کنبہ
یا ہے یہ کسی بیکس و محتاج کا کنبہ

پھر جوڑ کے ہاتھوں کو یہ بولی وہ خوش اعمال
لونڈی ہے کوئی ساتھ کہ پوچھونگی کچھ احوال
کیوں اے شرفا زادیو تم سب تو ہو بیحال
فضہؑ نے کہا مجھ سے کہ اے صاحبِ اقبال ۱۳

سب قوم کے اشراف ہیں خاصانِ خدا ہیں
بے وارث و والی ہیں گرفتارِ بلا ہیں

زینبؑ نے نظر فضہؑ پہ کی منھ کو پھرا کے
محتاج ہوئے تھے کبھی سادات روا کے
خود ہند سے فرمانے لگی سر کو جھکا کے
اے بی بی گنہگار ہیں ہم اہلِ جفا کے ۱۴

کنبہ ہے بلا میں یہ شہ کرب و بلا کا
لوٹا ہوا کنبہ ہے یہ شاہِ شہدا کا

حیران ہوئی ہند کہ شاہِ شہدا کون
پوچھا کہ بھلا خیر ہے یہ فاطمہؑ کا کون
یہ نام سنا آج شہ کرب و بلا کون
میں واری گئی آپ کی ہیں خیر نساکون ۱۵

بیٹی کوئی زہراؑ کی ہے اس میں کہ بہو ہے
بالکل کسی بی بی میں مری بی بی کی بو ہے

صاحب ابھی ہوش تنا ہے مجھ بے سر و پا کو
بھولی ہوں نہ زینبؑ کو نہ میں خیر نسا کو
پہچانتی ہوں دخترِ حیدرؑ کی صدا کو
آنکھیں مری دیکھ آئی ہیں اس نورِ خدا کو ۱۶

زہراؑ کی طرح خاص قدیر ازلی ہو
سو میں کہوں لاکھوں میں تم ہی بنتِ علی ہو

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ نے فغاں کی کہ یہ اعدا غضب ہے
اس ذلت و خواری کی سنا اور دہ کب ہے
۱۷
زینبؑ کا بڑا رتبہ بڑا نام و نسب ہے
بی بی دہ جگر بند شہنشاہ عرب ہے

میں پیاروں موئی کا ہیکو ہونے لگی زینبؑ
یہ کہتے ہی منھ ڈھانپ کے رونے لگی زینبؑ

اس دم سر شبیرؑ پہ لرزہ ہوا طاری
اے ہند یہی خواہر بیکس ہے ہماری
۱۸
آنکھوں سے لہو منھ سے یہ کلمہ ہوا جاری
بڑھ کر وہ پٹاری میں اس آوانے کے واری

ہے ہے مرے مولا یہ ترا سر ہے لگن میں
ہے ہے مری شہزادی یہ زینبؑ ہے رسن میں

آقا کہو شکر کو کہاں چھوڑ کر آئے
عباسؑ کے رخسارہ منور نہ دکھائے
۱۹
قاسمؑ کو نہ لائے علی اکبرؑ کو نہ لائے
اصغرؑ انہیں لونڈی کسی جھولے میں جھلائے

آواز دی یہ سر نے کہ تنہا نہیں ہم میں
سب کنبہ کے سر نیزوں کی نوکوں پہ علم ہیں

یہ سن کے خواصوں کو دیا حکم کہ جاؤ
اس لونڈی کو مولا کی عزادار بناؤ
۲۰
ہمسایہ کی سب عورتوں کو جلد لے آؤ
اور طور مجھے مردے کی دعوت کا بتاؤ

بولا سر شبیرؑ کہ اجر اس کا خدا دے
دعوت کے عوض پانی سکینہؑ کو پلا دے

چلائی سکینہؑ کہ میں قربان تمہارے
بعد آپ کے ظالم نے طمانچے مجھے مارے
۲۱
بازو مرے کھلوا دو یداللہ کے پیارے
نیلے ہیں طمانچوں سے یہ رخسار ہمارے

مرثیہ
للہ اسیروں کی خبر لیجئے بابا
چادر بھوپی اماں کی دلا دیجئے بابا
نمبر ۳۸/۶

Presented by www.ziaraat.com

عزیزو حادثہ تو فلک دکھاتا ہے
گلے بندھے ہیں بدن سب کا تھرتھراتا ہے
حرم کا قافلہ پیش یزید جاتا ہے
نہ سانس لیتے ہیں قیدی نہ بولا جاتا ہے ۱

جو گرتے ہیں تو ستمگار نیزے مارتے ہیں
وہ رو کے حیدرِ کرار کو پکارتے ہیں

کہوں اسیروں کا سب حال یہ مجال ہے کیا
ہوا ہے بیڑیوں سے بس کہ غلغلہ پیدا
یہ ہاتھ بندھنے کا مضمون ہے دست بستہ کھڑا
بتول خلد میں حیدر کو دیر ہی ہے صدا ۲

بلند کرتی ہے فریاد یا علیؑ زینبؑ
چلو یزید کے دربار میں چلی زینبؑ

نئی جفا ہے کہ بارہ گلے اور ایک رسن
کہیں سنا ہے کہ دو طوق اور اک گردن
اور اس رسن پہ ہے طوق گراں کا رنج و محن
اور ایک پاؤں میں بھاری دو حلقہ بھی ہیں ۳

جو پاس آ کے لعیں نیزوں سے ڈراتے ہیں
خدا کے واسطہ بچے انھیں دلاتے ہیں

جفائے راہ کے کہنے میں کا نپتی ہے زباں
مگر کب آئے حضورِ یزید بے ایماں
غرض کہ داخلِ مجلس ہوئے بہ آہ و فغاں
کہ چوب بید تھی اور شاہ کے لب و دنداں ۴

چھڑی تو ایک تھی پر ظلم دو نمایاں تھے
بزیر چوب بھی لب تھے گاہِ دنداں تھے

یہ ظلم دیکھ کے زینب نے کر لیں آنکھیں بند
لو آنکھیں کھولو نہیں ظلم ہو جائے گا وہ چند ۵
پکارا شمر یہ دربار کیا نہ آ یا پسند
فلک کو دیکھ کے رونے لگی وہ غیرت مند

کہا یزید نے کیا آسمان کو دیکھا
وہ رو کے بولی کہ خالق کی شان کو دیکھا

کہا یزید نے تب شمر سے بہ طیش تمام
وہ بولی پوچھ مجھی سے یہ جانے کیا ہے نام
۶
یہ کون ہے کہ جو بڑھ بڑھ کے کر رہی کلام
میں رونے والی ہوں کعبہ کی زینبِ ناکام

علیؑ کی آئی ندا میری پیاری دختر ہے
سرِ حسینؑ پکارا ہماری خواہر ہے

یزید جائزہ پھر قیدیوں کا لینے لگا
اُلٹ کے ڈالا ہے منہ پر پھٹا ہوا کرتا
۷
نظر پڑی اُسے اک شاہزادی ماہ لقا
اور اس پہ ہاتھوں سے پردہ کیا ہے چہرہ کا

ہے بن میں خرد بزرگوں کا پر قرینہ ہے
کہا یہ کون ہے بولا عمر سکینہؑ ہے

یزید حال سکینہؑ پہ رویا اور یہ کہا
وہ بولی چاہتا کیسا پدر تھے مجھ پہ فدا
۸
سکینہؑ تجھ کو بہت چاہتا تھا باپ ترا
زبان پر تھا سکینہؑ سکینہؑ صبح و مسا

سُلاتے تھے مجھے شبیرؑ اپنے داماں میں
اور اب تو خاک میں سوتی ہوں روز زنداں میں

یزید نے کہا جنت میں میوے ہیں اکثر
رطب رطب کہا اُس بے پدر نے تتلا کر
۹
سکینہؑ تم کو کھلاتا تھا کیا تمہارا پدر
دکھا کے نیل طمانچوں کا بولی دیکھ ادھر

پدر نے تحفہ سے تحفہ رطب کھلائے ہیں
اور ان کے بعد تو ہم نے طمانچے کھائے ہیں

یزید بولا رطب دوں تو کھائیگی ناداں
مگر سکینہؑ کی خاطر وہاں رطب تھے کہاں
۱۰
سکینہؑ بھوکی تو تھی ہو کے خوش پکاری کہاں
دیا شقی نے طبق میں سرِ امام زماں

پکاری حصہ میں میرے رطب یہ آیا ہے
کسی یتیم نے لوگو یہ میوہ کھایا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھایا اُس نے جو سر پوش تو یہ آیا نظر
تڑپ رہا ہے سر اک مردہ کا لہو میں تر
۱۱
ڈری وہ پہلے تو اور پھر کہا یہ رو رو کر
رطب نہیں ہے رطب کے کھلانیوالے کا سر

سلام کر کے طبق سے اٹھا لیا سر کو
لہو بھرا ہوا کرتہ دکھا دیا سر کو

لہو کٹے ہوئے حلقوم کا جبیں پہ ملا
لبوں پہ رکھدیے لب اور پکاری یا ابتا
۱۲
حسینؑ چھوٹے سے سن میں مجھے یتیم کیا
شہید بابا مجھے بچپنے میں داغ دیا

مرثیہ　　نمبر ۳۹

جہاں سے ہائے جویوں جلد تم کو جانا تھا
تو صدقہ جاؤں نہ اتنا مجھے ستانا تھا

جب کہ دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے
بال کھولے ہوئے بے مقنع و چادر آئے
۱
سر کے بالوں سے چھپائے رخِ انور آئے
بیڑیاں تھامے ہوئے عابدِ مضطر آئے

سخت آفت میں گرفتار وہ سب خوشخو تھے
ریسماں ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے

کسی گھر پہ فلک ایسی مصیبت ڈالے
واد ریغا وہ ہجوم اور وہ پردہ والے
۲
رنگ رخ زرد زباں خشک لبوں پر نالے
تازہ اولاد کا غم زخم جگر پر آئے

لٹ گیا گھر کہیں چھپنے کو بھی کونا نہ ملا
قتل وارث ہوئے اور بیٹھ کے رونا نہ ملا

اس ظلم سے چھلتے تھے یتیموں کے گلے
سہمے جاتے تھے کشاکش میں وہ ناروں کے پلے
۳
مائیں آفت گرفتار تھیں کیا زور چلے
رو کے دیکھا کبھی عابدؑ کو کبھی ہاتھ ملے

شمر کہتا تھا کہ حاکم کا غضب آئے گا
قیدیوں میں کوئی رویا تو سزا پائے گا

Presented by www.ziaraat.com

تھا کہیں تختِ مرصع پہ لعیں غدار
دست بستہ عقبِ پشت غلامانہ قطار
۴
فرق پر تاج تھا اور بر میں لباسِ زرتار
نیچے کھا تھا سرِ پاک امامِ ابرار

روسا جمعِ عراق و عرب و روم کے تھے
اور حرم با سرِ عریاں شہِ مظلوم کے تھے

کرتے تھے بہرِ خوشامد یہ مصاحب مذکور
فتح پائی تھی بنی فاطمہؑ پر عقل سے دور
۵
کس دلیری و شجاعت سے لڑی فوجِ حضور
لیکن اس گھر کے نمکخوار جری ہیں مشہور

آج نوفل سا جواں خلق میں ممتاز نہیں
ابن کاہل سا جہاں میں قدر انداز نہیں

ایک نے تیر سے چھیدا علی اصغرؑ کا گلو
ایک نے حضرتِ عباسؑ کے کاٹے بازو
۶
مر گیا باپ کے ہاتھوں پہ وہ بچہ ہیرو
جس سے ٹوٹی کمرِ پاکِ امام خوشخو

جس نے جو کام کیا قابلِ انعام کیا
غل ہے لشکر میں کہ دونوں نے بڑا کام کیا

اور یہ رستم سے نہ ہوگا جو کیا شمر نے کام
کھینچ کر خنجرِ خونریز پئے قتلِ امام
۷
جب گرے خاک پہ گھوڑے سے شہِ عرش مقام
کر دیا لختِ دلِ فاطمہؑ کا کام تمام

کچھ وصیت کا سخن کب تلک آنے نہ دیا
سر بھی سجدے سے نمازی کو اٹھانے نہ دیا

سب تو یہ کہتے تھے ہوتا تھا خوش وہ غدار
طیش میں آن کے یہ کہنے لگی زینبؑ زار
۸
حرمِ شاہ کہن بستہ کھڑے تھے ناچار
کسی منصف سے سنی اس نے ذرا کرکرا دنا ہنجار

حالِ مقتل کا یہ آوارہ وطن جانتی ہے
جو ستم بھائی پہ گزرے وہ بہن جانتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ابن کاہل کی شجاعت کے ہیں یہ اوصاف
اس سے سرزد ہوا یہ ظلم شجاعوں کے خلاف
یہ بھی جرأت ہے کوئی دل میں ذرا کر انصاف
اس خطا کو کبھی خالق نہیں کرتے معاف ۹

تیر سے اس نے دل شیر خدا چھید دیا ہے
دودھ پیتے ہوئے بچے کا گلا چھید دیا ہے

ایک سے ایک لڑے ہے یہی دستور عرب
جنگ میں ٹوٹ پڑے فاطمہؑ کے لال بہ سب
اس کی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو ہائے غضب
نہ حمیت جنہیں کچھ تھی نہ محمدؐ کا ادب ۱۰

چڑھ کے چھاتی پہ جو سر تن سے اتارا تو کیا
مل کے دو لاکھ نے گر ایک کو مارا تو کیا

یہ عداوت پسر سعد لوا لک سے ہائے
جسم سے کاٹ کے سر لاش پہ گھوڑے دوڑائے
جاگ کر راتوں کو زہرا جسے دودھ اپنا پلائے
بعد مرنے کے وہ سید کفن و گور نہ پائے ۱۱

تن عریاں کو عجب حال سے رن میں چھوڑا
کہنہ جامہ بھی نہ سید کے بدن میں چھوڑا

مرے نازل نے نہ لوٹا کسی کافر کا بھی گھر
عورتوں سے نہ کوئی بولتا تھا بعد ظفر
قید میں حاتم طائی کی جو آئی دختر
خود اسے احمد مرسل نے اڑھائی چادر ۱۲

کہتے تھے دختر جواد یہ کہلاتی ہے
اس کے ہاتھوں کو نہ باندھو مجھے شرم آتی ہے

تھا محمدؐ کو تو کافر کی بھی حرمت کا خیال
ہاتھ سے تیرے ہوا آل محمدؐ کا یہ حال
منہ چھپانے کو نہ برقع نہ ردائے رومال
اپنے چہروں پہ بندھے ہاتھوں سے بکھرے ہیں بال ۱۳

گھر کے بھائی کو مصیبت میں پڑی ہے زینبؑ
تیرے دربار میں سر ننگے کھڑی ہے زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

سن کے یہ شمر سے کہنے لگا یہ حاکم شام
غیظ میں آکے یہ کہنے لگی ہمشیر امام
۱۴
کون ہے یہ کہ فصاحت ہے جو کرتی ہے کلام
اُس سے کیا پوچھتا ہے مجھ سے سن اوا بدانجام

اب تو قیدی ہوں رسن بستہ ہوں پیاسی ہوں میں
جسکی اُمت میں ہے تو اسکی نواسی ہوں میں

شمر کو دیکھ کے بولا وہ علیؑ کا دشمن
جب چھٹیں بند رسن سے وہ گرفتارِ محن
۱۵
کھولدے قیدیوں کے بازو و گردن سے رسن
تب سکینہؑ نے لیا اُترے کا منھ پر دامن

باپ کے غم میں دل زار حزیں میں تڑپا
ایسا روئی کہ سرِ پاک لگن میں تڑپا

بولا حاکم کہ نہایت ہے تجھے باپ کی چاہ
پاس جاکر حوالگی دیکھنے با نالہ و آہ
۱۶
تخت کے نیچے یہ کیا طشت میں ہے کر تو نگاہ
خوں میں ڈوبا ہوا اس کو نظر آیا سرِ شاہ

طشت پر گر کے پکاری کہ یہ حال آپکا ہے
لو پھوپی جان یہی سر تو مرے باپ کا ہے

گود میں لے کے سرِ ابن علیؑ چلائی
ایسے بھولے کہ نہ بیٹی بھی تمہیں یاد آئی
۱۷
ان کھلی آنکھوں کے قربان تمہاری جانی
اتنی مدت میں یہ کیا شکل مجھے دکھلائی

کیا خموشی ہے لب لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہو گیا کچھ منھ سے تو بولو بابا

تیرے اس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
خون اس گردنِ نازک کا بہایا کس نے
۱۸
حلق پر خنجرِ بیداد پھرایا کس نے
چھوٹے سے سن میں مجھے تم سے چھڑایا کس نے

مرثیہ — آماں سر پیٹتی ہیں کیا انھیں سمجھاؤں میں
آؤ کرتے میں چھپا کر تمہیں لیجاؤں میں

نمبر ۴۰ ۸

آج کیا حشر ہے زمانے میں
نہیں عرصہ قیامت آنے میں
۱
ہے ہوا صرف خاک اڑانے میں
دل دھڑکتا ہے یہ سنانے میں

عرش کے رکن تھرتھراتے ہیں
شام میں اہلِ بیتؑ آتے ہیں

ہے یزید لعیں خوشی بے حد
سب سے کہتا ہے وہ عدوے احد
۲
کی ہے تزئین بزمِ عیش میں کہ
تو اب آتی ہے عترتِ احمدؐ

یہ اگر مصطفےٰ کے پیارے ہیں
اب تو قیدی یہ سب ہمارے ہیں

تھے یہاں تو یہ باتیں یہ چرچا
آئے دربارِ عام میں دردا
۳
اِس طرف آلِ سرور و بطحا
تخت زر پر تھا وہ عدوے خدا

حشر اک چار سمت ہونے لگا
کوئی ہنستا تو کوئی رونے لگا

بی بیاں آئیں پیشِ تخت جو ہیں
سنو اب حال زینبؑ محزوں کیں
۴
ہوا مسرور و شاد دشمن دیں
خاک پر غم کے مارے بیٹھ گئیں

پا کے مقصود خوش تمیزوں نے
حلقے میں لے لیا کنیزوں نے

ہو کے برہم یزید نے پوچھا
جس کو میرا ادب نہیں اصلا
۵
کون عورت ہے یہ اسیرِ بلا
میرے بے حکم بیٹھی کیوں اِس جا

شمر بولا کہ بنتِ حیدر ہے
زینبؑ احمدؐ کی یہ نواسی ہے

Presented by www.ziaraat.com

سب پہ روشن ہے مرتبہ اس کا
اس کی نانی خدیجۃ الکبریٰ
۶
مرتضیٰ اس کا باپ ماں زہراؑ
حسینؑ اس کے بھائی ہیں بخدا

گو کہ ایذا میں اور بلا میں ہے
پر بزرگ آل مصطفےٰ میں ہے

جس کے بولا یزید میں سمجھا
لا اُسے جلد میرے آگے لا
۷
میں تھا مشتاق اس کے آنے کا
کہہ کے سمعًا بڑھا وہ اہل جفا

لونڈیوں کو شقی ڈرانے لگا
گرد مظلوموں سے ہٹانے لگا

ہٹ گئیں خوف سے کنیزیں سب
حبشیہ نژاد و نیک نسب
۸
تھی مگر اک کنیز عاشقِ رب
وہ رہی پیشِ حضرت زینبؑ

یہ بڑھا اس کے بھی ہٹانے کو
درّہ اونچا کیا لگانے کو

آ گیا اس کنیز کو غصّہ
کوئی نوبی نہیں ہے یاں بر کیا
۹
سر کو اپنے بلند کر کے کہا
شرم تجھ کو لگاتا ہے کوڑا

ہے جو کوئی تو جائے غیرت ہے
آل اس کی اسیر ذلت ہے

پیش پیش یزید بد گوہر
کمروں سے وہ کھینچ کے خنجر
۱۰
تھے جو فاخر غلام باندھے کمر
آئے پیشِ یزید یہ کہہ کر

منع کر اے امیر تو اس کو
مارے کوڑا نہ یہ عدو اس کو

Presented by www.ziaraat.com

ہے یہ ہم قوم ہم سبھوں کی ضرور
ہم رہیں گے نہ بے قصور و فتور
۱۱
ہوئی رسوا اگر ہمارے حضور
لیں گے ذلت کا بدلہ تا مقدور

جان صدہا کے لیں گی سر دیں گے
خون سے تخت گاہ بھر دیں گے

واعلیتاہ آہ واویلا
جشیوں کو یہ یاس توم ہوا
۱۲
اب جگر منہ کو آرہا ہے مرا
ہائے کس جا تھے احمدؐ و حیدرؑ

کوئی حامی نہ تھا قیامت تھی
آل اُن کی اسیر ذلت تھی

کوئی بیچاروں کو ستاتا تھا
حاکم شام ہنستا جاتا تھا
۱۳
کوئی ہنس کر انہیں رولاتا تھا
لب شہ پر چھڑی لگاتا تھا

رکھا خاموش مرضیٔ رب نے
ہائے سب ظلم دیکھے زینبؑ نے

اے ضیا روک لو قلم بس بس
نہ کہو شرح درد و غم بس بس
۱۴
نہ لکھو قصۂ الم الم بس بس
نہ سناؤ سوا ستم بس بس

مرثیہ
ہوا اندھیر کیا زمانے میں
گئے معصوم قید خانے میں
نمبر ۱۴۱
۹

غل ہے دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے
اہل بیت نبویؐ کھولے ہوئے سر آئے

فاقہ کش تشنہ دہن بیکس و بے پر آئے
سامنے حاکم بیدیں کے وہ مضطر آئے

کاٹ کر حضرت شبیرؑ کا سر لائے ہیں
ابھی دربار میں ناموس حسینؑ آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہند گھبرا کے پکاری کہ ارے کون حسینؑ
بی بی زینبؑ ہیں وہ سر پیٹ کے کرتی تھیں جو بین ۲
بولا کوئی کہ وہی فاطمہؑ کا نور العین
آج کیا قبر میں ہوویں گے محمدؐ بے چین

خانہ سجاد بولا لک میں کوئی نہ رہا
ہائے اب پنجتنؑ پاک میں کوئی نہ رہا

ہند یہ سن کے کھڑی ہو کے لگی پیٹنے سر
اور یہ چلاتی ہوئی نکلی محل سے باہر ۳
بال بکھرا دیئے اور پھینکی زمیں پر چادر
جلد بتلاؤ کہ شہزادیاں ہوتی ہیں کدھر

ننگے سر جاؤں گی ہے ہے مرا آقا نہ رہا
کس کا پردہ کہ نبیؐ زادی کا پردہ نہ رہا

نکلیں سر ننگے خواصانِ مقرب ہمراہ
پہونچیں دربار میں جس وقت وہ باحالِ تباہ ۴
تا بہ افلاک گیا غلغلۂ نالہ و آہ
گر پڑی دوڑ کے شبیرؑ کے سر پہ ناگاہ

رو کے چلائی کہ اس شکل کے قربان گئی
میرے آقا کا یہی سر ہے میں پہچان گئی

سر فرزند یداللہ سے آئی یہ صدا
سر برہنہ ہے اوڑھا زینبؑ بیکس کو ردا ۵
حق محبت کا جو تھا وہ کیا سب تو نے ادا
رسن ظلم سے کھلوا دے سکینہؑ کا گلا

کام آہ اُن کے کہ یہ بھی ترے کام آئینگی
حشر کے دن تجھے فردوس میں لیجائیں گی

یک بیک تخت سے گھبرا کے اُٹھا حاکم شام
مجھ کو سوا کیا ایسا بھی کوئی کرتا ہے کام ۶
ڈال کر ہند پہ دامن یہ کیا اس نے کلام
اس نے دامن کو الٹ کر کہا او بد انجام

بے ردا زینبؑ و کلثومؑ ہیں وسواس نہیں
پاس میرا ہے نبیؐ زادیوں کا پاس نہیں

Presented by www.ziaraat.com

اب میں گھر میں نہ رہونگی ترے ادخانہ خراب
روح زہراؑ و علیؑ سے تجھے آیا نہ حجاب
۷
اب ردا سر پہ نہ ڈالونگی نہ منہ پہ نقاب
عرصۂ حشر میں کیا دیگا پیمبرؐ کو جواب

نہ سمجھنا کہ حسینؑ ابن علیؑ کو مارا
تو نے بیجاں کیا زہراؑ کو نبیؐ کو مارا
ع

کس کی بیٹی ہے کہ سر پر نہیں جس کے چادر
کس کے ناموس ہیں جو روتے ہیں یوں چلا کر
۸
یہ بہو کس کی ہے جو پیٹتی ہے ننگے سر
ہائے کیوں پھٹ کے فلک گر نہیں پڑتا تجھ پر

طوق و زنجیر کو اور عابدؑ دلگیر کو دیکھ
رسن ظلم کو اور شاہ کی ہمشیر کو دیکھ
ع

یہ رسن اور یہ ننھا سا سکینہؑ کا گلہ
اُس کی بیٹی ہے جو آغوش محمدؐ میں پلا
۹
کوئی ایسی بھی بدی کرتا ہے نیکوں سے بھلا
کیا قیامت ہے یہ بچپن یہ اسیری کی بلا

ہاتھ بندھوانے سے حاصل ترا کیا لیتے ہیں
رحم کرتے یتیموں پہ کہ دکھ دیتے ہیں
ع

ہند سے اپنی طرفداری کی سُن کر گفتار
تیرے قربان میں اے آلِ نبیؐ کی غم خوار
۱۰
پاس اُس کے گئی چلاتی سکینہؑ اکبار
کھولدے آکے مرے ہاتھ ہیں رسی سے فگار

اب تو واجب ہیں اسیروں پہ دعائیں تیری
ننھے سے ہاتھوں سے لونگی میں بلائیں تیری
ع

میں سکینہؑ ہوں حسینؑ ابن علیؑ کی دختر
ہائے جس سینہ پہ سو رہتے کی میں تھی خوگر
۱۱
بے گنہ کاٹ لیا تن ہے مرے بابا کا سر
گھوڑے دوڑائے لعینوں نے اُسی سینہ پہ

دیکھ لے نیل ہیں گالوں پہ ہمارے بی بی
ستمِ ظلم نے طمانچے ہیں مارے بی بی
ع

Presented by www.ziaraat.com

ہند بولی کہ میں قربان مری شہزادی
ہے محمدؐ ترا جد فاطمہؑ زہراؑ دادی
۱۲
حق نہ بخشے گا اُسے جس نے تمھیں ایذا دی
حشر میں حشر ہے پھر وہ ہوئی گر فریادی

کیا طلب کرتی ہو کیا چاہیئے کیا لاؤں میں
جو کچھ اس لونڈی سے فرماؤ بجا لاؤں میں

کیا منگا دوں تمھیں کیا لوگی میں تم پر قربان
تب پھٹے کرتے کو پھیلا کے یہ بولی ناداں
۱۳
پانی منگوا دوں کہ تر کر لو یہ سوکھی سی زباں
اپنے بابا سے ہوں بچھڑی ہوئی میں تشنہ دہاں

یہ تو کہتی نہیں تو زیور و زر دے مجھ کو
تیرے قربان مرے بابا کا سر دے مجھ کو

سن کہ یہ ہند نے چاہا کہ اٹھا دے سر شام
باپ کی خوں بھری صورت پہ جو کی اس نے نگاہ
۱۴
گر پڑی دوڑ کے وہ طشت پہ بانالہ و آہ
منھ پہ منھ ملنے لگی اور کہا یا ابتا

اتنے روز وں مجھے صورت نہ دکھائی تم نے
صدقے ہو جاؤں یہ کیا شکل بنائی تم نے

تیر اس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
حلق پر خنجر بیداد پھرایا کس نے
۱۵
خون اس گردن نازک کا بہایا کس نے
چھوٹے سے سن میں مجھے تم سے چھڑایا کس نے

ماں پھوپی روتی ہیں کیونکر انھیں سمجھاؤں میں
آؤ کرتے میں چھپا کر تمھیں لیجاؤں میں

سر شہ رونے لگا سن کے یہ بیٹی کا بیان
منھ ادھر لاؤ کہ دوں منھ میں تری خشک زباں
۱۶
اور صدا دی کہ پدر صدقے ترے اے میری جاں
آخری پیار ہے بیٹی میں کہاں اور تو کہاں

مرثیہ
نہ ہمیں پاؤ گی تم اور نہ تمھیں پائیں گے ہم
اب قیامت میں گلے تم کو لگائیں گے ہم
نمبر ۱۰ ۴۲

جب محفلِ حاکم میں نبیؐ کے حرم آئے
لب تشنہ و فاقہ کش و با چشمِ نم آئے
منہ باندھے دوپٹے سے دھانپے ہوئے با صد الم آئے
ہر گام اُٹھاتے ہوئے ظلم و ستم آئے ۱

آگے تھا رواں نیزہ پہ سر سبطِ نبیؐ کا
پیچھے تھا لٹا قافلہ اولادِ علیؑ کا

سب بی بیاں تھیں وارثوں کے سوگ میں نالاں
رخساروں پہ بالوں پہ جمی خاک بیاباں
ہاتھوں کو کلیجہ پہ دھرے چاک گریباں
بیتاب دلوں پر تھا ہجومِ غم و حرماں ۲

اصغرؑ کے لئے اشکوں سے منہ دھوتی تھی کوئی
ہمشکلِ پیمبرؐ کے لئے روتی تھی کوئی

مقنع سرِ زینبؑ پہ نہ تھا اور نہ چادر
بکھرے ہوئے تھے بالِ نقابِ رخِ انور
ماتم میں گریبان پھٹا اور کھلا سر
نرغا تھا ستمگاروں کا اور بیکس و مضطر ۳

نامحرموں کو دیکھ کے شرماتی تھی زینبؑ
مجمع میں کنیزوں کے چھپی جاتی تھی زینبؑ

افسوس لٹے قافلہ کے قافلہ سالار
اور وہ بھی جگر خستہ و مغموم و دل افگار
مردوں میں فقط رہ گیا تھا عابدِ بیمار
ماں بہنوں کے ہمراہ تھا حاضر سرِ دربار ۴

جو عرش نشیں تھا وہی اب خاک نشیں تھا
پر ہائے غضب بیٹھنے کا اذن نہیں تھا

اس حال سے دربار میں تھا نائبِ شبیرؑ
جکڑے ہوئے ہاتھوں میں رسن پاؤں میں زنجیر
دم رکتا تھا پہنے ہوئے تھا طوقِ گلوگیر
خاموش کھڑے تھے صفتِ پیکرِ تصویر ۵

آنسو غمِ شبیرؑ میں آنکھوں سے رواں تھے
اور ہائے غضب پشت پہ دُرّوں کے نشاں تھے

Presented by www.ziaraat.com

تھا تختِ حکومت پہ مگر حاکم غدّار
انعام کا خواہاں تھا کوئی زر کا طلبگار
۶
کرسی طلا کاری پہ ہر ایک تھا سردار
کہتا تھا کوئی جوش میں آکر یہ بداطوار

کی جنگ و جدل فاطمہؑ کے لال سے ہم نے
پائی ہے ظفر اب ترے اقبال سے ہم نے

اتنے میں ہوا شمرِ جفا پیشہ بھی حاضر
میں اِک سر مو بھی نہ رہا حکم میں قاصر
۷
کی عرض بیاں کیا ہو کہ سب تجھ پہ ہے ظاہر
منظور جو تھی مجھ کو ہمیشہ تری خاطر

پانی نہ دم ذبح پلایا سترِ دیں کو
امکان میں تھا جتنا ستایا شہ دیں کو

باز آیا کسی وقت نہ میں جور و جفا سے
سر کاٹ لیا سبطِ پیمبرؐ کا تفا سے
۸
کچھ بھی نہ کیا خوف و خطر آلِ عباؑ سے
تو اس کے عوض میری سپر بھر دے طلا سے

میں نذر میں دیتا ہوں سرِ سبطِ نبیؐ کو
خوش کر سے کیا ذبح حسینؑ ابنِ علیؑ کو

میں نے ہی کئے ظلم و ستم آلِ نبیؐ پر
میں نے ہی تو لی زینبؑ و کلثومؑ کی چادر
۹
میں نے ہی تو خیموں کو کیا خاک حلا کر
میں نے ہی سکینہؑ کے لئے کانوں سے گوہر

عارض پہ عیاں میرے طمانچوں کے نشاں ہیں
قطرے ابھی تک خون کے کانوں پہ رواں ہیں

سر شاہ کا دیکھا تو ہوا شاد ستمگر
منظور تھی تحقیر سرِ سبطِ پیمبرؐ
۱۰
رکھوا دیا ظالم نے میاں طبق زر
ہنستا تھا ستمگار چھڑی رکھے لبوں پر

تھا شغل یہ ہر بار شقی ازلی کو
دکھ دیتا تھا زہراؑ و پیمبرؐ کو علیؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

حاضر تھا وہاں ایک صحابی خوش اطوار
لیتے تھے نبیؐ بوسے انہیں ہونٹوں کے ہر بار

۱۱

یہ دیکھ کے کہنے لگا او ظالم غدار
دیتا ہے انہیں ہونٹوں پہ تو چوب سے آزار

حیران ہوں میں تجھ کو عداوت ہے یہ کیسی
فرزند پیمبرؐ سے شقاوت ہے یہ کیسی

کہتا ہوا یہ اُٹھ گیا وہ اہل بصیرت
کرتا ہے سر سبط پیمبرؐ کی حقارت

۱۲

کیا حشر ترا ہوگا سنگام قیامت
نفریں کے قابل ہو نہ کیونکر تری بدعت

لے آج چلا جاؤنگا میں شہر سے تیرے
ہر ایک کو لازم ہے ڈرے قہر سے تیرے

حاکم نے نہ کی کہنے کی اس کے کوئی پروا
ہر ایک نے پہنا ہے جو ملبوس پرانا

۱۳

رَحم کر کے اسیروں کی طرف شمر سے پوچھا
کیا وجہ ہے اس کی مجھے تبلا مجھے بتلا

لایا ہے کنیزوں کو تو خاتون جناں کی
یہ شان نہیں آلِ رسولِ دوجہاں کی

اُس وقت یہ کی شمر ستمگار نے تقریر
ماں ہے علی اکبرؑ کی یہی بانوئے شبیرؑ

۱۴

روتی ہے کلیجہ پہ دھرے ہاتھ جو دلگیر
وہ خاک پہ بیٹھی ہے جو باحالت تغیر

ماں عونؑ و محمدؑ کی یہ بیٹی ہے علیؑ کی
ہمشیر ہے یہ سبط رسولِ عربیؐ کی

شبیرؑ کی بیٹی وہ کھڑی روتی ہے کبریٰ
افشاں کے عوض خوں سے بھرا چاند سا ماتھا

۱۵

جو شب کو دلہن بن کے ہوئی صبح کو بیوا
پوشاک عروسی ہوئی زندان بلا کا جوڑا

کنگھی کی جگہ دیکھ لے ہاتھوں میں رسن ہے
وہ برہنہ سر قاسمؑ نوشہ کی دلہن ہے

Presented by www.ziaraat.com

کرتی ہے جو بابا کے لئے گریہ وزاری
اور جس کی جبیں خون سے رنگیں ہے سراسر
کانوں سے لہو آج تلک جس کے ہے جاری
نام اُس کا سکینہؑ ہے یہ ہے باپ کی پیاری

شبیرؑ سے چھٹ کر یہ مصیبت میں پڑی ہے
ہاتھوں سے چھپائے ہوئے منھ اپنا کھڑی ہے

۱۶

یہ عابدِ بیمار ہے شبیرؑ کا فرزند
تو دیکھ اسیری کے یہ قابل نہیں ہرچند
سب قتل ہوئے رہ گیا باقی یہی دلبند
پر طوق و سلاسل میں کیا ہاتھ سے پابند

غش آتے ہیں ہر بار جسے ضعف سوا ہے
جس کا رسن تنگ سے مجروح گلا ہے

۱۷

حاکم ہوا پھر جانبِ سجادؑ مخاطب
ناحق ہوئے شبیرؑ حکومت کے جو طالب
کہنے لگا اللہ نے مجھ کو کیا غالب
وہ قتل ہوئے تم ہوئے پابندِ مصائب

سر اپنا جھکائے ہوئے مغموم کھڑے ہو
معلوم ہوا دل میں تو شرمندہ بڑے ہو

۱۸

یہ سُن کے نہ عابدؑ کو رہا ضبط کا یارا
فرمایا ذرا دل میں تو کر غور خدارا
ہم نے بخوشی رنج کیا ہے یہ گوارا
کھل جائے گا سب حشر میں تجھ پر ستم آرا

کی تو نے جو تحقیر یہ ہم آلِ عباؑ کی
اللہ تجھے دے گا سزا جور و جفا کی

۱۹

خالق کی جسے ہوتی ہے دنیا میں محبت
مجبور نہ تھے رکھتے تھے ہر طرح کی قدرت
سر دینا رہِ حق میں سمجھتا ہے وہ عزت
منظور تھی بابا کو فقط بخششِ اُمت

کس شوق سے کٹوا دیا سر راہِ خدا میں
کس شان سے لٹوا دیا گھر حق کی رضا میں

۲۰

Presented by www.ziaraat.com

یہ سنتے ہی حاکم ہوا اس درجہ مکدر
حاضر ہوا جلاد تو بولا وہ ستمگر
۲۱
کہنے لگا جلاد کو لے آ ذرا بلا کر
اس قیدیٔ بیخوف کا کر تن سے جدا سر

عزت سر دربار نہ کچھ اس نے مری کی
دے نیلا مجھے لازم ہے سزا بے ادبی کی

سن کر یہ ہر اک بی بی نے فریاد و بکا کی
آخر کوئی تقصیر بھی بے جرم و خطا کی
۲۲
رو کر کہا زینبؑ نے کہ حد بھی ہے جفا کی
ہے واسطہ احمدؐ کا دوہائی ہے خدا کی

بیمار بھتیجے سے مرے ہاتھ اٹھائے ع
کر اس کے عوض مجھ کو تو قاتل کے حوالے ع

کرتی ہوں خوشامد سر دربار خدارا ع
کر ظلم نہ بیکس پہ ستمگار خدارا
۲۳
دے آل محمدؐ کو نہ آزار خدارا
تو چھوڑ دے سجادؑ ہے بیمار خدارا ع

بے بس ہے کوئی حامی و یاور نہیں رکھتے ع
مظلوم ہیں وارث کوئی سر پر نہیں رکھتے ع

ہم بیکسوں کے قافلہ کا قافلہ سالار
ہے رحم کے قابل یہ اسیر غم و آزار
۲۴
اب نام کو باقی ہے فقط اک یہی بیمار
قتل اس کا کیا ہو جو خود جان ہے بیزار

کیا حشر میں منہ اپنا تو دکھلائے گا ظالم ع
مرتے ہوئے کو مار کے کیا پائے گا ظالم ع

خاموش ہو ائے لائق محزون دل افگار
رکھتے نہیں اب تاب سماعت کی عزادار
۲۵
اس نظم جگر ریش کو دے طول نہ زنہار
فردوس میں کرتے ہیں بکا حیدر کرار

مرثیہ
سر پیٹتی ہیں فاطمہؑ زہرا بھی جناں میں
ہیں احمد مختار بھی مصروف فغاں ہیں
نمبر ۴۳
۱۱

دربار میں یزید کے آتے ہیں اہلبیت
دل پھٹ رہا ہے رنج یہ پاتے ہیں اہلبیت
سر پیٹ کر یہ سب کو سناتے ہیں اہلبیت
فرطِ حیا سے خم ہوئے جاتے ہیں اہلبیت
۱

اسلام کی یہ شان ہوئی ملکِ شام میں
ذریت رسول ہے دربارِ عام میں

کیوں چرخ پھٹ کے گر نہ پڑے تجھ پہ اے زمیں
نانا کا کلمہ گو تو رہے تخت پر مکیں
ایسا ستم زمانے میں دیکھا نہیں کہیں
اور سامنے خواسیاں رسی میں ہوں بندھیں
۲

محفل ہو جشن عام ہو شغل شراب ہو
اور سر برہنہ آلِ رسالت مآب ہو

استادہ زیرِ تخت ہیں سجاد خوش سیر
زرین قبا ہے جسم میں اور سر پہ تاجِ زر
اور ظالم پلید ہے مسند پہ جلوہ گر
اور ہے نبی کے لال کا طشتِ طلا میں سر
۳

دیکھا کبھی نہ قیدیوں کو یوں جہان میں
بارہ گلے بندھے ہوئے اک ریسمان میں

بے وارثے جو آگئے حاکم کے سامنے
اک آہ بھر کے چرخ کو دیکھا امام نے
دی نذر بڑھ کے فتح کی ہر خاص و عام نے
اہلِ حرم کی قدر یہ کی اہلِ شام نے
۴

نزدیک تخت لا کے برابر کھڑا کیا
زہراؑ کی بیٹیوں کو کھلے سر کھڑا کیا

صف بستہ ہو گئے حرمِ شاہِ مشرقین
آیا نظر جو طشتِ طلا میں سرِ حسینؑ
اور سامنے سروں پہ نگہبی کی بشورشیں
مشکل کشا کی بیٹی کے دل کو رہا نہ چین
۵

ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے پکاری جواب دو
زینبؑ سلام کرتی ہے واری جواب دو

Presented by www.ziaraat.com

اب تک ہے خونِ اصغرِ نادان جبیں پر
دیکھو تو آنکھیں کھول کے بھیا کو اک نظر
آلودہ خاک سے ہوا ہے ہے تمہارا سر
بازو میں بد یسماں ہے کرے کیا یہ نوحہ گر

۶

بھیا خفا نہ ہو کہ اسیرِ بلا ہوں میں
کاہے سے گرد پاک کروں بے ردا ہوں میں

دیکھو تو اپنے بچوں کی حالت ہیں نثار
جب نام لے کے آپ کا روتے ہیں گلعذار
ہوتے ہیں ظلم ایسے کہ جن کا نہیں شمار
بھیا کلیجہ پھٹتا ہے ہوتی ہوں بیقرار

۷

بے وارثی بہن کو بلا لو تو خوب ہے
یا آپ آکے اُن کو سنبھالو تو خوب ہے

روکر کہے جو زینبِ بیکس نے یہ کلام
طشتِ طلا میں کاٹیا سر شاہِ خاص و عام
آئی کٹے گلے سے صدائے شہِ انام
آ روندنے والی کہنے کی تجھ پر مرا سلام

۸

لُو بچو نہ گرد و خوں نہ کہو کچھ زبان سے
محشر کے دن ملیں گے یونہیں ناتا جان سے

زینبِ حسینؑ تم سے بہت شرمسار ہے
مشکل میں صبر اہلِ وفا کا شعار ہے
پر کیا کرے غریب کا کیا اختیار ہے
بخشش کا عاصیوں کی تمہیں پر مدار ہے

۹

بھیا تمہارے صبر پہ خود مجھ کو ناز ہے
تھامو کہ غرق ہونے کو اب یہ جہاز ہے

میں ناخدائے کشتیِ اُمت ہوں بے گماں
بھیا تمہارے صبر کی چادر ہو بادباں
عابد کی بیڑیاں ہوں اسے لنگر گراں
ساحل پہ لائیں ختم ہو طوفان کا امتحان

۱۰

بخشش کا عاصیوں کی یہی اہتمام ہو
یہ تینوں ایک جا ہوں تو پورا یہ کام ہو

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے پیٹنے لگی زینبؑ تو اپنا سر
بولی کہ شرمسار ہوں میں اے نکو سیر
قاسمؑ کے سر پہ پڑ گئی ماں کی اُدھر نظر
پورا نہ کر سکی ترا ارماں یہ نوحہ گر

لیکن ردا کہیں سے جو نا شاد پائے گی
پہلے تیری دلہن ہی کے سر پہ اُڑھائے گی

اکبرؑ کے سر کو دیکھ کے لیلیٰ نے کی فغاں
آنکھیں جو بند کیں ہیں سمجھتی ہے نیم جاں
اے میرے نامراد پُر ارمان نوجواں
بیٹا بڑے ہو صاحب غیرت نثار ماں

مطلب تمہارا ہے مرے دل بر کھلا ہوا
دربار میں ہے ماں کا مری سر کھلا ہوا

یہ جانتی ہوں صاحب غیرت ہو تم کمال
چادر کہاں سے لائے یہ بیکس کہو تو لال
کس سے کہوں بتاؤ جو ہو میرے دل کا حال
بالفرض مل بھی جائے تو آتا ہے یہ خیال

پُرساں نہیں ہے کوئی شہ مشرقین کا
عریاں پڑا ہے دھوپ میں لاشہ حسینؑ کا

دیکھا جو فرق حضرت عباسؑ مہ لقا
صدمہ تھا آپ کو یہ سکینہؑ کی پیاس کا
کلثومؑ سر کو پیٹ کے دینے لگیں صدا
سقائی کر کے نہر پہ کٹوا دیا گلا!

اب کیا ہوا بھتیجی سے کیوں بولتے نہیں
گردن میں ریسماں ہے بندھی کھولتے نہیں

بولی سکینہؑ اے مرے غمخوار کیا ہوا
کیوں بولتے نہیں ہو علمدار کیا ہوا
بتلاؤ تو بھتیجی کا وہ پیار کیا ہوا
لشکر تمہارا کیا ہوا سردار کیا ہوا

سن کر یہ بین ہوتا تھا شور بکا اِدھر
مصروف جائزہ میں ہوا بیحیا اُدھر

Presented by www.ziaraat.com

ہنس کر یزید نے کیا عابدؑ سے یہ کلام
افسوس میرے حکم سے سرکش رہے امامؑ
۱۶
بتلاؤ مٹ گیا کہ نہیں پنجتنؑ کا نام
بیعت قبول کر کے بنایا نہ اپنا کام

بتلاؤ نام کس کا ہے روشن جہان میں
دیکھو تو فرق آ گیا اب کس کی شان میں

عابدؑ نے تب یہ ظالم غدار سے کہا
بیعت نہ کی حسینؑ نے تیری مگر بھلا
۱۷
اس تیری شان پر ہو سدا لعنت خدا
اس کے سوا قصور کوئی اور تو نہ تھا

بولا بگڑ کے بس یہی سارا فتور تھا
بیعت سے انحراف یہ کچھ کم قصور تھا

حاکم سے اور امام سے تھی گفتگو ادھر
بس دوڑ کر اٹھا لیا گودی میں ننھا سر
۱۸
اصغرؑ کے سر پہ بانوؑ کی واں پڑ گئی نظر
منہ چوم کر صغیر کا بولی وہ نوحہ گر

کیا کہہ رہا ہے ظالم خر نخوار سنتے ہو
بیعت کا ذکر کرتا ہے غدار سنتے ہو

بیٹا اگرچہ کہنے کو رکھتے نہیں زباں
پر چھوڑ ذرا یزید سے اتنا تو میری جاں
۱۹
پر حجت خدا کے پسر ہو نثار ماں
کیوں سنگدل ہماری خطا کیا تھی کر بیاں

بیعت نہ کی تھی خیر سر شہ جدا ہوا
تھا کیا قصور قتل جو میرا روا ہوا

کس قوم کا زمانے میں ایسا شعار ہے
بچہ جو بے زبان ہے اور شیر خوار ہے
۲۰
پانی کا مانگنا بھی خطا میں شمار ہے
انصاف سے بتا کہ وہ تقصیر وار ہے

کیا میں جہاد کرتا تھا فوج کثیر سے
چھیدا جو حرملہ نے گلا میرا تیر سے

محفل میں حشر ہو گیا با نوئے کے بین پر
تھا سنگدل کمال یزید لعین مگر
اولاد والے روتے لگے دل سنبھال کر
۲۱
سن کر یہ ذکر اس کا بھی ٹکڑے ہوا جگر

دل میں کہا اثر ہے بہت اس کلام میں
فتنہ بپا نہ ہو کہیں دربارِ عام میں
تو

سوچا یہ اور شمر سے بیدین نے کہا
پیچھے مرے محل کے خرابہ ہے اک پڑا
۲۲
ان قیدیوں کا اب یہاں رہنا نہیں روا
لیجا کے اس میں قید انہیں کر دے جلد جا

رکھ انتظام ایسا کہ جائے مفر نہ ہو
پہرا یہ سخت ہو کہ ہوا کا گذر نہ ہو
تو
مرثیہ

یہ کہکے خود محل میں گیا دشمنِ امام
صادق خدا کے واسطے اپنی زباں کو تھام
۲۳
زندان کو ادھر چلیں سیدانیاں تمام
پھٹتا ہے اب جگر کہ نہیں طاقتِ کلام

کر حق سے اب دعا کہ یہ ہدیہ قبول ہو
لب پر ہمیشہ مدحتِ آلِ رسولؐ ہو
نمبر ۱۴

یزید بخس نے جب فرق شاہ دیں پایا
تمام عورتوں کو اپنے پاس بلوایا
۱
سر حسینؑ کو باب محل میں لٹکایا
سبھوں کو خلعتِ زریں لعین نے پہنایا

کسی نے پوچھا یہ کیا جشن اے یزید ہے آج
کہا یہ ہنس کے لعین ہماری عید ہے آج
تو

پکڑ کے دامنِ حاکم یہ بیٹی نے پوچھا
یہ کون عید ہے بتلا مجھے برائے خدا
۲
ہے روزِ عید بھرم کی روزِ عاشورا
گلے لگایا اسے اور یہ مسکرا کے کہا

ہمارے واسطے بیٹی یہ عید کا دن ہے
یہ عید قتلِ حسینؑ شہید کا دن ہے
تو

Presented by www.ziaraat.com

پسر جری کا تھا اور آپ بھی جری تھا بڑا اسیر ہو کے حرم اُس کے آئے ہیں بیخدا	۳	یہ میرے حاکم کوفہ نے اُس کو قتل کیا نہ اُن کے پاؤں میں نعلین ہے نہ سر پہ ردا
کوئی شفیق نہیں کوئی غمگسار نہیں جہاں میں اور کوئی ایسا بیقرار نہیں		
محل میں بھیجوں دیکھو گی تم بھی قیدیوں کو حشم دکھاؤ انہیں بادشہ کی بیٹی ہو	۴	لباس فاخرہ اور زیور طلا پہنو بڑے گھرانے کی ہیں بی بیاں یقین سمجھو
نہ تخت رکھتے ہیں وہ نہ تاج رکھتی ہیں یہ شاہ زادیوں کا سا مزاج رکھتی ہیں		
ہوا محل سے برآمد یہ کہہ کے وہ غدّار کیا زنانِ امیّہ نے خوب اپنا سنگھار	۵	اِدھر محل میں ہوئی صحبتِ طرب تیار ہر اک نے زیب کیا زیور مرصع کار
شروع ہو گئی تقریب ناچ گانے کی تھی سب کو منتظری قیدیوں کے آنے کی		
خبر یہ حضرتِ زینبؑ کو ہو گئی ناگاہ لرز کے بولی یہ عابدؑ سے بنتِ شیرِ الٰہ	۶	محل میں جائیں گے قیدی یوں ہی بحال تباہ ضرور ہوئیگی وہاں ہتکِ بنتِ عبداللہ
الم کی برچھیاں سینہ کے پار ہو دیں گی تمہیں تباہ میری آنکھیں چار ہو دیں گی		
اِدھر تو دخترِ زہراؑ کو تھا غمِ جاں کاہ لباسِ فاخرہ پہنی تھی گو بعزت و جاہ	۷	اُدھر کو ہند کا احوال تھا محل میں تباہ ملی ہوئی تھی مگر خاک میں وہ عاشقِ شاہ
دعائیں کرتی تھی جو دہیان ہے وہ مت ہوئے الٰہی آلِ پیمبرؐ کی خیر میت ہو دے		

Presented by www.ziaraat.com

کنیز یں پوچھتی تھیں دھیان آپکو کیا ہے
کہ شب کو خواب میں زہرا کو میں نے دیکھا ہے
۸
وہ کہتی تھی تہ و بالا مرا کلیجہ ہے
کہ سر کھلے ہوئے پا برہنہ وہ دکھیا ہے

فلک کے ہاتھوں گریباں پھٹا ہوا دیکھا
کسی کا خون جبیں پر لگا ہوا دیکھا

یہ تذکرہ تھا کہ روشن ہوا تمام وہ گھر
حرم کی بو سے معطر ہوا مکاں یکسر
۹
رسولؐ زادیاں آئیں محل کی دیوڑھی پر
پکاری ہند یہ بے ساختہ کھڑی ہو کر

اِدھر اُدھر کہیں یاں دختر محمدؐ ہے
ارے درود پڑھو فاطمہؑ کی آمد ہے

کنیز اتنے میں اِک دوڑ کر خبر لائی
تڑپ کے ہند نے یہ بات اس سے فرمائی
۱۰
کہا کہ بندی ہے حاکم نے ایک بھجوائی
نہ مانوں میں مجھے خوشبوئے فاطمہؑ آئی

یہ بے سبب نہیں دل میرا بیقرار اب ہے
اگرچہ حضرتِ زہراؑ نہیں تو زینبؑ ہے

یہ کہہ رہی تھی ہوا جو اسیروں کا آنا
کسی کو ہند نے اصلا نہ اُن میں پہچانا
۱۱
وہ اُن کے بال کھلے اور وہ اُن کا شرمانا
کہا کہ لٹ کے تو آئے ہو میں نے یہ مانا

عزیز قتل ہوئے جس جگہ وہ رن ہے کہاں
نسب تمہارا ہے کیا گھر کہاں وطن ہے کہاں

کتاب و قبلہ و پیغمبر اپنا بتلاؤ
مقدمہ ہے یہ اسلام کا نہ سٹپٹاؤ
۱۲
امام عصر ہے اب کون یہ تو فرماؤ
جو کچھ کہ ہو مفصل زبان پر لاؤ

علیؑ و فاطمہؑ کے لاڈلوں کو مانتی ہو
کہو حسینؑ کو کوتھا امام جانتی ہو

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ کا جو لیا نام ہند نے ناگاہ
پکاری ہند کیا کس نے نالۂ جاں کاہ
۱۳
نکل گئی دلِ زینبؑ سے خود بخود اک آہ
لے آؤ تو مرے آگے ذرا اُسے للّٰلہ

یہ ہیں اشکِ عزا اس کلام کے اوپر
یہ روئی کیوں مرے آقا کے نام کے اوپر

پکاری فضہؑ حسینؑ ان کے بھائی کا ہے نام
وہ بولی سبطِ رسولِ خدا امام انام
۱۴
شہید کربُ و بلا میں ہوا جو تشنہ کام
بہائے اشک کہا فضہؑ نے نہ کر یہ کلام

علیؑ کا لال شہ مشرقین ہے بی بی
غریب دختہ جگر یہ حسینؑ ہے بی بی

ہیں قیدِ ظلم میں واللہ بے گناہ ہیں ہم
یزید کے نہیں قائل خدا گواہ ہیں ہم
۱۵
نسب تو پوچھتی ہے بندہ کا الٰہ ہیں ہم
صحبِ آلِ پیمبرؐ تو خواہ مخواہ ہیں ہم

کنیز خالقِ یکتا کی خادمہ لی ہوں
قسم رسولؐ کی لونڈی میں فاطمہؑ کی ہوں

ہمارا قبلہ ہے کعبہ کتاب ہے قرآں
امام کون ہے اگر پوچھتی شہ مرداں
۱۶
نبیؐ ہمارا ہے دنیا میں احمدِ ذی شاں
خدا کے سامنے کہدیں یہ اپنا ہے ایماں

جو کچھ بیان کیا سب یہ طور ہے بی بی
مگر امامِ زماں اپنا اور ہے بی بی

پکاری ہند کہ پھر شک کا شک رہا باقی
تو کہتی ہے کہ امامِ زماں ہے اور کوئی
۱۷
امامِ عصر ہے اپنا حسینؑ ابنِ علیؑ
خدا کے واسطے بتلادے جلد بہر نبیؐ

یہ میں نے مانا دل و جاں سے مان کر مانتی ہوں
تم اس امام کو کونسا امام جانتی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

پکاری فضہؓ کہ چوتھا امام ہے اپنا
زبانِ فضہؓ سے نام حسینؑ پھر نکلا
۱۸
وہ جو بی سوہانؑ کا نام لے برائے خدا
اسی طریق سے پھر روئی دخترِ زہراؑ

یہ نوحہ تھا مجھے برباد کر گئے بھائی
میں جیتی بیٹھی ہوں اور آپ مر گئے بھائی

سر اپنا پیٹ کے فضہؓ سے ہند نے پوچھا
جبھی ہے خواب میں زہراؑ کو ننگے سر دیکھا
۱۹
ارے بتا تو سہی کیا حسینؑ قتل ہوا
وہی حسینؑ وہی ہے یہ دخترِ زہراؑ!!

غضب ہوا شہ والا سے چھٹ گئی زینبؑ
حسینؑ قتل ہوئے آہ لٹ گئی زینبؑ

پکاری فضہؓ زباں بند کر تو اے خوشخو
ذرا تو غور سے اے بی بی خوب تم سوچو
۲۰
مجال ہے یہ کسی کی جو ٹوکے زینبؑ کو
حسینؑ قتل ہو عباسؑ جس کا بھائی ہو

وہ بی بی قید ہو بلوے میں جائے عبرت ہے
بہن حسینؑ کی ہو بے ردا قیامت ہے

پکاری ہند کہ اچھا نہ حال بتلاؤ
کہا کنیزوں سے حاکم تلک ذرا جاؤ
۲۱
میں ہاتھ جوڑتی ہوں تھوڑی دیر تھم جاؤ
وہاں جو طشت میں اک سر ہے اس کو لے آؤ

کہو یزید سے واپس میں جلد کر دوں گی
قسم حسینؑ کی اس سر کو میں نہ رکھ لوں گی

یہ ذکر تھا کہ کنیزوں کا ازدحام آیا
پکاری بنتِ علیؑ موت کا پیام آیا
۲۲
ہوا یہ غل سرِ سلطان تشنہ کام آیا
بہن کا نام بتانے سرِ امام آیا

کنیزوں نے سرِ سلطان مشرقین رکھا
حضورِ ہند کے لا کر سرِ حسینؑ رکھا

Presented by www.ziaraat.com

سر حسینؑ جو آیا محل میں مثلِ ماہ
لو آؤ قید یو دیکھو یہ کس کا سر ہے آہ

۲۳

پگاری پیٹ کے سر ہند بنتِ عبد اللہ
صدا دی سر نے یہ اعجاز سے بحالِ تباہ

یہ دوست اپنی ہے ہرگز نہ چھپاؤ بہن
یہ سر ہے بھائی کا زینبؑ میں ہوں بتاؤ بہن

صدا یہ سنتے ہی اٹھی بتولؑ کی جائی
حسینؑ مرگئے زینبؑ ہے قید میں آئی

۲۴

قریب ہند کے آکر یہ بات فرمائی
چھپاؤں کیا کہ بتاتے ہیں خود مجھے بھائی

مرثیہ نمبر ۴۵

بے بی بی فاطمہؑ کے نورِ عین کا پرسا
میں تجھ کو دیتی ہوں بھائی حسینؑ کا پرسا

زنداں میں مقیّد ہوئے جس دم حرم شاہؑ
بلوہ ہوا اس درجہ کہ مسدود ہوئی راہ

۱

انبوہ خلایق ہوا دروازہ پہ ناگاہ
سر شرم سے زنجیر پہ عابدؑ نے رکھا آہ

تھا وہ عرق شرم اسیروں کے بدن میں
روتا تھا ہر اک عضو غمِ شاہِ زمن میں

سب خورد و کلاں شہر کے موجود تھے اس جا
اِک اک نگہ شوق سے مصروف تماشا

۲

اِک ایک تھا پہنے ہوئے پیراہن زیبا
ہر سمت کو مظلومی شبیرؑ کا چرچا

بازوئے یتیمانِ یداللہ بندھے تھے
اور شامیوں کے طفل وہاں کھیل رہے تھے

مشغول جو تھے کھیل میں اطفالِ سارے
کہتی تھی کہ کیا ہوگئے ہمجولی ہمارے

۳

کرتی تھی سکینہؑ وہاں حسرت سے نظارے
بابا علی اصغرؑ کو کہاں لے کے سدھارے

سب بچے ہیں یاں کھیل میں اور خندہ زناں ہیں
میں کھیلتی تھی جس سے وہ اطفال کہاں ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ناگاہ نمودار ہوئی شامِ غریباں اور بولا تماشائیوں سے بالبِ خنداں	۴	آیا غضب آلودہ وہاں شمرِ بدایماں اب جاؤ کہ ہوتا ہے مقفّل درِ زنداں

ہوئیگی رہائی نہ کبھی آلِ عباؑ کی ؛
کل دیکھیو پھر سیر اسیرانِ بلا کی ؛

یہ سن کے پریشاں ہوا انبوہ وہ سارا چلایا پدر اس کا رہا دل پہ نہ یارا	۵	گم ہوگیا اک شخص کا فرزند قضارا فرزند بھی بابا بھی اُسے کہہ کے پکارا

وہ طفل لپٹنے جو لگا اپنے پدر سے
پیدا ہوئی اِک آہ سکینہؑ کے جگر سے ؛

بھر بھر کے دمِ سرد یہ کہ بانوؑ سے گفتار کیا نامِ پدر پیار سے لیتا ہے یہ ہر بار	۶	اس طفل کو دیکھو تو کہ کیا خوش ہے یہ دلدار اِک ہم ہیں کہ ہیں باپ کی فرقت میں گرفتار

دل میں جو مرے درد ہے خالق پہ عیاں ہے
میں کس کو کہوں باپ مرا باپ کہاں ہے ؛

بابا مرے ہوتے تو انھیں کہتی میں بابا یوں کوئی پدر بیٹی سے غافل نہیں ہوتا	۷	اے باپ کہاں جس کو کہوں باپ میں دکھیا حیران ہوں بابا کے وہ اشفاق ہوئے کیا

اعدا نے ہمیں قید کیا شام میں لاکر
بابا مرے کیوں مجھ کو نہیں ڈھونڈھتے آکر ؛

یہ کہہ کے سکینہؑ پہ جو رقّت ہوئی طاری تڑپی جو زمیں پر تو زمیں ہل گئی ساری	۸	بس ہائے پدر کہہ کے کئی بار پکاری جھنجھلا کے کہا شمر نے پھر کرتی ہے زاری

اب خوب رُولاؤنگا تجھے اب نہ ڈروں گا ؛
اب تجھ کو اسیروں سے جُدا قید کروں گا ؛

Presented by www.ziaraat.com

پھر شمر نے بازوئے سکینہ کو جو پکڑا سب قیدیوں میں ایک قیامت ہوئی برپا	۹	کنبہ کی طرف اس نے عجب یاس سے دیکھا سجادؑ کے قدموں پہ مچل کر گری دکھیا
یوں لپٹی تھی بھائی سے وہ اس خوف و خطر میں اک ہاتھ تو گردن میں تھا اک ہاتھ کمر میں		
منہ دیکھ کے سجادؑ کا کہتی تھی وہ رو کر گر تم سے چھٹی زیست مری ہو جائیگی کیونکر	۱۰	اب آپ مرے رونے کے ضامن ہوں برادر اب روؤں تو جو چاہے کرے شمر ستمگر
بھیا مجھے تو شمر سے اس وقت بچا لے اب روؤں تو کر دیجیو ظالم کے حوالے		
اب روئی تو میں روئی نہ اب روئینگی زنہار فرماؤ کہ اب چھوڑ دے مجھ کو یہ جفا کار	۱۱	اب روؤں اگر باپ کو اپنے تو گنہگار بازو مرا دکھنے لگا اے عابدؑ بیمار
کس طرح جدا کنبہ سے ہوئے گی سکینہؑ تم کھد و قسم کھا کے نہ روئے گی سکینہؑ		
یہ کہتی تھی کھینچا جو ستمگر نے قضارا تب عابدؑ بیمار نے رو کر یہ پکارا	۱۲	کرتا تو پھٹا تھا وہ پھٹا اور بھی سارا اے شمر یہ بن باپ کی بچی ہے خدارا

مرثیہ نمبر ۴۶/۲

غافل تری دہشت سے نہ ہوئیگی سکینہؑ اب ایسی ڈری ہے کہ نہ روئیگی سکینہؑ		
قید خانہ میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر کیوں نہیں لیتے خبر آج ہوئی ہوں میں اسیر	۱	رو رو کے کہنے لگی ہے مرے بابا شبیرؑ آداب میری تمہاری ہے ملاقات اخیر
نصف شب تک بھی یہاں جینا ہے دشوار مرا دیکھو اب آن کے بس آخری دیدار مرا		

Presented by www.ziaraat.com

مجھ کو ڈر لگتا ہے اس گھر میں لگا لو چھاتی تن سے ننھی سی مری جان ہے نکلی جاتی	۲	اور تاریکیٔ زنداں سے میں ہوں گھبراتی رو رو چلاتی ہوں لیکن نہیں تم کو پاتی
فرش ہے بیٹھنے کو سر پہ نہ کچھ سایا ہے واہ کس گھر میں سکینہؑ کو اتروایا ہے		
بند آنکھیں کئے گودی میں پھوپی کی ہوں چھپی خاک پر بیٹھی ہوئی روتی ہیں ماں بہنیں مری	۳	دیکھو کیا کوٹھری بدتر ہے ملی گود ابھی منہ سے پلو بھی نہیں آ کے چھڑاتا کوئی
چین سے اپنے مکانوں میں تو سب سوتے ہیں یاد آتا ہے جو گھر قید میں ہم روتے ہیں		
ہاتھ اب ملتی ہو اور ہاتھ نہیں آتے تم کیا خطا میری جو تشریف نہیں لاتے تم	۴	جان جاتی ہے مری اور نہیں آ جاتے تم قیدیوں کو بھی نہیں قید سے چھڑواتے تم
کس سے ہم دکھ کہیں بستی ہے ستمگاروں کی کوئی سنتا نہیں فریاد گناہ گاروں کی		
کونا گھر ہے کہ جلتا نہیں جس گھر میں چراغ ڈھونڈا کنتا پہ تمہارا کہیں پایا نہ سراغ	۵	یاں تو روشن ہیں اسیروں کے فقط دل کے داغ لے گئے مجھ کو نہ دکھلانے کو فردوس کا باغ
وقت رخصت میں اگر آپ کو پاتی بابا انگلی پکڑے ہوئے ہمراہ میں آتی بابا		
باپ کے غم میں کئے یہ جو سکینہؑ نے بیاں صدقے ہوتی تھی کوئی اور کوئی اس پہ قرباں	۶	لے کے پھر گود میں بہلانے لگے خرد و کلاں رو رو کہتی تھی جو وہ ہائے مرے بابا جاں
غم سے سینہ میں مری جان سنبھلنے کی نہیں تم نہ آئے تو کسی طور بہلنے کی نہیں		

Presented by www.ziaraat.com

کہتی تھی بانو سے رو رو کے کہاں ہیں بابا
میرے آرام میں بابا مری جاں ہیں بابا
۷
پاس ان کے مجھے بھجوا دو جہاں ہیں بابا
کیوں مری آنکھوں سے اس وقت نہاں ہیں بابا

کیوں سکینہ سے جدا ہونے کی تدبیر ہوئی
کیا گنہ مجھ سے ہوا کونسی تقصیر ہوئی

منہ کو آتا ہے جلا غم سے کلیجہ میرا
ماجرا مجھ سے تو امام کہو تم بہر خدا
۸
میری آنکھوں کے تلے پھرتا ہے ان کا نقشہ
کس لیے ہو گئے بابا مری صورت سے خفا

کچھ کیا شکوہ نہ تھی تشنہ دہانی کے سوا
میں نے کچھ مانگا نہ تھا بابا سے پانی کے سوا

بانو بہلانے لگی اس کو یہ کہہ کہہ کے سخن
پانی آئیں گے لیے ساتھ جو دیں گے دشمن
۹
آتے ہوئیں گے کوئی دم میں شہِ تشنہ دہن
کس لیے کرتی ہو رو رو کے فغاں و شیون

صدقے ماں ہو گئی بابا ترے آوے جب تک
لوری دوں میں میری گود میں تو سو جا جب تک

بانو گودی میں لٹا کر لگی دینے لوری
اور تھپک کر لگی کہنے وہ نصیبوں پھوٹی
۱۰
سو مری لاڈلی سو جا میری قیدی بچی
سو مری تشنہ جگر سو جا مری بھوکی پیاسی

سو رہ اے فرقتِ شبیر میں رونے والی
سو مرے شاہ کی آغوش کی سونے والی

تھی جو جاگی ہوئی وہ بچی کئی راتوں کی
۱۱
سو گئی خواب میں بابا کی نظر شکل پڑی
دیکھتے ہی وہ انھیں خواب میں قدموں پہ گری
شہ نے گودی میں اٹھایا تو یہی کہنے لگی

چین بن میرے پڑا آپ کو کیوں کر بابا
صدقے میں اور مری جان بھی تم پر بابا

Presented by www.ziaraat.com

خو... پانی مری خاطر گئے لینے گھر سے
شاہ نے چوم کے لب چھاتی سے لپٹا کے اسے

۱۲

مجھ پہ کیا کیا ہوا اس عرصہ میں اور تم نہ پھرے
کہا اے جان مری تجھ پہ یہ بابا صدقے

جو ستم مجھ پہ ہوا کیا اسے تقریر کروں
تو ہی دلگیر ہے اب کیا تجھے دلگیر کروں

ایسی کچھ بن گئی مجھ پر کہ نہ آیا تجھ پاس
دیکھ منہ باپ کا وہ کہنے لگی با صد یاس

۱۳

اب جدا تجھ سے نہیں ہوئیگا تو ہو نہ اداس
آپکے کپڑوں سے آتی ہے مجھے خون کی باس

خوں سے پیشانی کے بھر جانے کا باعث کیا ہے
سُرخ خط حلق پہ بابا ترے یہ کیسا ہے

پٹی کیوں باندھی گلے پر ہے مرے بابا جاں
لعل لب زخمی ہیں پر خون ہیں سلک دندان

۱۴

زلفیں اور کپڑے ہوئے خون میں کیونکر غلطاں
کہیں تیروں کا نشاں ہے کہیں خنجر کا نشاں

مرثیہ نمبر ۴۷

خوں میں تر تمہیں سر تا بہ قدم کس نے کیا
کون بے رحم تھا ایسا یہ ستم جس نے کیا

جس دم اسیر عترت مشکل کشا ہوئی
جنت سے آمد آمد خیر النسا رہوئی

۱

زنداں میں بیقرار سکینہ سوا ہوئی
لیکر بلائیں پوتی کی زہرا فدا ہوئی

بنت حسینؑ ہائے پدر کہہ کے روتی تھی
روح بتولؑ ہائے پسر کہہ کے روتی تھی

لیکن کسی طرح نہ سکینہ کو تھا قرار
بی بی کہو تو ایسے ہیں ہم کیا قصوروار

کہتی تھی ہاتھ باندھ کے زینبؑ سے بار بار
زنداں میں جو اسیر ہیں مثل گناہگار

سب اپنے اپنے گھر میں ہیں ہم قید خانے میں
بے گھر ہیں آج آل پیمبرؐ زمانے میں

Presented by www.ziaraat.com

صدقہ گئی بتاؤ کہاں ہیں مرے پدر دنیا میں باپ والے ہیں جو دختر و پسر	۳	آئیں پدر تو جائے سکینہ بھی اپنے گھر کرتے ہیں کس مزے سے حیات اپنی وہ بسر
مل کر گلے سے باپ کے سب بچے ہنستے ہیں اِک ہم ہیں دیکھنے کو پدر کے ترستے ہیں	۲	
ارمان مرے دل میں بھرے ہیں ہزار ہا زینبؑ یہ بولی تیری غریبی کی میں فدا	۴	پر آہ کیا کروں کہ پدر ہی نہیں مرا واری نہ روؤں آتے ہیں سلطانِ کربلا
کچھ حادثہ پڑا ہے شہ کائنات پر تیرے چچا کو ڈھونڈھتے ہونگے فرات پر	۲	
القصہ گزرے تین شب و روز یونہی آہ تھا چوتھی شب کو حالِ سکینہؑ بہت تباہ	۵	سوئی نہ روز و شب میں کوئی دم وہ بنتِ شاہ آخر کہا پھوپی نے تجھے صبر دے الٰہ
قربان جاؤں بس کرو موقوف رونے کو لو ہم کہانی کہتے ہیں بی بی کے سونے کو		
یہ سُن کے آئی پاس سکینہؑ جگر فگار سُن لو سکینہ ہے یہ فسانہ بھی یادگار	۶	آغوش میں لٹا کے پھپی بولی میں نثار یہ شب میں بادشاہ تھا اک صاحبِ وقار
دنیا سے تھا نہ کام فقط حق سے کام تھا بیکس حسینؑ ابنِ علیؑ اس کا نام تھا	۲	
دو بہنیں اُس حسینؑ کی تھیں بیکس و غریب بولی سکینہؑ واہ یہ قصہ تو ہے عجیب	۷	کلثوم ایک دوسری زینبؑ بلا نصیب بس اک حسینؑ میرا پدر حق کا ہے حبیب
بتلاؤ اے پھپی کے نہیں مجھ کو چین ہے کیا اور بھی جہان میں کوئی حسینؑ ہے	۲	

Presented by www.ziaraat.com

اس بادشاہ کی بہنوں کے لیتے ہو تم جو نام زینبؑ نے ہاتھ سے لیا اس وقت دل کو تھام	۸	یہ نام دونوں ہیں میری پھپیوں کے لاکلام بولی کہ ان غریبوں کے ناموں سے کیا ہے کام
قربان جاؤں تم رہو سونے کے دھیان میں اک نام کے لبشر ہیں ہزاروں جہان میں		
اس بادشہ کی بیٹیاں تھیں تین گلعذار بولی سکینہؑ ٹھیرو پھوپی تم پہ میں نثار	۹	کبراؑ سکینہؑ فاطمہ صغراؑ جگر فگار ان شاہزادیوں کا کرو حال آشکار
کیا باپ سے مرض میں یہ صغراؑ جدا ہوئی بن کر عروس بیوہ یہ کبراؑ بھی کیا ہوئی		
ہتلاؤ اس سکینہؑ کی تقدیر کا بھی حال فرماؤ یہ سکینہ ہے کچھ صاحب جلال	۱۰	کیا شمر کے طمانچوں سے اس کا بھی منہ ہے لال یا میری طرح قید رسن میں ہے جو تھے سال
صدقے گئی کہو یہ سکینہؑ اسیر ہے یا میری طرح یہ بھی یتیم و اسیر ہے		
زینبؑ خوش رہ گئی سن سن کے یہ سوال زین العبادؑ اکبرؑ و اصغرؑ تھے تین لال	۱۱	بولی کہ اب میں کہتی ہوں بیٹوں کا اسکے حال اس نے کہا ہیں یہ تو موے بھائی خوشخصال
یہ اکبرؑ غریب جو فرزند شاہ تھا کیا یہ بھی ہم شبیہ رسالت پناہ تھا		
کیا اسکے بھی جگر میں لگا نیزۂ جفا پہنے ہوئے ہے طوق یہ زین العبا بھی کیا	۱۲	کیا تیر ظلم کہا کے یہ اصغرؑ بھی مر گیا کیا منزلوں میں پھرتا ہے یہ بھی پیادہ پا
کیا عارضہ میں اس کو بھی ظلم ستاتے ہیں کیا ننگے پاؤں کانٹوں پہ اعدا پھراتے ہیں		

Presented by www.ziaraat.com

روکر جواب دخترِ زہراؑ نے یہ دیا
اُن کے بھی جو نصیب میں لکھا تھا وہ ہوا
۱۳
القصہ بی بی وہ جو امیرِ حجاز تھا
اُس کے امیرِ شام نے لکھے خطِ دغا

رہنے دیا نہ اُس کو فلک نے مدینے میں
بچوں کو لے کے نکلا رجب کے مہینے میں

آخر کو کربلا میں جو پہنچا وہ بادشاہ
گرد اس کے آن کر ہوئی کفّار کی سپاہ
۱۴
اک دوپہر میں گھر کا گھر اس کا ہوا تباہ
لشکر کو مارا بی بیوں کو لوٹا بے گناہ

اب اس کے ننھے ننھے پسر دستگیر ہیں
وہ بے کفن ہیں اور حرم بھی اسیر ہیں

یہ کہکے پیٹنے لگی زہراؑ کی نورِ عین
منہ ڈھانپ ڈھانپ کر کے سیدانیوں نے بین
۱۵
کہنے لگی پھپی سے سکینہؑ بشور و شین
واللہ اب یقین ہوا اے خواہرِ حسینؑ

مرثیہ نمبر ۴۸

ہے یہ کہانی فاطمہؑ کے نورِ عین کی
سب سرگذشت ہے مرے بابا حسینؑ کی

چرخِ زبرجدی کی دورنگی کہوں میں کیا
بازارِ شام کا کجا آلِ نبیؐ کجا
۱
زینت طرازِ قصرِ ہے کنبہ یزید کا
اور دربدر ہے عترتِ سلطانِ دوسرا

ناپاکوں کے لئے وہاں ملبوسِ پاک ہے
یاں بنتِ بوترابؑ کے چہرہ پہ خاک ہے

آئینہ دیکھ دیکھ کے واں شاد ہیں تمام
حیراں یہاں ہے آلِ رسولِ فلک مقام
۲
سرمہ لگا رہی ہیں وہاں سب زنانِ شام
آنسو بہا رہی ہے یہاں عترتِ امام

واں زیرِ لب ہنسی ہے ہر اک خوش لباس کے
یاں ہونٹ خشک ہو رہے ہیں مارے پیاس کے

Presented by www.ziaraat.com

پازیب واں ہیں پاؤں میں بازو میں نورتن واں صورتِ عروس بنی ہے ہر ایک زن	۳	یاں بیڑیاں ہیں پاؤں میں اور ہاتھ میں رسن یاں بال کھولے روتی ہے اک رات کی دلہن
واں رقص نغمہ اور دنوں سے دوچند ہے اور یاں صدائے ہائے حسینا بلند ہے		
واں قصر قصر جشن امیرانہ تھا بپا منہ پھیر کر ہر ایک نے محفل میں رو دیا	۴	یاں پیش حاکم آئے اسیرانِ کربلا پر ظالم یزید بڑی دیر تک ہنسا
زینبؑ سے بولا گلشن ایماں قلم ہوا تجھ کو بھی کچھ حسینؑ کے مرنے کا غم ہوا		
آنکھوں میں آنسو بھر کے پکاری وہ بے ردا یہ کلمہ روزِ حشر تو زہراؑ سے پوچھنا	۵	میں کیا جواب دوں تجھے اس بات کا بھلا کیا خوب پرسا بھائی کا تو نے مجھے دیا
باتوں سے چاک کرتا ہے کیوں تو جگر مرا خنجر سے ایک دفعہ اتر والے سر مرا		
یہ کہہ کے اس پلید سے زینبؑ نے رو دیا محشر کا روز فیصلہ اب اس کا ہوئے گا	۶	ستجاد بولے چپ رہو کیا بس غریبوں کا لیکن یزید خوفِ خدا سے نہ کچھ ڈرا
کہنے لگا کہ عیش ہمارے دوچند ہوں مشکل کشا کی بیٹیاں زنداں میں بند ہوں		
سوئے خرابہ آئے اسیرانِ محترم بلوا کے پاس ہند کو اپنے بصد حشم	۷	اٹھ کر محل سرا میں گیا دشمنِ حرم سرگرم خواب عیش ہوا بانیٔ ستم
کیا قہر ہے یزید بہ آرام سوتا تھا کنبہ نبیؐ کا خانۂ زنداں میں روتا تھا		

Presented by www.ziaraat.com

جھپکی پلک جو ہند کی دیکھا میاں خواب
اِک قدسی بزرگ ہے یوں کر رہا خطاب
۸
اُترے ہیں آسمان سے فرشتے پہ عذاب
اے ہند بھاگ پہلوئے ظالم سے اٹھ شتاب

رونا کیا قبول علیؑ و بتولؑ کا
کاٹا ہے اس لعیں نے کلیجا رسولؐ کا

اٹھ بیٹھی ہند دیکھ کے یہ غم کا ماجرا
یہ ظلم و جور آہ پے آلِ مصطفےٰؐ
۹
بولی فلک کی سمت کہ کیوں چرخ کج ادا
یہ کہہ کے پھر وہ خالقِ اکبرؑ سے کی دعا

یارب تو ٹھنڈا رکھیو کلیجہ بتولؑ کا
روشن رہے چراغ مزار رسولؐ کا

فرما کے یا علیؑ اٹھی پھر وہ فلک مقام
ہو خیر و عافیت سے وطن میں مرا امام
۱۰
بعد از نماز بولی کہ اے ربِّ ذوالکرام
پھر کشتیاں طلب کیں بصد عزّ و احتشام

بے چین تھا جو دل شہ مضطر کے واسطے
تحفے لگائے آلِ پیمبرؐ کے واسطے

مولا کے واسطے خزِّ مصری کی اک عبا
خلعت برائے قاسمؑ و اکبرؑ جدا جدا
۱۱
دستانے بہر حضرتِ عباسؑ باوفا
اور شاہزادیوں کے لئے زیور و ردا

سلگِ گہر سکینۂ مضطر کے واسطے
سوتے کی ہنسلیاں علی اصغرؑ کے واسطے

لدوا کے قاطروں پہ سب اسباب بیکنار
ناگہہ کہا کسی نے کہ اے آسماں وقار
۱۲
لکھنے لگی عریضہ پے شاہِ نامدار
آئے ہیں کچھ اسیر کہیں سے بحالِ زار

پرغل پڑا ہوا ہے یہی شہر شام میں
گھر ان کا ہے مدینۂ خیر الانام میں

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے آئی پیش یزید جفا شعار
شاہانہ سب جلوس تھا ہمراہ بصد وقار
۱۳
لیکر رضا چلی سوئے زنداں بحال زار
پروائے کینہ جوئی گردونِ بے مدار

یاں ہند پر تھی شان امیری برس رہی
زینبؑ وہاں تھی ایک ردا کو ترس رہی

پہنچی غرض کہ تا درِ زنداں وہ باوقار
ہاں ہاتھ باندھ کر ہو کھڑے سب جدا جدا
۱۴
بڑھ بڑھ کے لونڈیوں نے ادھر کو دی صدا
بولی یہ ہند لونڈیوں سے بک رہی ہو کیا

آداب و پاس اُن کا مقدم ہے دہر میں
یہ لوگ رہتے ہیں مرے آقا کے شہر میں

یہ کہہ کے قیدیوں کو پکاری وہ خوشخصال
بہر سلام اٹھو گی تو ہوگا مجھے ملال
۱۵
تکلیف کیجیو نہ پے ربِّ ذوالجلال
ہے ہے مجھے خود آپ ہے اس بات کا خیال

مجبورِ غم ہیں آپ نہیں اور غذا نہیں
کیونکر ہوں آنکھیں چار کہ سر پر ردا نہیں

مطلب سے مطلب آنے سے یاں کے ہے کام کیا
باشندے تم مدینے کے ہو میں نے ہے سُنا
۱۶
توبہ ملک کرے نہ مصیبت میں مبتلا
گر سچ ہے تو کہو خبرِ سرورِ ہداؐ

ان روزوں حال سرورِ دلگیر کیا ہے
لوگو مزاج حضرتِ شبیرؑ کیا ہے

سب تو رہے خموش پہ زینبؑ نے دی صدا
معلوم کچھ نہیں خبر سرورِ ہدا
۱۷
مدت ہوئی کہ ہم سے ہمارا وطن چھٹا
ہم بھی حسینؑ ہی کے لیے کرتے ہیں بکا

آنسو رواں ہیں فرقتِ شاہ انام میں
جی ہے لگا حسین علیہ السلام میں

Presented by www.ziaraat.com

روکر پکاری ہند کہ تم کون ہو بتاؤ
بس بس خدا کیواسطے آنسو نہ اب بہاؤ
۱۸
افسانہ اپنے غم کا مفصل مجھے سناؤ
سر تو اٹھاؤ روئے مبارک مجھے دکھاؤ

وہ بولی غم دیا ہے فلک کی ستائی کو
شوہر نے تیرے ذبح کیا میرے بھائی کو

ایسی غریبی سے کیا زینبؑ نے یہ بیاں
بولی کہ اب بحکم سلطانِ دو جہاں
۱۹
بے اختیار ہند کے آنسو ہوئے رواں
میں تیرے چھڑانے آئی ہوں تم کو بعزّ و شاں

پر درمیانِ دو نبیؐ مشرقین کو
پہنچا دو میرا ہدیہ جنابِ حسینؑ کو

منگوا کے پھر وہ کشتیاں بولی بصد بکا
قاسم کا جامہ یہ ہے اکبرؑ کی ہے عبا
۲۰
دستانے دو ہیں یہ پے عباسؑ باوفا
کلثوم کی یہ شال یہ زینبؑ کی ہے ردا

ہے اک عبا یہ قابل امام مدینہ کے
اصغر کے ہیں یہ طوق یہ گوہر سکینہؑ کے

جب ہند نے یہ نام لئے سب جدا جدا
زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا رو کے یہ کہا
۲۱
اے ہند بس کلیجہ ہے اب منہ کو آرہا
تحفہ کے لینے والوں نے دنیا سے کی قضا

بے جاں پڑا ہے خاک پہ لشکر امام کا
سر کٹ گیا حسینؑ علیہ السلام کا

بے دست ہیں فرات پہ عباسؑ نامدار
اکبرؑ کے سینہ سے ہوا نیزہ ستم کا پار
اصغرؑ ہوا نشانہ تیر جفا شعار
گھوڑوں کی ٹاپوں سے تنِ قاسمؑ ہوا نگار

زینبؑ کا حال ہو گیا یہ اس زمانے میں
بھائی تو کربلا میں بہن قید خانے میں

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے کانپنے لگی وہ عاشقِ خدا
قرآن جو تھا گلے میں حمائل بصد ضیا
۲۳
بولی کہ توبہ توبہ یہ کیا آپ نے کہا
بولی اسے اٹھا کے یہ وہ نیک و پارسا

دیکھو تو اس پہ ہاتھ کہ بہو کی ہوں پیاسی ہوں
زینبؑ میں ہی رسولؐ خدا کی نواسی ہوں

اے بی بی میں تو خود تمہیں کرتی تھی اب رہا
زینبؑ کو غصہ آگیا اٹھی بصد بکا
۲۴
آلِ نبیؐ بتانے سے کیا فائدہ بھلا
منہ کر کے کربلا کی طرف کو یہ دی صدا

صدیقہ ہوں یہ بات مری مانتی نہیں
بھیا تری بہن یہ مجھے جانتی نہیں

جب دخترِ امیرِ عرب نے کئے یہ بین
بولا یہ ہند سے سرِ سلطانِ مشرقین
۲۵
دیوار پر خرابہ کی آیا سرِ حسینؑ
آلِ نبیؐ کے بخت میں لکھا ہے شور و شین

مرثیہ ۴۹

گردن کٹی ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کی
ہاں ہاں یہی غریب بہن ہے حسینؑ کی

جب سنی ہند کے آنے کی خبر زینبؑ نے
یاس سے کی سوئے افلاک نظر زینبؑ نے
۱
شرم سے زانو پہ نہ سر اپنا دھرا زینبؑ نے
کہا اک ایک سے باویدۂ تر زینبؑ نے

خاک لے کر مرے چہرہ پہ لگاؤ لوگو
ہند آتی ہے کہیں مجھ کو چھپاؤ لوگو

اب نہ وارث ہے کوئی سر پہ نہ کوئی والی
ہو گیا فاطمہؑ زہراؑ کا بھرا گھر خالی
۲
سخت جاں رہ گئی ہوں ایک میں رونے والی
اقتدار اس کو ہے اور یاں ہے پریشانی حالی

آئیگی آج یہاں ہند تو ذلت ہوگی
نام لونگی تو بزرگوں کی حقارت ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

کتنا چاہا تھا کہ مر جاؤں پر آئی نہ اجل
ہائے مرجاتی تو ہو جاتا یہ جھگڑا فیصل
سخت جانی سے ہوا عزت زینبؑ میں خلل
نام رہتا کہ بہن مرگئی بھائی کے بدل
۳

کچھ بن آتی نہیں جس دم ہے مقدّر پھرتا
میں اگر مرتی تو پھر کون کھلے سر پھرتا

کون پھر دیکھتا کٹتے ہوئے بھائی کا گلا
باندھا جاتا رسنِ ظلم سے بازو کس کا
کس کے سر پر سے ردا چھینتے آکر اعدا
کھینچ کر اونٹ پہ بٹھلاتے کسے اہلِ جفا
۴

اب وہ آئیگی تو چھپنے کو کدھر جاؤنگی
ہند اس حال سے دیکھے گی تو مر جاؤنگی

وہ تو ہے تخت نشین اور میں ہوں خاک نشیں
اس خرابے میں تو لوگو کوئی حجرہ بھی نہیں
پردہ رہ جائے جو ہو جاؤں میں پیوند زمیں
کیا کروں ہائے کہاں جاکے چھپوں میں غمگیں
۵

اے اجل آکے نہ رسوائے جہاں ہو زینبؑ
اے زمیں تھوڑی سی جاؤ کہ نہاں ہو زینبؑ

یہ جو غل ہند کے آنے کا سکینہؑ نے سنا
ماں کے پاس آکے یہ کہنے لگی گھبرا گھبرا
اماں بتلاؤ تو دروازہ پہ غل ہے کیا
کیا ہمیں لوٹنے کو آتے ہیں پھر اہلِ جفا
۶

بھر ستائیں نہ کہیں آن کے اعدا مجھ کو
مار بیٹھے نہ کہیں شمر طمانچہ مجھ کو

اچھی اماں مجھے گودی میں اٹھا لو جلدی
شر دیکھے نہ کہیں مجھ کو چھپا لو جلدی
دل دھڑکتا ہے کلیجے سے لگا لو جلدی
بھائی سجاد کو پاس اپنے بلا لو جلدی
۷

کچھ اسیروں پہ غضب حاکمِ بے پیر نہ ہو
قتل کی عابدِ بیمار کے تدبیر نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

رو کے کہنے لگی بانو نہ ڈرو لے پیاری زنِ حاکم کے یہاں آنے کی ہے تیاری	۸	اب بھلا کیا ہے جسے لوٹیں گے آکر ناری سر کو نہیوڑا کے مرے پہلو میں بیٹھو واری
قید خانے میں وہ آتی ہے امیروں کی طرح اور ہم خاک پہ بیٹھے ہیں فقیروں کی طرح		
ایک دن وہ تھا کہ زہرا نے بنایا تھا دلہن آج باندھی ہو ستمگاروں نے ہاتھوں میں رسن	۹	خواب میں دیکھا تھا دیدارِ شہنشاہِ زمن میں ہوں محتاجِ ردا اور وہ محتاجِ کفن
دیکھوں کیا ذلتیں قسمت مجھے دکھلاتی ہے خاک میں مل گئی جب ملنے کو ہند آتی ہے		
سنتی ہوں عقد میں تھی وہ بھی شہ والا کے پانی کھیونہ طلب خشک زباں دکھلا کے	۱۰	مجھ کو پوچھے تو بتانا نہ کہیں گھبرا کے بیٹھو قربان گئی زانو پہ سر نہیوڑا کے
باپ حضرت کو نہ سجاد کو بھائی کہنا ماں نہ کہنا مجھے صدقہ گئی دائی کہنا		
سر کو نہیوڑا کے وہ کہنے لگی اچھا اماں لیکن اتنی تو اجازت دو تمہارے قرباں	۱۱	نہیں کرنے کی میں کچھ اپنی تباہی کا بیاں ہند آئے تو میں پوچھوں ہیں کہاں شاہِ زماں
گھر میں حاکم کے پتہ بابا کا جو پاؤں گی انگلی پکڑے ہوئے ساتھ اس کے چلی جاؤنگی		
ذکر یہ تھا کہ ہوئی ہند کی آمد اک بار مہندی ہاتھوں میں لگی پہنے لباسِ زرتار	۱۲	روشنی آگے تھی اور پیچھے کنیزوں کی قطار اور تھی غرقِ جواہر وہ بصد عز و وقار
واں بہ ساماں تھا اسیروں کے دکھانے کیلئے یاں ردائیں بھی نہ تھیں منہ کے چھپانے کے لئے		

Presented by www.ziaraat.com

جب قدم ہند نے دروازۂ زنداں میں رکھا
عرض کرو کہ ٹھہر جائیں حضور ایک ذرا
۱۳
تب نگہبانوں نے گھبرا کے خواصوں سے کہا
اِک جواں ہے اسی زنداں میں محبوس بلا

یا تو بیمار کی آنکھوں کو ذرا بند کر دیں
یا ہم آ کر کسی حجرہ میں جدا بند کر دیں

ہند ٹھہری تو یہ آ کر کسی عورت نے کہا
نہ پرستار ہے کوئی نہ دوا ہے نہ غذا
۱۴
دیکھ آئی ہوں میں بیمار ہے اک لڑکا سا
فاقہ کش بیکس و مظلوم گرفتارِ بلا

کھول سکتا ہے نہ آنکھیں نہ اٹھا جاتا ہے
آہ آتی ہے جو لب تک تو غش آ جاتا ہے

زرد رخسار ہیں رونے سے ہے آنکھوں پہ ورم
اور مہ نو کی طرح گردن پُر نور ہے خم
۱۵
ضعف ایسا ہے کہ سینہ میں سماتا نہیں دم
پنڈلیاں سوجھی ہیں مجروح ہیں کانٹوں سے قدم

رُخِ روشن سے عیاں بے پدری ہوتی ہے
پشت کے نیل دکھاتا ہے تو ماں روتی ہے

ہند کے دل پہ یہ سنتے ہی کیا غم نے اثر
اللہ اللہ زمانے میں ہیں ایسے بھی بشر
۱۶
کہا بتلاؤ گی وہ خاصۂ باری ہے کدھر
ہائے اس حال کی پہلے سے نہ کی مجھ کو خبر

خود دوا اپنے دوا خانہ سے بھجواتی ہیں
روز دو وقت عیادت کے لئے آتی ہیں

ہند یہ کہہ کے بڑھی آگے تو دیکھا یہ حال
بال ہیں سر کے بڑھے ضعف ہے چہرہ پہ کمال
۱۷
خاک پر ایک جواں بیٹا ہے خورشید جمال
طوق کے بوجھ سے گردن کا اٹھانا ہے محال

ٹکڑے ٹکڑے تنِ پُر نور میں ایک جامہ ہے
نہ ردا دوش پہ نے فرق پہ عمامہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

سامنے ہند گئی اور کیا جھک کے سلام ترکِ آداب ہے ہر چند پہ بتلائیے نام	۱۸	جوڑ کر ہاتھ یہ کی عرض کہ اے عرش مقام کہا مولا نے کہ مظلوم و غریب و ناکام
قید ہوں ظلم رسیدہ بھی ہوں نادار بھی ہوں اس لئے قافلہ کا قافلہ سالار بھی ہوں		
بولی وہ کونسی بستی ہے جہاں تھا مسکن باپ کو پوچھا تو بولے شہ بے گور و کفن	۱۹	رو کے فرمایا غریب الوطنی اب ہے وطن کہا ہمدرد ہے کوئی تو کہا طوق و رسن
دل کے جلنے کا سبب داغ پدر بتلایا اس نے پوچھی جو غذا خونِ جگر بتلایا		
سُن کے یہ ابرِ الم ہند کے دل پر چھایا سر جھکائے ہوئے اِک ایک کو روتا پایا	۲۰	گئی ہیواؤں کے قریں تو اسے رونا آیا ہاتھ مل کے خواصوں سے یہ فرمایا
ایسی شہزادیوں کی ہائے یہ توقیریں ہیں کس کے ماتم کے مرقع کی یہ تصویریں ہیں		
بازوؤں پر رسنِ ظلم کے ہیں ہائے نشاں ہونٹ سوکھے ہوئے ہیں چہرہ پہ غریبی ہے عیاں	۲۱	اشک آنکھوں سے رواں خون ہے ہاتھوں سے رواں چپ ہیں تصویر سے گویا کہ نہیں منہ میں زباں
آہیں کیوں کر نہ بھریں گودیاں بھی خالی ہیں وطن آوارہ ہیں بے وارث ہیں بے والی ہیں		
اتنے میں جا پڑی اُس کی رخِ زینبؑ پہ نگاہ گو کہ یہ خاک پہ بیٹھے ہیں بہ احوال تباہ	۲۲	منہ سے بے ساختہ نکلا کہ زہے عزت و جاہ پر عجب نور عجب شان ہے اللہ اللہ
غیر ممکن ہے یہ کسی بی بی کا رتبہ کب ہے میں قسم کھاتی ہوں یا فاطمہؑ یا زینبؑ ہے		

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے یہ ہوگئی بیتاب علیؑ کی جائی
مردنی سی رُخ بانوئے حزیں پر چھائی
۲۳
تھا یہ نزدیک کہے پیٹ کے ہے ہے بھائی
اڑ گیا رنگ مگر آہ نہ لب پر لائی

پر دلِ زار نے سینہ میں نہ آرام لیا
اِک بیک ہائے پسر کہہ کے جگر تھام لیا

جب کئی بار کیا ہند نے زینبؑ سے کلام
شانِ زہراؑ کی عیاں تھی جو سراپا تمام
۲۴
منہ کو تکتی تھی مگر تھا اسے حیرت کا مقام
ہوگیا صاف یقین ہے یہی ہمشیرِ امام

بولی صدقے تو مجھے ہونے دو قربان گئی
بس تمہیں حضرت زینبؑ ہو میں پہچان گئی

کہا زینبؑ نے کہ اے ہند یہ بیجا ہے گماں
ہوں میں جس حال سے زینبؑ کی تھی یہ شوکتِ شان
۲۵
دخترِ حیدرِ کرار کہاں اور میں کہاں
اس کے بازو پہ کبھی دیکھے تھے رسی کے نشاں

کبھی زنداں میں کہلے سر بھی اسے دیکھا تھا
کبھی بے مقنع و چادر بھی اسے دیکھا تھا

دخترِ فاطمہؑ اور شام کے زنداں میں اسیر
کیا محمدؐ کی نواسی کی یہی ہے توقیر
۲۶
بیٹی محتاج ردا باپ دو عالم کا امیر
قید کیونکر وہ ہوئی قتل ہوئے کیا شبیرؑ

رتبہ میں دخترِ زہراؑ کے برابر کب ہوں
گر حسینؑ اٹھ گئے دنیا سے تو میں زینبؑ ہوں

کہہ کہ یہ غش ہوئی وہ دخترِ سلطانِ عرب
فضہؑ چلائی کہ ہے ہے مری بیکس زینبؑ
۲۷
بی بیاں اٹھ کے لگیں سینہ و سر پیٹنے سب
کون پہچانے تمہیں ہوگئیں بن بھائی کی اب

قتلِ شبیرؑ کا احوال سنایا نہ گیا
قید میں نام بھی غیرت سے بتایا نہ گیا

Presented by www.ziaraat.com

ہند بولی ہوئی معلوم حقیقت ساری
میں تو کہتی تھی کہ زینبؑ ہے یہی دکھیاری
۲۸
ہے غضب لٹ گئی زہراؑ و علیؑ کی پیاری
ارے لوگو کہو کیا ظلم ہوا اکباری

کس نے بے جرم شہ جن و بشر کو مارا
کس نے خاتونِ قیامت کے پسر کو مارا

تب کہا ہند سے زینبؑ نے بصد آہ و فغاں
سر تو شہروں میں پھرایا گیا بالائے سناں
۲۹
پسر فاطمہؑ نے چین ابھی پایا ہے کہاں
دھوپ میں جلتی ہے واں لاشِ امامِ دوجہاں

مرثیہ
کون بیکس کی ہے میت کا اٹھانے والا
طوق و زنجیر میں ہے قبر بنانے والا
نمبر ۵۰/۳

زنداں کے طرف ہند کے آنے کی خبر ہے
چلاتی ہے مقتل شہ والا کدھر ہے
۱
زینبؑ کا یہ عالم ہے کہ منہ اشکوں سے تر ہے
جاؤنگی جہاں لاش شہ جن و بشر ہے

ہند آتی ہے زنداں میں کدھر جاؤں میں لوگو
ذلت سے بچو گر ابھی مر جاؤں میں لوگو

سر ننگے یہ سب بی بیاں کس طرح چھپاؤں
اللہ میں کس طرح مرے بھائی کو پاؤں
۲
فوراً جو زمیں شق ہو تو واللہ سماؤں
بھائی کو جو وہ پوچھتے تو کیا اس کو بتاؤں

افسوس شہ کرب و بلائی نہیں ہے ہے
باقی ہے بہن رونے کو بھائی نہیں ہے ہے

یہ ذکر تھا جو شور یہ اٹھا کہ خبردار
اے قید یو اٹھو پئے تعظیم سب اکبار
۳
ملنے کے لئے آتی ہے یاں ہند خوش اطوار
بیجا نہ کسی طرح کی ہو ئے کہیں گفتار

کیوں روتی ہو تشریف یہاں لاتی ہیں بی بی
زنداں سے چھڑانے کو تمہیں آتی ہیں بی بی

Presented by www.ziaraat.com

سُن کر یہ بیاں بیبیوں کے آنسو ہوئے جاری تھیں مشعلیں ہاتھوں میں لئے لونڈیاں ساری	۴	اور شور ہوا در پہ کہ لو آئی سواری پھنے ہوئے تھیں زیور و پوشاک بھی بھاری
کیوں چرخ یہ ساماں ہوں ناموسِ شقی کے محتاج ہو چادر کو حرم ابنِ علیؑ کے		
القصہ کے داخل ہوئی زنداں میں وہ اکبرؑ عینی نفسی اس کی ہر اک بات سے اظہار	۵	دیکھا درِ زنداں پہ ہے اک صاحبِ آزار بس بیٹھ گئی آکے سرہانے وہ دل افگار
رو کر کہا حد بھی ہے کچھ اس ظلم و ستم کی دم توڑنے میں اس کے ہے مہلت کوئی دم کی		
اس شخص کو بے دینوں نے زنجیر پہنائی نے ماں نے بہن سر پہ نہ بابا ہے نہ بھائی	۶	کیا ظلم ہے لوگو یہ محمدؐ کی دوہائی آزار کی شدت سے ہے جاں ہونٹوں پہ آئی
مانند چراغِ سحری خود یہ ہوا ہے بیمار کو کس واسطے محبوس کیا ہے		
اس نوحہ کی آواز سے عابدؑ ہوئے ہشیار وہ بولی کہ کیا نام ہے اے بیکس و بیمار	۷	منہ پھیر لیا آئی نظر ہند جو اک بار فرمایا یہ حضرت نے کہ حاکم کا گنہگار
وہ بولی کہ کیا آپ کی زنداں میں غذا ہے فرمایا کہ غم باپ کا کھانے کو ملا ہے		
وہ بولی کہ نامِ پدر اے بیکس و مضطر پوچھا کہ نشاں دیجئے ار بہرِ پیمبرؐ	۸	ارشاد کیا آپ نے مظلوموں کا سرور فرمایا کہ لب تشنہ ہوا جو تہہ خنجر
آزار میں بھی رنج و الم دیکھ رہے ہیں ماں بہنوں کے سر ننگے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں		

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے اٹھی روتی ہوئی ہند وفادار
اِک بی بی نظر آئی یہ کرتی ہوئی گفتار
۹
واہو ہوئی جب بی بیوں میں وہ جگر افگار
دنیا میں میں جیتی رہی کیوں اے مرے غفار

گلشن کو اجاڑا ہے مرے کرب و بلا نے
اللہ دوہائی مجھے لوٹا ہے قضا نے

کہنے لگی یہ ہند کہو مجھ سے خدارا
یہ بولی کہ شوہر بھی ہوا قتل تمہارا
۱۰
وہ بولی کہ فرزندوں کو ناحق مرے مارا
رو کر کہا سر سجدہ میں اس کا بھی اتارا

اس نے کہا گھر آپ کے شوہر کا کہاں تھا
وہ رو کے یہ چلائی مدینہ میں مکاں تھا

پھر ہند نے پوچھا کہ ہو شبیر سے آگاہ
ہر طرح رکھے عافیت و خیر سے اللہ
۱۱
اچھا تو ہے بتلائیے وہ مومنوں کا شاہ
قاسم کا اور اکبر کا کیا یا کہ نہیں بیاہ

پائی تھی خبر میں نے یہ صورنج و محن سے
کعبہ کی طرف آپ سدھارے ہیں وطن سے

آباد وطن کو کیا پھر کعبہ سے آ کے
ہمراہ ہے زینبؑ بھی شہِ ہر دوسرا کے
۱۲
سچ کہیئے مجاور ہوئے کیا کعبہ میں جا کے
بھجواتی ہوں زنداں سے میں تم سب کو چھڑا کے

پیغام یہ پہنچانا مرا بنتِ علیؑ کو
کوفہ کو نہ جانے دو کبھی سبطِ نبیؐ کو

یہ سنتے ہی سر پیٹ کے چلائی وہ مغموم
کہنے لگی کیا قتل ہوئے سیدِ مظلوم
۱۳
ہم رونے کو جیتے ہیں کٹا شاہ کا حلقوم
زینبؑ نے کہا ان کی حقیقت نہیں معلوم

دیکھا نہیں ہم نے پسر شاہ نجف کو
سنتے ہیں سدھارے ہیں وہ کوفہ کی طرف کو

Presented by www.ziaraat.com

چلائی یہ جب ہند کہ بی بی اِدھر آؤ
للہ پھر اکبار تو آواز سناؤ
۱۴
بالوں کو ہٹاؤ مجھے صورت تو دکھاؤ
لونڈی کو پے حضرت زہرا نہ رلاؤ

پہچان گئی میں کہ نواسی ہو نبیؐ کی
زینبؑ تمہیں خواہر ہو حسینؑ ابن علیؑ کی

زینبؑ نے کہا قدر شناسی ہے تمہاری
۱۵
زنداں میں اور حیدرؑ کرار کی پیاری
بازو بھی بندھی اور گئی چادر بھی اتاری
بنتِ اسد اللہ کی یہ ذلت و خواری

یہ حال جو ہے دخترِ زہراؑ و علیؑ کا
سرکٹ گیا کیا سبطِ رسولِ عربیؐ کا

وہ بولی نہ فرمائیں جو حضرت تو نہ فرمائیں
۱۶
پر شرم کریں ترکِ سرِ زانو پہ نہ وارئیں
صدقہ گئی چہرے سے ذرا بال تو سرکائیں
ہے ایک مری عرض سماعت میں اسے لائیں

سامان وہ سب لوٹ کا داخل جو ہوا ہے
بی بی مجھے اس میں سے ملی ایک عبا ہے

یہ کہہ کے کہا ایک کنیز سے کہ تو جا
۱۷
مسند پہ دھری ہے وہ عبا جلد اٹھالا
وہ جا کے جو لائی تو یہ زینبؑ ہوئی گویا
لو بی بی آئی ہے عبائے شہ والا

اٹھ کر کرو تعظیم عبا ہے یہ نبیؐ کی
لوگو یہ نشانی ہے حسینؑ ابن علیؑ کی

آواز نبیؐ آئی یہ بے سر کی عبا ہے
۱۸
جیدرؑ نے کہا کشتۂ خنجر کی عبا ہے
زہرا نے صدا دی میرے دلبر کی عبا ہے
فرمایا یہ شبرؑ نے برادر کی عبا ہے

مرثیہ
تسلا کے سکینہ نے کہا جان گئی میں
بابا کی عبا ہے یہی پہچان گئی میں
نمبر ۵۱

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے روح قالب میں وہ زنداں میں گھبراتی ہے	۱	دخترِ فاطمہ غیرت سے مری جاتی ہے بے حواسی سے ہر اک بار وہ چلاتی ہے
آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں بی بیو مل کے دعا مانگو کہ مر جاؤں میں		
کیا کروں کیا نہ کروں جلد بتاؤ لوگو اوٹ کر کے ہو کھڑے مجھ کو چھپاؤ لوگو	۲	صدقہ اکبرؑ کا حقارت سے بچاؤ لوگو یا کسی گوشہ میں لیجا کے بٹھاؤ لوگو
سر کھلی ہوں کسی حجرے میں مجھے بند کرو ہند آتی ہے مجھے خاک کا پیوند کرو		
کس طرح ہند کے آنے سے نہ گھبراؤں میں کوئی دیوار جو شق ہو تو سما جاؤں میں	۳	بنتِ حیدرؑ ہوں نہ کیوں قید میں شرماؤں میں سیدھے ماں جائے کے مقتل کو چلی جاؤں میں
کربلا میں نہ یہ ذلت ہے نہ رسوائی ہے بے ردا میں ہوں تو بے گور میرا بھائی ہے		
ناگہاں فضہؑ نے دی اہلِ حرم کو یہ خبر بیر قیس نقرہ وزر کی ہیں جلو کے اندر	۴	ہند آتی ہے بڑے جاہ و تجمل سے ادھر سب کنیزیں تو ردا اوڑھی ہیں وہ ننگے سر
پر سواری بہت آہستہ رواں ہوتی ہے ہر قدم ہند ٹھہر جاتی ہے اور روتی ہے		
کہتی ہے قیدیوں کے شور و بکا نے مارا ان کے سردار کو کس اہلِ جفا نے مارا	۵	مجھ کو اس ہائے حسینہ کی صدا نے مارا کیا وہ سیّد تھا جسے اہلِ دغا نے مارا
ایک بجلی سے کلیجے پہ مرے گرتی ہے ننگے سر فاطمہؑ آنکھوں کے تلے پھرتی ہے		

Presented by www.ziaraat.com

ہوگیا ذبح کوئی خاصۂ باری لوگو
لے چلے سوئے نجف میری سواری لوگو

۶

انس و جن حور و ملک کرتے ہیں زاری لوگو
ہوگئی مشکل و ہیں آسان ہماری لوگو

خیر سے ہیں میرے آقا تو وہ سوتے ہوں گے
ورنہ مرقد میں علیؑ بیٹے کو روتے ہوں گے

در زنداں پہ ہوا آتے ہیں انبوہ کمال
قید یوا اٹھو ادب سے کرو سب استقبال

۷

بولے دربان بڑھے دولت و عمر و اقبال
زن حاکم کا ہے زنداں میں نزول اجلال

قصر شاہی سے جو تشریف یہاں لاتی ہیں
پردرش کرنے کو تم سب کی حضور آتی ہیں

لونڈیاں تھیں زن حاکم کی جلو میں جو رواں
لاغر خستہ تن و فاقہ کش و تشنہ دہاں

۸

دیکھتی کیا ہیں کہ ایک شیر ہے آہن میں نہاں
منہ پہ سیلی کے نشاں پشت پہ دُرّوں کے نشاں

ساق پہ فاقہ سے زنجیر میں تھراتی ہے
استخوانوں سے لرزنے کی صدا آتی ہے

سب نے منہ کرکے سوئے ہند یہ کی نوحہ گری
یادِ خالق میں جو ہے خلق سے بے خبری

۹

دیکھئے شام کے زنداں میں چراغ سحری
کیوں مسلسل کیا یہ تو ہے عدم کا سفری

کس نے دم بند کیا طوقِ جفا سے اس کا
سلسلہ ملتا ہے کچھ شیرِ خدا سے اس کا

گرد عابد کے پھری ہند بہ حال تغییر
بولے وہ کون ہے بولی کہ کنیز شبیرؑ

۱۰

رکھ دیا پاؤں پہ سر اپنا ہٹا کر زنجیر
السلام اے رسنِ وطوق و سلاسل کے اسیر

ہے وصیت کا محل مرنے پہ تیار ہے تو
کچھ کفن کے لئے رکھتا ہے کہ نادار ہے تو

Presented by www.ziaraat.com

غم نہ کیا گور و کفن میں تجھے دونگی للہ مرنے والے ترا کیا نام ہے کب سے ہے تباہ	۱۱	ننگے سر تیرے جنازے کے چلونگی ہمراہ بولے مولا ابھی چالیس برس جینا ہے آہ
نام بیکس بھی ہے قیدی بھی ہے نادار بھی ہے حال یہ ہے کہ اسیر بھی ہے آزار بھی ہے		
ہند نے پوچھا مرض کیا ہے کہا بے پدری گھر جو دریافت کیا کہنے لگے دو پدری	۱۲	رو کے وہ بولی دوا کیا ہے کہا نوحہ گری بولی لیتا ہے خبر کون کہا بے خبری
آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے تازیانوں کے نشاں پشت پہ دکھلانے لگے		
بولی وہ کون سے عصیاں پہ ملی یہ تعزیر اس نے منہ پیٹ لیا اور کہا کب سے ہوا اسیر	۱۳	رو کے فرمایا گنہ کچھ بھی نہیں بے تقصیر بولے دسویں تھی محرم کی جو پہنی زنجیر
کچھ کفن کے لئے ہمراہ نہیں لایا ہوں باپ کو چھوڑ کے بے گور و کفن آیا ہوں		
سُن کے عابد کا بیاں اُس نے خواصوں سے کہا مل گیا حیدر کرار کی باتوں کا مزا	۱۴	خاص مکہ کے فصیحوں کا ہے لہجہ اس کا اب چلو بیبیوں سے پوچھیں نہ اسے دو ایذا
پاس جب بیبیوں کے وہ صاحب حشمت آئی آلِ خاتونِ قیامت میں قیامت آئی		
شان زینب پہ نظر کر کے کہا یا داور دیکھا بانو تو کہنے لگی ہو کر ششدر	۱۵	فاطمہ خلد سے زنداں میں آئیں کیوں کر کوئی شہزادی ہے ایران کی یہ ننگے سر
قدرتِ خالق قیوم نظر آتی ہے کوئی زینب کوئی کلثوم نظر آتی ہے		

Presented by www.ziaraat.com

بولی زینبؑ کہ نہ لے زینبؑ و کلثومؑ کا نام
ہے غضب فاطمہؑ کی آل کے حق میں یہ کلام
۱۶
وہ بنی ذادیاں ہیں قید میں اُن کا کیا کام
توبہ کر ہوش میں آ بی بی زباں اپنی تھام

جن کو اللہ و نبیؐ عزت و حرمت دیں گے
چادریں ان کی بھلا صاحبِ ایماں لیں گے

دن کو جس بی بی کی میت بھی نہ نکلی باہر
جس کی تعریف کی منبر پہ نبیؐ نے اکثر
۱۷
شام میں پھرنے لگیں بیٹیاں اس کی دَر دَر
ان کو لوٹیں گے مسلماں تجھے آیا باور

بلوہ میں عترتِ محبوبِ الٰہی آئی
اور جہاں میں نہ قیامت پہ قیامت آئی

ہند اِک ایک کے قدموں پہ گری گھبرا کے
ذبح کر ڈالو مجھے ایک چھری منگوا کے
۱۸
اور دُہائی دی کہ چپ تو نہ رہو شرما کے
کس مصیبت میں پڑی ہوں میں محل سے آ کے

مرثیہ نمبر ۵۲

نام شبیرؑ کا لیتی ہوں رُو دیتے ہیں
نام جب پوچھتی ہوں سر کو جھکا لیتے ہیں

ناموس نبیؐ آئے جو زندانِ بلا میں
آرام سے تھا کوئی نہ اُن اہلِ ولا میں
۱
سر پیٹ کے روتے تھے وہ یادِ شہدا میں
کرتے تھے بسر ہائے حسینا کی صدا میں

سونے کا ٹھکانا تھا نہ سامانِ خورش تھا
در پر زنِ حاکم کی کنیزوں کا یورش تھا

اِک لے کے خبر قیدیوں کی دوڑتی جاتی
گن گن کے کوئی پیاسوں کے سر اشک بہاتی
۲
اِک ہانپتی حاکم کے محل سے اُدھر آتی
اِک جھانک کے دیوار کے روزن سے سناتی

ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ خاموش رہو تم
روتے ہیں مگر ہائے حسینا نہ کہو تم

Presented by www.ziaraat.com

اس نام سے ہول آتا ہے بی بی کو ہماری
یہ سنتے ہی زینبؑ پہ قیامت ہوئی طاری
۳
دروازہ پہ سر ننگے کھڑی کرتی ہیں زاری
عابدؑ سے یہ رو کر کہا کچھ سنتے ہو واری

دیکھے گی ضرور آن کا ہند آل نبیؐ کو
کیوں کہنے کے وارث تو چھپالے گا پھوپی کو

پردہ کے لئے بھائی کو میں لاؤں کہاں سے
ہے ہے کدھر اس وقت نکل جاؤں کہاں سے
۴
دیوار گرے سر پہ میں اٹھ جاؤں جہاں سے
یہ کیا کیا تقدیر نے مجھ سوختہ جاں سے

پردہ کے لئے ہائے نہ شبیرؑ کو چھوڑا
بھائی کو قضا لے گئی ہمشیر کو چھوڑا

ناگاہ بجا اور بڑھو کی ہوئی اک دھوم
رونے لگے سادات دھلنے لگے معصوم
۵
دیواروں پہ مشعل کا اجالا ہوا معلوم
رو کر کہا زینبؑ نے کہ یہ بھی مرا مقسوم

تب ہند ملی آہ بنیؐ زادی سے چھٹ کر
سیدانیاں بندی میں جب آئیں یہاں لٹ کر

ہر گام لہو ہند بہاتی ہوئی آئی
رستے میں زر و مال لٹاتی ہوئی آئی
۶
دل عرش کا نالوں سے ہلاتی ہوئی آئی
نذر شہ دیں پانی پلاتی ہوئی آئی

خیرات ادھر دی اور ادھر حق سے دعا کی
ہو خیر الٰہی پسر خیر نسا کی

دیکھا در زنداں پہ جو سر شہ کا دوبارا
لوگو مجھے بے موت اسی سر نے ہے مارا
۷
رو کر کیا انگشت شہادت سے اشارہ
دربانوں سے فرمایا کہ در کھولو خدارا

سنتے ہی یہ آواز مشوش ہوئی زینبؑ
یاں قفل کھلا اور وہاں غش ہوئی زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہوش اس کے کئے آتے ہی زنداں میں بیکبار ہر چند اندھیرے میں نظر آتا ہے دشوار	۸	دیکھا کہ چراغ سحری ہے کوئی بیمار پر اس کے بدن کی ہیں رگیں صاف نمودار
لے سکتا ہے کروٹ نہ اٹھا سکتا ہے سر کو دم توڑتا ہے بند کئے دیدۂ تر کو		
سوجھے ہوئے پاؤں ہیں دو بیڑیاں بھاری ناگاہ کنیز ایک قریب آکے پکاری	۹	شانوں کی رسن خون سے آلودہ ہے ساری یوسفؑ میں جسے کہتی تھی وہ ہے یہی واری
اس سے خبر حضرتِ شبیر کو پوچھو اور شوق سے پھر خواب کی تعبیر کو پوچھو		
ماتھے پہ رکھے ہاتھ جھکی ہند خوش ایماں آداب بجالاتی ہوں اے یوسفؑ زنداں	۱۰	کہنے لگی مڑکر طرفِ عابدِ ذیشاں حضرت نے کہا خیر ہے اے شوخ و حیراں
آداب مرا کیا کہ حقیر اور حزیں ہوں ہوں سوگ نشیں کنبہ کا اور خاک نشیں ہوں		
یوسفؑ تو مجھے کہتی ہے کس وجہ سے ہر بار وہ بولی بروحِ نبیؐ و حیدرِ کرار	۱۱	وہ مصر کے حاکم تھے میں ہوں بیکس و ناچار چہرہ سے ترے جاہ و جلالت ہے نمودار
شوکت میں جلالت میں اسیری میں بلا میں اس عہد کے یوسفؑ ہو تمہیں خلق خدا میں		
نام آیا مصیبت کا تو عابد ہوئے گریاں گھر سے گئے یوسفؑ تو ہوئے مصر کے سلطاں	۱۲	فرمایا یہ درجہ تو ہے یوسف سے فزاوں ہم نکلے وطن سے تو بھرا گھر ہوا ویراں
یوسفؑ نے زمانے میں یہ محشر نہیں دیکھا ماں بہنوں کو بلوئے میں کہلے سر نہیں دیکھا		

Presented by www.ziaraat.com

یوسفؑ کا فقط باپ کی فرقت میں کڑھا دل
اور بعد جدائی کے ہوا وصل بھی حاصل
۱۳
چوپر ہاتھ رکھے میرے جگر پر کوئی عادل
اٹھارہ برس آنکھوں کے آگے ہوئے بسمل

ہم گھر میں رہے اور سفر کر گئے بابا
ملنے کی بھی امید نہیں ہائے مر گئے بابا

یوسفؑ نے لہو باپ کا منہ پر نہ ملا تھا
دل پیاس سے تن دھوپ سے کب انکا جلا تھا
۱۴
یوں طوق میں اور رسی میں کب انکا گلا تھا
یعقوبؑ کا فرزند نہ کانٹوں پہ چلا تھا

یوسفؑ پہ پڑے تھے نہ کبھی دست جفا کے
یہ تو کہا اور رونے لگے پشت دکھا کے

آنکھوں کو ملا ہند نے دروں کے نشاں پر
پر کان کھڑے اس کے ہوئے طرز بیاں پر
۱۵
کی عرض تصدق میں لب لعل فشاں پر
شیریں سخنی ختم ہے حضرت کی زباں پر

بالکل پسر فاطمہؑ کا طرز بیاں ہے
گویا ترے منہ میں شہ مرداں کی زباں ہے

تم فاطمہؑ کے پیارے کے پیارے تو نہیں ہو
ہے ہے کہو شہزادے ہمارے تو نہیں ہو
۱۶
مکے کے مدینے کے سہارے تو نہیں ہو
بانو کی ضعیفی کے سہارے تو نہیں ہو

تم ہو حسنؑ پاک کے داماد کی صورت
ملتی ہے بہت آپ سے سجادؑ کی صورت

اس فکر کو سن کر کہا فضہؑ نے ادھر آؤ
اے بی بی سرہانے پہ نہ بیمار کے جاؤ
۱۷
یہ بولی میں حاضر ہوئیں ہوتی ہوں ٹھہر جاؤ
عابدؑ سے کہا خواب کی تعبیر تو بتلاؤ

یوں تو مجھے کیا کیا نہیں ساماں نظر آیا
اک خواب مگر سخت پریشاں نظر آیا

Presented by www.ziaraat.com

ہے ماہِ محرم سے مجھے اشک فشانی
تا عصر گلے سے مرے اُترا تھا نہ پانی

۱۸

عاشور کو موقوف تھی نبضوں کی روانی
میں پڑھ کے عشا سوئی جو اے یوسفِ ثانی

ردیا میں نیا ظلم گذرتے ہوئے دیکھا
بر قع سرِ زہرا سے اترتے ہوئے دیکھا

حیرت ہے کہ بی بی تو ہیں جنت میں ہماری
بے ساختہ سجاد کے آنسو ہوئے جاری

۱۹

ناحرموں نے پھر یہ ردا کس کی اُتاری
زینبؑ کے کھلے بالوں کو دیکھا کئی باری

مرثیہ نمبر ۵۳/۶

فرمایا کہ صدمہ انھیں اُمت نے دیا ہے
مرنینگے کسی ہمسرِ زہراؑ نے کیا ہے

آمدِ ہند کا غل عترتِ شبیرؑ میں ہے
دخترِ فاطمہؑ روپوشی کی تدبیر میں ہے

۱

شورِ ماتم حرمِ صاحبِ تطہیر میں ہے
کہتی ہے جاؤں کہاں پاؤں تو زنجیر میں ہے

ذلتِ سخت ہے درپیش دہائی لوگو
ہند آپہنچی مجھے موت نہ آئی لوگو

جانے کے دربانوں کو قسمیں دو برائے یزداں
رات کا وقت ہے بچے ہیں ہمارے ناداں

۲

کوئی کہلوائے نہ تم کہو لیو قفلِ زنداں
گر نکل جائینگے تو ہم انھیں ڈھونڈیں گے کہاں

حاکمِ شام کا کل تم پہ عتاب آئے گا
اور ہمارا تو گلا پہلے ہی کٹ جائے گا

منہ جو بالوں سے چھپاؤں تو سمجھیگی غرور
آمدِ حرف میں کہہ بیٹھے گی یہ ہند ضرور

۳

سلطنت پہ ہے نازاں میں اسیر و مجبور
بی بی دربار میں تو جاتی ہیں مردوں کے حضور

ایسی غیرت تھی تو بلوے میں نہ آئی ہوتی
حلق پر اپنی چھری آپ چلائی ہوتی

Presented by www.ziaraat.com

شرم بازار میں کل تجھ کو نہ آئی بی بی
شمر کے خوف سے گردن نہ جھکائی بی بی

۴

واں تو گرداونٹوں کے تھی ساری خدائی بی بی
دیکھ کر تجھ کو عمت شکل چھپائی بی بی

ہند جو چاہے گی بڑھ کر مجھے کہہ جاوے گی
دخترِ فاطمہؑ منہ دیکھ کے رہ جاوے گی

اور جو پہچان کے مجھ پہ کیا خلق و احساں
بی بی کچھ خیر ہے زینبؑ کہاں زنداں کہاں

۵

لونڈیاں اس کی قسم کھا کے کریگی یہ بیاں
باپ تو عقدہ کشا بیٹی اسیر زنداں

چین سے پردے میں اوڑھے ہوئے چادر ہونگی
ان سے تو فاطمہؑ کی لونڈیاں بہتر ہونگی

ہوتی زینبؑ تو ستمگار ستاتے اس کو
صاحب قبلہ خرابہ میں بٹھاتے ان کو

۶

کلمہ گو بلوے میں اس طرح پھراتے ان کو
جن کا قرآں پہ عمل ہے وہ مٹاتے ان کو

بے ردائی ہے تباہی ہے پریشانی ہے
توبہ توبہ یہ نبیؐ زادی ہے سیدانی ہے

کس طرح ہند کے آنے سے نہ گھبراؤں میں
کوئی دیوار جو شق ہو تو مفر پاؤں میں

۷

بنتِ زہراؑ ہوں نہ کیوں قید میں شرماؤں میں
سیدھے مانجائے کی مقتل میں چلی جاؤں میں

کربلا میں نہ یہ ذلت ہے نہ رسوائی ہے
بے ردا میں ہوں تو بیگور مرا بھائی ہے

لے گے لاشے کی بلائیں کہو حالِ زنداں
تھا یہی خوف کہ گھبرا کے گریگی یہ بیاں

۸

ہند واں آئی ہے بھیا میں چلی آئی یہاں
اے پیمبرؐ کی نواسی تو اسیروں میں کہاں

قابلِ طوق ہوئی قابلِ زنجیر ہوئی
کیا گنہ تجھ سے ہوا کون سی تقصیر ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

سب ستم دیکھے یہ اندوہ اُٹھائے نہ گئے
قید میں نام بزرگوں کے بتائے نہ گئے
۹
ہند کو خاک بھرے بال دکھائے نہ گئے
دربدر پھرنے کے احوال سُنائے نہ گئے

ملتی کیا ہند سے میں خاک عزا تھی سر پر
نہ تو تم تھے مرے سر پر نہ ردا تھی سر پر

کربلا کا جو سُنا نام سکینہؑ نے آہ
اچھی مری پھوپی امام مجھے لینا ہمراہ
۱۰
یک بیک ہو کے کھڑی کہنے لگی بسم اللہ
میں وہیں پاؤں گی ظالم کی طمانچوں سے پناہ

ضبط اب رونے کا زنہار نہ ہوگا مجھ سے
ننگے سر رونا کا دربار نہ ہوگا مجھ سے

آہ بھر کر کہا زینبؑ نے میں تیرے قربان
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر گراں
۱۱
کربلائے شہ مظلوم کہاں اور میں کہاں
میں ہوں زنداں کے قابل مرے قابل زنداں

بیٹھو صدقے گئی۔ بیٹھو میں کہاں جاؤں گی
بیڑیاں پہنے کسی دن یہیں مر جاؤں گی

میں ہوں بیخود مرے کہنے پہ نہ جاؤ واری
پھوپی کہہ کہہ کے نہ اب شور مچاؤ واری
۱۲
آنے جانے کا کہیں ذکر نہ لاؤ واری
ہند آتی ہے مری گود میں آؤ واری

غیر ملنے کو جو آتا ہے تو چپ رہتی ہیں
پھوپی کو ایسے جگہ کنبہ موئی کہتی ہیں

پوچھے گر گھر کو تو آوارہ وطن بتلانا
بھائی کو قیدی زنجیر و رسن بتلانا
۱۳
نام خواہر کا فقط رانڈ دولہن بتلانا
باپ کو سید بے گور و کفن بتلانا

دیکھو غیرت سے میں ہو جاؤں گی پانی پانی
ہند کے آگے نہ تم مانگو جو پانی پانی

Presented by www.ziaraat.com

اپنی ناداری پہ رو کر سکینہ نے کہا
میں بھی اکبر کی بہن ہوں مجھے عزت نہیں کیا
جان جائے یہ نکل جائے تو مانگوں نہ غذا
۱۴
اپنے حق کے لئے روتی ہوں پانی کیسا

نے غذا مانگوں گی نے رخت بدن مانگوں گی
بے کفن باپ کا لاشہ ہے کفن مانگوں گی

میں نہیں لینی کی میوے وہ اگر لائے گی
کان دکھلاؤں گی زخمی جو گہر لائے گی
خاک سمجھوں گی اگر خلعت زر لائے گی
۱۵
پر دعا دوں گی جو حاجت مری بر لائے گی

پوچھا زینب نے کہ کیا رد کے کہا کہہ دوں گی
بابا صاحب کا جو سر دے گی تو میں لے لوں گی

سن کے یہ لوٹ گئے خاک پہ یوں آل عبا
کاٹ کر ڈال دیئے تیغ جفا نے اعضا
جیسے خنجر کے تلے تڑپے تھے شاہ شہدا
۱۶
دم نہ تھا جان نہ تھی ہوش نہ تھا صبر نہ تھا

یوں حرم لوٹتے تھے جکڑے ہوئے آہن میں
زیر خنجر شہ دیں تڑپے تھے جیسے رن میں

در زنداں پہ قدم ہند نے رکھا ناگاہ
لونڈیاں آگے بڑھیں کہتی ہوئی پیش نگاہ
اور باہر سے نقیبوں نے کہا بسم اللہ
۱۷
پیچھے دامن لئے ہاتھوں پہ خواصیں ہمراہ

ایک سر پر لئے کرسی زمرد آئی
ایک بغلوں میں لئے تکیہ و مسند آئی

زن حاکم کی یہ حشمت یہ لباس پر زر
نہ مدائن نہ مدینہ نہ یدر نے شوہر
اور بانوئے حسینؑ ابن علیؑ ننگے سر
۱۸
دونوں سرکاریں لئے رہنے کو پایا یہ گھر

خون اکبرؑ کا لگائے ہوئے پیشانی پر
روتی تھی اپنی گرفتاری و حیرانی پر

Presented by www.ziaraat.com

ہند نے دیکھ کے رانڈوں کی طرف دی یہ صدا
کس کے یوسف کا ہے اس طوق کے حلقہ میں گلا
خاک پر دُر بخف ہائے پڑا ہے کس کا
کیسی بے قدر ہو تم قدر نہیں اس کی ذرا ۱۹

مرثیہ نمبر ۵۴

کام آخر ہوا اکدم میں یہ دم توڑتا ہے
ایسے بیمار کو تنہا بھی کوئی چھوڑتا ہے

غل ہے زنداں میں پیمبرؐ کے حرم آئے ہیں
وہ بولی کے بیوجہ نہیں میں ادھر آئی
کھو کے سب وارثوں کو باغم وہم آئے ہیں
سر ننگے مجھے خواب میں زہرا نظر آئی ۱

آتی تھی صدا کان میں خالق کے ولی کی
اللہ کرے خیر حسینؑ ابن علیؑ کی

یہ کہہ کے جو زنداں میں گئی ہند خوش اطوار
کچھ حال مدینہ کا بھی ہے آپ پہ اظہار
زینبؑ کے حضور آکے یہ کرنے لگی گفتار
ہر روز مجھے رہتی ہے فکر شہ ابرار ۲

کیا اچھی طرح اکبرؑ کا لفظ ہے بی بی
اِن کا تو مدینہ میں بڑا نام ہے بی بی

فرمائیے اچھے تو ہیں ابن شہ مرداں
یارب کہیں زہرا کا بھرا گھر نہ ہو ویراں
اور خیر سے ہیں زینبؑ و کلثوم میں قرباں
دل تھام کے زینبؑ نے یہ ارشاد کیا ہاں ۳

جس روز مدینہ سے میں کعبہ کو چلی تھی
اس روز تلک خیر حسینؑ ابن علیؑ تھی

اس سے تو یہ فرمایا پہ دل میں کہا رو کر
اک دفعہ جھکیں لونڈیاں حجرے کو برابر
بھائی کا گلا کٹ گیا جیتی رہی خواہر
اور ہند سے کی عرض کہ آیا تمہیں باور ۴

لو زیب وہ تختِ امامت ہے خوشا وہ
بی بی کو مبارک ہو سلامت ہے خوشا وہ

Presented by www.ziaraat.com

خوش ہو کے وہ زینبؑ کے قریں اور بھی آئی
تم نے میرے مولا کی خبر مجھ کو سنائی
۵
اور بولی کہ لو تم کو مبارک ہو رہائی
مرتی تھی میں مدت سے مری جان بچائی

نائب تھیں اپنا پائے سادات کروں گی
ہمراہ ہر اک ہدیۂ و سوغات کروں گی

بھیجو گی علی بند برائے علی اصغرؑ
انگشتری یاقوت کی بہر علی اکبرؑ
۶
اور بالی سکینہ کے لئے کان کے گوہر
اسپ دور کا بہ پائے عباسؑ ولاور

زیور ہے بہت صاحب تطہیر کی خاطر
پر جان اور ایمان ہے شبیرؑ کی خاطر

کل تم جو مع الخیر ہو یثرب کو روانا
ایک ایک کو سب نذر کا اسباب دکھانا
۷
پہلے مرے آقا ہی کے دربار میں جانا
منہ چوم کے اصغرؑ کو علی بند پہنانا

الفت ہے برابر مجھے سادات عرب کی
لینا مری جانب سے بلائیں وہاں سب کی

کچھ سوچ کے پھر لونڈیوں کو واں سے ہٹایا
زینبؑ سے یہ کہنا کہ بُرا وقت ہے آیا
۸
اور چپکے سے یہ دختر زہراؑ کو سنایا
اللہ رکھے شیعوں پہ شبیرؑ کا سایا

حاکم کو عداوت ہوئی زہراؑ کے خلف سے
کان اس کے بھرے لوگوں نے سرور کی طرف سے

شبیرؑ سے مکار مہیائے دغا ہے
یہ حیلۂ قتل شہ دیں ڈھونڈھ رہا ہے
۹
کیا جانئے کیا عاملوں کو خط میں لکھا ہے
زہرا کی کمائی کا نگہبان خدا ہے

میں کہتی ہوں تم سے قسم فاطمہؑ دے کر
جانا نہ مدینہ سے کہیں بھائی کو لے کر

Presented by www.ziaraat.com

اب رنگ یہاں اور ہے بھائی سے خبردار
یہاں مشورہ بے طور ہے بھائی سے خبردار
فکرِ ستم و جور ہے بھائی سے خبردار
غارت گروں کا دور ہے بھائی سے خبردار
۱۰

ماں باپ کی دولت پہ زوال آنے نہ دینا
حضرت کو مدینے سے کہیں جانے نہ دینا

یہ سنتے ہی غش آگیا زینبؑ کو قضارا
چلائے کہ خاموش ہوا ہند خدارا
سجاد بھی تڑپے نہ رہا ضبط کا یارا
حاکم نے ترے حاکم کونین کو مارا
۱۱

خنجر سے نبیؑ زادے کا سر کاٹ لیا ہے
بیوہ مری ماں کو تیرے شوہر نے کیا ہے

مرقد میں کفن ٹکڑے پیمبرؐ نے کیا ہے
زہراؑ کو خلق دوسرے بیٹے کا ہوا ہے
عاشور کو پیاسا سر شبیرؑ کٹا ہے
شبیرؑ کا داغ آلِ پیمبرؐ کو دیا ہے
۱۲

تصویر حسینی بھی ملی خاک میں اے ہند
کوئی نہ رہا پنجتنِ پاک میں اے ہند

ہے ہے کہ زینبؑ نکلے وطن سے
بھائی تو جدا ہو گیا جنگل میں بہن سے
یہ شب بھی چھٹا گھر بھی چھٹا شاہِ زمن سے
شر سے تو جدائی ہوئی یاں آ کے وطن سے
۱۳

زینبؑ نہ وطن میں ہے نہ شبیرؑ وطن میں
سر ننگے یہ زنداں میں وہ بیگور ہے ان میں

تب پاؤں پہ زینبؑ کے یہ گر کر وہ پکاری
ہے ہے مری مخدومۂ کونین کی پیاری
چلائی کنیزوں کو یہ بانالہ وزاری
اب تم نے سنا لٹ گئی سرکار ہماری
۱۴

لو آؤ مرے بال پریشاں کرو لوگو
زینب ہے یہ اس پر مجھے قرباں کرو لوگو

Presented by www.ziaraat.com

بازو میں رسن پاؤں میں زنجیر کو دیکھو
اس عصر میں سادات کی توقیر کو دیکھو
۱۵
چلتا ہے گلا طوق گلوگیر کو دیکھو
زنداں کو اور خواہر شبیرؑ کو دیکھو

مجرا کرو خاطر کرو عزت کرو لوگو
آؤ مری بی بی کی زیارت کرو لوگو

چلائیں کنیزیں کہ سادات ہے ہماری
کھاؤ تو قسم پنجتنؑ پاک کی واری
۱۶
سچ کہتی ہو بی بی یہی بی بی ہے ہماری
یہ حضرت زینبؑ ہے یہ اللہ کی پیاری

مرثیہ نمبر ۵۵

نانا کو اسی بی بی کے معراج ہوئی ہے
ہے ہے نہ کہو یہ تو کوئی پیاروں ہوئی ہے

زنداں کی طرف ہند جو پھر لے کے پھر آئی
پا بہ زنجیر اسیرانِ ستم آئے ہیں
۱
حیراں ہوئے درباں زنِ حاکم کدھر آئی
پھر کے بلوئے میں بصد رنج و الم آئے ہیں

ماتم سیدِ مظلوم میں نالاں ہے کوئی
سر برہنہ ہے کوئی چاک گریباں ہے کوئی

وارثوں کو لے رو تے ہیں حرم زنداں میں
سہتے جاتے ہیں نئے ظلم و ستم زنداں میں
۲
بین کرتے ہیں بصد رنج و الم زنداں میں
ہے اندھیرا کہ گھٹا جاتا ہے دم زنداں میں

روح آرام تنِ زار میں باقی ہی نہیں
ایک کی ایک کو صورت نظر آتی ہی نہیں

حال کیا آلِ نبیؐ پر ہوئی تازہ بیداد
چاہتے ہیں کہ کریں ظلم کی حق سے فریاد
۳
ایک گوشہ میں ہیں پابند سلاسل سجادؑ
مگر آتی ہے وصیت شہِ مظلوم کی یاد

حق سے ہر دم طلب صبر و رضا کرتے ہیں
بخشش امتِ عاصی کی دعا کرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کسی بی بی کی نگاہوں میں زمانہ ہے سیاہ
کوئی لڑکی ہے کہیں صرف غم و نالہ و آہ
۴
خاک پر بیٹھی ہوئی ہے کوئی با حال تباہ
ہے کسی بی بی کے لب پر یہ بیانِ جانکاہ

کھائی سینہ پہ سناں ہائے علی اکبرؑ نے
حلق پر کھایا ہے پیکان ستم اصغرؑ نے

ہے غضب فاطمہ زہرا کی وہ پیاری زینبؑ
بھائی کی یادیں یوں کرتی ہے زاری زینبؑ
۵
خاک پر بیٹھی ہے با ذلت و خواری زینبؑ
قید خانہ میں ہے ہمشیر تمہاری زینبؑ

نہیں آرام مرے قلب و جگر کو بھائی
قید میں آن کے زینبؑ کی خبر لو بھائی

بانو اک سوگِ شاہِ دو جہاں کرتی ہیں
چشمِ پرنم سے کبھی اشک رواں کرتی ہیں
۶
کبھی فریاد کبھی آہ و فغاں کرتی ہیں
ہو کے بیتاب یہ رو رو کے بیاں کرتی ہیں

جانبِ خلد گئے تشنہ دہن ہائے حسینؑ
نہ میسر ہوا لاشہ کو کفن ہائے حسینؑ

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل
سرمہ آنکھوں میں دیا اور نہ لگایا کاجل
۷
سن کے آواز بکا ہند کو آتی تھی نہ کل
کیا ہنسی آئے بجھا جاتا ہو جب دل کا کنول

کبھی راتوں کو نہ آرام سے وہ سوتی تھی
خواب سے چونک کے اٹھ بیٹھتی تھی روتی تھی

آپ ہی آپ یہ کہتی تھی اے بارِ خدا
نام کیوں لیتے ہیں ہر بار مرے آقا کا
۸
اپنے کن وارثوں کو روتے ہیں یہ سب اسرا
منع کر دے انھیں کوئی کہ ہے دشوار اس کا

نام لیوا کے وہاں کوئی جو چلاتا ہے
تیر اک میرے کلیجے سے گذر جاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کیونکہ ہے ساری خدائی میں فقط ایک حسینؑ نورِ عینین و دلِ فاتحِ صفین و حنین	۹	اب بجز ان کے نہیں کوئی امام الثقلین راحتِ روحِ نبیؐ فاطمہؑ کا نورالعین
رکھے اللہ صحیح اور سلامت اُن کو کہیں ایسا نہ ہو پہنچی ہو اذیت اُن کو		
یہی ہر بار مجھے آتا ہے رہ رہ کے خیال کس کا سر لائے ہیں شمر و عمر زشت خصال	۱۰	حاکمِ شام نے کی ماریہ میں کس سے جدال کس کے یہ اہلِ حرم ہیں کہ ہوا جن کا یہ حال
اس ستم کی جو مفصل نہ خبر پاؤں گی خود میں زنداں میں انھیں دیکھنے کو جاؤں گی		
حاکمِ شام سے العقمہ اجازت لے کر ہل گیا دل جو پڑی قیدیوں پر اسکی نظر	۱۱	قیدخانہ میں گئی ہند بہ حالِ مضطر دیکھا سب بی بیوں کو خاک بسر برہنہ سر
یہ تو حالت ہے مگر شکر خدا کرتے ہیں نہ شکایت ہے کسی کی نہ گلا کرتے ہیں		
اک طرف خاک پہ لیٹا ہے کوئی آزاری پاؤں سوجے ہوئے ہیں جن سے لہو ہے جاری	۱۲	مرض تب کی وہ شدت ہے کہ غش ہے طاری ہے یہ ظاہر کہ بس اب کوچ کی ہے تیاری
عمر جو کٹتی ہے دنیا میں پھر اکراہ کے ساتھ اللہ اللہ نکلتا ہے ہر اک آہ کے ساتھ		
تپ کی شدت سے ہے بیمار کی حالت تغیر بند آنکھیں ہیں مگر لب پہ ہے ہر دم تکبیر	۱۳	جانکاہ سامنہ ہے کہ ہے رنج و الم کی تصویر طوقِ گردن میں ہے اور پاؤں میں ہے زنجیر
پاؤں کے آبلوں میں خارِ مغیلاں ہیں اب تک پشتِ بیمار پہ دُرّوں کے نشاں ہیں اب تک		

Presented by www.ziaraat.com

بی بی ایک بیٹھی ہیں واں بادلِ زار مضطر
شرم و عزت کے سبب ہے وہ جھکائے ہوئے سر
۱۴
بال سر کے ہیں کھلے خاک ملی ہے منہ پہ
آنکھ سے آنکھ ملاتی نہیں نیچی ہے نظر

دل محزوں پہ غم و رنج و الم طاری ہے
آنکھوں سے اشک کی جا خون جگر جاری ہے

ہے اسی بی بی کی آغوش میں لڑکی مہرو
کرتہ رنگیں ہے کاؤں سے جو بہتا ہے لہو
۱۵
نیلگوں جس کے ہیں رخسار رسن میں ہے گلو
تھرتھری جسم میں آنکھوں میں بھرے ہیں آنسو

شمر کا نام جو لیتی ہے تھراتی ہے
جس کی آغوش میں ہاں سے لپٹ جاتی ہے

ہند اس بی بی کی نزدیک گئی با صد غم
با ادب بیٹھ گئی سامنے سر کو کئے خم
۱۶
جھک کے تسلیم بجا لائی بچشم پر نم
عرض کی رو کے ہوا آپ پہ کیوں ظلم و ستم

سرگذشت اپنی ذرا مجھ کو سناؤ بی بی
نام کیا آپ کا ہے مجھ کو بتاؤ بی بی

ہائے گھر سے میں نکل آئی ہوں یا شیعوں شیون
پھٹ گیا جس سے جگر کھو گیا دل کا مرے چین
۱۷
کون یاں کرتا تھا ابتلاؤ تو اس درد کے بین
کون ہر بار لیا کرتا تھا یاں نام حسینؑ

کچھ نہیں سکتی عجب طرح کی یہ حیرانی ہے
رنج بے حد ہے مجھے سخت پریشانی ہے

میں یہ سنتی ہوں کہ ہے آپ کا یثرب میں مکاں
جانتی ہو میرے آقا کو جو ہیں شاہ زماں
۱۸
کس محلہ میں سکونت تھی بتاؤ تو نشاں
ہے محلہ بنی ہاشم کا وہ رہتے ہیں جہاں

جن کو زہراؑ کا پسر جانِ نبیؐ کہتے ہیں
جن کو دنیا میں حسینؑ ابن علیؑ کہتے ہیں

شاہ کا حضرتِ عابدؑ خلفِ اکبرؑ ہے
اور تنہا سا پسر ایک علی اصغرؑ ہے

۱۹

دوسرا نام خدا لال علی اکبرؑ ہے
بھائی ایک آپ کے عباس بن حیدرؑ ہے

حضرتِ زینبؑ و کلثومؑ ہیں ہمشیر میں دو
ہو بہو فاطمہ زہراؑ کی ہیں تصویریں دو

کہہ کے حاکم سے میں سب عفو کرا دونگی قصور
پر یہ خواہش ہے مری جاؤ اگر شہ کے حضور

۲۰

تم اسیروں کو میں زنداں سے چھڑا دونگی ضرور
میری جانب سے یہ تنہائی میں کرنا مذکور

گھر سے باہر کہیں چلنے کا ارادہ نہ کریں
آپ یثرب سے نکلنے کا ارادہ نہ کریں

بولی پھر لڑکی سے یوں ہند مخاطب ہو کر
نیلے کیسے ہیں نشاں چاند سے رخساروں پر

۲۱

میں رسن کہو لاؤں گردن کی ذرا آؤ ادھر
کس بلا کے یہ طمانچے تھے کہ اب تک ہے اثر

کون ظالم تھا ترس جس کو نہ آیا ہے ہے
مکسنی پر بھی تری رحم نہ کھایا ہے ہے

ہند کی دیکھ کے اُلفت یہ سکینہ نے کہا
شمر ڈرّہ نہ لئے آئے کہیں پھر اس جا

۲۲

کھولو مری نہ رسن جکڑا ہی رہنے دو گلا
کہیں مجھ پہ نہ کرے ظلم و ستم اس سے سوا

شمر کے ڈر سے میں بابا کو بھی رو سکتی نہیں
ڈر کے مارے در زنداں کی طرف تکتی نہیں

کاش کے میرے گھر بھی نہیں اس نے چھوڑے
جو ستم مجھ پہ ہوئے یہ تو بہت ہیں تھوڑے

۲۳

کی سماجت بھی بہت ہاتھ بھی میں نے جوڑے
سامنے میرے بھائی کو مارے کوڑے

شمر کے نام سے میں ہر وقت گھبراتی ہوں
چونک پڑتی ہوں اگر راتوں کو سو جاتی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

ہند نے پھر کیا اصرار تو زینبؑ نے کہا
حال کیا اپنا کہوں نام میں بتلاؤں کیا
۲۴
کہتے ہیں مجھ کو دل افسردہ و پابند بلا
مورد رنج و محن خوگر ظلم اعدا

جس طرح سے مرا لوٹا گیا کنبا ہے ہے
اس طرح گھر نہ ہو برباد کسی کا ہے ہے

سنی آواز جو زینبؑ کی تو یہ اُس نے کہا
سانحہ آج یہ میں دیکھ رہی ہوں کیسا
۲۵
ہے صدا آپ کی یا فاطمہ زہراؑ کی صدا
ہے وہی طرز بیاں اور وہی ہے لہجہ

گفتگو آپ کی ملتی ہے بہت زہراؑ سے
اب تو سرکائیے بالوں کو رخ زیبا سے

کیوں نہ اس فکر سے ہو دل کو مرے پیچ و تاب
کب تلک صبر کروں اب تو نہیں ضبط کی تاب
۲۶
آپ دیتے نہیں کیوں میرے سوالوں کا جواب
نام بتلانے میں کیا عذر ہے کہیئے تو شتاب

آپ سے کیا کہوں غم سے ہے جو حالت میری
اب تو قابو میں نہیں ہائے طبیعت میری

اپنے چہرے سے ذرا بالوں کو سرکائیے اب
آپ پر ہو گیا کیا یہ ستم ہائے غضب
۲۷
سمجھی میں آپ کے صورت کے چھپانے کا سبب
آپ ہی فاطمہ زہراؑ کی ہیں بیٹی زینبؑ

آپ میں پاتی ہوں ہر طرح شباہت بھی وہی
طرز گفتار وہی آپ کی صورت بھی وہی

گفتگو ہند کی جس وقت یہ زینبؑ نے سنی
اور بھی آنکھیں ہوئی شرم و حیا سے نیچی
۲۸
بجز اقرار کے جس دم نہ بنی بات کوئی
بولیں اے ہند تو سچ کہتی ہے ہے بات یہی

بے سہارا ہوں ولی ابن ولی کو کہو کر
آئی ہوں بھائی حسین ابن علیؑ کو کہو کر

Presented by www.ziaraat.com

شہ کو خط بھیج کے اعدا نے بلایا ہے ہے
شمر بے رحم کو کچھ رحم نہ آیا ہے ہے
۲۹
ایک قطرہ بھی نہ پانی کا پلایا ہے ہے
حلق شبیرؑ پہ خنجر کو پھرایا ہے ہے

مو
سامنے میرے کیا ذبح مرے بھائی کو
آئی ہے ہے نہ اجل فاطمہؑ کی جائی کو
مو

مرثیہ ختم کرا ب لائق زار و محزوں
صدمہ و رنج و الم دل پہ ہے حد سے افزوں
۳۰
سن کے اس نظم غم افزا کو جگر ہو گیا خوں
فط گریہ سے عزاداروں کا ہے حال زبوں

مرثیہ
شہ کے غم میں کوئی بیہوش ہے نالاں ہے کوئی
کوئی سر پیٹتا ہے چاک گریباں ہے کوئی
نمبر ۵۶

سر کھلے قید میں جب دختر زہراؑ آئی
جب کہ نزدیک سر سید والا آئی
۱
دیکھنے ہند اسیروں کو تماشہ آئی
دیکھ کر اس نے کہا سر پہ بلا کیسا آئی

پوچھوں ان قیدیوں میں کس سے حقیقت انکی
ملتی ہے احمد مختار سے صورت انکی

کہا لونڈی سے کہ جا بیبیوں سے پوچھ ذرا
گر مدینہ کہیں تو پوچھیو حال آقا
۲
کس قبائل سے ہو تم اور وطن ہے کس جا
ٹھیک اس سر سے ہے شبیرؑ کا نقشہ ملتا

قید ان بیبیوں میں دختر حیدرؑ تو نہیں
پوچھیو یہ سر فرزند پیمبرؐ تو نہیں

کہا لونڈی نے چلو گھر تمہیں اس قصہ سے کہا
ہند نے غور سے پھر جانب زنداں دیکھا
۳
آئی تھیں دیکھ لیا خیر جو ہونا تھا ہوا
دیکھا اک لڑکی ہے بیٹھی ہوئی کونے میں جدا

کہا لونڈی سے وہ لڑکی جو نظر آتی ہے
اس تلک چل کہ طبیعت مری گھبراتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہند اٹھی یاں سے سکینہؑ نے اُدھر سے دیکھا
ہند پر بیٹھ گئی دیکھ کے گردن کو جھکا
۴
یہ چلی اور سکینہؑ نے بھی زانو بدلا
کہا لونڈی سے کہ جا جلد مری بیٹی کو لا

بڑے ملنے سے اگر غیروں کے شرماتے ہیں
بچے دستور ہے بچوں سے بہل جاتے ہیں

لونڈی دوڑی گئی بیٹی کو لے آئی جا کر
پوچھا گھبرا کے کہ کیوں کول دیا آپ نے سر
۵
دیکھا بیٹی نے ماں کے نہیں سر پر چادر
ہند نے رو کے کہا چپکے سے بولو دختر

صورت اِک دم کو بگاڑو نہ سنوارو ٹوپی
تم بھی سر کھول دو للہ اُتارو ٹوپی

سُنا تھا تم نے بھی غُل قیدیوں کے آنے کا
آئی کچھ دیکھنے کو آ کے یہاں کچھ دیکھا
۶
واری ماں مجھ کو بھی ڈھڑا کا ہوا آ کر اس جا
سنی اِن قیدیوں میں ہائے سکینہ کی صدا

سُن کے اس نام کو دم سینے میں گھبراتا ہے
اپنے آقا کی طرف سے مجھے شک آتا ہے

تجھے بُلوایا ہے اس واسطے میں نے بیٹی
خاک پر بیٹھی ہوئی سامنے جو ہے لڑکی
۷
دیکھ کر حال مجھے پوچھتے ہی شرم آتی
بیٹھ جا خاک پہ کچھ فرق سے جا کر تو بھی

جائے عبرت ہے بھلا دیجیو گھر کی باتیں
کر کے کچھ بات سُن اس خستہ جگر کی باتیں

ہند نے بیٹی سے اپنی کیا جس وقت بیاں
ماں کی گودی سے چلی پھینک کے ٹوپی ناداں
۸
بچی گھبرا کے ہوئی سوئے سکینہؑ نگراں
آئی نزدیک سکینہؑ کے جو وہ سوختہ جاں

کر کے تسلیم پکاری مری ناداں بہن
خاک پر بیٹھی ہے کیوں لے ترے قرباں بہن

Presented by www.ziaraat.com

پھٹا کرتا تو ہے داغ ہیں اس میں کیسے رنج ہوتا ہے بہن کہہ کے پکارو نہ مجھے	۹	کہا گھبرا کے سکینہ نے لہو کے دھبے اجنبی سے نہیں اس طرح سے ملتے جلتے
تو بہن کہتی ہے یہاں جان چلی جاتی ہے ایک بچھڑی بہن اپنی مجھے یاد آتی ہے		
ماسوا اسکے میں تجھ سے کہوں کیا حال اپنا نہ بہن مجھ کو کسی نے کہا بی بی کے سوا	۱۰	جب سے پیدا ہوئی میں اپنے پرائے نے کہا تو نے بھیجا جو کہا یہ بھی ہے احسان ترا
خیر سن لیتی ہوں جیسی کوئی کہہ جاتا ہے قیدی کہہ جاتا ہے لونڈی کوئی کہہ جاتا ہے		
سن کے ناداں کی تقریر کو ناداں روئی بی بی فرمایئے تو کیا ہوا اور کیا گزری	۱۱	کہا اب آپ کو لونڈی نہ کہے گا کوئی کہا ناداں نے باتوں کی نہیں یہ عادی
یاں تلک خیر ہے باتیں جو سوا ہوئیں گی سامنے بیٹھی ہیں اماں وہ خفا ہوئیں گی		
ہوتی ہے کونسی راحت جو نہ پائی میں نے آج تک گھر کی کسی کی نہیں کھائی میں نے	۱۲	باپ بھائی بھی ملے بہنیں بھی پائی میں نے میری اشنوں نے اٹھائی نہ اٹھائی میں نے
پھوپی نے آنکھ دکھائی نہ چچی نے گھر کا آج تک مجھ کو نہ کنبہ میں کسی نے گھر کا		
کیا کہوں گھر بھی کنبہ سے بھرا تھا میرا چچیاں تھیں پھپھیاں تھیں بھائی تھا پھپھا میرا	۱۳	میں ہی اک گھر میں نہ تھی کنبہ سوا تھا میرا باپ ہوگا نہ کسی کا جو چچا تھا میرا
سارا گھر چاہنے والا تھا ادھر اور میں تھی گود عباسؑ کی تھی آٹھ پہر اور میں تھی		

Presented by www.ziaraat.com

کر چکی جان سے ہمشکل بنی نے چھینا
چچی کی گود میں آئی تو پھوپی چھینا

۱۴

پیار میں آکے بھتیجے سے چچی نے چھینا
شمر کے ہاتھ سے لیکن نہ کسی نے چھینا

چلنے پھرنے کا مزا بھی نہیں چکھا میں نے
اب سوا پاؤں زمیں پر نہیں رکھتا میں نے

سوتی بستر پہ نہ تھی باپ کے سینہ کے سوا
اُن سے لیکر چچی منہ ہاتھ دھلاتی تھیں مرا

۱۵

جاگ اٹھتی تھی تو لے لیتے گودی میں چچا
گوندھ کر سر مرا پہناتی تھیں اُجلا کرتا

مرثیہ نمبر ۵۷

شمر کے ہاتھ سے اب شاق ہے جینا مجھ کو
چھین لیں بالیاں اور مارا طمانچہ مجھ کو

جب کہ دربار سے زنداں میں سدھارے قیدی
فرطِ غیرت سے بڑے جاتے تھے سارے قیدی

۱

راہ بھر روتے گئے ظلم کے مارے قیدی
پہنچے زنداں میں تو رو رو کے پکارے قیدی

چین پڑتا نہیں اندھیارے میں بے چاروں کو
یا حسینؑ آکے چھڑا جاؤ گرفتاروں کو

قیدیوں میں یونہی رہتا تھا ہمیشہ کہرام
کہیں لے آیا ہے اک قافلہ غم سوئے شام

۲

ہند سے آکے کسی نے کیا اک دن یہ کلام
قید خانے میں اب ان کو نہیں پڑتا آرام

رات دن نالہ و فریاد کیا کرتے تھے
فاطمہ بی بی کا کچھ نام لیا کرتے تھے

سُن کے اس بات کو کچھ ہند کا دل بھر آیا
کوکھ پر فاطمہؑ بی بی کے خدا کا سایہ

۳

بولی قسمت نے یہ کیا مجھکو ہے غل سنوایا
حاکمِ شام نے زنداں میں کسے بٹھلایا

جوش کرتی ہے کچھ اس وقت مصیبت دل سے
کھانے پینے کی اٹھی جاتی ہے لذّت دل سے

Presented by www.ziaraat.com

حاکم شام سے کی ہند نے رخصت طلبی
دل میں کہتی تھی کہ اے میرے رسولِ عربی
۴
حکم پایا تو چلی گھر سے وہ غمخوار نبی
مارے دھڑکے کے قیامت ہے مجھے جانِ علی

حال زنداں میں سنوں میں نہ کسی کے غم کا
سامنا ہو نہ حسینؑ ابن علیؑ کے غم کا

مشعلیں تھیں شب تاریک میں اسکے ہمراہ
نصف شب کو گئی زنداں میں جو روتی ناگاہ
۵
لیکن اندیشے سے حالت تھی بہت اسکی تباہ
غور سے کر گئی وہ سارے اسیروں پہ نگاہ

کچھ نہ پہچانا کہ مدت میں ہر اک کو دیکھا
پر قیامت کی مصیبت میں ہر اک کو دیکھا

کسی کے سوجے ہوئے کان اُسے آئے نظر
کسی کو دیکھا پپوٹوں پہ ورم چشم ہے تر
۶
کسی کو دیکھا کہ ہیں نیل پڑے بازو پر
کسی کو دیکھا کہ ٹوٹی ہوئی ہے غم سے کمر

سر کھلے سارے اسیروں کو برابر پایا
گور سے خانۂ تاریک کو برابر پایا

ہند گھبرا گئی اور کرنے لگی یہ گفتار
قیدیوں نے کہا بیعت پہ ہوئی تھی تکرار
۷
ہوا کس بات پہ جھگڑا چلی کیونکر تلوار
رو کے وہ بولے کہ مارے گئے کتنے سردار

رانڈیں چلائیں کہ ہفتاد و دو تن قتل ہوئے
سب کے سردار شہ تشنہ دہن قتل ہوئے

اس نے پوچھا کہو کچھ قوم کے اپنے حالات
وہی ذات اپنی ہے بی بی جو ہمیر کی ہے ذات
۸
قیدی بولے ہم اسیرانِ بلا ہیں سادات
ہند بولی کے اکٹھا ہوئے ہیں ذات و صفات

شرم اور حلم میں یہ صورتیں لاثانی ہیں
گئے سجدے کے ہیں پیشانیاں نورانی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ساجو اپنے وطن کا کرو کچھ ہم سے بیاں دل میں یوں کہنے لگی ہند کہ پاس آیا شاں	۹	کہا سب نے قریشوں میں ہمارے ہیں مکاں کہا پھر ہند نے وہاں خانۂ زہرا ہے کہاں
		بولے سب قیدی کہ گھر اپنے ہیں اُس گھر کے قریب خانۂ فاطمہ ہے قبر پیمبرؐ کے قریب
تجھے کیا کام ہے کرتی ہے جو یہ قال و مقال ہند بولی مجھے اس وقت تعجب ہے کمال	۱۰	قید خانہ میں اسیروں کا یہی ہوتا ہے کام تم میں اک بی بی کا زینبؑ سے مشابہ ہو جمال
		بولی زینبؑ قلق اب مجھکو غضب ہوتا ہے نام زینبؑ کا نہ لے ترک ادب ہوتا ہے
ہند سے حضرت زینبؑ سے یہی تھی تقریر قلق دل سے لگی پیٹنے شہ کی ہمشیر	۱۱	کچھ نہ کھلتا تھا کہ ہیں کون بیچارے اسیر خود بخود نکلا یہی منہ سے کہ ہے ہے شبیرؑ
		بول اٹھی ہند میں قربان تمہیں زینبؑ ہو میں اٹھا سکتی ہوں قرآن تمہیں زینبؑ ہو
کربلا کو کیا پھر ہند نے رو کر یہ خطاب پھولوں سے جسم کو کس طرح ہوئی زخموں کی تاب	۱۲	تجھ پہ میں صدقے ہوں اے فاطمہؑ کے درخشاں آب ظلم خنجر کا گلے پر ہوا بے حد و حساب
		دیکھو آقا کھڑی زنداں میں یہ دکھیا ئی ہے دیکھنے آپ کے ناموس کو ہند آئی ہے
زینبؑ اس طرح سے مقتل کیطرف چلائی میری قسمت نے مصیبت یہ مجھے دکھلائی	۱۳	رن میں تم سوتے ہو اب کیا کروں میں دکھیا ئی ہند پہچان گئی چپ نہ سکی میں بھائی
		بھائی مارا گیا اور آئی نہ ہمشیر کی موت ہائے کیا ہو گئی لوگو میری تقدیر کی موت

نمبر ۵۸

Presented by www.ziaraat.com

زنڈوں کا ملکِ شام میں جس دم گزر ہوا فرطِ حیا سے جسم پسینہ میں تر ہوا	۱	زانو پہ جھک کے شرم سے اونچا نہ سر ہوا ہر سو ہجوم دیکھ کے ٹکڑے جگر ہوا
پھر کر تمام کوچہ و بازارِ شام میں شہزادیاں پہنچ گئیں دربارِ عام میں		
تا دیر کی یزید سے عابدؑ نے گفتگو محجوب ہو کے تخت سے اٹھا سیاہ رو	۲	رویا کئے جھکائے ہوئے سر کو سب عدو داخل ہوا محل میں بدا طوار و تند خو
اپنے گھروں کو رو سیہ سب شادماں گئے زنداں کو اہلِ بیتِ امامِ زماں گئے		
بیٹھے اسیرِ ظلم اندھیرے میں ننگے سر تھے کس قدر تھکے ہوئے سجادؑ خوش سیر	۳	ڈر ڈر کے دیکھتی تھی سکینہؑ ادھر ادھر کرتے ہی دست و پا کی نہ مطلق رہی خبر
جاگے تھے رات بھر جو بہت سست ہو گئے دیوار پر بچار میں سر رکھ کر سو گئے		
بانوئے دمبدم پہ سکینہؑ کا تھا بیاں دیکھوں گی کس طرح سے بھلا شکلِ آسماں	۴	کیا مکان ہے کہ ہوا تک نہیں جہاں ہے ہے زمین تک نظر آتی نہیں یہاں
اماں سمجھوں گی جان خدا ہی بچائے گا شب کو بھی کیا چراغ جلایا نہ جائے گا		
ایسی ہی تیرگی ہے تو بس ہو چکی حیات سوتے تھے لے کے سینہ پہ بابا تمام رات	۵	میں جانتی ہوں آج کی شب کو شبِ وفات عادت مری بگاڑ گئے شاہِ خوش صفات
جب شمع گل ہوئی ہے تو گھبرا کے روئی ہوں اماں بھلا کبھی میں اندھیرے میں سوئی ہوں		

Presented by www.ziaraat.com

آنکھوں سے آنسو پونچھ بجھا رہی ہے ماں صدقہ ہو ماں کل اور ٹھہر جائے گا مکاں	۶	تو چپ رہو کہ بیٹھے ہیں در پر نگاہ باں نکلا ہے چاند آئیگی اب چاندنی یہاں
جھونکے ہوا کے بھی کوئی ساعت میں آئیں گے واری ہم اپنی گود میں تم کو سلائیں گے		
نام خدا انہیں تو ہے صدقہ گئی شعور ہاں سچ ہے بھر کی آہ یہ بولی وہ ناصبور	۷	اصغر کو دیکھ سوتے ہیں جنگل میں ہم سے دور قسمت مری بری ہے کسی کا نہیں قصور
تم کچھ کہو مگر وہ بڑے خوش نصیب ہیں ان سے سب اُنکی چاہنے والے قریب ہیں		
ہاں بیٹی میں یہاں تھی غم انگیز داستاں ہشیار بھائیو یہ پکارے نگاہباں	۸	آئی پھر کے بجنے کی آواز ناگہاں بھاگے اسیر تو نہ بچے گی کسی کی جاں
تڑپے دل اور حبس جو دہ چند ہو گیا زنداں کا در لحد کی طرح بند ہو گیا		
چلائی جلد اُٹھ کے سکینہؑ غضب ہوا قرباں جاؤں دل کو سنبھالو پئے خدا	۹	ماں نے گلے لگا کے کہا شکر کی ہے جا دیکھو گزر گئی ہے پہر رات میں فدا
اب تو بنی ہوئی ہے خدا پر نظر کرو تا صبح جس طرح سے ہو بیٹی بسر کرو		
تدبیریں ماں نے کیں پے تسکین عجب عجب رونے میں کٹ گئی جو سکینہؑ کو نصف شب	۱۰	اس رات کی طرح سے بڑھا دمبدم تعب ناچار ہو کے گود میں لیٹی وہ خوشی لقب
سستی کمال خاطر نازک پہ چھا گئی باتیں جو ماں نے کیں تو ذرا نیند آ گئی		

Presented by www.ziaraat.com

سوئی تھی کوئی دم کہ بندھا آنسوؤں کا تار
دیکھا یہ خواب آئے ہیں سلطانِ نامدار
۱۱
پھیلائے ہاتھ ڈھونڈتی اٹھی وہ دلفگار
جھک جھک کے دیکھتی تھی ہر اک سمت بار بار

کہتی تھی ہے غضب کا اندھیرا ضیا نہیں
بابا کدھر کھڑے ہو مجھے سوجھتا نہیں

تھے سب حرم یتیم کے باتوں پہ نوحہ گر
رقے تھے پاسباں بھی منہ ڈھانپ ڈھانپ کر
۱۲
نالہ گئی یزید کو اس حال کی خبر
مچلی ہوئی ہے دخترِ سلطانِ بحر و بر

فریاد کر رہی ہے عجب اضطرار ہے
بابا کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہے

لے جاؤ فرقِ شاہ یہ بولا سیاہ رو
لے کر سرِ حسینؑ روانہ ہوئے عدو
۱۳
تھی راہ میں چمک سرِ انور کی چار سو
زنداں کے پاس جا کے جو دی گیسوؤں نے بو

سیدانیوں میں حشر ہوا صف الٹ گئی
زنداں کے در سے آ کے سکینہ لپٹ گئی

خوش خوش کھڑی ہوئی تھی سکینہؑ لگائے آس
اتنے میں وا ہوا جو در آئی گلوں کی باس
۱۴
پھیلی ضیائے حسنِ شہنشاہِ حق شناس
روشن ہوا مکان جو مدت سے تھا اداس

دوڑے حرم حسینؑ کی تسلیم کے لئے
سجادؑ اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے

پھیلا کے دونوں ہاتھوں سے دامان پیرہن
معصومہ نے لیا سرِ سلطانِ بے وطن
۱۵
چومی کبھی جبیں کبھی عارض کبھی دہن
تھا سر کے گرد مجمعِ اولادِ پنجتنؑ

بیکس بہن جدھر تھی شہ مشرقین کی
آنکھیں اسی طرف کو لگی تھیں حسینؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

بیٹھی زمیں پہ لے کے سکینہؑ سرِ امام
غش آگیا کہ لائی قضا موت کا پیام
منہ رکھ کے منہ پہ خوب کیے اُنس کے کلام
لپٹی سر پدر سے کھینچی جب رگیں تمام
تھا منہ پہ منہ کے زیست کا نقشہ بدل گیا
ہچکی بس ایک آئی وہیں دم نکل گیا

بابا سے مل رہی ہے سبھوں کو یہ تھا گماں
واری بس اب اٹھو کہ ملیں اور بی بیاں
عرصہ ہوا تو بولی یہ شانہ ہلا کے ہاں
سنتی ہو دو پھپی کو سرِ سرورِ زماں
پایا نہ کچھ جواب تو غم دل پہ چھا گیا
رو کر کہا یہ سب نے کہ شاید غش آگیا

بانو نے جب زمیں سے اٹھایا سنبھال کر
گردن کو اس طرف سے جو تھا ماں جھکی اُدھر
دیکھا تو اختیار میں ہے دست و پا نہ سر
ہے ہے یہ کیا ہے ماں نے کہا تھام کر جگر
کس کو دکھا کے نکر دوا و غذا کروں
زنداں کا در ہے بند سکینہؑ میں کیا کروں

کرتا اٹھا کے سینہ کو دینے لگی ہوا
زینبؑ سے کی یہ عرض کہ پڑھنے کوئی دعا
سجادؑ سے کہا کہ ادھر آؤ میں فدا
بیٹا بہن کی نبض کو دیکھو مرض ہے کیا
چونکا رہے ہیں سب خبرِ دست و پا نہیں
غش میں کبھی یہ حال کسی کا سنا نہیں

دیکھی جو نبض رونے لگے عابدِ حزیں
جو حال ہو خدا کے لئے کہہ چکو کہیں
ماں نے کہا تڑپ کے مجھے تاب اب نہیں
سجادؑ سر جھکا کے یہ بولے کہ مر گئیں
تکلیف دیجئے نہ تنِ پاش پاش کو
جلدی لٹائیے کہ اذیت ہے لاش کو

چلائی ماں کے ہائے مری جان مر گئی بیٹی کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں کدھر گئی	۲۱	آخر ہوئی نہ رات سکینہؑ گذر گئیں گھبرا رہی تھی شام سے دادی کے گھر گئیں
کہو	کیوں کر بلا مکان کہو کیا پتا دیا رستہ بہشت کا تمہیں کس نے بتا دیا	
صدقہ گئی ہوا اس اندھیرے میں انتقال فضہ نے پاسبانوں سے جا کر کیا سوال	۲۲	بیٹی یہ داغ دل سے جائے گا ماہ و سال دیدو کوئی چراغ تو احساں ہے کمال
کہو	ہو روشنی یہ رسم ہے سارے جہان میں میت پڑی ہوئی ہے اندھیرے مکان میں	
زنداں میں روشنی جو ہوئی کچھ دم سحر کانوں کے زخم دیکھ کے ٹکڑے ہوا جگر	۲۳	بانوؑ نے جھک کے روئے سکینہؑ پہ کی نظر کرتے پہ چند خون کے دھبے اِدھر اُدھر
کہو	منہ زرد لاش فرش زمیں پر دھری ہوئی بالوں میں گرد خانۂ زنداں بھری ہوئی	
تھے ماں کے بین کیوں مری جاں کیا کروں علاج ہوتی نہ تھی کسی کے جگانے کی احتیاج	۲۴	اٹھتے نہیں نماز کو اچھا تو ہے مزاج کھلتی تھی آنکھ آپ سے ہر روز کیا ہے آج
کہو	اعدا کہیں نہ آ کے جگا دیں یہ دھیان ہے بیٹی بس اب اٹھو کہ پرایا مکان ہے	
زنداں کی کہنگی کا یہ تم کو ملال تھا آئے گی آج قبر میں فردوس کی ہوا	۲۵	جب تک بدن میں جان رہی کیا قلق رہا بیٹی نیا مکان مبارک کرے خدا
مرثیہ	تکیے نفیس نرم بچھونا نصیب ہو پھیلا کے پاؤں قبر میں سونا نصیب ہو	نمبر ۵۹/۲

Presented by www.ziaraat.com

زنداں میں اہلِ بیتِ پیمبرؐ اسیر ہیں شبیرؑ بے کفن ہیں کھلے سر اسیر ہیں	۱	شدت میں تپ کی عابدِ بے پر اسیر ہیں بچے جو رو رہے ہیں تو مضطر اسیر ہیں
رُخ زرد ہیں یہ آلِ پیمبرؐ کا رنگ ہے بارہ تو آفتاب ہیں اک برج تنگ ہے		
اے چرخ کیوں نہ گر پڑا تو وا مصیبتا ریتی پہ مصطفےٰؐ کا لہو وا مصیبتا	۲	شمشیر اور رشتہ کا گلو وا مصیبتا زنداں میں فاطمہؑ کی بہو وا مصیبتا
اللہ کی پناہ یہ بدعت جہان میں حیدرؑ کی بیٹیوں کے گلے رسیمان میں		
بچوں کو اضطراب تھا سب سے زیادہ تر تکتے تھے سہم سہم کے ہر دم اِدھر اُدھر	۳	سینوں میں مارے خوف کے تھرّاتا تھا جگر روتے تھے تا شام بلکتے تھے تا سحر
چوتھے برس میں چھوٹ گئی تھی حسینؑ سے پھٹتے تھے دل حرم کے سکینہؑ کے بین سے		
کُرتے سے منہ کو ڈھانپ کے کرتی تھی یہ بیاں سوئے ہیں در میں قفل لگا کر نگاہباں	۴	کس بن میں چھپ کے بیٹھ رہے ہائے بابا جاں ڈھونڈوں نکل کے تم کو کہاں یا شہِ زماں
جو آپ سے ملا ہو اُسے لے کے جاتے ہیں جاتے ہیں گر کہیں تو پتہ دے کے جاتے ہیں		
یہ کہہ کے ننھے ہاتھوں سے پیٹا جو اس نے سر زینبؑ پکاری ہائے شہنشاہِ بحر و بر	۵	سینے میں اہلِ بیت کے ٹکڑے ہوا جگر بولی یہ تھام تھام کے بانوئے نوحہ گر
راحت سے تم کو چھاتی پہ اپنے سلائیں گے بی بی کے بابا جان بھی پچھلی کو آئیں گے		

Presented by www.ziaraat.com

اس ذکر سے ملا جو دلِ ناتواں کو چین خاموش ہو گئے سحر شاہِ مشرقین	۶	آنکھوں کو بس جھپکنے لگی شہ کی نورِ عین گودی میں ماں کی سو گئی وہ عاشقِ حسینؑ
ڈر ڈر کے چونک پڑتی تھی ہر دم یہ حال تھا بیکس کو خواب میں بھی پدر کا خیال تھا		
گودی میں چین پا کے جو غافل ہوئی ذرا اک روشنی زمیں سے ہے تا گنبدِ سما	۷	سوتے ہی اس نے خواب میں دیکھا یہ ماجرا کوسوں سوادِ شام میں ہے صبح کی ضیا
قدسی درود پڑھتے ہوئے ساتھ آئے ہیں غل ہے حسینؑ بیٹی سے ملنے کو جاتے ہیں		
بیٹی سے شہ نے اپنی مصیبت جو کی بیاں فرطِ قلق سے کھل گئی آنکھ اس کی ناگہاں	۸	روئی میانِ خواب تڑپ کر وہ نیم جاں دیکھا کہ تیرگی ہے وہی اور وہی مکاں
وہ روشنی وہ صحبتِ عشرت فزا گئی کانوں میں بیڑیوں کی پھر آواز آ گئی		
آنکھوں کو مل کے دیکھتی تھی وہ اِدھر اُدھر مادر سے جب لپٹ کے پکاری پدر پدر	۹	ظلمت یہ تھی کہ کام نہ کرتی تھی کچھ نظر گھبرا کے بولی ہائے نہ شاد و نوحہ گر
قربان جاؤں کیا ہوا کیوں بے حواس ہو میں تو کہیں نہیں گئی تم میرے پاس ہو		
روئے جو مل کے سب حرم سرورِ شہید گھبرائی ہند دل پہ ہوا صدمۂ شدید	۱۰	اپنے محل میں چونک پڑا خواب سے یزید بولی قریب یاں سے خرابہ ہے یا بعید
آواز سن کے ٹکڑے مرے دل کے ہوتے ہیں یہ کون سے حسینؑ کو سب مل کے روتے ہیں		

Presented by www.ziaraat.com

اپنے گھر میں چین سے سوتے ہیں لوگ سب ان قیدیوں پہ کونسا ہے صدمۂ تعب	۱۱	گذری ہے ان کو پیٹنے رونے میں نصف شب فاقوں سے کوئی مرنا گیا ہوئے ہے غضب
لڑکی ہے یہ کوئی کہ بہت بلبلاتی ہے سینوں کے پیٹنے کی صدائیں تک آتی ہے		
کہہ کر یہ بات بھیجی وہاں پیک تیز گام سن کر خواص آئی قریب امیر شام	۱۲	جلد آکے اس نے واں سے کہا ماجرا تمام کی عرض مضطرب ہیں اسیران تشنہ کام
زندہ ہے وہ مریض جو زار و نزار ہے لڑکی مگر ہے اک وہ بہت بیقرار ہے		
وہ سنگ دل بھی رونے لگا سن کے یہ خبر پہنچا خزانہ دار کو یہ حکم دوڑ کر	۱۳	کہنے لگا خواص سے آخر وہ بدگہر زنداں میں بھیج دے جو ہے طشت طلا میں سر
ڈوبے لہو میں چاند سے رخسار دیکھ لے بیٹی پدر کی شکل پھر اک بار دیکھ لے		
بریا ہوا حسینؑ کا بیویوں میں غل ادھر کھولے قفل کو یہ پکارا بچشم تر	۱۴	پہنچا جو سر کو لے کے خازن قریب در بھیجو کسی کو لے حرم شاہ بحر و بر
پہنچا ہے یاں کے رونے کا غل اسکے کان میں حاکم نے کچھ سکینہؑ کو بھیجا ہے خوان میں		
فضہؑ نے بڑھ کے خوان جو کھولا بچشم تر گھبرا کے بی بیوں نے جو کی خوان پر نظر	۱۵	سمجھے یہ اہل بیت کہ طالع ہوا قمر دیکھا لہو میں تر لپسر فاطمہؑ کا سر
بی بیوں جھکیں حسینؑ کی تسلیم کے لئے سجاد اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے		

Presented by www.ziaraat.com

سب سینہ زن تھے گرد شہنشاہِ بحر و بر
دیکھا جو اُس نے زیرِ سپر دیں کو جلوہ گر
۱۶
اُس حشر میں رہی نہ سکینہ کی کچھ خبر
لپٹی سرِ پدر سے وہ معصومہ دوڑ کر

چلائی دیکھو خالقِ اکبرؑ کی شان کو
لو اماں جان پا گئی میں بابا جان کو

یہ کہہ کے جھک گئی سرِ شہ پردہ خستہ جاں
غش ہو گئی یتیم ہوا سب کو یہ گماں
۱۷
نے وہ تڑپ تھی پھر نہ وہ زاری نہ وہ فغاں
بیتاب ہو کے گود میں لینے لگی جواں

زینبؑ پکاری باپ کی عاشق گذر گئی
گودی میں کس کو لو گی سکینہ تو مر گئی

بازو ہلا کے بانوئے ناشاد نے کہا
باتیں ابھی تو کرتی تھیں آنسو بہا بہا کے
۱۸
بی بی سرِ پدر سے اٹھاؤ تو سر ذرا
ساقط ہیں نبض ہائے غضب سر و دست و پا

منہ دیکھتے ہی زیست کا نقشہ بدل گیا
کس وقت سانس رک گئی کب دم نکل گیا

لو ہاتھ جوڑتی ہے یہ ماں اے سکینہؑ جاں
ڈھونڈوں نکل کے تم کو کہاں اے سکینہؑ جاں
۱۹
مجھ کو بلاؤ تم ہو جہاں اے سکینہؑ جاں
مادر کو صبر ہے نہ مکاں اے سکینہؑ جاں

میں جانتی ہوں موت سے بدتر حیات کو
اب کون سوئے گا مرے پہلو میں رات کو

بچی یہ ماں تجھے کدھر اب ڈھونڈنے کو جائے
چھٹ کر پدر سے گھر کیا کھائیں طمانچے کھائے
۲۰
اے نورِ دیدہ تم نے قیامت کے دکھ اٹھائے
واری رسن بندھی تری گردن میں ہائے ہائے

مجھ سا بھی بیکس و بے پر نہ ہوئے گا
پہلو میں ماں کے بیٹھ کے اب کون روئے گا

Presented by www.ziaraat.com

قربان جاؤں قیدیٔ دام بلا ہے ماں
مجبور ہے غریب ہے بیدست و پا ہے ماں
۲۱
آفت میں بعد سبطِ نبیؐ بست ہے ماں
بی بی کو دے کہاں سے کفن بے ردا ہے ماں

پہلے ہی خاک میں ہے بدن سب اٹا ہوا
لے جاؤ قبر میں یہی کرتا پھٹا ہوا

شمشیر کو اٹھائے جو عابد بچشمِ تر
زینبؑ پکارتی ہے کہ واری چلیں کدھر
۲۲
سب بی بیاں لپٹ گئیں میت سے دوڑ کر
لے کر بلائیں کہتی تھی ماں سوختہ جگر

مرثیہ
اماں کو چھوڑے جاتی ہو رونے کے واسطے
بی بی چلیں مزار میں سونے کے واسطے
نمبر ۶۰/۳

انسان کیلئے قیدِ ہلاکت کا سبب ہے
امید رہائی کی نہ ہووے تو غضب ہے
۱
بچوں کو اسیری میں سوا رنج و تعب ہے
اب دردِ سکینہؑ کا بیاں داد طلب ہے

بازو بھی رسن سے چھلے گردن بھی چھلی ہے
بچپن میں اسیری بھی یتیمی بھی ملی ہے

چوتھا برس آغاز یہ سن کی ہے صغیری
تھی جس کے بزرگوں کو دو عالم کی امیری
۲
بچپن کی یتیمی ہے لڑکپن کی اسیری
اُس کو نہ امیری ہے نہ سامانِ فقیری

سر کو در و دیوار سے ٹکراتی ہے کیا کیا
پہلی جو اسیری ہے تو گھبراتی ہے کیا کیا

ہر شب درِ زنداں پہ وہ شبیرؑ کی شیدا
یہ کہتی مرے بابا کو یہ پیغام دے میرا
۳
زنداں سے سکینہؑ کو نہیں چھوڑتے اعدا

پالا ہے مجھے تم نے بڑے ناز و نعم سے
اب اپنا جگر سخت کیا آپ نے ہم سے

Presented by www.ziaraat.com

ماں کہتی تھی پیغام کسے دیتی ہو واری لیجائیگا اس دکھ میں خبر کون تمہاری	۴	تاریک ہے شب خلق خدا سوتی ہے ساری وہ کہتی تھی لوگو نہ کرو فکر ہماری
اب تو نہیں روکر میں ستاتی ہوں کسی کو ان باتوں سے ہوتی ہے تسلی مرے جی کو		
یہ کہتی تھی اور چشم سکینہؑ تھی سر راہ پیدا جو وہاں ایک ضعیفہ ہوئی ناگاہ	۵	تنہا در زنداں پہ کھڑی کرتی تھی وہ آہ چلاتی تھی ہر دم کے دوہائی مرے اللہ
دو ننھے لاشے تو وہ گودی میں لئے تھی اور خاک بھرے بال پریشان کئے تھی		
پاس آکے سکینہؑ کے وہ بی بی ہوئی گویا تو رحم کے قابل ہے کہ بابا نہیں تیرا	۶	صدقے ترے بچپن کی یتیمی کے یہ دکھیا کیا کہتی ہے تو باپ کو اے باپ کے شیدا
میں حال تیرا امید والا سے کہوں گی پیغام بخوبی ترے بابا سے کہوں گی		
تب رو کی لگی پوچھنے بنت شہ ابرار وہ بولی کہ میں غمزدہ بیکس جگر افگار	۷	تم کون ہو جو ہم سے غریبوں پہ ہے یہ پیار مظلوم پسر مردہ شہیدوں کی عزادار
رونے کو ترے باپ کے لاشہ پہ چلی ہوں میں مادر مظلوم حسینؑ ابن علیؑ ہوں		
میں وہ ہوں کہ بیگور پسر جس کا پڑا ہے اک لال مرا بطن میں بھی قتل ہوا ہے	۸	میں وہ ہوں کہ گھر جس کا کوئی بار جلا ہے یہ ہاتھ پہ لاشہ اسی بچے کا دھرا ہے
یاں آئی تھی رونے کو اسیران بلا میں اب جاتی ہوں سر پیٹنے کو کرب و بلا میں		

Presented by www.ziaraat.com

غش ہو گئی یہ سن کے شبیرؑ کی جائی
پھر بانو کو چلائی وہ گردوں کی ستائی
۹
ہوش آیا تو وہ بی بی نہ اُس کو نظر آئی
اماں مری دادی ابھی تشریف تھیں لائی

روتی تھی اسیری پہ مری پیٹ کے سر کو
پیغام مرا لے گئی اب مرے پدر کو

اب بات سے سب بی بیاں کرنے لگیں زاری
کس شان سے دادی یہاں آئی تھیں تمہاری
۱۰
رو کر کہا زینبؑ نے یہاں آؤ تو واری
پاس آ کے یہ کہنے لگی شبیرؑ کی پیاری

سب آپ کا سا نقشہ تھا سر اُن کا کھلا تھا
اور تازہ لہو دادی کے چہرہ پہ لگا تھا

دو ننھے سے لاشے تھے لیں گود میں زہراؑ
زینبؑ نے کہا دودھ اگلتا ہے جو بچا
۱۱
اِک خون اگلتا تھا تو اِک دودھ اگلتا
اصغرؑ ہے وہ اصغرؑ ہے جو مارا گیا پیاسا

اور خون گلے سے جو اگلتا ہے وہ کیا ہے
وہ محسنؑ معصوم ترا چھوٹا چچا ہے

بیتاب زیادہ ہوئی وہ شاہ کی دختر
بھجوا دیا حاکم نے سرِ سبطِ پیمبرؐ
۱۲
اب لکھتے ہیں طالع جو ہوا مہر منوّر
تا صبر و تسلّی ہو سکینہؑ کو میسّر

صدمہ ہوا پھر اور سکینہؑ کے جگر پر
قربان ہوئی ہائے پدر کہہ کے پدر پر

تھا کچھ نہ کفن کے لیے سیدانیوں کے پاس
ماں کہتی تھی افسوس ہے جیتے نہیں عباسؑ
۱۳
میت کو لیے گود میں روتی تھیں بصد یاس
ہر وقت سکینہؑ کا نہایت تھا انھیں پاس

وہ ہوتے تو تابوت بھی سر ماں سے اُٹھتا
چھوٹا سا جنازہ یہ بڑی شان سے اُٹھتا

Presented by www.ziaraat.com

یہ دیکھ کے گھبرا گئے زنداں کے نگہباں
جس بچی کے رونے پہ گہر کہتے تھے ہر اک آں
۱۴
حاکم کو خبر کی کہ بہت ہم ہیں پشیماں
سوہائے پدر کہہ کے وہ اب ہو گئی بے جاں

کچھ دفن کی خاطر نہیں تشویش بڑی ہے
سیدانی کفن کے لئے محتاج پڑی ہے

بے رحم تھا ہر چند بہت حاکم غدّار
کہنے لگا پوچھ آؤ یہ زینبؑ سے بہ تکرار
۱۵
یہ واقع پُرسن کے بہت رُو دیا مکّار
بھجوا دوں میں تابوت و کفن جیسا ہو درکار

حاضر ہے سب اسباب تامل تمہیں کیا ہے
محتاج کی میّت کے اٹھانے میں حرج ہے

زنداں کو چلا شمر لعیں لے کے یہ فرماں
سب بیچ میں میّت کو لئے بیٹھے ہیں حیراں
۱۶
دیکھا تو سیہ وں میں ہے اک حشر کا ساماں
زینبؑ نے کہا رُو رُو کے یہ شمر سے اُس آں

حاکم سے ذرا پوچھ لے تشویش ہے ہم کو
میّت کو اٹھانے میں ہے کیا حکم حرم کو

وہ بولا سلامت رہے سرکار ہماری
ہو جائیگی مدفون یہ شبیرؑ کی پیاری
۱۷
ادنیٰ کے اور اعلیٰ کے لئے فیض ہے جاری
حاکم سے کفن لاؤں گا اس کے لئے بھاری

تبدیل کرو خون بھرا پیرہن اس کا
میّت سے صدا آئی نہ لینا کفن اس کا

مقتل کی طرف دیکھ کے زینبؑ یہ پکاری
فریاد تو نادار بہن کیا کرے واری
۱۸
اے بھائی خلل آتا ہے حرمت میں ہماری
محتاج کفن کے لئے ہے آپ کی پیاری

اس دکھ میں خبر آپ نہیں لیتے ہیں بھائی
اب خیر سکینہؑ کو کفن دیتے ہیں بھائی

مرثیہ نمبر ۶۰

جب گل ہوا چراغ حرم قیدِ شام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں
۱
یعنے سکینہ مرگئی یادِ امام میں
شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں

دنیا میں دادرس نہ ملا دادخواہ کو
جاکر نشان طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

غل پڑگیا حسینؑ کی عاشق نے کی قضا
چلائی صدقہ جاؤں مجھے دے گئیں دغا
۲
بانو نے نبض دیکھی تو پایا نہ دم ذرا
اپنی کہی نہ مری سنی ہائے کیا کیا

اصغرؑ کو کچھ پیام بھی میں نے دیا نہیں
تم چل بسیں اور اماں نے رخصت کیا نہیں

بابا کی پیاری اماں کی پیاری زباں کو کھول
ماں رو رہی ہے دیدۂ گوہرفشاں کو کھول
۳
لائی ہوں شربتِ مری پیاسی ہاں کو کھول
مہماں بندھے گلے سے نہ جاریسماں کو کھول

دادی کڑھیں گی بی بی کی زلفیں سوار لوں
لو اٹھو یہ پھٹا ہوا کرتا اُتار لوں

اصغرؑ کی بھولی باتیں سناؤ نثاراں
سیلی کا نیل ماں کو دکھاؤ نثاراں
۴
اکبرؑ کا ذکر کرکے رُلاؤ نثاراں
بابا کو جاکے در پہ بلاؤ نثاراں

ماتم کے غلغلے ہیں نہ رونے کے جوش ہیں
بی بی آپ خموش ہے تو سب خموش ہیں

منہ ڈھانپنے کا وقت ہے پچھلا پہر ہوا
کرتے سے منہ کو ڈھانپ کے پہلو میں بیٹھ جا
۵
بابا کو تیرے روتی ہوں اُٹھ ساتھ دے مرا
اماں کی بیٹی اماں کو آواز دے سنا

ماتم سرا یہ گھر تھا ترے بین کرنے سے
زنداں سوا ہو گیا بی بی کے مرنے سے

ے ملک شام میں ان سب

Presented by www.ziaraat.com

یاں کس کے پاس رہتی تھی شہ کربلا نہیں
تا دار ماں ہے پانی نہیں اور غذا نہیں
۶
بی بی کے ناز اُٹھانے کی خاطر چچا نہیں
پر اب کفن کے واسطے مطلق ردا نہیں

اماں کے پاس رہنے سے ایذا اٹھا چکیں
بی بی طمانچے کھا چکیں گردن بندھا چکیں

سہوا کیا ہو بی بی پہ غصہ کبھی اگر
رونے نہ دیتی تھی جو تمہیں یاں میں نوحہ گر
۷
صدقے پدر کی پیاس کا بانوؑ کو عفو کر
قربان جاؤں شمر لعیں کا تھا مجھ کو ڈر

میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ تقصیر بخشدو
تم بھی کہو کہ اماں مجھے شیر بخش دو

تم نے جو شام سے مرے زانوں پہ سر دھرا
آئی ہے آج سونے کو خود میری مہ لقا
۸
میں سمجھتی تھی کہ کانوں کا کچھ درد کم ہوا
اس درد دلا دوا کی خبر تھی نہ مطلقا

آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو
سوئی تھی آج پاس مرے بی بی مرنے کو

درپیش تھی جو بی بی کو ملک عدم کی راہ
کہتی تھی مجھ سے شام کو بھی ہوں گے تم تباہ
۹
ان روزوں ماں کا پیار زیادہ ہوا تھا واہ
باور نہ مجھ کو آتا تھا اے نور چشم آہ

اب ماں سے تم بچھڑ گئیں کنبہ سے چھوٹ گئی
سمجھیں تھیں تم میں لٹ گئی واللہ لٹ گئی

اکبرؑ جدا نہ ہوتے تھے بابا سے ایک دم
اب ناامید ہو گئے دونوں طرف سے ہم
۱۰
اصغرؑ سے اور تم سے بہلتا تھا میرا غم
دکھیا رے میرے دکھ کے سدا کھائینگے قسم

تقدیر کیسی پھر گئی مجھ خستہ حال کی
وہ چھ مہینے کے گئے تم چار سال کی

بانو کے بین سن کے حرم روئے بے شمار بھولا یا شہ کا سر بھی اور ان کو نہیں قرار	۱۱	سن کر یہ غل پکارا یزید جفا شعار آئی خبر کہ باپ پہ بیٹی ہوئی نثار
ایسی کسی کی موت نہ ہو گی زمانے میں سیدانی بے کفن ہے پڑی قید خانے میں		
اس بے کسی پہ رویا یزید اور یہ کہا احساس سے نہ میرے کرو غیرت و حیا	۱۲	جا کر کہو حرم سے کہ اے آل مصطفیٰ سامان مجھ سے لے لو سکینہ کے دفن کا
پردے میں شب کے سونپ دو اس نیک ذات کو زہرا کی طرح دفن کرو اس کو رات کو		
آئے کئے ملازم حاکم سوئے حرم زینب پکاری آل رسول خدا ہیں ہم	۱۳	حاکم سے جو سنا تھا کہا سب وہ اک قلم غیرت تو دم کے ساتھ ہے غیرت کیا تھم
عرصہ جو اس کے دفن میں ہو گا تو کیا ہوا بے گور باپ بھی تو ہے رن میں پڑا ہوا		
مردے کا پردہ کرتا ہے اے بانی جفا اے بے حیا غریب کی میت کا اٹھنا کیا	۱۴	مردہ جو شب کو دفن ہوا اس سے فائدہ پروائے شامیانہ زرین نہیں ذرا
خیرات کو نہ لعل نہ یاقوت چاہیئے ننھی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیئے		
اب تو بڑا سلوک یہ ہے قیدیوں کیساتھ بھجوا دے اس میں ہے علم شاہ نیک ذات	۱۵	آیا ہے لوٹ میں جو ہمارا متبرکات اور وہ ردا کہ اوڑھی تھی زہرا نے تا وفات
زنداں سے اپنے گھر جو سکینہ روانہ ہو بس یہ ردا کفن ہو علم شامیانہ ہو		

Presented by www.ziaraat.com

جب یہ پیام حاکم بے رحم کو گیا
سادات میں دوبارہ قیامت ہوئی بپا
۱۶
اسباب اس نے بھیج دیا منفعل ہوا
کفنا کے مردہ ننھے سے تابوت میں رکھا

زنجیر میں پھنسے عابدؑ بیکس کھڑے ہوئے
میت کے گرد اکبر کے جھولے پڑے ہوئے

القصہ جنازے کو لے کر چلے حرم
جب مقبرے میں شام کے پہنچے اسیر غم
۱۷
مانند شامیانہ کے کھولے ہوئے علم
اور قبر میں اتارا وہ مردہ بچشم نم

بالائے قبر اہل حرم روئے شور سے
آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے

جھک جھک کے دیکھا بیوں نے تو یہ نظر پڑا
اصغرؑ ہے انکی گود میں خوابِ کرور بپا
۱۸
بیٹھے ہوئے ہیں قبر میں سلطان کربلا
زینبؑ نے لے کے ہاتھوں پہ مردے کو یہ کہا

اپنی نشانی دخترِ خیبر شکن سے لو
لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو

بیٹی کو تو بلایا مجھے کب بلاؤ گے
کیا اک مجھی کو سب کی عزا میں رلاؤ گے
۱۹
یا اور کچھ دنوں ابھی در در پھراؤ گے
بے وارثی بہن کو نہ کیا تم چھٹاؤ گے

مرثیہ نمبر ۶۲

آئی ندا کہ قید کی مدت گذر گئی
اب مخلصی ہے مرنا تھا جس کو وہ مر گئی

جب داغِ بیکسی نہ سکینہؑ اٹھا سکی
اور دردِ دل نہ خوف کے مارے سنا سکی
۱
سن کم تھا دکھ بہت نہ برداشت لا سکی
کھائے طمانچے شمر کے جب تک کہ کھا سکی

روئی تو ظالموں نے جفا بے شمار کی
آخر یہ جبر دیکھ کے موت اختیار کی

Presented by www.ziaraat.com

گر آہ کی تو شمر پکارا خموش ہو
گھبرا شدتِ عطش سے پکاری کہ پانی دو
۲
اور چپ ہوئی تو بے پدری نے کہا کہ رو
کہہ کر یاد کر کے رہ گئی بابا کی پیاس کو

سوئی جو آنسو پوچھ کے چشم پُر آب سے
ہے ہے حسینؑ کہہ کے پھر اُٹھ بیٹھی خواب سے

دل میں سما گیا تھا جو شمر لعین کا ڈر
فریاد چیختا ہے گھر شمرِ بد گہر
۳
سونے میں کانپ کانپ یہ کہتی تھی رات بھر
آتا ہے ابنِ سعد چھپیوں جا کے میں کدھر

زینبؑ بھی سنبھالو کلیجہ دھڑکتا ہے
سجاڈ بھائی دیکھو یہ خالی گھڑکتا ہے

چپ تھی تو چپ تھی بولتی جو تھی ڈری ہوئی
تھی آہ آہ بات میں لب پر دہری ہوئی
۴
واں شمر آیا تن میں اُدھر تہر تہری ہوئی
گردن کی ریسماں لہو سے بھری ہوئی

دم رکنے لگتا تھا تو رسن کھول دیتے تھے
باہر جو شمر بولتا تو باندھ لیتے تھے

حرف درشت ظالموں نے بارہا کہا
اللہ رے صبر یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا کہا
۵
بیکس نے سُن لیا نہ کسی کو بُرا کہا
دیکھا فلک کو یاس سے اور یا خدا کہا

کیا کیا نہ خلق کلمے حقارت کے کہہ گئی
یہ بیکسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی

جب پیاس لگی رو کے چچا کو پکارتی
آتا نہ جب کوئی تو خدا کو پکارتی
۶
دکھتے جو کان شاہِ ہدا کو پکارتی
جینے سے تنگ ہو کے قضا کو پکارتی

کہتی تھی نے چچا نہ امامِ اُمم رہے
رلوانے کو عدو ہے رونے کو ہم رہے

Presented by www.ziaraat.com

حالِ شبِ وفات سکینہؑ ہے یادگار
ملتی تھی شام سے وہ گلے سب کے بار بار
گویا کہ اپنی مرگ تھی بیکس پہ آشکار
ماں کی بلائیں لیتی تھی وہ ماں کی غمگسار ۷

تسلیم کو جھکی کبھی سر جھکاتی تھی
تھی بے خطا پہ سب سے خطا بخشواتی تھی

کبرا سے چپکے چپکے کبھی کرتی تھی بیاں
رو کر وہ پوچھتی تھی کہو تو کہاں کہاں
کل اک جگہ میں جاؤنگی اس گھر سے میہماں
دروازے میں ہے قفل ہے گردن میں ریسماں ۸

یہ کہتی تھی کہ قفل لگا ہے تو کیا ہوا
زنداں ہے بند روضۂ رضواں کھلا ہوا

زنداں سے کہتی تھی یہ کبھی وہ اسیرِ غم
میت کسی کی نکلی سی نکلے گی جیسے دم
ہو جائے گا کل ایک ترا میہمان کم
بانو سے یہ خطاب کبھی تھا بچشمِ نم ۹

اک تازہ موت ہوگی نبی کے گھرانے میں
اماں لٹوگی آج کی شب قید خانے میں

بانو پکاری لٹ تو چکی اب لٹوں گی کیا
گوہر چھنے لگے کان مشق ہوا
بی بی نہ نام لٹنے کا لو تم پہ میں فدا
لٹنے سے مری بی بی کا پر دل نہیں بھرا ۱۰

زینبؑ کی پشت نوکِ سناں سے فگار ہے
پر مری پیاری لٹنے کی امیدوار ہے

اب کیا لٹونگی مال نہیں زر نہیں رہا
بیٹے کو قید خانہ ملا گھر نہیں رہا
اکبرؑ نہیں رہا علی اصغرؑ نہیں رہا
ہاتھوں میں ریسماں بندھی زیور نہیں رہا ۱۱

دولت ہے کونسی جسے زنداں میں کھو دونگی
رونا تھا جس کو رو چکی اب کس کو روؤنگی

Presented by www.ziaraat.com

کبرا ہے اور تم ہو یہ سجادِ ناتواں
وہ بولی ہم رہیں گے سلامت یہ ہم کہاں
۱۲
گر یہ بچیں تو نام ہے ورنہ ہوں بے نشاں
ماں نے کہا خدا نہ کرے اے سکینۂ جاں

کی عرض دیکھ لوگی جو پچھلے کو ہوئے گا
بابا کی رونے والی کو سب کنبہ روئے گا

غم ہے تمہاری قید کا اور بے ردائی کا
نکلا گمان نہ طوق سے سجادؑ بھائی کا
۱۳
آگے مرے نہ طور ہوا کچھ رہائی کا
ظالم نے مر دیا نہ شہ کربلائی کا

عرصہ کفن پہننے میں بیٹی کے کیا رہا
پرحیف سر پھپی کا مری بے ردا رہا

پھر رو کے ماں سے بولی کہ بیجا ہے یہ گماں
حاکم عدو زمانہ لعنی منحرف جہاں
۱۴
کنبہ اسیر دیس پرایا کفن کہاں
کیا بیکسی کا وقت ہے ہم پر کہ الاماں

جیتے جی جب خبر نہ لی مرنے پہ لے گا کون
بابا ہی کو کفن نہ دیا ہم کو دے گا کون

اب موت تیری سب کو مبارک کہے خدا
جاتا ہے بخار برادر کا بے دوا
۱۵
مرتے ہی میرے قید سے سب کنبہ ہوا رہا
جنت کو ہم رواں ہوں مدینہ کو اقربا

غل ہو سکینہؑ لے کے بلا سب کی مر گئی
حیدر کی پوتی مشکیں آسان کر گئی

عابدؑ سے پھر کہا جو نہ حجت کریں لعیں
پھر سوجھے پاؤں دیکھ کے بولی نہیں نہیں
۱۶
جانا پسند کرنے کو تم قبر کی زمیں
ایسے مرے نہ اٹھ کے سنبھل سکتے ہیں کہیں

تکلیف تم نہ کرنا مری روح روئے گی
بھیا جہاں کی خاک وہیں وصل ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے اماں کی گود میں لیٹی وہ نوحہ گر
آنکھوں میں خواب خواب میں آئے وہ پدر
کپڑے لہو میں لال بدن سب لہو میں تر
لیکن نہ ہاتھ جسم مبارک پہ تھے نہ سر
۱۷

شہ رگ کٹی ہوئی یہ کرامت دکھاتی تھی
پیہم صدا سکینہؑ سکینہ کی آتی تھی

پہچان کر سکینہؑ صدائے شہ زماں
تسلیم کر کے لپٹی کہا واہ بابا جاں
جب ہم طمانچے کھا چکے تب آئے تم یہاں
کہتی تھی اب میں آتے ہیں یاں شاہِ بیکساں
۱۸

کھلواؤں کی گلے کو میں ہاتھوں سے باپ کے
سُوہاتھ بھی نظر نہیں آتے ہیں آپ کے

مشکل کشا کے بیٹے لہو ہاتھ کیا ہوئے
میں نے سنا تھا قتل شہِ کربلا ہوئے
ہے ہے یہاں کو ہاتھ بھی دونوں جدا ہوئے
گویا دھانِ زخم سے شاہِ ہُدا ہوئے
۱۹

مرثیہ نمبر ۶۳

وعدہ پہ سر دیا ہے ترے بابا جان نے
اے بیٹی ہاتھ کاٹ لئے ساربان نے

اے مومنو کیا سخت یتیمی کی بلا ہے
اس زخم کا مرہم ہے نہ اس غم کی دوا ہے
پوچھو تو یتیموں سے کہ یہ واقعہ کیا ہے
کس عمر میں یہ داغ سکینہؑ کو ملا ہے
۱

جب خاتمۂ شاہِ سرفراز ہوا تھا
لکھا ہے کہ چوتھا برس آغاز ہوا تھا

اس سن میں کوئی باپ جدا ہو نہ پسر سے
فرقت ہوئی طفلی میں سکینہؑ کو پدر سے
پوچھے کوئی یہ درد یتیموں کے جگر سے
بچپن میں پدر اٹھا ہو جن بچوں کے سر سے
۲

آغاز اس اندوہ کا انجام قضا ہے
یہ داغِ یتیمی نہیں پیغامِ قضا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہے رسم کہ طفلی میں پدر مرتا ہے جس کا پرسے سکینہؑ کے اٹھے جب شہ والا	۳	دیتے ہیں اسے غیر بھی شفقت سے دلاسا بیداد پہ کی شمر نے واحسرت و دردا
مطلع	کھینچا کبھی بازو کبھی گیسوئے سکینہؑ آزردہ طمانچوں سے کیا روئے سکینہؑ	
زنداں میں مقید جو ہوئے سب حرم شاہ بلوا ہوا اس درجہ کہ مسدود ہوی راہ	۴	انبوہ خلایق ہوا اور واں پہ ناگاہ سر شرم سے زنجیر پہ عابدؑ نے رکھا آہ
		تھا وہ عرق شرم اسیروں کے بدن میں روتا تھا ہر اک عضو غم شاہ زمن میں
مشغول جو تھے کھیل میں اطفال وہ سارے کہتی تھی کہ کیا ہو گئے ہمجولی ہمارے	۵	کرتی تھی سکینہؑ وہاں حسرت سے نظارے بابا علی اصغرؑ کو کہاں لے کے سدھارے
		سب بچے یہاں کھیلتے ہیں خندہ زناں ہیں میں کھیلتی تھی جس سے وہ اطفال کہاں ہیں
ناگاہ نمودار ہوئی شام غریباں اک اک سے مخاطب ہوا وہ دشمن یزداں	۶	آیا غضب آلودہ وہاں شمر بداییماں اب جاؤ کہ ہوتا ہے مقفل در زنداں
		ہو گی نہ کبھی آل عبا کی کل دیکھیو پھر سیر اسیران بلا کی
یہ سن کے پریشاں ہوا انبوہ وہ سارا چلایا پدر اس کا رہا دل پہ نہ یارا	۷	گم ہو گیا اک شخص کا فرزند قضارا فرزند بھی بابا اسے کہہ کہہ کے پکارا
		وہ طفل لپٹنے جو لگا آگے پدر سے پیدا ہوئی اک آہ سکینہؑ کے جگر سے

سے یہاں سے بھی شروع کر سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بھر بھر کے دمِ سرد یہ کی بانو نے گفتار کیا نام پدر پیار سے لیتا ہے ہر اک بار	۸	اس بچہ کو دیکھو تو کہ کیا خوش ہے یہ دلدار اک ہم ہیں کہ ہیں باپ کی فرقت میں گرفتار
دل میں جو مرے درد ہے خالق پہ عیاں ہے میں کس کو کہوں باپ مرا باپ کہاں ہے		
بابا مرے ہوتے تو انھیں کہتی میں بابا یوں کوئی پدر بیٹی سے غافل نہیں ہوتا	۹	اب باپ کہاں جس کو کہوں باپ میں دکھیا حیران ہوں بابا کہ وہ اشفاق ہوئے کیا
اعدا نے ہمیں قید کیا شام میں لا کر بابا مرے کیوں مجھ کو نہیں ڈھونڈتے آ کر		
یہ کہہ کہ سکینہؑ پہ جو رقت ہوئی طاری تڑپی جو زمیں پر تو زمیں ہل گئی ساری	۱۰	بس ہائے پدر کہہ کے کئی بار پکاری جھنجھلا کے کہا شمر نے پھر کرتی ہے زاری
اب خوب رلاؤں گا تجھے میں نہ ڈروں گا رہ تجھ کو اسیروں سے جدا قید کروں گا		
پھر شمر نے بازوئے سکینہ کو جو پکڑا سب قیدیوں میں ایک قیامت ہوئی برپا	۱۱	کنبہ کی طرف اس نے عجب یاس سے دیکھا سجادؑ کے قدموں پہ مچل کر گری دکھیا
یوں لپٹی تھی بھائی سے وہ اس خوف و خطر میں اک ہاتھ تو گردن میں تھا اک ہاتھ کمر میں		
منہ دیکھ کے سجادؑ کا کہتی تھی وہ ڈر کر گر تم سے چھٹی زلیست مری ہو جائیگی کیونکر	۱۲	اب آپ مرے رونے کے ضامن ہوں برادر اب روؤں تو جو چاہے کرے شمر ستمگر
بھیا مجھے تو شمر سے اس وقت بچا لے اب روؤں تو کر دیجیو ظالم کے حوالے		

Presented by www.ziaraat.com

اب روؤں سو میں روئی نہ پھر روؤنگی زنہار
فرماؤ کہ اب چھوڑ دے مجھ کو یہ جفا کار
۱۳
اب روؤں اگر باپ کو اپنے تو گنہگار
بازو مراد کھنے لگا اے عابدِ بیمار

کس طرح جدا کنبہ سے ہوئی گی سکینہؑ
تم کہہ دو قسم کھا کے نہ روئے گی سکینہؑ

یہ کہتی تھی کھینچا جو ستم گر نے قضا را
تب عابدِ بیمار نے رو کر یہ پکارا
۱۴
کرتا تو پھٹا تھا وہ پھٹا اور بھی سارا
اے شمر یہ بن باپ کی بیٹی ہے خدارا

غافل تری دہشت سے نہ ہوئیگی سکینہؑ
اب ایسا ڈری ہے کہ نہ روئیگی سکینہؑ

یہ سُن کے جو زنداں سے گیا شمر ستمگار
وہ خانۂ تاریک تھا اور عترتِ اطہار
۱۵
در بند کئے آن کے دربان نے اک بار
پھر زلیست سکینہؑ کو ہوئی اور بھی دشوار

دہشت جو اسے شمر ستمگر کی بڑی تھی
بند آنکھیں کئے گود میں بانوؑ کے پڑی تھی

آہستہ بھی گر روتی تھی بنتِ شہ ابرار
ضامن ترے رونے کا ہوا ہے مرا بیمار
۱۶
ماں کہتی تھی لے لے کے بلائیں کہ خبردار
وہ کہتی تھی میں درد سے کانوں کے ہوں ناچار

ماں کہتی تھی ہاں درد تو کانوں میں بڑا ہے
سو جاؤ میں قرباں گئی شمر کھڑا ہے

سوئی نہ ذرا رات کو بنتِ شہِ ذیجاہ
بھجوا دیا زنداں میں حاکم نے سرِ شاہ
۱۷
گذری جو وہ شب صبح نمودار ہوئی آہ
اس سر کے لئے چشمِ سکینہؑ تھی سرِ راہ

لیں پہلے بلائیں سرِ شاہِ شہدا کی
بے ساختہ بابا کہا اور جان فدا کی

ماں نے کہا بس ہو گیا شبیرؑ کا ماتم سر پیٹتی تھی چھوٹے سے ہاتھوں سے یہ ہم	۱۸	اب کون سکینہؑ کی طرح روئے گا ہر دم تازہ تھا اسی سے پسر فاطمہؑ کا غم
گو شمر ڈراتا تھا نہ ڈرتی تھی سکینہؑ کیا نوحہ پدر کے لئے کرتی تھی سکینہؑ		
ہے ختم سکینہؑ پہ یتیمی و غریبی بتلا کے مجھے بولی کہ میں انکی ہوں لونڈی	۱۹	جب بہن نے پوچھا تھا کہ تم کون ہو بی بی نام اپنا نہ بتلایا کہ سب کنبہ ہے قیدی
پانی نہ پیا صبر کیا تشنہ لبی میں بچپن میں یہ غیرت نہیں ہوتی ہے کسی میں		
لوشمر جھڑکتا ہے کہتی ہیں اے مری پیاری دربار میں پھر مجھ کو لئے جاتے ہیں ناری	۲۰	اب ڈر کے لپٹتی نہیں چھاتی سے ہماری تم باندھ کے ہاتھوں کو سفارش کرو واری
اصغرؑ کو اب میں روتی ہوں سمجھاؤ سکینہؑ دربار میں بانوؑ کے عوض جاؤ سکینہؑ		
اب ہم سے نہیں پوچھتے کب آئیں گے بابا اب ماں سے نہیں کہتے کہ دم گھٹتا ہے میرا	۲۱	کب ذکر نہیں کرتے کہ کب چھوٹیں گے اعدا اب یاد وطن ہے نہ غم فرقت اصغرؑ	

مرثیہ نمبر ۶۴

اب کانوں کا دکھ درد سناتے نہیں ہم کو اب نیل طمانچوں کا دکھاتے نہیں ہم کو		
آفت میں گرفتار ہیں ناموس پیمبرؐ سر در کے عزادار ہیں ناموس پیمبرؐ	۱	مجبور ہیں ناچار ہیں ناموس پیمبرؐ اور جینے سے بیزار ہیں ناموس پیمبرؐ
زنداں کی صعوبت ہے غریب الوطنی ہے غل ہائے حسینا کا ہے اور سینہ زنی ہے		

Presented by www.ziaraat.com

اس قید میں تھا بالی سکینہؑ کو نہ آرام
سب بھولی تھی بابا ہی کا بس یاد تھا اک نام
سر پیٹتی تھی ہاتھوں سے رو کر سحر و شام
کہتی تھی کہ اماں نہیں جینے کی میں ناکام
۲

پاؤں گی کہاں فاطمہ زہراؑ کے پسر کو
ہیں ڈھونڈتی آنکھیں مرے مظلوم پدر کو

یاد آتا ہے بابا کا وہ چھاتی پہ سلانا
وہ پیار کی باتیں وہ مرا ناز اٹھانا
وہ بیٹھ پہ شفقت سے مرے ہاتھ پھرانا
اور پیاس سے ہر وقت وہ منہ چومتے جانا
۳

تا حشر بس اب شاد نہ ہوئے گی سکینہؑ
چین آویگا جب قبر میں سوئے گی سکینہؑ

یہ نیل طمانچوں کے کسے آہ دکھاؤں
عباسؑ چچا کو بھلا کس طرح سے پاؤں
کانوں کی میں دکھ کا کسے احوال سناؤں
اکبرؑ ہیں کہاں جن کو حمایت کو بلاؤں
۴

ڈر شرم کا یہ ہے کہ میں چلا نہیں سکتی
وہ آ نہیں سکتے میں وہاں جا نہیں سکتی

یہ کہہ کے تڑپنے لگی وہ بیکس و دلگیر
بھاتی تھی ہر بار اسے شاہ کی ہمشیر
سر پیٹی کئی بار تو حالت ہوئی تغییر
پر ایسی وہ مچلی کہ نہ بہلی کسی تدبیر
۵

یہ رنج و الم تھا دل غمناک کے اوپر
بس کی طرح لوٹتی تھی خاک کے اوپر

اب لکھتا ہے اس طرح سے راوی یہ بصد غم
زنداں میں جو ہیں عترت شاہ ہنشہ عالم
حاکم نے بلا کر یہ کہا شمر سے پیہم
ان سب کو مرے سامنے لے آؤ اسی دم
۶

ہو عذر تو ایذا یہ انھیں دیجیو سب کو
اک رسی میں بس جا کے جکڑ لیجیو سب کو

Presented by www.ziaraat.com

حاکم سے منی شمر نے یہ جس گھڑی گفتار
داخل ہوا زنداں میں وہ رستی لئے مکار
اس شکلِ نجس پر جو نظر پڑ گئی اک بار
مادر سے لگی کہنے سکینہؑ جگر افگار
شمر آیا ہے گودی میں چھپا لو ہمیں اماں
ڈر لگتا ہے چھاتی سے لگا لو ہمیں اماں

۷

اماں یہ وہی ہے میں تمہاری گئی واری
جس نے مرے کانوں سے مرے بالی اتاری
یہ ہے وہی چھینی تھی ردا جس نے تمہاری
مارے تھے طمانچے مجھے اس نے کئی باری
پازیب اسی کمبخت نے چھینی تھی بنی سے
کبرا کو ڈراتا تھا یہ نیزہ کی انی سے

۸

آگ اس نے مرے بابا کے خیمے میں لگائی
مسند بھی اسی نے مرے بابا کی جلائی
مانی نہ ذرا اس نے عمہ کی دوہائی
بیڑی مرے بھائی کو اسی نے تھی پہنائی
چھینی تھی ردا بی بیوں کے سر سے اسی نے
اور کھینچا تھا سجادؑ کو بستر سے اسی نے

۹

کرتی تھی سکینہ یہ بیاں بادلِ پُر غم
جو ہاتھ میں رسی لئے آ پہنچا وہ اظلم
باندھا جو اسیروں کو ہوا سب کا یہ عالم
گلدستہ میں جوں باندھتے ہیں پھولوں کو باہم
سب چھوٹے بڑے گیارہ اسیرانِ ستم ہیں
سجادؑ یہ فرماتے تھے وہ بارہویں ہم ہیں

۱۰

ناموسِ پیمبرؐ پہ عجب وقت پڑا تھا
رسی میں برابر بندھا اک اک کا گلا تھا
سجادؑ کی گردن میں بندھا ایک سرا تھا
اور دوسرا کلثومؑ کی گردن میں بندھا تھا
سر ننگے تھے اور چہروں پہ سب خاک ملے تھے
اک رسی تھی اور بارہ اسیروں کے گلے تھے

۱۱

Presented by www.ziaraat.com

یوں لے چلا اُن سب کے گلے باندھ کے بدکیش
تھے ایک تو سب داغ عزیزاں سے دلِ ریش
۱۲
لے چلتے ہیں جوں ذبح کو قصاب گرد میش
یہ اور مصیبت پہ مصیبت ہوئی درپیش

لگتی تھی حجتی کی رگڑ راہ چلے سے
بہتا تھا لہو بالی سکینہؑ کی گلے سے

رسی میں بندھے تھے جو وہ سب آلِ پیمبرؐ
قد اس کا نہ تھا ان سبھوں کے قد کے برابر
۱۳
ان سب میں بہت چھوٹی تھی شبیرؑ کی دختر
رسی کا سرا کھینچتا تھا جب وہ ستمگر

جلدی جو بہت چل نہیں سکتی تھی سکینہؑ
اٹھ جاتے تھے پیر اُس کے لٹکتی تھی سکینہؑ

چلاتی تھی کوئی مرے بابا کو بلا لے
اس رسی کے پھندے سے گلا میرا نکالے
۱۴
جو قید سے اس لاڈلی بیٹی کو چھڑا لے
منہ چوم کے میرا مجھے چھاتی سے لگا لے

یہ بین جو کرتی تھی بصد جوشِ سکینہؑ
سُن سُن کے چھڑکتا تھا کہ خاموش سکینہؑ

کہتا تھا خبردار کوئی منہ سے نہ بولے
خوبی سے یہ کہتا تھا کہ نزدیک تو ہو لے
۱۵
رونا کسی کو آئے تو وہ چپکے سے رو لے
رسی نہ کہیں اپنے گلے سے کوئی کھولے

مرثیہ نمبر ۶۵

سجاد کے گو ہاتھ تو گردن میں بندھے ہیں
پر اور تو سب قیدیوں کے ہاتھ کھلے ہیں

جب خانۂ زنداں میں سکینہؑ نے قضا کی
رو کر کہا بانو نے جو مرضی ہو خدا کی
۱
یعنی سرِ شبیرؑ پہ جاں اپنی فدا کی
کیا خوب مرے درد کی قسمت نے دوا کی

مقتل میں تو اکبرؑ سے اور اصغرؑ سے چھٹی ہیں
زنداں میں اس لاڈلی دختر سے چھٹی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

پھر بولی سکینہؑ کی وہ میت سے لپٹ کر
تم مر گئیں واری نہ خیال آیا یہ دل پر
۲
اے بیکس و مظلوم پدر عاشقِ دادہ
بانو تو ہے محتاج کفن دیوئے گی کیونکر

پوچھے کوئی یہ درد اسیروں کے جگر سے
ہم رو نہیں سکتے ہیں تمہیں شمر کے ڈر سے

تم سامنے بابا کے جو فردوس میں جانا
یہ میری اسیری یہ مرا بلوے میں آنا
۳
اور بیٹھ کے زانو پہ مرا حال سنانا
زینب کی بھی روداد کو بابا سے بتانا

پوچھیں وہ اگر حال اسیروں کا کہ کیا ہے
کہہ دینا کہ رسی سے گلا سب کا بندھا ہے

یہ بین تو کرتی تھی وہاں بانوئے ناشاد
دل شاد ہو تم سب کو ہے حاکم نے کیا یاد
۴
جو آیا یہ کہتا ہوا شمر ستم ایجاد
زینبؑ نے کہا کہدو نہ یاں آئے یہ جلاد

اس شر سے تو روح سکینہؑ پہ تعب ہے
معصوم کی میت پہ یہ آیا تو غضب ہے

کہنا لگا یہ شمر کہ اے زینبؑ دیجاہ
تم قیدیوں پر رحم اسے آیا ہے واللہ
۵
اس واقعہ سے ہو گیا حاکم ابھی آگاہ
لے آوے کفن فضہؑ کو کر دو مرے ہمراہ

اس وقت میں محتاج ہوں تم ایک ردا کو
کفنائیں گے ہم دخترِ شاہِ شہدا کو

تب شمر سے کہنے لگی یہ دخترِ زہراؑ
جیتے بھی اذیت تھی موئے پر بھی ہے ایذا
۶
احوال اب اس مردے کا دیکھا نہیں جاتا
بے حکم ترے مردے کا بازو نہیں کھولا

اب جا کے ملے یہ سرِ اقدس کے گلے سے
گر کہہ تو رسن کھول دوں بیکس کے گلے سے

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے ہوئی غرق عرق دخترِ زہراؑ
لوں گی نہ کفن کس لیے احسان کسی کا
۷
فرمایا کہ حاشا یہ نہ ہوگا یہ نہ ہوگا
میت کا غریبوں کی ہے سامان بھلا کیا

جب تک نہ خدا دفن کا کچھ طور کرے گا
یہ مُردہ کلیجہ پہ اسیروں کے رہے گا

فضہؑ تو کفن کی نہیں کرنے کی گدائی
گر قبر سکینہؑ نے نہ پائی تو نہ پائی
۸
لونڈی ہے یہ اس کی جو محمدؐ کی ہے جائی
محتاج کفن باپ ہے بیگور ہے بھائی

اس کو نہ دیا غسل و کفن آہ کسی نے
کیا ایسی خطا کی تھی حسینؑ ابنِ علی نے

پر ایک غرض تجھ سے ہے اے شمرِ بد انجام
دربان مزاحم نہ ہوں دیدے انھیں احکام
۹
بھجوا ئیو اک چھوٹا سا تابوت سرِ شام
تابوت لے نکلوں گی میں بیکس و ناکام

ہے دفن کی زہراؑ کی خبر خلق میں سب کو
پوتی کا بھی تابوت اٹھاؤنگی میں شب کو

حاکم کو دیا شمر نے زینبؑ کا یہ پیغام
اک پردہ کھنچا شام کے زندان میں سرِ شام
۱۰
یاں پیٹنے رونے میں ہوا روزہ دا تمام
زینبؑ نے کہا آمدِ زہراؑ کا ہے ہنگام

جنت سے سکینہؑ کا کفن لاتی ہیں زہراؑ
اے بی بیو تعظیم کرو آتی ہیں زہراؑ

زینبؑ ابھی کہتی تھی یہ مرپیٹ کے اس جا
فریادِ نبیؐ و حسنؑ و حیدرؑ و زہراؑ
۱۱
پردہ کے پس پشت جو ماتم ہوا برپا
بو خلد کے کافور کی ہر سمت تھی پیدا

زہراؑ تو ادھر روتی تھی یوتی کے الم میں
اس سمت کو تھی سینہ زنی اہلِ حرم میں

Presented by www.ziaraat.com

یہ ذکر تھا موقوف جو پردہ ہوا ناگاہ
دیکھا تو کفن پوش ہے بنتِ شہ ذیجاہ
۱۲
مُردہ پہ تصدق ہوئے سب آن کے اس جا
پر شکل سکینہؑ جو لگے دیکھنے سب آہ

دیکھا تو رخِ پاک بہت گریہ کناں ہے
اور نیل طمانچوں کا بھی عارض پہ عیاں ہے

تھی فرش سے تا عرش ندا ہائے سکینہؑ
چلاتے تھے سب آلِ عبا ہائے سکینہؑ
۱۳
رسی میں بندھا تیرا گلا ہائے سکینہؑ
بچپن ہی میں کی تو نے قضا ہائے سکینہؑ

مر کر بھی رہی دُور شہنشاہِ زمن سے
لب قبر کی الفت تمہیں لائی تھی وطن سے

رو کر یہ کہا بانوؑ نے عابد سے کہ داری
تم صاحبِ اعجاز ہو تم خاصۂ باری
۱۴
اب دور کرو پاؤں سے زنجیر یہ بھاری
میت کے چلو ساتھ یہ خواہر ہے تمہاری

جب تک یہاں بیگور یہ نادان رہے گی
والی کی مرے روح پریشان رہے گی

عابدؑ سے ابھی کہتی تھی یہ بانوئے دلگیر
ناگاہ کہا فضہؑ نے اے زوجۂ شبیرؑ
۱۵
رونا تو ہے سب عمر کرو دفن کی تدبیر
میت کے اٹھانے میں ہے اب کون سی تاخیر

تیار ہو بی بی درِ زنداں تو کھلا ہے
تابوت بھی دروازہ پہ چھوٹا سا دھرا ہے

تابوت کو سنتے ہی وہ رو کر یہ پکاری
اے صاحبِ لوائی سکینہؑ کی سواری
۱۶
سجاد اٹھو اب نہ تامل کرو واری
اب جا کے ملے باپ سے یہ باپ کی پیاری

سب ہو چکا ہمراہیئے تابوت چلو تم
یہ آخری اِک کام سکینہؑ کا کرو تم

Presented by www.ziaraat.com

یہ سنتے ہی اُٹھے جو لگے عابدؑ دلگیر
صندوق میں میت کو رکھا بادلِ تغیر
۱۷
گردن سے ہوا طوق جدا پاؤں سے زنجیر
اور پیٹتے روتے چلے سب عترتِ شبیرؑ

مرثیہ

صدمہ ہوا اس طرح کا بانوئے حزیں پر
یوں پیٹی کہ غش کھا کے گری آہ زمیں پر

نمبر ۶۶

زنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی
کنبہ کے دل پہ داغ جدائی کا دھر گئی
۱
دنیا سے دفعتاً سفرِ خلد کر گئی
غل پڑ گیا حسینؑ کی پیاری گذر گئی

جنت بسانی چھوڑ کے دنیا سے باغ کو
تازہ کیا ہے پھر علی اکبرؑ کے داغ کو

بانوئے اپنا بین کر کے پٹکتی تھی اپنا سر
ناگاہ آسماں پہ ہویدا ہوئی سحر
۲
میت کے گرد حشر تھا بسمل تھے نوحہ گر
حاکم کو جا کے دی یہ خبر دار نے خبر

بے وارثوں پہ اور مصیبت گذر گئی
لڑکی جو روز روتی تھی وہ آج مر گئی

دے اب تو حکم کچھ کہ تڑپتی ہیں بی بیاں
عابدؑ جدا ہیں نزع میں دو دن کے میہماں
۳
میت پڑی ہے خاک پہ تاریک ہے مکاں
وہ سنگ دل بھی رونے لگا سنکے یہ بیاں

تھا منفعل کہ ظلم یہ کیا بے سبب کیا
سبطِ نبیؐ کو ذبح کیا کیا غضب کیا

بیزار ہو گئی روحِ نبیؐ مجھ سے لاکلام
ایسا نہ ہو کہ قید میں عابدؑ بھی ہوں تمام
۴
بے جرم سب کو قتل کیا میں نے تشنہ کام
سر ننگے اہل بیت کو بلوایا تا بشام

جب سے قضا کی بنتِ سشہ مشرقین نے
بے چین کر دیا مجھے بیوہ وں کے بین نے

Presented by www.ziaraat.com

بھیجا پھر اس نے عابدِ مضطر کو یہ پیام
لوگوں کو بھیج دیتا ہوں میں بہر اہتمام
۵
جو ہو ضرورِیاں سے منگا لیجئے یا امام
تجویز کیجئے قبر کا بہتر ہو جو مقام

گھبرائیے نہ رنج و الم کے ہجوم سے
اٹھوائیے بہن کے جنازے کو دھوم سے

پہنچا یہ حکم لے کے جو زنداں پہ اک لعیں
فرمایا احتیاج کسی چیز کی نہیں
۶
دیوڑھی تک آئے روتے ہوئے عابدِ حزیں
دو گز کفن کی فکر میں ہے تھوڑی سی زمیں

زاری برائے بیکس و مظلوم چاہیئے
نہ اہتمام چاہیئے نہ دھوم چاہیئے

احساں کسی کا لیں گے نہ ہم آلِ مصطفیٰؐ
لوٹی ہوئی جو زینبِ بیکس کی ہے ردا
۷
اسبابِ مال ہم کو نہیں چاہیئے ترا
گر اس کو بھیج دے تو کفن ہو یتیم کا

مہلت جو کچھ بھی ضعف سے بیمار پائے گا
میت کو اپنے ہاتھوں پہ خود لے کے جائیگا

مجھ سے کوئی غریب نہیں خستہ تن نہیں
بیٹی یہ اسکی ہے جسے گور و کفن نہیں
۸
دکھ میں مرے شریک کوئی مرد و زن نہیں
قیدی ہوں کوئی دوست نہیں ہموطن نہیں

جو جو ستم دکھائے گا وہ سب سہیں گے ہم
جز شکر کے نہ منھ سے کبھی کچھ کہیں گے ہم

پہونچا جواب لے کے ملازم جو اُس کے پاس
مصروفِ غسل میں ہوئے سجادِ حق شناس
۹
بھیجا شقی نے بی بیوں کا لوٹا ہوا لباس
کفنا کے اس یتیم کو بولے بدر و یاس

بولی بیو دا رخ ہوا اس نورِ عین سے
ملنے چلی ہیں آج سکینہؑ حسینؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

جس وقت لاش لے چلے سجادؑ نوحہ گر
زینبؑ پکارتی تھیں کہ بی بی چہ سیلیں کہ ہر
۱۰
ہودج میں بھی ساتھ پٹتی جاتی تھیں اپنا سر
لے کر بلائیں کہتی تھی ماں سوختہ جگر

اماں کو چھوڑے جاتی ہو رونے کے واسطے
بی بی چلیں مزار میں سونے کے واسطے

پھر ایکبار چاند سی صورت دکھائے جاؤ
صدقے گئی کفن میں نہ منہ کو چھپائے جاؤ
۱۱
دل ہل رہا ہے چھاتی سے چھاتی ملائے جاؤ
پھر ماں کے پاس آؤ گی کب یہ بتائے جاؤ

پہلو میں ہم نہ ہوں گے تو ماں بلبلائے گی
شب کو تمہارے بن نہ مجھے نیند آئے گی

زنداں کا در تو بند ہے بی بی کدھر چلیں
بی بی مرے ریاض کو برباد کر چلیں
۱۲
کپڑے سفید پہنے ہوئے کس کے گھر چلیں
داغ اپنا تم بھی سینہ پہ مادر کے دھر چلیں

اب اس چمن میں بادِ بہاری کب آئیگی
ماں صدقے جائے پھر کے سواری کب آئیگی

گھٹ گھٹ کے تم اندھیرے میں کہتی تھیں بار بار
اب شام کو ملے گی تمہیں قبر تنگ و تار
۱۳
اماں چراغ ہو تو ٹھہر جائے جانِ زار
بی بی کو نیند آئی گی کیونکر یہ ماں نثار

تڑپو گی تم تو ماں کو خبر ہو گی کس طرح
پہلی یہ شب لحد میں بسر ہو گی کس طرح

اچھا سدھارو تم پہ میں قربان الوداع
چلائی فضہؑ اے مری نادان الوداع
۱۴
کبرا نے دی صدا کہ مری جان الوداع
زنداں کو بی بی کر گئیں سنسان الوداع

بابا تمہارے ساتھ ہیں ڈرلیو نہ راہ میں
سونپا تمہیں علیؑ و نبی کی پناہ میں

Presented by www.ziaraat.com

بی بی تڑپ تڑپ کے سدھاریں جہان سے
نکلی نہ کوئی بات بھی سوکھی زبان سے
۱۵
چھوڑا ہمیں گلا جو کہلا ریسمان سے
ننھی سی جان دیکھے لیں بابا جان سے

جنت میں چین اب سحر و شام کیجیو
چھاتی پہ اپنے باپ کے آرام کیجیو

نکلے جو قید خانے سے عابد بچشم تر
پہنچے قریب لحد کے تو ٹکڑے ہوا جگر
۱۶
میت بہن کی ہاتھوں پہ تھی اور جھکا تھا سر
دفنا چکے جو لاش تو منہ رکھ کے قبر پر

مرثیہ
بولے کہ جب طوگی شہ مشرقین سے
بہنا ہمارا حال بھی کہنا حسینؑ سے
نمبر ۶۷

جب خواب میں حسینؑ کو دیکھا یزید نے
ڈر کر جھکایا فرقِ ندامت پلید نے
فرمایا اس سے رو کے یہ شاہِ شہید نے
۱
کیا طول کھینچا ہے ترے ظلم شدید نے

آخر یہ ظلم آلِ پیمبرؐ پہ کب تلک
میں بے کفن ہوں قید میں زینبؑ ہے اب تلک

گھبرا کے چونکا خواب شقاوت سے بے حیا
اور حال قیدیان ستم پوچھنے لگا
اِک نے کہا کہ غل ابھی رونے کا تھا بپا
۲
سُنتے ہی خادموں سے یہ مکار نے کہا

لے جاؤ طشت میں سرِ شاہِ مدینہ کو
دیکھے سے اس کے ہوگی تسلی سکینہؑ کو

مشتاق تھا سکینہؑ کے دیدار کا جو سر
سُنتے ہی اُٹھا اک قدِ آدم وہ طشت زر
۳
زنداں میں لے گئے سرِ سلطان بحر و بر
کیوں چرخ وہ طلب کرے شاہِ مدینہ کو
بھیجے سرِ حسینؑ ستم گر سکینہؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے یوں جو آیا قریب سکینہ سر
ڈر کر گلے لپٹ گئی ماں کے وہ نوحہ گر

۴

کپڑا اٹھا کے دیکھا جو سر اُس نے خوں میں تر
ماں بولی خوف کھاؤ نہ اے عاشقِ پدر

دیکھو نگاہِ غور سے کیا اے سکینہ ہے
قربان جائے ماں سر شاہِ مدینہ ہے

یہ سنتے ہی تڑپ گئی اور سر اُٹھا لیا
کس نے حضور کا سرِ انور جدا کیا

۵

چلائی سر کو پیٹ کے اے شاہِ کربلا
کس نے قلم گلے کی رگیں کیں شہ ہدا

ہے ہے کیا نہ خوفِ خدا اور رسولؐ کا
کاٹا چھری سے ہائے کلیجہ بتولؑ کا

بعد آپ کے ہم کو ستایا لعینوں نے
سر ننگے شہر شہر پھرایا لعینوں نے

۶

گھر کا طمانچہ مارے ڈرایا لعینوں نے
زنداں میں قید کر کے رُلایا لعینوں نے

جو گوشوارے آپ تھے عیدی میں دے گئے
وہ کانوں سے اُتار کے جلاّد لے گئے

میں جانتی تھی ہیں ابھی زندہ شہ ہدا
اب کون ہے جو قید سے ہم کو چھڑائے گا

۷

ہے ہے نہ یہ خبر تھی قلم ہو گیا گلا
یہ کہہ کے سر کو پیٹی وہ آفت کی مبتلا

سینہ میں دم الٹ گیا خاموش ہو گئی
مُنہ رکھ کے مُنہ پہ باپ کے بے ہوش ہو گئی

شانہ ہلا کے ماں پہ پکاری بصد فغاں
بے جاں نظر پڑا تنِ رنجور و ناتواں

۸

بس مل چکیں پدر سے اٹھو صدقے جائے ماں
چلائی سر کو پیٹ کے بانوئے خستہ جاں

اے لوگو دیکھو باپ کی پیاری کو کیا ہوا
فاقہ میں میری پیاس کی ماری کو کیا ہوا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے اہل بیت میں ماتم ہوا بپا
دشتِ بلا میں اکبرؑ و اصغرؑ ہوئے فدا
۹
لپٹا کے ماں نے مُردہ کو چھاتی سے یوں کہا
یہاں آکے بی بی آپنے بھی ہم سے کی دغا

قربان جاؤں تھی نہ یہ اُمید آپ سے
آفت میں چھوڑ اماں کو ملیں جا کے باپ سے

کس بات پر خفا ہو سکینہ جواب دو
پھٹتا ہے مرا رنج سے سینہ جواب دو
۱۰
اے دختر امام مدینہ جواب دو
اُلفت کا یہ نہیں ہے قرینہ جواب دو

اب دل نہیں سنبھالے سے میرا سنبھلتا ہے
بولو سکینہ بولو مرا دم نکلتا ہے

یوں نوحہ خواں تھی مردہ پہ بانوئے دردناک
عابدؑ سے بولی بنتِ علیؑ یوں اڑا کے خاک
۱۱
نکلا جو مہر کے گریبانِ صبح چاک
کچھ فکر دفن کیجئے ہوتی ہے ماں ہلاک

بہر کفن کسی کا نہ احسان لیجیو
کرتا پھٹا جو پہنے ہے دفن اس میں کیجیو

بولے زبانِ یاس سے بیمار کربلا
جب تک نہ پاؤں حاکمِ بیرحم سے رضا
۱۲
کیوں کر میں دفن ان کو کروں سوچیے ذرا
فرمائیے اسیروں کا ہے اختیار کیا

کس طرح فکر دفن بھلا لے رضا کروں
کچھ بس نہیں ہے اے پھوپھی اماں میں کیا کروں

دربان نے پکار کے یوں در سے دی صدا
درکار ہوئے جو تمہیں سامان دفن کا
۱۳
لے آئے بہر دفن ہیں حاکم سے ہم رضا
جا کر ابھی خزانہ سے لے آئیں برملا

منظور ہے یہ دل سے ہمارے امیر کو
جس طرح چاہو دفن کرو اس صغیر کو

Presented by www.ziaraat.com

مشکل کشا کی بیٹی نے رو رو کر یوں کہا
ہم کو فقط یزید کی درکار ہے رضا
۱۴
ساماں بیکسوں کے لئے چاہیے ہے کیا
مُردہ غریب کا نہیں رہنے کا اب پڑا

ہاتھوں پہ لاش آلِ پیمبرؐ اٹھائیں گے
احساں مگر نہ غیر کا سر پر اٹھائیں گے

یہ کہہ کے روئے عابدؑ بیمار خستہ تن
کفنانے کو ملا نہ کوئی جب کہ پیرہن
۱۵
نہلایا آبِ خلد بریں سے بصد محن
اپنی عبا کو پھاڑ کے پہنا دیا کفن

ہو

بے ہوش رو کے آلِ رسولؐ زماں ہوئے
ہاتھوں پہ مُردہ لے کے جو عابدؑ رواں ہوئے

اب آگے اس طرح سے روایت میں ہے بیاں
تھم تھم کے ہر قدم پہ جو کرتے ہو تم فغاں
۱۶
پوچھا یہ ایک شخص نے اے شاہِ دوجہاں
اسرار ہے کوئی کہ نہیں طاقتِ رواں

بہر خدا بیاں شہ ذی جاہ کیجئے
کیا وجہ اس کی ہے ہمیں آگاہ کیجئے

یہ سن کے روئے اور بھی سجادؑ ذی وقار
ہمراہ ہیں یتیم کی میت کے اشکبار
۱۷
بولے کہ تجھ پہ کیا کروں یہ رمز آشکار
ارواح سب بزرگوں کی ہیں آج بیقرار

روحِ حسنؑ لپٹی ہے جانِ حسینؑ سے
عرشِ بریں لرزتا ہے زہراؑ کے بین سے

مُردہ لے بہن کا چلے زار و بے قرار
تیار قبر دیکھی جو عابدؑ نے ایک بار
۱۸
پہنچے قریش کے جو مقابر میں اشکبار
لائے وہاں وہ اپنی بہن کو بحالِ زار

ہو

بالائے قبر کی جو فغاں زور و شور سے
آئی صدا حسینؑ کے رونے کی گور سے

Presented by www.ziaraat.com

چاہا اُتارے مُردے کو مرقد میں ناتواں پہنچے سے تھک کے ٹھہرے وہ دونوں خونفشاں	۱۹	دو ہاتھ قبر سے ہوئے پیدا جو ناگہاں اور ساتھ ہی صدا بھی یہ آئی بصد فغاں
		ایذا کہیں نہ ہو مری نازوں کی پالی کو ہاتھوں پہ مرے دیدو مری کھونے والی کو
اب خونِ دل نہ عابدِ بیمار پیجیئے عابد پکارے نالہ و افغاں نہ کیجیئے	۲۰	بیٹی کا مُردہ باپ کے ہاتھوں پہ دیجیئے لیجیئے حضور اپنی امانت یہ لیجیئے

مرثیہ نمبر ۶۸

یہ کہہ کے دونوں ہاتھوں سے مُردہ اُٹھا لیا
دریائے اشک دیدۂ تر سے بہا دیا

جنت کے جو در پر گئی معصوم سکینہ مظلوم کی بیٹی ہوں میں مظلوم سکینہ	۱	حوروں سے لگی کہنے یہ معصوم سکینہ عاشور سے دیدار کی محروم سکینہ
		اے بابا کہاں بیٹھے ہو گلزارِ جناں میں اے صبر کی طاقت نہیں مجھ سوختہ جاں میں
حوروں نے جو سر اپنا اٹھایا تو یہ دیکھا اور ہاتھ دھرے کانوں پہ روتی ہے وہ دیکھا	۲	اک لڑکی ہے وہ پہنے ہوئے کہنہ سا کرتا کانوں سے لہو بہتا ہے رخسار ہے نیلا
		پوچھا کہ یہ کیا حال بتا تیرا ہُوا ہے رو کر کہا یہ شمر لعیں کی سب جور و جفا ہے
بی باپ کے بچوں کو ہیں دنیا میں ستاتے دُرِ یتیم کے کانوں سے بھی ہیں اشک بہاتے	۳	بدلے میں ترحم کے طمانچے ہیں لگاتے اور روئے تو پھر پشت پہ دُرّے ہیں لگاتے
		کیا کیا میں کہوں ظلم جو کچھ مجھ پہ ہوئے ہیں زنداں میں سب دُکھ پہ مرے پیٹ رہے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اس بچی کی غربت پہ ہوئی حوریں بھی شدر بتلا ہیں اے لاڈلی تو کس کی ہے دختر	۴	کہنے لگے نادان سے اس طرح وہ رو کر بے تاب سکینہ ہوئی اور بولی تڑپ کر
کیا تم کو حسب اور نسب اپنا بتاؤں قصہ ہے بڑا کان لگاؤ تو سناؤں		
اے حور سنو دادی میری فاطمہ زہراؑ عمو ہیں حسنؑ زہر دغا جن کو پلایا	۵	نانا ہے نبی دادا علی شیر خدا کا عباسؑ چچا ہیں جو ہڑے ہیں لب دریا
اک بھائی بڑا میرا جو ہمشکل نبی ہے برچھی کی انی اس کے کلیجے پہ لگی ہے		
اور دوسرا بھائی ہے مرا اصغرؑ بے شیر ماں روتی ہے وزناں میں احوال ہے تغیر	۶	پانی کیلئے حلق پہ جس کے ہے لگا تیر نکلی ہے اسے ڈھونڈھنے کو آج یہ ہمشیر
دیدار برادر کا مجھے شوق بڑا ہے کیا جانئے کس دکھ میں وہ معصوم پڑا ہے		
کیا تم کو بتاؤں میں نشاں اپنی پدر کا بازو پہ نشاں تیر کا ہے صاف ہویدا	۷	زخمی تبر و تیر سے ہے جسم سراپا داغ اکبرؑ گلفام کا سینے پہ چمکتا
مظلوم ہے بیکس ہے ولی ابن علیؑ ہے بابا کے مرے نام حسین ابن علیؑ ہے		
جس وقت یہ حوروں نے سنا قصہ ناکام جبرئیلؑ سے فرمانے لگے شاہ خوش انجام	۸	اس درد سے روئیں کہ جناں میں ہوا کہرام یہ شور ہے کیا کہ نہیں قلب کو آرام
دیکھو تو کہ کیا حادثہ اس وقت ہوا ہے کیوں حور و ملک روتے ہیں جنت میں یہ کیا ہے		

Presented by www.ziaraat.com

یہ ذکر تھا جو دیکھئے کیا ہیں شہ والا
اور پینے آتے ہیں ملائک بھی سر اپنا
۹
اک لڑکی کے چوگرد کئے حوریں ہیں حلقا
پوچھا تو وہ رو رو کے یہ حال سنایا

کیا عرض کروں آپ سے میں شاہِ مدینہ
ناڑوں کی پلی آپ کی آتی ہے سکینہ

ناگاہ سکینہؑ کی نظر پڑ گئی شہ پر
چھاتی سے لگا کر لگے رونے سرور
۱۰
روتی ہوئی دامن میں گری شاہ کے جا کر
لپٹے ہوئے تھے قاسمؑ و عباسؑ دلاور

شہ نے کہا کیوں مضطر و حیران ہے بی بی
کیسا حال ہے کیوں چاک گریبان ہے بی بی

رو کر یہ سکینہؑ نے شہ دیں کو سنایا
کانوں سے لہو بھی تو ہے اب تک مرے بہتا
۱۱
ظاہر ہے مرا حال تو سب دیکھئے بابا
رخسار طمانچوں کے سبب سے ہے یہ نیلا

سیلی سے ستم گر کی کہیں تن میں تواں ہے
گردن میں رسن باندھی یہ اس کا نشاں ہے

شہ نے کہا زینبؑ کا بتا حال تو کیا ہے
رسی سے چھوٹی جان کا بازو بھی بندھا ہے
۱۲
اس نے کہا مقنعہ ہے نہ منہ پر نہ ردا ہے
لب خشک ہیں اور ہائے حسینا کی صدا ہے

فرزندؑ کی فرقت میں کبھی روتی ہے زینبؑ
اکبرؑ کے لئے جان کبھی کھوتی ہے زینبؑ

اماں کا عجب حال ہے اے حق کی فدائی
یہ مجھ سے کہا تھا کہ ملے گر تجھے بھائی
۱۳
اصغرؑ کے لئے دور دور کے ہے جان گنوائی
گر دیکھو جہاں کھوتی ہے تجھ بن تری دائی

یاد آتے ہیں ہر لحظ تیرے بال جھبندو لے
شکل اپنی دکھائی نہیں تم ماں کو یہ بھولے

Presented by www.ziaraat.com

آغوش میں زہراؑ کے تھا جو اصغرِ بے شیر
اُو جانبِ ہمشیر ہمک کر جھکا بے شیر
۱۴
بے چین ہوا سُن کے یہ ہمشیر کی تقریر
بھائی کی سکینہؑ کو نظر آئی جو تصویر

اصغر کی طرف دوڑی وہ ہاتھوں کو بڑھا کے
بے ساختہ رونے لگی گودی میں اٹھا کے

لے لے کے بلائیں یہ لگی کہنے وہ دُکھیا
کیا حال ہوا تیرا یہ ہمشیر کو بتلا
۱۵
چھوٹے مرے بھائی ترے قربان سکینہؑ
معصوم نے انگلی سے گلا اپنا دکھایا

مرثیہ
مطلب یہ تھا مادر کا مجھے رنج بڑا ہے
کس طرح میں بولوں کہ گلا میرا چھدا ہے

نمبر ۶۹

دربار میں آمد ہے اسیرانِ بلا کی
حالت ہے بُری عترتِ محبوبِ خدا کی
۱
زنداں سے طلب ہے حرمِ شاہِ ہدا کی
نے طاقتِ رفتار نہ مقدور بکا کی

فاقوں سے کھڑے رہنے کی طاقت نہیں تن میں
دہشت سے ستمگاروں کی لرزہ ہے بدن میں

تھا شور کہ لے چلو دربار میں جاؤ
خالق نے کیا رحم اب آلِ نبی پہ بھاؤ
۲
کیا بیٹھے ہو زنداں میں قدم جلد اٹھاؤ
حلقے رسنِ ظلم کے ڈھیلے کریں آؤ

حاکم کو دعا دو کہ تمہیں شاد کرے گا
اب قتل نہیں کرنے کا آزاد کرے گا

سُن کر یہ سخن کہنے لگی زینبِ ناچار
کیا کام ہے اب کیوں ہے بلایا سرِ دربار
۳
اک بار تو ہو آئے ہیں مجلس میں گنہگار
نے سر پہ ردائیں ہیں نہ ہے طاقتِ رفتار

لے جاؤ نہ بلوئے میں اسیرانِ ستم کو
گھل گھل کے اسی قید میں مر جانے دو ہم کو

Presented by www.ziaraat.com

میں سوگ میں ہوں کیسی خوشی کیسی رہائی
مال جائے نے گردن تہ شمشیر کٹائی
۴
کس کس سے میں ملوں چھوٹ کے کیا جیتے ہیں بھائی
بھائی سے تو اب تا بہ قیامت ہے جدائی

چرچا ہوا کہ دنیا میں سفر کر گئی زینبؑ
پرسی نہ ہوئی بھائی کی اور مر گئی زینبؑ

بتلاؤ خوشی چھوٹنے کی قید سے اب کیا
قائم ہے کہ آکر مجھے دکھلائیں گے سہرا
۵
بیٹے نہیں پھر جن سے ہو ملنے کی تمنا
اکبرؑ ہے جنھیں دیکھ کے ٹھنڈا ہو کلیجا

لاشے بھی ابھی تک نہیں پیاروں کے گڑے ہیں
آباد تھا گھر جن سے وہ جنگل میں پڑے ہیں

فرمانے لگے رو رو کے تب عابدِ بیمار
کیا بس ہے اسی طرح چلو پھر سرِ دربار
۶
اس وقت پھوپی جان مناسب نہیں تکرار
دیکھیں تو کہ اب کہتا ہے کیا حاکمِ غدّار

کب سے نہیں کی سبطِ پیمبرؐ کی زیارت
شاید ہو میسّر سرِ سرور کی زیارت

رو کر کہا زینبؑ نے جو مرضی تری پیارے
سن کر یہ سخن قید سے قیدی اٹھے سارے
۷
مختار ہو اب تم تو میں ہوں ساتھ تمہارے
پر ان کے قدم کانپتے تھے ضعف کے مارے

نورانی بدن گردِ غریبی سے اٹے تھے
بکھرے ہوئے تھے بال گریبان پھٹے تھے

اس حال سے پہونچے جو وہ بیکس سرِ دربار
کاٹی گئیں جب بیڑیاں اور طوق گرانبار
۸
تعظیم کو وہ مسند سے اٹھا حاکمِ غدّار
گردن کو جھکا رونے لگے عابدِ بیمار

صدمے سے جو اشکِ شہ خوشخو نکل آئے
اس وقت تو حاکم کے بھی آنسو نکل آئے

Presented by www.ziaraat.com

اس وقت یہ عابدؑ سے لگا کہنے وہ جلاّد
تھا دشمن شہ ابنِ زیادِ ستم ایجاد
۹
محجوب نہایت ہوں میں اے سیدِ سجادؑ
میں خانۂ زہراؑ کو نہ کرتا کبھی برباد

شرمندہ ہوں میں قتلِ حسینؑ ابن علیؑ سے
شکوہ نہ مرا کیجیو رسولِ عربیؐ سے

یہ کہہ کے سب اسبابِ شہیدوں کا منگایا
سجادؑ کا دل سینہ میں اس وقت بھر آیا
۱۰
تب شمر لباسِ شہِ دیں کشتی میں لایا
سر پیٹ کے یہ زینبؑ بیکس نے سنایا

اس وقت مری چھاتی پھٹی جاتی ہے لوگو
بھائی کے مرے خون کی بو آتی ہے لوگو

القصہ دیا لوٹ کا اسباب ستمگر
اور حضرت زینبؑ سے کہو اوڑھ لیں چادر
۱۱
عابدؑ سے کہا اب تو عمامہ رکھو سر پر
عابد نے کہا باندھوں عمامہ ابھی کیونکر

ہے چاک گریبانِ علیؑ بیٹے کے غم میں
سر ننگے محمدؐ ہیں نواسے کے الم میں

ملبوس نہ درکار ہے نے اب زر و زیور
منگوا دے مجھے میرے پدر کا سرِ انور
۱۲
بہر حسنؑ و حیدرؑ و زہراؑ و پیمبرؐ
تا دفن کرو قبر میں لاشے سے ملا کر

بابا سا بھی میرے کوئی مظلوم نہیں ہے
جس کا سرِ پُر نور کہیں لاش کہیں ہے

سُن کر یہ سخن کہنے لگا حاکمِ بے پیر
جو شیر کی پی پی کے پلا فاطمہؑ کا شبیرؑ
۱۳
سب کچھ دیا پر ایک نہ دونگا سرِ شبیرؑ
طاقت تھی کہ کوئی اسے کرتا تہہ شمشیر

کچھ اور نہیں بعد ظفر ہاتھ لگا ہے
زر میں نے لٹایا ہے تو سر ہاتھ لگا ہے

Presented by www.ziaraat.com

سجادؑ نے فرمایا کہ اے حاکم مکار
خود تو نے کیا قتل کا شبیر کے اقرار
خون شہدا ہے تری گردن پہ ستمگار
وہ عذر ابھی تھا یہ ابھی کرتا ہے گفتار
۱۴

اس دن تجھے محجوب یہ بیداد کرے گی
جب فاطمہ اللہ سے فریاد کرے گی

دیتا نہیں گر مجھ کو سر سبط پیمبرؐ
یوں جاؤں گا گھر کو تو یہ فرمائیں گے حیدرؑ
سر باپ کا بھی لے نہ سکا عابدؑ بے پر
ان بارہ اسیروں کے بھی سر تن سے قلم کر
۱۵

ہمراہ لیا بیوہ وں کو اور رو کے پھر آیا
غربت میں مرے لال کا سر کھو کے پھر آیا

ناگاہ صدا سبط پیمبرؐ کی یہ آئی
گر ہو گئی تیرے بھی سر و تن میں جدائی
پھر ہو گے نہ دوزخ سے امت کی رہائی
سجادؑ خدا کے لیے کرنا نہ لڑائی
۱۶

مظلوم ہو مغموم ہو اور خستہ جگر ہو
لازم ہے تمہیں صبر کہ صابر کے پسر ہو

گر سر نہیں دیتا تو نہ دے کچھ نہیں پروا
دنیا میں رہے گا مری مظلومی کا چرچا
بے سر ہی ہمیں قبر میں تم گاڑ یو بیٹا
اب دے بھی اگر سر تو نہ لو صدقہ ہو بابا
۱۷

مقبول تو ہدیہ ہوا درگاہ خدا میں
پھر لیتے نہیں دیتے ہیں جو راہ خدا میں

حاکم نے بگڑ کر کہا جلاد کو لاؤ
زینبؑ نے کہا یا اسد اللہ اب آؤ
بابا مرے بیمار بھتیجے کو بچاؤ
سجادؑ دلحزیں کو تہہ شمشیر بٹھاؤ
۱۸

کیا ہے کہ عیاں زور ولایت نہیں کرتے
صدقہ گئی پوتے کی حمایت نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com

تلوار کو کھینچے ہوئے آیا جو ستمگار
سجادؑ سے لپٹے حرمِ احمدِ مختار
آواز یداللہ یہ پیدا ہوئی اکبار
کیوں تخت الٹ دوں تیرے اے ظالمِ غدار

مرثیہ ۲ نمبر ۷۰

سب لوٹ لیا باغ رسول عربیؐ کا
باقی ہے چراغ ایک یہی ابنِ علیؑ کا

سجادؑ کو بلوایا دوبارہ جو شقی نے
یہ سنتے ہی بیبیوں کے دھڑکنے لگے سینے
فرمایا پھپھی سے یہ تب بنتِ علیؑ نے
میں کیا کہوں جو رنج اٹھائے مرے جی نے

۱

کیا جانئے اب کیا ستم ایجاد کرے گا
بلوا کے ہمیں کونسی بیداد کرے گا

واری گئی مکار کی باتوں پہ جانا
دیکھو میں کہے دیتی ہوں کچھ دے تو نہ لانا
گر تیغ رکھے حلق پہ سر کو نہ اٹھانا
بابا کی طرح صبر سے گردن کو کٹانا

۲

اور لوٹ کا اسباب جو کچھ پائیو بیٹا
پہلے سرِ شاہِ شہدا لائیو بیٹا

یہ سن کے کہا بانو نے اے عابدؑ مضطر
غم سے علیؑ اصغر کے موئی جاتی ہے مادر
شمشاد مرا جب سے سدھارا سوئے کوثر
چلتے ہیں کلیجے پہ مرے درد کے خنجر

۳

پوشاک مرے گیسوؤں والے کو بھی لانا
چھوٹی سی عبا گود کے پالے کی بھی لانا

کلثوم پکاری یہ پھپھی ہو ترے قرباں
ممکن ہو جو چادر تو لیئے آنا مری جاں
کبرا نے کہا رو کے کہ اے عابدؑ ذی شان
ہاتھ آئیں ردائیں تو ہمارا بھی رہے دھیان

۴

اور اوڑھنی میری کہیں جو پائیو بھیا
خلخال بھی ٹوٹی ہوئی لے آئیو بھیا

یہ سُن کے چلے روتے ہوئے عابدؑ بیمار
نعلین تھے پاؤں میں نے سر پہ تھی دستار
۵
تھا چاند سی گردن میں پڑا طوق گرانبار
تن کانپتا تھا ضعف سے غش آتا تھا ہر بار

ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے زنجیر گراں تھے
آنکھوں سے یتیمی کے سبب اشک رواں تھے

اس حال سے پہنچے جو وہاں عابدؑ مضطر
اٹھا پئے تعظیم خجل ہو کے بداختر
۶
بٹھلا کے قریں اپنے یہ بولا وہ ستمگر
مرضی تھی نہ میری شہ بیکس کا کٹے سر

للہ بس اب میری خطا بخش دو عابدؑ
لو خونِ شہ ہر دو سرا بخش دو عابدؑ

یہ سُن کے نہ عابدؑ کو رہا ضبط کا یارا
سر پیٹ لیا رو کے گریبان کو پھاڑا
۷
پھر بولے شقی تو نے پدر کو مرے مارا
ہوتا نہ اگر قتل تجھے شہ کا گوارا

شبیرؑ کا سر تن سے جدا ہوتا نہ ظالم
مہمان نہ تیغ جفا ہوتا نہ ظالم

کس کس کا تو بخشواتا ہے خوں مجھ سے ستمگار
دو بھائی مرے مارے گئے رن میں جفا کار
۸
عباسؑ کے شانوں پہ چلی ظلم کی تلوار
اور قاسمِ نوشاہ کو نیزوں سے لیا مار

میدان میں تو ہی شہ لولاک کو مارا
تو نے تو لعیں پنجتن پاک کو مارا

للہ نہ اس امر کا کر ذکر ستمگر
ہرگز مجھے کچھ اس میں نہیں دخل بداختر
۹
اس خون کی مالک ہیں تو ہیں زینبؑ مضطر
بولا کہ وہ زنداں سے انھیں لائیے جا کر

عابدؑ نے کہا ان کا سر پاک کھلا ہے
بازو میں بندھے سر پہ نہ مقنع نہ ردا ہے

Presented by www.ziaraat.com

پھر اس نے کہا چادریں جو ہوں تمہیں درکار
لے لو مری سرکار سے اے شہ کے عزادار
۱۰
ہر چند بہت سا کیا سجادؑ نے انکار
جب اس نے نہ مانا تو وہ چپ ہو گئے لاچار

زنداں کی طرف روتے ہوئے جاتے تھے عابدؑ
اور نام پدر لے لے کے چلاتے تھے عابدؑ

زینبؑ کے قریں آئے جو ہیں عابدؑ پرغم
چلائی پھوپی صدقے ہو کیوں چشم ہے پرنم
۱۱
لو لے کہ بلاتا ہے تمہیں حاکم اظلم
یہ سنتے ہی کہنے لگی بنت شہ عالم

یکبار تو سر ننگے مجھے دیکھ چکے سب
پھر چلنے کو دربار میں موجود ہے زینبؑ

یہ کہہ کے جو روتی چلی واں سے وہ اقبال
عمر یہ کے کہتی تھی یہی رو رو کے ہر بار
۱۲
رعشہ تھا تن پاک میں اور چشم تھی خونبار
کیوں بھائی تصدق ترے ہو زینبؑ ناچار

بہنا کو اسی واسطے لائے تھے وطن سے
اے عقدہ کشا کھولو مرے ہاتھ رسن سے

کہتی ہوئی پہنچی جو وہاں بیکس و ناشاد
یکبارگی تعظیم کو اٹھے سب ستم ایجاد
۱۳
مسند پہ بٹھانے لگے زینبؑ کو جو کیتاد
رو رو کے یہ چلائی کہ فریاد ہے فریاد

اب بھی تو نہیں ظلم سے باز آتا ہے ظالم
دربار میں ہر دم مجھے بلواتا ہے ظالم

انصاف تو کر دل سے یہ کیا کہتا ہے بدخواہ
جنگل میں ہے بیگور و کفن فاطمہؑ کا ماہ
۱۴
مسند پہ میں بیٹھوں میں اے ظالم گمراہ
زینبؑ سے نہ ہوئیگا نہ ہوئیگا یہ واللہ

مسند کی نہ حاجت ہے نہ زر چاہیئے مجھ کو
مادر کی ردا بھائی کا سر چاہیئے مجھ کو

Presented by www.ziaraat.com

کہہ کر یہ سخن بیٹھ گئی خاک پہ ناچار
تھا باپ تمہارا تو دو عالم کا مددگار
۱۵
حاکم نے کہا منت و زاری سے بہ تکرار
تم میری اعانت کرو اے کل کے مددگار

لو خون بہا بھائی کا گر طالب زر ہو
بخشو یہ مجھے گر تمہیں منظور نظر ہو

یہ سنتے ہی سر پیٹ کے چلائی وہ مضطر
گھبراتا ہے کیوں ہوگا جب عرصۂ محشر
۱۶
کیا نام دیت لیتا ہے اے شمر ستمگر
کھل جائے گا سب حال جو پوشیدہ ہے تجھ پر

مرثیہ
لینے کو جو واں خون بہا آئیں گی زہراؑ
دنیا دہیں جب ہاتھوں کو پھیلائیں گی زہراؑ

نمبر ۱۷
۳۲

جب یزید اپنے گناہوں سے پشیمان ہوا
صبح کاذب کی طرح چاک گریبان ہوا
۱
ہنس کے پہلے صفت زخم وہ گریان ہوا
کل کی شہزادیوں کے چھٹنے کا سامان ہوا

ایک طرف سامنے دربار میں جلاد آئے
ایک طرف بیڑیاں پہنے ہوئے سجاد آئے

مومنو اب سنو تم حال امام خوشخو
ہاتھ میں زینبؑ و کلثوم کے دو نو بازو
۲
اس طرح آئے تھے دربار میں وہ پیش عدو
فضہ ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے تھی طوق گلو

بیٹھنے کی تھی نہ طاقت نہ کھڑے رہنے کی
شدت ضعف سے فرصت نہ تھی کچھ کہنے کی

یوں رقم کرتے ہیں اب راوی ہذا ان عزا
طوق و زنجیر سے سجاد کو تو کر دے رہا
۳
حکم جلاد کو اس وقت یہ حاکم نے دیا
کانپ کر شمر سے اس وقت یہ عابدؑ نے کہا

جب تلک میں گلے بچوں کے کہلواؤں گا
بیڑیاں پاؤں کی اپنے نہیں کٹواؤں گا

Presented by www.ziaraat.com

رو کے یہ عابدِ بیکس نے جو حاکم سے کہا اور کہا کھولو تمہیں سارے اسیروں کا کہا	۴	دستِ عابد سے کیا بندرسن امن نے وا پہلے عابد کے سکینہ کے گلے کو کھولا
رو کے بیکس نے کہا وقتِ مددگاری ہے بھائی پونچھو مری گردن سے لہو جاری ہے		
بولے عابد کے مرے پاس نہیں ہے رومال کہہ کے یہ سب کے گلے کھولے بصد رنج و ملال	۵	تم بہر حال کرو شکر خدائے متعال رسیاں سب کے گلوں کے تھے مگر خون سے لال
اپنے بازو سے کوئی بی بی لہو پونچھتی تھی یونہی کر آنسوؤں کو خونِ گلو پونچھتی تھی		
پھر تو حدّا دسوئے عابدِ ناشاد آیا کہا چلا کے یہ زینبؑ نے آہستہ ذرا	۶	بیڑیاں جب کہ لگیں کٹنے تو ایک شور ہوا استخوان سے ہے بہم حلقۂ زنجیرِ بلا
اس نقاہت میں یہ صدمہ جو کوئی پائے گا میرا بیمار بھتیجہ ابھی مر جائے گا		
طوق و زنجیر سے جس دم ہوئے سجادؑ رہا رو سیہ پاؤں پہ زنجیر کے مانند گرا	۷	عذر خواہی کے لئے حاکمِ بے رحم بڑھا تخت پہ لا کے شہ عرش نشیں سے یہ کہا
گر قبول آپ کریں خلعت و زر لاؤں میں احتیاج آپ کی جو ہو اسے بر لاؤں میں		
گر عابدؑ نے کہے قاضی حاجات خدا ماسوا ہم بھی تو کونین کے ہیں عقدہ کشا	۸	فضلِ خالق ہمیں کافی ہے نہیں کچھ پروا گھر لٹایا رہ خالق میں ہمیں چاہیئے کیا
نہ تو کھانے کی تمنا نہ ہوس آب کی ہے ایک خواہش ہے تو لوٹے ہوئے اسباب کی ہے		

Presented by www.ziaraat.com

کہا حاکم نے کہ آئے ابھی اسباب تمام علم حضرت عباسؑ لہو سے گلفام	۹	حکم کی دیر تھی لے آئے وہیں ساکن شام ٹکڑے تیغوں سے چھد اتروں سے ملبوس امام
سرخ پوشاک شہیدوں کے تنِ بے سر کی ہتھلیاں اصغر ناداں کی زرہ اکبرؑ کی		
متصل بیٹھی تھی اس وقت جو بانو دیکھا دودھ اور خون تھا ننھے سے گریباں میں بھرا	۱۰	رخت شبیرؑ میں اک ننھا سا کرتا دیکھا دوڑی اور اپنے کلیجہ پہ وہ رکھا کرتا
سنتا یہ جو بدن بانوئے ناچار گری پھر گئی بار اٹھی اور کئی بار گری		
اپنے بے شیر کے پھر دھیان میں رو رو یہ کہا کہاں جاؤں کہاں پاؤں تمہیں ڈھونڈوں کس جا	۱۱	علی اصغرؑ علی اصغر علی اصغر بیٹا تیرا کرتا تو ملا آہ مگر تو نہ ملا
تم کو تو فاطمہؑ کی گود ملی سونے کو واری ماں بانو کو یہاں چھوڑ گئے رونے کو		
اُجلا کرتا تمہیں پہنا کے تھا رن میں بھیجا خون اور دودھ بھی کرتے پہ ہے واری ہر جا	۱۲	کیسے ماں پونچھے اب اس کرتے پہ ہے دودھ جا آہ اک کھینچ کے پھر بولی کہ معلوم ہوا
تیر گردن سے جو بابا نے نکالا ہوگا ہچکیاں لے لے کے دودھ آپ نے ڈالا ہوگا		
الغرض لوٹ کا اسباب جو آیا فی الفور دیکھا عابدؑ نے سر شاہ شہید ان کو بغور	۱۳	پوچھا حاکم نے جو عابدؑ سے کہ کہئے کچھ اور اور کہا دے مجھے سر باپ کا اے بانیٔ جور
بعد چہلم میں بھلا دفن کی تدبیر کروں تنِ شبیرؑ سے ملحق سرِ شبیرؑ کروں		

Presented by www.ziaraat.com

کہا حاکم نے یہ کہ بات نہ ہوگی منظور ہو چکا قتل شہ دیں سے میں بیدیں مشہور	۱۴	اور سب پاس ادب ہے یہ رکھوں دل سے دور فتح شبیرؑ پہ پائے یہ مرا تھا مقدور
		اُس پہ غالب ہوا جو غالب ہر غالب تھا زور و طاقت میں علیؑ ابن ابی طالب تھا
شہ مظلوم کہاں اور کہاں شمر و عمر کاٹ سکتا تھا کوئی تیغ سے شبیرؑ کا سر	۱۵	شیر زہراؑ کا کہاں اور کہاں زور لشکر زرد یا فوج کو میں نے سپر میں بھر بھر کر
		اس تمنّا پہ کیا سارا خزانہ خالی کیا حسینؑ ابن علیؑ سے ہو زمانہ خالی
روکے سجادؑ نے کی زینبؑ مضطر پہ نگاہ رنگ فق بال کھلے اور لب خشک پہ آہ	۱۶	آئی وہ بنتِ علیؑ پیش یزید گمراہ بولی کچھ تجھ سے زیادہ نہیں کہنا واللہ

مرثیہ نمبر ۷۲

قصہ دو باتوں میں منفصل ہے ستمگر میرا
یا ملے بھائی کا سر یا ہو قلم سر میرا

آل نبی رسن سے ہوئی جس گھڑی رہا صدمے سے کانپنے لگے مولا کے دست و پا	۱	حرؑ آیا جانب بیمار کربلا گردن سے طوق پاؤں سے گئیں بیڑیاں جدا
		غربت پسر کی دیکھ کے مادر نے رو دیا گردن جھکا کے عابدؑ مضطر نے رو دیا
مڑ کر شقی نے پھر یہ ادب سے کیا کلام مضطر ہیں قید سے حرمِ شاہِ تشنہ کام	۲	میں نے رہا کیا تمہیں اب اے فلک مقام لیجائیں آپ سب کو مدینہ میں یا امام
		شیر خدا بھی خواب میں تشریف لائے تھے شب کو رسولؐ ان کی سفارش کو آئے تھے

Presented by www.ziaraat.com

سمجھے ہے کہ کچھ حسینؑ کی مطلق نہ تھی خطا
بے جرم قتل ہو گئے سلطانِ کربلا

حامز ہے تخت و تاج بھی اور مال و زر جدا
جو چاہے آپ لیجئے حضرت کا خونبہا

نادم ہوں منفعل ہوں بہت شرمسار ہوں
بخشو مری خطا کریں تقصیر وار ہوں

تھرا گئے یہ سنتے ہی عابدؑ کے دست و پا
بولے زباں کو بند کراؤ بانیٔ جفا

دیتا ہے مجھکو دلبر زہراؑ کا خوں بہا
سمجھا ہے سہل قتل دل و جان مصطفا

جانکاہ واقعہ ہے شہ مشرقین کا
انصاف ہو گا حشر میں خونِ حسینؑ کا

نے تخت سے غرض ہمیں نے مال و زر سے کام
ہاں ایک برکات کا خواہاں ہوں لاکلام

اسباب لے گئے ہیں جو غارت میں اہل شام
ہیں سب وہ یادگار رسولؐ فلک مقام

منگواد ے وہ کہ بس ہمیں خواہش اُسی کی ہے
ضائع نہ ہو کہیں وہ امانت نبیؐ کی ہے

پُرخوں ہے اُس میں ایک علم شاہ نامدار
جسمیں بندھی ہے مشک سکینہؑ جگر فگار

شہ کی قبا ہے حیدرؑ صفدر کی ذوالفقار
کہنہ ہے ایک چادر زہراؑئے ذی وقار

جائیں لبوں پہ عترتِ شاہِ اُمم کی ہیں
چھینیں جو شمر نے وہ ردائیں حرم کی ہیں

سنتے ہی یہ لعیں نے دیا حکم ناہماں
آیا تبرکات شہنشاہِ انس و جاں

رکھیں جو لا کے سامنے عابدؑ کے کشتیاں
دوڑے حرم حسینؑ کے کرتے ہوئے فغاں

ہونے لگی بلند صدا شور و شین کی
بو آگئی لباس سے خونِ حسینؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

ساکت ہوئے بکا سے جو حضرت کے سوگوار
منگوا دے اب ہمیں سر سلطان نامدار
۸
کہنے لگے یزید سے سجاد دل فگار
تا کربلا میں دفن کرے یہ نحیف و زار

ایسے ستم کسی پہ جہاں میں پڑے نہیں
تربت میں آج تک مرے بابا گڑے نہیں

سجادؑ نے یزید سے رو کر کہا یہ جب
آیا نظر جو ہیں سر شبیرؑ بے غضب
۹
اس نے سر حسینؑ کو فوراً کیا طلب
دوڑے سروں کو کھولے ہوئے اہلبیت سب

غلگیں دلوں پہ اور اذیت سوا ہوئی
پیٹیں یہ بیبیاں کہ قیامت بپا ہوئی

بولے بہا کے اشک یہ بیمار کربلا
بابا تمہاری حسرت و غربت کے میں فدا
۱۰
جب سے چھٹا ہوں آپ سے اے ابن مرتضیٰ
خالق گواہ ہے کہ مرے دم میں دم نہ تھا

زنداں میں بھی نہ چین سے اک آن سوتے تھے
غربت پہ آپ کی سحر و شام روتے تھے

آنسو بہا کے تب سر سرور نے یہ کہا
بیٹا مقام صبر ہے لازم نہیں بکا
۱۱
چہلم کے دن بھی کٹ گئے احسان کبریا
مل جائیگا کفن بھی نہ رو رو پدر فدا

مہلت مل ہے قید سے ہر سوگوار کو
اب قبر بھی ملے گی غریب الدیار کو

جس دم سنا یہ ذکر تو محشر بپا ہوا
سجادؑ سے یہ بانوئے بیکس نے تب کہا
۱۲
واری تڑپ رہی ہے یہ ماں غم کی مبتلا
پہنچا دو مجھ کو قبر سکینہؑ پہ میں فدا

واں اس غریب و عاجز و مضطر کو لے چلو
بیٹا بہن کی قبر پہ مادر کو لے چلو

Presented by www.ziaraat.com

اٹھے یہ کہہ کے خاک سے سجاد ناتواں آیا نظر جو مقبرۂ شام ناگہاں	۱۳	ہمراہ سب چلے حرم سرورِ جہاں امڈا یہ دل کی آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
کونین ردا کا آنکھوں پہ بانو لئے ہوئے سب اہلبیت گردِ تھے حلقہ کئے ہوئے		
پہونچے قریں لحد کے جو قیدی بحال زار بولے بھائی اشک یہ سجاد نامدار	۱۴	دیکھا بنا ہے خاک پہ چھوٹا سا اک مزار اماں یہی ہے قبر سکینہ جگر نگار
مٹی کا ڈھیر آہ و بکا کر کے دیکھ لو تربت کو اپنی بیٹی کی جی بھر کے دیکھ لو		
یہ سن کے پیٹنے لگے ناموس مصطفیٰ لے کربلائیں قبر کی بانو نے یہ کہا	۱۵	مرقد کے گرد ہائے سکینہ کا غل ہوا واری اٹھو کہ آئی ہے ماں غم کی مبتلا
چوتھا ابھی برس تھا کہ موت آگئی تمھیں قربان جاؤں یاں کی ہوا بھا گئی تمھیں		
بی بی وطن چلے ہیں ایران تجھ کو کام سوتی ہو تم تو قبر میں اے عاشق امام	۱۶	لیکن تمہاری یاد میں روتے ہیں صبح و شام کس کا سناؤں فاطمہ صغرا کو میں پیام
ہر دم غم فراق میں فریاد کرتی ہیں ہمجولیاں وطن میں تمہیں یاد کرتی ہیں		
مادر کو چھوڑ کے یوں کوئی سوتا ہے بے خبر منہ ڈھانپنے کا وقت ہے اے پارۂ جگر	۱۷	اٹھو بس اب کہ چرخ پہ ظاہر ہوئی سحر آ بیٹھو تم بھی پہلو میں واری جھکا کے سر
مادر کے ساتھ باپ کا ماتم بپا کرو آنکھوں پہ رکھ کے کرتے کا دامن بکا کرو		

Presented by www.ziaraat.com

صدقے گئی پدر سے نہ کیجیو مرا گلا
سامان آخری نہ مصیبت میں ہو سکا
۱۸
دیتی میں کیا کفن تمہیں اے میری دلربا
خود میرے اوڑھنے کو میسّر نہ تھی ردا

حوریں تمہیں جو گود میں لاکر بٹھائیں گی
دادی جناں میں حلّہ جنت پہنائیں گی

ویران مزار دیکھ کے ماں بیحواس ہے
بعد فنا بھی حسرت واندوہ و یاس ہے
۱۹
آسودگی کی جگہ ہے مقام ہراس ہے
بستی نہ گھر ہے نہ کوئی آس پاس ہے

جا بر ہوئیں نہ یا دشہ تشنہ کام میں
ہے ہے نبی بھی قبر تو صحرائے شام میں

جاتی ہے ماں وطن کو مریجان الوداع
تیار سب ہے کوچ کا سامان الوداع
۲۰
ناشاد و نامراد پریشان الوداع
سونپا تمہیں خدا کو میں قربان الوداع

گھر میں بھی جاکے ہم کبھی غافل نہ ہوئیں گے
بی بی تمہاری یاد میں راتوں کو روئیں گے

یہ کہہ کے غش جو ہو گئی بانوئے دوجہاں
برپا ہوا وہ شور قیامت کہ الاماں
۲۱
آئی صدا یہ تب سر سرور سے ناگہاں
عابد ہماری روح پہ ہے صدمہ گراں

مرثیہ نمبر ۷۳

خوشنود ہوگا ایزد غفار صبر سے
بیٹا چھڑاؤں ماں کو سکینہ کی قبر سے

بلا اٹھا کے حرم کربلا میں آتے ہیں
مریض شام کے دارالشفا میں آتے ہیں
۱
عجب شکوہ سے دشت بلا میں آتے ہیں
غم حسینؑ میں یاد خدا میں آتے ہیں

جگر کے ٹکڑے بھرے دامنوں میں آئے ہیں
یہ قبر شہ پہ چھڑھانے کو پھول لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

بخار میں ہے رقم یہ روایت جانکاہ
نہ گل نہ شمع ملی بیکسوں کی قبر پہ آہ
۲
جب آئے اہل حرم جانب شہادت گاہ
مجاوری کو مقطع جابر ابن عبد اللہ

قریشی آئے ہیں اور ہاشمی بھی حاضر ہیں
مسافروں کے مجاور بھی سب مسافر ہیں

دو شامیانے ہیں بالائے قبر سبط رسولؐ
فلک سے حور و ملک کا ہے فوج فوج نزول
۳
وہ اک تو رحمت حق ایک دوسرا ہے بتول
زیارت شہ مظلوم کر رہے ہیں حصول

لحد سے اکبرؑ و اصغرؑ کے داغ روشن ہیں
مزار ایک ہے پر دو چراغ روشن ہیں

لب فرات ہے سقہؑ کی قبر عالیجاہ
قریب دور سے ہے زائروں کی حاضر راہ
۴
جو وہ ہے شہر شہیدوں کا تو یہ شہر پناہ
مجاوری کو لحد پر ہے روح شیر الہ

لحد میں ہائے سکینہؑ کا شور ہوتا ہے
سکینہ کہتی ہے سقہ ہمارا روتا ہے

اُدھر عیاں ہوئی بس زینب خصال خصال
ندا مزار سے جابر کو دی بہ رنج و ملال
۵
اِدھر لحد میں تڑپنے لگا رسولؐ کا لال
میں جیتا ہوتا تو کرتا بہن کا استقبال

شرف ہے فاطمہؑ کا فاطمہؑ کی جائی کو
مری طرف سے تو جا اُس کی پیشوائی کو

چلا مع رفقا جابر خجستہ نہاد
قدم پر گر پڑا جابر بہ نالہ و فریاد
۶
سر حسین لئے ہاتھوں پر ملے سجادؑ
پکاری عابدؑ بیکس کو زینبؑ ناشاد

گلے لگا لو محب نبیؐ یہ جابر ہے
یہ تربت شہ مظلوم کا مجاور ہے

Presented by www.ziaraat.com

گلے لگا لیا جابر کو شاہ والا نے
کہا کہ لوٹ لیا بھائی ہم کو اعدا نے
۷
گلے پہ نیل رسن کے دکھائے آتا نے
جو ہم پہ ہو گیا ہم جانیں یا خدا جانے

سر حسینؑ بڑی محنتوں سے لایا ہوں
دوبارہ باپ کو میں دفن کرنے آیا ہوں

محبوؑ پیٹنے کی جا ہے آہ وا ویلا
قنات روک کے عابدؑ وہاں رہے تنہا
۸
غرض در و در حرم قبر شاہ دیں پہ ہوا
کھڑے ہوئے تھے بگرد قنات آلِ عبا

وہاں شگافتہ اعجاز سے مزار ہوا
زمین کے پردے سے خورشید آشکار ہوا

تنِ حسینؑ سے ملحق کیا حسینؑ کا سر
لحد پہ تختہ طوبیٰ قرینہ سے رکھ کر
۹
ہوا زمین میں گویا قرانِ شمس و قمر
پکارے عابدؑ بیکس محبوؑ آؤ ادھر

سنو بگوش کہ اس دم رسولؐ روتے ہیں
دوبارہ دفن مرے باباجان ہوتے ہیں

یہ کہکے رونے لگے ہائے عابدؑ بیمار
سرہانے بیٹھ کے سب فاتحہ پڑھے اکبار
۱۰
مزار شاہِ غریباں جو ہو چکا تیار
غرض کہ خیمۂ جابر میں آئے سب دیندار

حرم نے قبر پہ سامانِ اشک واہ کیا
سرِ مزار بپا خیمۂ سیاہ کیا

سیاہ خیمہ میں اترے سیاہ پوش حرم
سبھوں نے قبر کو بالوں سے جھاڑا جب اس دم
۱۱
طوافِ قبر کیا حلقہ باندھ کر باہم
لرز لرز گئی صدمے سے قبرِ شاہِ اُمم

لحد پہ شاہ کی مسند بچھائی زینبؑ نے
سلام کے لیے گردن جھکائی زینبؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

پھپھی کے ساتھ سکینہ نے بھی کیا مجرا
مزار پر جو بچھائی ہے مسند زیبا
۱۲
کہا بتا دو تو بی بی مجھے برائے خدا
نکل کے قبر سے بیٹھیں کے کیا مرے بابا

کہا پھپھی نے ترا پوچھنا رُولاتا ہے
بھلا یوں قبر میں بھی جا کے کوئی آتا ہے

لپٹ کے قبر سے آواز دی دُہائی ہے
حسینؑ بھائی بہن کی بھوکی پیاسی آئی ہے
۱۳
اِک اربعین سے بہن بھائی میں جدائی ہے
اُمیدوارِ ضیافت یہ اماں جائی ہے

نہ فرش ہے نہ مکاں ہے نہ دانہ پانی ہے
سخی کے لال یہی میری میہمانی ہے

نکالو ہاتھ لحد سے گلے لگا لو مجھے
برہنہ سر ہوں بزیرِ کفن چھپا لو مجھے
۱۴
وطن نہ جاؤں گی میں قبر میں بلا لو مجھے
اخی بلا میں گرفتار ہوں نکالو مجھے

تمہیں سکینہ کی خاطر سے رو نہیں سکتی
یتیم پروری اب مجھ سے ہو نہیں سکتی

سنو حسینؑ سنو تم سے میرے سوال ہیں دو
نہیں تو زیرِ قدم اپنے اے شہ خوشخو
۱۵
جو بھیجتے ہو وطن کو تو تم بھی ساتھ چلو
نہ دیں خاکِ شفا اک لحد کی خاطر دو

مرثیہ
لحد کے سائے میں میرا یہیں ٹھکانا ہو
تمہاری پائینتی ہو اور مرا سرہانا ہو
نمبر ۲۷

جب اربعین کو آئے حرم قتل گاہ میں
پنہاں تھے شکلِ کعبہ لباسِ سیاہ میں
۱
تاریک آسمان و زمین تھی نگاہ میں
گیسو کھلے تھے سوگ شہیدِ الٰہ میں

روئیں جو شاہزادیاں منہ دھانپ دھانپ کے
لاشِ حسینؑ رہ گئی لبِ کانپ کانپ کے

Presented by www.ziaraat.com

یوں خاک پر پڑا تھا مرقع بتولؑ کا
بے گور و کفن تھے شہیدانِ کربلا ۲ اعضا جدا تھے لاش کے در دست و پا جدا
کوئی کسی کی لاش پہ جز بیکسی نہ تھا

افتادہ خاک پر تھا سلیمانِ فاطمہؑ
پر جبرئیل کا تھا نہ دامانِ فاطمہؑ

یوں پہلوئے حسینؑ میں تھا لاشہ صغیر
وقتِ قضا ملا تھا جو اس کو نہ آب و شیر ۳ باچھوں میں دودھ لب پہ انگوٹھا گلے میں تیر
کھولے ہوئے دہن تھا وہ رشکِ مہ منیر

ننھا سا کرتا تن میں لہو سے بھرا ہوا
اِک ہاتھ تھا حسینؑ کا اس پر دھرا ہوا

اکبرؑ تھے یوں قریبِ شہنشاہِ نیک ذات
اٹھارہویں برس میں زمانے سے کی وفات ۴ ٹکڑے بدن کلیجہ میں برچھی جگر پہ ہاتھ
نیزہ کا پھل ملا ثمرِ گلشنِ حیات

فرزند پاس تھے پسرِ بوترابؑ کے
دو چاند پہلوؤں میں تھے اک آفتاب کے

دولھا کی لاش اکبرِ مظلوم کے قریں
کنگنا کہیں تھا سہرا کہیں جوڑا تھا کہیں ۵ سعدینِ آسمان کا قراں تھا سرِ زمیں
ناشاد و نامراد پدر اور ماں و دل حزیں

سہرے کے پھول یوں تھے تنِ زخم دار پر
جس طرح کوئی پھول چڑھائے مزار پر

ناگاہ کی نگاہ حرم نے سوئے فرات
سینہ پہ شکلِ لاش کے پہلو میں دونوں ہات ۶ دیکھا پڑا ہے لاشۂ عباسؑ نیک ذات
ہر دم دہانِ زخم سے کہتا ہے وہ یہ بات

سینہ پہ اب تلک ہے نشانی سکینہؑ کی
پر وا دریغ تشنہ دہانی سکینہؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

جس دم یہ حالِ گنج شہیداں نظر پڑا
چادر سے پونچھا سوکھا ہوا دودھ بانجھوں کا

۷

بانوؑ نے لاشۂ علی اصغرؑ اٹھا لیا
مردے کے منہ کے بوسے لیے اور یہ کہا

تم سے بچھڑ کے میں رہی فریاد و آہ میں
اصغرؑ کہو ڈرے تو نہیں قتل گاہ میں

عابدؑ پدر کی لاش پہ ہونے لگے نثار
بولے کیا ہو لاشۂ اکبرؑ سے ہم کنار

۸

پونچھا عبا سے باپ کے زخموں کا سب غبار
اصغرؑ کو پیار کر چکے فرمایا مجھ کو پیار

فرمایئے غلام تمہارا نہیں ہوں میں
پیارے یہ دونوں بیٹے ہیں پیارا نہیں ہوں میں

دیکھیں تو آپ حال ہے کیا اس مریض کا
شانوں میں ریسماں کے ہیں نیل جا بجا

۹

تن میں بخار سینے میں ہیں داغِ اقربا
اور زخم تازیانوں کے ہیں پشت پر جدا

ممکن نہیں علاج دلِ بے قرار کا
اور اس پہ غم فراق شہ نامدار کا

سجادؑ کا یہ نوحہ تھا زینبؑ کی یہ فغاں
پہلو تمہارا چھوڑ کے جائے بہن کہاں

۱۰

اک قبر کی جگہ دو بہن کو بھی بھائی جان
سب سے حجاب ہوگا مدینہ کے درمیان

زینبؑ عزیز مردہ کسے منہ دکھائے گی
سوئے وطن نہ جائے گی زینبؑ نہ جائے گی

سیدانیاں جو لاشوں پہ روئیں جدا جدا
دن ہے بنی اسد کا جو قریب تھا

۱۱

کوسوں تلک لرز گیا میدانِ کربلا
سن کر یہ شور رونے کا اک ایک نے کہا

مقتل میں داخلہ ہوا ناموسِ شاہ کا
چہلم ہے آج سبطِ رسالت پناہ کا

Presented by www.ziaraat.com

یاں قصد دفن شاہ جو سجادؑ نے کیا کہنے لگی جو قبر شہنشاہ کربلا	۱۲	زخموں سے پہلے نیزہ و پیکاں کے جدا اک لوح نکلی اس پہ یہ مضمون تھا لکھا
زہراؑ کی گیسوؤں پہ پڑی ماں کی خاک ہے ابن الترابؑ کی یہ مقبر پاک ہے		
نزدیک قبر لاشے جو لاشے شہ زماں دو ہاتھ ناگہاں ہوئے اس قبر سے عیاں	۱۳	پائینِ قبر زینبؑ مہکیں نے کی فغاں سجادؑ رو ئے اور یہ حرم سے کیا بیاں
بابا سے پیار دیکھنا خیر الانام کے یہ ہاتھ ہیں رسول علیہ السلام کے		
پھر آئی اس مزار سے عابدؑ کو یہ ندا رکھ دے ہمارے ہاتھوں پہ لاشہ حسینؑ کا	۱۴	اے نائب حسینؑ فدا تجھ پہ مصطفیٰ لاشہ نبیؐ کے ہاتھوں پہ عابدؑ نے رکھدیا
پھر عرض یہ نبیؐ سے بجانِ ملول کی لو نانا جان لو یہ امانت بتول کی		
اس وقت جبرئیلؑ بھی تھے نوحہ گر حاضر تھے انبیائے سلف سب برہنہ سر	۱۵	کھولے ہوئے پروں کو کھڑے تھے مزار پر ہمراہ ان کے فوجِ ملک تھی کشادہ پر
سمجھا رہے تھے حیدرِ صفدر بتولؑ کو پرسا ہر ایک دیتا تھا کر رسولؐ کو		
حاضر تھی روحِ فاطمہؑ جو قبر کے قریں زہراؑ کے نازنیں سے خبردار اے زمیں	۱۶	رو کر زبانِ حال سے بولی وہ دل حزیں اعضا ہیں چاک چاک اذیت نہ کہیں
مرثیہ اب جنت تک ہوئی تری مہمان فاطمہؑ اے قبر تیری جا کے قربان فاطمہؑ		نمبر ۴۵

Presented by www.ziaraat.com

جب کربلا کو شام سے اہل حرم پھرے
صدمہ اٹھا کے صدمہ قید ستم پھرے
۱
ہمراہ لیکے حسرت و حرمان و غم پھرے
کہتے تھے یہ بیاں کہ عجب طرح ہم پھرے

سینہ زنی تھی چار طرف شور و شین تھا
رونا تھا اور زبان پہ نام حسین تھا

القصہ کر کے قطع منازل وہ کارواں
افتادہ جس مقام پہ حیدر کا تھا نشاں
۲
پہنچا لب فرات بصد نالہ و فغاں
رو کر کیا وہاں کے زمینداروں سے بیاں

سرگرم گریہ غم سے دل سرد ہوتا ہے
شیر خدا کا بیٹا ترائی میں سوتا ہے

عباسؑ کا کسی سے سنا آہ جب کہ نام
آکر قریب لاش پکاری وہ تشنہ کام
۳
بالی سکینہ گر پڑی اشتر سے دل کو تھام
اے لشکر خدا کے علمدار السلام

بیوجہ دشمنوں نے ستایا دوہائی ہے
اٹھو چچا کہ لاڈلی لاشے پہ آئی ہے

اے یادگار شیر خدا عم نامدار
چھاتی سے اپنے مجھ کو لگا لیجیے ایک بار
۴
دو غم اور نہ مجھ کو کہ میں ہوں جگر فگار
آواز دی یہ لاشے نے تب ہو کے بیقرار

قدرت سے گر خدا کی اگر ہاتھ پاؤں میں
سو بار تجھ کو پیاری گلے سے لگاؤں میں

اہل حرم وہاں سے ہوئے تب برہنہ پا
پہونچے جو نعش حضرت فرزند مرتضیٰ
۵
اور ساتھ اپنے بالی سکینہ کو لے لیا
دیکھا کہ ابن فاطمہؑ ہے خاک پر پڑا

رونے لگے جو بائے وہ منہ ڈھانپ ڈھانپ کر
لاش حسینؑ رہ گئی بس کانپ کانپ کر

Presented by www.ziaraat.com

زینب نے کی جو لاشۂ شبیرؑ پر نظر
دیکھا کہ دونوں ہاتھ پڑے ہیں اِدھر اُدھر
۶
ہے ایک خط بدستِ شہنشاہِ بحر و بر
صغراؑ کا نامہ نکلا وہ دیکھا جو کھول کر

آ کر کہا یہ قومِ اسد نے زبان سے
صادر ہوا ہے ظلم یہ اک ساربان سے

لاشِ امامِ پاک پہ روتی تھی یاں بہن
اکبرؑ کی لاش پر وہاں بانو تھی نعرہ زن
۷
اِک سمت سر کو پیٹتی تھی دشت میں دلہن
مقتل میں روتے پھرتے تھے سجادِ خستہ تن

بازو ہر اک لاش کا رو کر ہلاتے تھے
تلقین کی طرح حال وہ اپنا سناتے تھے

لاشِ پدر کے گرد پھرا عابدِ حزیں
بولا کہ السّلام علیک اے امام دیں
۸
اے ابنِ بوترابؑ ترا فرش ہے زمیں
بعد آپ کے خیام میں در آئے سب لعیں

دی آگ ہائے خیمۂ آلِ رسولؐ کو
سر نیزے لائے بلوے میں بنتِ بتولؑ کو

بعد آپ کے ایری کا تھا مجھ کو بس کہ شوق
زنجیر میرے پاؤں میں پڑی اور گلے میں طوق
۹
اصغر جو تھا وہ لے گیا سجاد پر بھی فوق
مرنے کا اصغر سن میں ہوا اسکے دل کو ذوق

کاٹا گیا جو حلق نہ مجھ ناتوان کا
مشتاق تھا گلا یہ مگر لیمان کا

اس دم یہ آئی لاشۂ شبیرؑ سے صدا
اے عابدِ حزیں تجھے شاباش مرحبا
۱۰
کیا احتیاج کہنے میں میں سب ہوں جانتا
لازم ہے تجھ کو صبر کہ خالق کی جو رضا

گو شام تک یہاں سے بہت طول راہ تھا
ہمراہ تیرے سبطِ رسالت پناہ تھا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سن کے مستعدہ بہ غسل و کفن ہوا
اہلِ حرم سے کہنے لگا وا مصیبتا
۱۱
زیرِ زمیں نہاں تنِ شبیرؑ کو کیا
زہراؑ کا چاند میں نے زمیں میں چھپا دیا

رو رو کے آلِ مصطفویؐ غل مچا رہی تھی
مقتل سے فاطمہؑ کے بھی آواز آتی تھی

جس دم بنایا اکبرؑ و اصغرؑ کا واں مزار
نوشاہ کو بھی دفن کیا اس نے ایک بار
۱۲
قبروں پہ پیٹنے لگے بانو جگر فگار
فرطِ الم سے فاطمہؑ کبریٰ تھی بے قرار

آنکھوں سے ماں نے اشک کے دریا بہا دیئے
سہرے کے پھول قبر پہ اس کے چڑھا دیئے

سجادؑ نے یہ ماں سے کہا سر کو پیٹ کر
پانی نہیں ہے اتنا کہ کر دیجئے ان کو تر
۱۳
ان تربتوں پہ کیجئے اب اک ذرا نظر
کیا بیکسی برستی ہے پیاسوں کی قبر پر

زائر نہ جب تلک یہاں بستی بسائیں گے
اس جا پہ روز حیدرِ کرارؑ آئیں گے

یہ جب کہا تو حال ہوا اور بھی تباہ
پھر جامِ آب و شیر اٹھائے بعز و جاہ
۱۴
تھوڑا سا پانی قبروں پہ چھڑکا با اشک و آہ
اصغرؑ کی اور شاہ کی تربت پہ کی نگاہ

پانی کے جام رکھ دیئے سرور کی قبر پر
کوزے چڑھائے شیر کے اصغرؑ کی قبر پر

پھر قبرِ شاہ دیں سے کہا با صد اضطراب
جاتا ہوں اب مدینہ کی جانب میں دل کباب
۱۵
اے سر در زمیں و زماں ابن بو تراب
اصغرؑ اگر پوچھے آپ کو کیا دوں اسے جواب

تم مر کے خوش ہوئے یہاں اور واں وہ روئیگی
یاد وطن تو قبر میں کاہے کو ہوئے گی

Presented by www.ziaraat.com

پھر نہر کے کنارے گیا وہ بصد فغاں
احسنت تجھ کو حیدرِ کرار کے نشاں
۱۶
عمو کو دفن کر کے یہ کرنے لگا بیاں
تربت سے آتی ہے عجب شجاعت کا ہے عیاں

غربت عیاں ہے قبرِ شہ نامدار سے
ہے دبدبہ نمود تمہارے مزار سے

عباسؑ کے پسر کو جو ہوش آیا ناگہاں
احسان ہو گا اے حرمِ سرورِ زماں
۱۷
اہلِ حرم سے کرنے لگا اس طرح بیاں
مجھ کو مجاوری کے لئے چھوڑ جاؤ یاں

مرثیہ ۷۶ نمبر

زینبؑ یہ بولی تجھکو نہ جو ساتھ پائے گی
اُم البنینؑ پیٹ کے سر مر ہی جائے گی

چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا
اور فاتحہ حسینؑ کے لشکر کا ہو چکا
۱
پیوند بیکسوں کے تن و سر کا ہو چکا
قبروں پہ شورِ آلِ پیمبرؐ کا ہو چکا

ماتم میں تین روز رہے شور و شین سے
روئے لپٹ لپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

مثلِ چراغِ گورِ غریباں یہ دل جلائے
پیاروں کی بود و باش کے ساماں جو یاد آئے
۲
پھولوں کیا تھ قبروں پہ لختِ جگر چڑھائے
بے ساختہ پکارے کلیجے پکڑ کے ہائے

ہے ہے وہ پردہ دار ہمارے کدھر گئے
بے پردہ ہو کے آلِ نبیؐ در بدر گئے

مقتل کے آس پاس یہ بیوی تھی فغاں
اے میرے کربلائی برادر حسینؑ جاں
۳
زینبؑ جبیں لحد پہ دھرے کرتی تھی بیاں
ہمشیر تین دن سے تمہاری ہے میہماں

اللہ میری بات بھی پوچھی نہ آپ نے
زنداں کی واردات بھی پوچھی نہ آپ نے

Presented by www.ziaraat.com

راضی ہوں جو رضائے امام جلیل ہے
نہ کوئی دادرس ہے نہ کوئی کفیل ہے
۴
پر قابل ملاحظہ بازو کا نیل ہے
بھائی بغیر آپ کے زینبؑ ذلیل ہے

پشت و پناہ اُٹھ گیا بے خانماں ہوئی
دیکھو یہ پشتِ قابلِ نوک سناں ہوئی

مر جائیں سب یتیموں کے سر پر رہوں تو میں
بہلانے کو تمہاری کہانی کہوں تو میں
۵
بچپن میں ان کی قید کی ایذا سہوں تو میں
ماں ہوں تو میں پھپی ہوں تو میں باپ بھی تو میں

ان کا بھی داغ آج ملے یا کہ کل ملے
ایسے نہیں نصیب کہ خدمت کا پھل ملے

میں جانتی تھی شہر بپا ہوگا بھائی کا
چہلم کروں گی دھوم سے میں کربلائی کا
۶
ہوگا ہجوم قریہ ساری خدائی کا
پرساں بھی یاں کوئی نہیں زہراؑ کی جائی کا

منہ ڈھانپنے تو آپ ہی پلا بھی لیتی ہوں
اور اپنے دل کو آپ ہی پرسا بھی دیتی ہوں

چہلم تو کر چکی میں دل فگار یا حسینؑ
بیٹا بھی اور بہن ہے نادار یا حسینؑ
۷
اب روضہ کس طرح سے ہو تیار یا حسینؑ
آخر کبھی تو آئیں گے زوّار یا حسینؑ

تکیہ ہے کارسازیٔ پروردگار پر
اس دم تو سائباں بھی نہیں ہے مزار پر

حضرت کی قبر بن گئی زینبؑ کے بین سے
شہزادے جاں بلب ہیں پھپی شور شین سے
۸
آکر کہا بشیر نے ابنِ حسینؑ سے
چلیے وطن کو قبرِ شہ مشرقین سے

عابدؑ نے پوچھا کیوں اماں قبول ہے
وہ بولی اختیار ہے کیا ہاں قبول ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہونے لگا سوار رسالہ بشیر کا خیمہ اٹھا لحد سے شہ بے نظیر کا	۹	ڈنکا بجا حرم کے وداعِ اخیر کا اور سب برکات جناب امیرؑ کا
تربت کے گرد اونٹ برابر کھڑے ہوئے رخصت کو جمع قبر پہ چھوٹے بڑے ہوئے		
زینب پکاری کوچ کا ساماں ہو گیا اور مقبرہ حسینؑ کا سنسان ہو گیا	۱۰	پھر شہر میرے بھائی کا ویران ہو گیا ہو گا مقام قتل کا میدان ہو گیا
آئی مسافروں کو مرے وہ زمیں پسند دنیا میں جس زمیں کو بستی نہیں پسند		
اے کربلائے سرورِ دلگیر الوداع اے قبرِ ابنِ صاحبِ تطہیر الوداع	۱۱	اے قتل گاہ حضرتِ شبیرؑ الوداع اے بھائی جان جاتی ہے ہمشیر الوداع
کیا بے نصیب ہے یہ نواسی رسولؐ کی تم نے مجاوری نہ ہماری قبول کی		
بے آپ کے بقیع میں کس منہ سے جاؤں گی گر جاؤں گی بھی تو ندامت اٹھاؤں گی	۱۲	نانا کے بھی مزار پہ عزت نہ پاؤں گی پوچھیں گے سب بزرگ تو میں کیا بتاؤں گی
رخصت کیا حضور نے کیوں کر یہاں رہوں جاؤں تو کس طرف جو رہوں تو کہاں رہوں		
واں قافلہ میں بنتِ علی کی پکار ہے سالارِ کارواں کا مجھے انتظار ہے	۱۳	یاں حاضرِ حضور یہ سینہ فگار ہے کوئی جلو میں ہے نہ کوئی پردہ دار ہے
کہہ کر پھپھی مجھے عابدؑ بلاتے ہیں میں کہہ رہی ہوں صبر کرو آپ آتے ہیں		

Presented by www.ziaraat.com

بھیا اٹھو کجاوے میں مجھ کو تم ہی بٹھاؤ
روکیں قنات اکبرؑ و عباسؑ کو بلاؤ

۱۴

بھیا میں بے نقاب ہوں رہگیروں کو ہٹاؤ
خالی ہے گود بھابی کا اصغرؑ کو لیتے آؤ

سردار سارے قافلہ کے آگے ہوتے ہیں
تیار کارواں ہوا اور آپ سوتے ہیں

کب سے تمہیں پکار رہی ہوں میں خستہ تن
بھیا گلے لگا لو تو جاؤں سوئے وطن

۱۵

ہے ہے جواب بھی نہیں دیتے شہِ زمن
آئی ندا سدھارو خدا حافظ اے بہن

مرثیہ

اصغرؑ کو میری سمت سے بھی پیار کیجیو
ہوگا ثواب خاطر بیمار کیجیو

نمبر ۷۷/۲

آج چہلم تمام ہوتا ہے
کشتوں کا اب مقام ہوتا ہے

۱

دفن سب کا امام ہوتا ہے
دور گردوں خیام ہوتا ہے

تن شہ آج سر سے ملتا ہے
عرش خالق دوبارہ ہلتا ہے

کربلا میں ہے آج شیون و شین
روتی کبریٰ ہے شہ کی نور العین

۲

دفن ہوتی ہے آج لاشِ حسینؑ
بانوئے شاہ ہے بہت بے چین

رو رو زینبؑ دُہائی دیتی ہے
کر دٹیں شہ کی لاش لیتی ہے

شش جہت میں ہے شور واویلا
قید سے چھوٹ کر امام آیا

۳

آتی ہے یہ ملائکہ کی صدا
آج اک حشر پھر بپا ہوگا

چلو اے قوم پیشوائی کو
لاؤ زینبؑ فلک ستائی کو

Presented by www.ziaraat.com

آگے آگے تھے جبرئیل امیں
پھینک کر تاجِ سر بروئے زمیں
۴
ان کے پیچھے ملائکہ غم گیں
آئے بیمار کربلا کے قریں

حاملانِ الم کو لے آئے
قتل گہ میں حرم کو لے آئے

آج سجادؑ کو غش آتے ہیں
باپ کی لاش کو ہلاتے ہیں
۵
غش سے فرصت جو ذرا پاتے ہیں
گھٹنے زنجیروں کے جو دکھاتے ہیں

جب وہ بیمار دکھ سناتا ہے
لاشۂ شاہ کانپ جاتا ہے

پہونچے جو عابدؑ جو لاشۂ شہ پر
کچھ خبر آپ کو ہے اے سرور
۶
بولے بصد ملال رو رو کر
رنج کیا کیا ہوئے ہیں بندہ پر

آپ کے بعد ہم اسیر ہوئے
طوق آہن میں دستگیر ہوئے

لے گئے ہم کو بیڑیاں پہنا
آپ سوتے رہے یہاں بابا
۷
اور گردن میں طوق بھی ڈالا
کی خبر بھی نہ میری کچھ اصلا

دشمنِ دیں زبس ستاتے تھے
نازیانے مجھے لگاتے تھے

سن کے اہل حرم بھی شہ کی صدا
پھر تو زینبؑ نے شاہ سے یہ کہا
۸
روئے ایسا کہ ہوش بھی نہ رہا
بھائی آئی ہے یہ بہن دکھیا

ساتھ اہل حرم کو لائی ہوں
پر سکینہ کو کھو کے آئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

بولی زینبؑ کے اے شہیدِ امام اب یہاں سے نہ جاؤں گی اک گام	۹	آئی ہوں طے میں کر کے راہِ شام آپ کی قبر پر رہوں گی مدام
اسی بیشہ میں جان کھوؤں گی عمر بھر آپ کو میں روؤں گی		
بھائی شرمندہ ہوں میں صغراؑ سے نہیں ممکن ہے اب یہ زینبؑ سے	۱۰	منہ وطن میں دکھاؤں کیا جا کے آپ کو بن میں چھوڑ کر جائے
قبر اصغرؑ کی اب بناؤں گی عمر بھر بیٹھی خاک اُڑاؤں گی		
سُن کے لاشہ تڑپ گیا شہ کا اے بہن دخترِ علیؑ ہدا	۱۱	آئی حلق بریدہ سے یہ صدا کہوں پیغام کیا میں صغراؑ کا
مجھ کو سجادؑ سے ندامت ہے ہجرِ صغراؑ کا ایک قیامت ہے		
لاشِ اکبرؑ پہ زینبؑ دلگیر کہتی تھی ہائے میرے بدرِ منیر	۱۲	آئی جس دم بحالت تغییر خاک میں تیری مل گئی تصویر
سو چکے بس اُٹھو اُٹھو بیٹا آئے سجادؑ ہیں ملو بیٹا		
تم سے چھٹ کر ہوئے یہ مجھ پہ ستم سرِ دربار بے ردا تھے ہم	۱۳	قید کر شام لے گئے اظلم طشت میں تھا سرِ امام اُمم
ساتھ فوجِ یزید تھی بلیٹا قتل سیدؑ کی عید تھی بلیٹا		

Presented by www.ziaraat.com

تھی سکینہ جو شاہ کی دختر
حال بیٹی کا دیکھ کے سرور
۱۴
کھڑی کہتی پدر کے لاشہ پر
بال کھولے ہوئے اپنے رو رو کر

مجھ پہ کیا کیا ستم ہوئے بابا
منہ کا دیکھو مرے ورم بابا

عید کے روز تم نے جو سرور
لے لیا اس کو شمر بد گوہر
۱۵
تھے پہنائے جو کان میں گوہر
اور طمانچے بھی مارے ہیں منہ پر

مرثیہ
اپنا دکھ میں سنانے آئی ہوں
نیل منہ کے دکھانے آئی ہوں
نمبر ۷۸

جب بعد دفن شاہ وطن کو حرم چلے
ہمراہ لے کے قافلہ رنج و غم چلے
۱
سجاد ساتھ بیواؤں کے با چشم نم چلے
زینب پکاری پیٹ کے سر بھائی ہم چلے

الفت جو تھی کمال شہ مشرقین سے
روئی لپٹ لپٹ کے مزار حسینؑ سے

پھر سر کو رکھ کے قبر پہ وہ غم کی مبتلا
بھیا اٹھو سوار کرو تم پہ میں فدا
۲
بولی کہ السلام علیک اے شہ ہدا
فرمایئے وطن میں میں جا کر کرونگی کیا

رہ رہ کے دھیان آتا ہے مجھ دل ملول کو
کیا جا کے منہ دکھاؤں گی قبر رسولؐ کو

بھیا میں بن تمہارے وطن کو نہ جاؤنگی
نالوں سے آسماں و زمین کو ہلاؤنگی
۳
بھیا یہیں میں قبر پہ آنسو بہاؤنگی
نذر حسینؑ پیاسوں کو پانی پلاؤنگی

جو پوچھے گا تو روتی ہے کیوں شور و شین سے
کہدوں گی چھٹ گئی ہوں میں بھائی حسینؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

سجادؑ رو کے کرتے تھے زینبؑ سے یہ سخن رو رو کے جان دو نہ یہاں بہر ذوالمنن	۴	چلیے پھپی خدا کے لئے اب سوئے وطن ہونا ہے قید تم کو دوبارہ بصد محن
		روضہ پہ نانا جان کے اب جا کے روئیے درّوں کے زخم پشت پہ دکھلا کے روئیے
یہ سُن کے اٹھی قبر سے آخر وہ سوگوار پہونچے وطن میں جس گھڑی سجادؑ دل فگار	۵	اِک ہودج سیاہ میں آکر ہوئی سوار پہلے گئی بقیع میں زہراؑ کی گلعذار
		بولی لپٹ کے قبر سے اماں دہائی ہے بھائی کو کھو کے زینبؑ ناشاد آئی ہے
اماں سناؤں تم کو میں جو کچھ جفا ہوئی چوتھے برس میں باپ پہ بیٹی فدا ہوئی	۶	پردیس میں حسینؑ سے زینبؑ جدا ہوئی اماں حسینؑ مر گئے میں بے ردا ہوئی
		دل زندگی سے زینبؑ مضطر کا ہٹ گیا میں دیکھتی رہی سرِ شبیرؑ کٹ گیا
اماں تمہارے لال کو کیا کیا نہ غم ہوئے مردہ پہ میرے بھائی کے تازہ ستم ہوئے	۷	لاشہ کے ہاتھ انگوٹھی کی خاطر قلم ہوئے پامال لاش ہوگئی برباد ہم ہوئے
		گوہر سکینہؑ کے بھی اُتارے ہیں شمر نے دُرّے ہماری پشت پہ مارے ہیں شمر نے
اماں تیرے مریض کو قیدی بنایا تھا کانٹوں پہ ننگے پاؤں عدو نے پھرایا تھا	۸	طوقِ گراں بخار میں اس کو پہنایا تھا اماں سوائے شکر نہیں لب ہلایا تھا
		بلوایا تھا یزید نے دربارِ عام میں اماں سکینہؑ مر گئی زندانِ شام میں

Presented by www.ziaraat.com

اے اماں ایک رسی میں بندھوایا تھا ہمیں
سر برشت میں حسینؑ کا دکھلایا تھا ہمیں
۹
اونٹوں کی ننگی پشت پہ بٹھلایا تھا ہمیں
عابدؑ کو دُرّے مار کے رلوایا تھا ہمیں

حیرت ہے کیوں نہ زینبؑ ناشاد مر گئی
اماں میں سر کھلے ہوئے شیریں کے گھر گئی

اماں گئی میں جب درِ کوفہ پہ بے ردا
تب ہنس کے شمر نے سرِ پُرخوں سے یہ کہا
۱۰
دیکھا تو ایک سر ہے لشکتا بصد ضیا
پُرسا بہن کو دیجیے اے خاصۂ خدا

پوچھا جو میں نے حال کہا غم کا مارا ہے
مسلمؑ ہے نام اور یہ بھائی تمہارا ہے

آئی صدا یہ سر سے کہ دلگیر السّلام
اُمّت نے خوب کی تری توقیر السّلام
۱۱
اے یادگار صاحبِ تطہیر السّلام
اے بے ردا حسینؑ کی ہمشیر السّلام

کس منہ سے میں کہوں کہ ہوں بھائی حسینؑ کا
خادم حضور کا ہوں فدائی حسینؑ کا

اماں یہ سُن کے ہوشوں میں محشر بپا ہوا
آئی سر بریدۂ شبیرؑ سے صدا
۱۲
نوکِ سناں پہ بھائی کا سر کانپنے لگا
اے میرے ایلچی تری غربت کے میں فدا

مرنے کے بعد لاش کو رنج و محن دیا
ہے ہے تمہیں کسی نے نہ گور و کفن دیا

اماں پھرا کے کوفہ میں پھر ہم کو کو بکو
پہنچے جو شہرِ شام میں ہم سب کشادہ مو
۱۳
سر ننگے سوئے شام ہمیں لے چلے عدو
بازاریوں میں شور یہ ہوتا تھا چار سو

بیٹی علیؑ کی زینبؑ دلگیر آئی ہے
دیکھو چلو حسینؑ کی ہمشیر آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اماں یہ سر کھلے ہوئے بازار میں گئی بیٹی علیؑ کی مجلسِ غدار میں گئی	۱۴	اماں میں پھر یزید کے دربار میں گئی عترت نبیؐ کی بزمِ ستمگار میں گئی
ہے ہے مجھے یہ رنج کا ساماں نظر پڑا بھائی کا سر لگن میں درخشاں نظر پڑا		
اماں میں کیا بیاں کروں بزمِ عدو کا حال طشتِ طلا میں تھا سرِ سلطانِ خوشخصال	۱۵	تھا تخت پر یزید کا چہرہ خوشی سے لال اور سامنے کھڑی ہوئی تھی فاطمہؑ کی آل
بازو تھے ریسمانِ ستم میں کسے ہوئے بارہ گلے تھے ایک رسن میں بندھے ہوئے		
ناگاہ اک قیامت کبریٰ بپا ہوئی دیکھا سکینہؑ کو تو کہا باپ سے یہی	۱۶	بیٹھی ہوئی تھی تخت پہ بیٹی یزید کی کھلوا دو رسّی اس کے گلے سے ابھی ابھی
اس لڑکی کو میں لوں گی اطاعت کے واسطے لونڈی ضرور چاہیئے خدمت کے واسطے		
یہ سن کے اٹھ کھڑا ہوا تب شمرِ بے حیا رو کر سکینہؑ نے سرِ شبیرؑ سے کہا	۱۷	آیا رسن کے کھولنے کو بانیٔ جفا بابا دوہائی مجھ کو بچاؤ پئے خدا
اس دم بدن سے جان مری نکلی جاتی ہے بیٹی یزید کی مجھے لونڈی بناتی ہے		
تڑپا لگن میں تب سرِ شبیرؑ نامور عابدؑ نے تب شتاب سے کہا یوں پکار کر	۱۸	ہے ہے سکینہؑ کہہ کے گرا روئے خاک پر میری بہن کو لونڈی بنائے گا بدگہر
مرثیہ لائق کنیزی کے نہیں یہ بھوکی پیاسی ہے پوتی ہے فاطمہؑ کی نبیؐ کی نواسی ہے		نمبر ۷۹

Presented by www.ziaraat.com

مسافران مصیبت وطن میں آتے ہیں بجائے اشک وہ آنکھوں سے خوں بہاتے ہیں	۱	سفر میں آتے ہیں سوغات آہ لاتے ہیں اٹھا کے ہاتھ مدینہ کو یہ سناتے ہیں
لٹا کے آئے ہیں زہراؑ کے سب گھرانے کو نہ کر قبول تو ہم بیکسوں کے آنے کو		
مدینہ ہم تری والی کو آئے ہیں کھو کر مدینہ کوفہ میں مرنے گے ہم پھرے دردر	۲	مدینہ گردنِ شبیرؑ پر چلا خنجر مدینہ داغِ رسن ہیں ہمارے شانوں پر
ہم آئے زندہ پہ زہراؑ کا نورِ عین نہیں مدینہ اکبرؑ و قاسم نہیں حسینؑ نہیں		
ہلی زمین مدینہ کی اس گھڑی پیہم گلے میں شالِ عزا ڈال دی بدیدۂ نم	۳	کیا بشیر کو سجادؑ نے طلب اُس دم اور اس ہاتھ میں رو کر دیا سیاہ علم
کہا کہ جا نہیں گو اپنے منہ دکھانے کی مگر وطن میں خبر کر دے میرے آنے کی		
چلا بشیر یہ دیتا ہوا خبر ہر جا کہ اک مریضہ سرِ راہ ہے کھڑی تنہا	۴	مگر محلۂ ہاشم میں دیکھتا ہے کیا جو نام پوچھا تو رو رو کے بولی وہ صغرا
بشیر کہنے لگا کیوں تو شور و شین میں ہے کہا یہ حال مرا فرقتِ حسینؑ میں ہے		
کھڑی ہوں منتظر اکبرؑ کی دیکھوں کب آئے خدا کہیں مرے بچھڑوں کو خیر سے لائے	۵	میں گھر سے نکلی ہوں شاید کہ قاصد آجائے کہ یہ مریضہ لب گور ہے شفا پائے
کوئی پدر کی خبر لائے پاؤں پڑتی ہوں خدا مسیح سے ہوں ایڑیاں رگڑتی ہوں		

Presented by www.ziaraat.com

بشیر سمجھا یہ بنتِ حسین ہے صغرا
پکاری فاطمہ گردن میں دیکھ شالِ عزا
۶
خموش رہ گیا صغرا کے منہ پر کچھ نہ کہا
تو بھائی لایا ہے کس کی سنائی مجھ کو سنا

وہ بولا قاصدِ بیمار کربلا ہوں میں
سنانی قبر پیمبر پہ لے چلا ہوں میں

وہ بولی رو رو کے بھائی یہ کیا سناتا ہے
سنانی کس کی ہے یہ مجھ کو ہول آتا ہے
۷
وہ کون ہے جسے بیمار تو بتاتا ہے
کہ مصطفےٰ کی لحد سے تو کہنے جاتا ہے

عمامہ پھینک کے اس نے کہا دوہائی ہے
ترے حسین کی صغرا سنانی آئی ہے

زمیں پہ ہائے پدر کہہ کے گر پڑی صغرا
تمام حوریں نکلیں گھروں سے کرتی بکا
۸
خبر یہ پھیلی تو ماتم ہر ایک گھر میں ہوا
نبی کی خبر پہ جا کر بشیر نے یہ کہا

سفر سے لٹ کے ادھر بھوکی پیاسیاں آئیں
اٹھو رسولؐ تمہاری نواسیاں آئیں

بشیر کہتا ہے واللہ روضۂ کانپ گیا
ادھر زمین پہ تڑپتی تھی فاطمہ صغرا
۹
لحد سے نالہ ہوا واحسینؑ کا پیدا
زنانِ ہاشمیہ نے وہاں ہجوم کیا

ہلا کے شانہ کہا شاہِ مشرقین آئے
اٹھو حسینؑ کی عاشق اٹھو حسینؑ آئے

وہ آنکھوں کھول کہ بولی کہ مر گئے بابا
بہن حسینؑ کی سر ننگے دیتی تھی یہ صدا
۱۰
کہ اس میں قافلۂ کربلا بھی آ پہنچا
حسینؑ جب سے موئے میں نے سر نہیں ڈھانپا

نہ مردہ اور نہ تابوت اخی کا لائی ہوں
مدینہ والوں میں بھائی کو کھو کے آئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

مدینہ والو کہو اس بہن کی کیا تقدیر
عزیز واس کی سزا کیا ہے کچھ کرو تقریر
۱۱
جو دیکھے اپنے برادر کے حلق پر شمشیر
لہو میں غرق جو دیکھی حسینؑ کی تصویر

بتاؤ کہتے ہیں سب کیا اُس امّاں جائی کو
جو ار بعین تلک دے کفن نہ بھائی کو

مرے حضور تھا حلقِ حسینؑ پر خنجر
کفن نہ دے سکی بھائی کو میں ہوں وہ خواہر
۱۲
شہید ہو گیا ہم شکل مصطفٰےؐ اکبرؑ
خدا گواہ کہ سر پر مرے نہ تھی چادر

زمین گرم پہ بھائی کی لاش تنہا تھی
حسینؑ جانتے تھے میں اسیر اعدا تھی

یہ کہہ کے آگے بڑھی زینبؑ محجبہ صفات
دیئے ہوئے ہیں کئی بی بیاں لعل میں ہاتھ
۱۳
تو دیکھا دور سے صغراؑ کو اس طرح بیتاب
گئی نہ سامنے صغراؑ کے زینبؑ خوش ذات

کبھی تو قافلہ کے پیچھے آ کے چھپتی تھی
کبھی رسول کے روضہ میں جا کے چھپتی تھی

نبیؐ کی قبر پہ صغراؑ نے پایا زینبؑ کو
وہ بولی سارے عزیزوں کا مجھ سے پرسالو
۱۴
گلے لپٹ کے پکاری پدر کا پرسا دو
عزیز ہو گئے سب فدیۂ سکینہ خوشخو

تو جانتی ہے کہ بابا فقط موا صغراؑ
شہید تیر سے اصغرؑ تلک ہوا صغراؑ

ابھی یہ کہتی تھی زینبؑ بہ نالۂ جانکاہ
بھرا ہوا تھا لہو سے وہ شیشہ سب والا
۱۵
کہ ایک شیشہ کو لے آئیں ام سلمہؓ آہ
حرم نے منہ پہ ملا وہ لہو بحالِ تباہ

فغاں و آہ کے نعرے بلند ہونے لگے
بٹھا کے بیچ میں صغراؑ کو سب رونے لگے

Presented by www.ziaraat.com

فغاں تھی فاطمہؑ صغراؑ کی آہ بابا آہ
نبیؐ کی قبر سے پیدا ہوئی صدا ناگاہ
۱۶
پکارتی تھی یہ زینبؑ دوہائی یا جدّاہ
کہ بس کر دے تزلزل میں بارگاہِ الٰہ

مرثیہ
نمبر ۸۰

یہ کربلا سے خبر جبرئیلؑ لایا ہے
شہید روتے ہیں شبیرؑ کو غش آیا ہے

شبیرؑ کی فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغراؑ
۱
دن آمدِ اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغراؑ
زہراؑ کی لحد پہ یہ کہا کرتی تھی صغراؑ

بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقہ گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

بی بی میں تمہاری لحدِ پاک کے قرباں
پردیس میں بابا ہے لبوں پر ہے مری جاں
۲
دادا کے لیے پوتی کی مشکل کرو آساں
آ بیٹھو سرہانے مرے مرقد سے کوئی آں

لو تم تو بلائیں مری ہاتھوں کو بڑھا کر
میں روؤں تمہیں دل کے دھڑکنے کو دکھا کر

جب مرقدِ زہراؑ سے یہ کہتی تھی وہ دکھیا
دادی ہے کہاں جس سے یہ تو کہتی ہے صغراؑ
۳
ہوتی تھی صدا قبرِ پیمبرؐ سے یہ پیدا
شبیرؑ کے ہمراہ لحد سے گئی زہراؑ

روتا ہے تیری دادی کو لاشہ پہ پسر کے
اب آئیگی شبیرؑ کا چالیسواں کر کے

سن کر یہ صدا ہوتی تھی بیہوش وہ بیمار
فرماتی تھی عباسؑ کی مادر بھی بہت پیار
۴
اُم سلمہؓ چھاتی سے لپٹاتی تھی ہر بار
تھا صبر نہ اس کے دلِ بے صبر کو زنہار

کہتی تھی کہ جانِ پدر کرتی ہوں لوگو
فکرِ کفن و گور کرو مرتی ہوں لوگو

Presented by www.ziaraat.com

القصہ شتر بانوں نے واں اونٹ بٹھائے
بانو جو اترنے لگی گردن کو جھکائے
۱۵
اور محمل و ہودج سر دروازہ لگائے
سجادؑ پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے

بیوہ شہ بے سر کی اترتی ہے محمو
مادر علی اکبرؑ کی اترتی ہے محمو

کچھ عورتیں روتی ہوئیں واں آئیں کھلے سر
دل بانو کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
۱۶
اور واسطے پردے کے لگیں روکنے چادر
جس سے مرا پردہ تھا چلا اس پہ تو خنجر

بے وارثی ہوں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
پردہ نہ کرو پردہ کے قابل میں نہیں ہوں

زینبؑ کے اترنے کی وہاں آئی جو باری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
۱۷
منہ کر کے سوئے کرب و بلا تب یہ پکاری
تم آ کے اتارو تو بہن اترے تمہاری

ہو دور مگر صاحب اعجاز بڑے ہو
آ و یہاں اور روک کے چادر کو کھڑے ہو

زینبؑ کو صدا روح برادر کی یہ آئی
موجود ہے یاں روح شہ کرب و بلائی
۱۸
خواہر ترے ہمراہ یہاں آیا ہے بھائی
تم شوق سے اترو اسد اللہ کی جائی

سب جانتے ہیں صاحب عصمت تو بڑی ہے
مادر مری روکے ہوئے چادر کو کھڑی ہے

سر پیٹتے اتری شہ مظلوم کی خواہر
فضہؑ نے کیا فرش سیہ بادل مضطر
۱۹
داخل ہوئے سب اہل حرم گھر میں کھلے سر
سر ننگے حرم بیٹھ گئے آ کے برابر

اس فرش پہ تو قافلہ اہل عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب پڑا تھا

Presented by www.ziaraat.com

صغرا کو لئے گود میں عباس کی مادر
زینب کے قریں آن کے بیٹھی وہ زمیں پر
۲۰
چپکے سے کہا روتی ہو کیوں زینب مضطر
صغرا کو تسلی دو کہ مرتی ہے یہ دختر

مرثیہ نمبر ۸۱

جس وقت سے حال اپنی یتیمی کا سنا ہے
کچھ منھ سے نہیں بولتی سکتا سا ہوا ہے

وطن میں قافلۂ کربلا کی آمد ہے
سواریٔ حرم مصطفےٰ کی آمد ہے
۱
یتیم سرور گلگوں قبا کی آمد ہے
غریب و بیکس و بے آشنا کی آمد ہے

تمام شہر ہے شائق علیؑ کے پیاروں کا
نبیؐ کے روضہ پہ مجمع ہے دوستداروں کا

سنا تھا جب سے کہ آتے ہیں سید اکرم
خوشی سے فاطمہ صغرا کا تھا عجب عالم
۲
کبھی تو جھکتی تھی سجدہ میں وہ بدیدۂ نم
کبھی یہ کہتی تھی کیوں نانی جان جی گئے ہم

وطن میں آج شہ مشرقین آتے ہیں
چلو چلو مرے بابا حسینؑ آتے ہیں

اٹھیں یہ سنتے ہی ام البنینؑ بشوق تمام
گئیں جو متصل روضۂ رسولؐ انام
۳
سنا یہ شور کہ لو آئے شاہ عرش مقام
نظر وہ آتا ہے دیکھو نشان فوج امام

بڑے شکوہ سے حیدر کا یادگار آیا
علم لئے ہوئے عباس نامدار آیا

پکاری کوٹھے سے چلا کے تب یہ اک زن پیر
نہ غل کرو کہ مرا حال غم سے ہے تغیر
۴
سر اپنے پیٹتے آتے ہیں سب صغیر و کبیر
یقیں یہ ہے کہ نہیں آئے حضرت شبیرؑ

نہ وہ رفیق نہ وہ بھائی بند آتے ہیں
جھکائے گردنیں کوتل سمند آتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اس طرح سے اب راوی صادق نے ہے لکھا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہنچا
۵
تشویش میں سب چاند محرم کا بھی گذرا
اک لڑکی نے آکر کہا اک روز کہ صغراؑ

کیا روتی ہے دلشاد ہو بابا ترا آیا
اے فاطمہؑ بیمار مسیحا ترا آیا

اُم سلمہؑ ہنستی ہوئی آئی پھر اُس جا
اب تو مرے کہنے کا یقیں تم کو پڑے گا
۶
بولی کہ حسینؑ آئے مبارک تمہیں صغراؑ
میں تم سے نہ کہتی تھی ہیں آئے شہِ والا

جاں اپنی عبث تم نے یہاں ڈالی ہے غم میں
اب تم میں نہیں اُٹھنے کی طاقت ہے کہ ہم میں

پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اُٹھایا
بیمار کو دروازے پہ لے جا کے بٹھایا
۷
اور مادرِ عباسؑ کو بھی پاس بلایا
صغراؑ کو مدینہ میں تلاطم نظر آیا

دیکھا کہ بہم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں
سب آمد شبیرؑ کے مشتاق کھڑے ہیں

اک غول ہوا دور سے ناگاہ نمودار
اس غول کے حلقہ میں بشیر جگر افگار
۸
تھی جس میں صدا ہائے حسینا کی ہر اک بار
یہ کہتا ہوا آتا ہے رو رو کے بہ تکرار

اے اہل وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں
گھر لٹ گیا احمد کے نواسے کا سفر میں

اب شہر میں کیا بیٹھے ہو دروازے پہ جاؤ
منت کرو قدموں پہ گرو قیمیں دلاؤ
۹
زینبؑ نہیں آتی یہاں تم جا کے لے آؤ
جس طرح بنے خواہر شبیرؑ کو لاؤ

وہ کہتی ہے بھائی مرا مارا گیا رن میں
بے وارثی میں ہو کے نہ جاؤں گی وطن میں

Presented by www.ziaraat.com

یہ سنتے ہی غش ہو گئی صغراؑ جگر افگار
اک اونٹ کو تھامے ہوئے تھے عابدؑ بیمار
۱۰
اتنے میں ہوئے اونٹ عماری کے نمودار
کرتے ہیں ہر اک شخص سے رو رو کے یہ گفتار

اس اونٹ سے مل کر نہ چلو بے ادبی ہے
یہ اشتر بانوئے حسینؑ ابن علیؑ ہے

ہر دم یہ عماری سے صدا ہوتی تھی پیدا
اس اونٹ کے پہلو سے ملا ایک شتر تھا
۱۱
یہ بیوہ بہو آئی ہے یا حضرتِ زہراؑ
ہودج بھی سیہ اس کا تو پردہ بھی تھا کالا

دیتی تھی صدا صاحب ہودج یہی رو کر
فریاد بہن آئی ہے بن بھائی کی ہو کر

ناگہ شتر بانوئے مغموم گیا تھم
اس بھیڑ کو سرکاؤ کہ رکتا ہے مرا دم
۱۲
سجاد کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
روضہ پہ پیمبرؐ کے مجھے لے چلے اس دم

کیا وجہ سواری مری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بے ہوش پڑی ہے

بانوؑ نے کہا لوگو مرا اونٹ بٹھا دو
دل ڈھونڈ رہا ہے مری صغراؑ کو دکھا دو
۱۳
بچھڑی ہوئی بچی کو گلے میرے لگا دو
عابدؑ تم ہی پردہ مرے محمل کا اٹھا دو

میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
تم کہہ دو بلائیں تری ماں لیتی ہے صغراؑ

پھر ہاتھ سے خود پردۂ محمل کو اٹھایا
گھر دیکھ کے خالی یہ بصد شور سنایا
۱۴
دروازے پہ صغراؑ کو تڑپتا ہوا پایا
اے گھر ترے صاحب نے تو جنگل کو بسایا

لوٹا گیا گلزارِ نبیؐ تین پہر میں
اے گھر ترے وارث کو میں کہو آئی سفر میں

Presented by www.ziaraat.com

بپا تھا یاں تو ابھی ماتمِ شہِ ابرار
کہ اک قیامتِ کبریٰ عیاں ہوئی اک بار
سنبھالیں فاطمہ صغراؑ کو عورتیں دو چار
مفہ اپنا پیٹتے داخل ہوئیں بحالتِ زار

۱۵

پکارتی تھی شہِ مشرقین کو مارا
یہ کیا غضب ہوا کس نے حسینؑ کو مارا

سُنی جو بیوہ وں نے ماتم کے جوش میں یہ صدا
ہوا یہ شور کہ ہے ہے شہید تیغِ جفا
پچھاڑیں کھانے لگیں خاک پر بدرد و بکا
تڑپ تڑپ کے پکاری یہ فاطمہ صغراؑ

۱۶

دکھائی دیتا ہے سب گھر لٹا ہوا لوگو
ارے پدر مرا تم میں سے کیا ہوا لوگو

نشانِ حیدرِ کرار کیوں نہیں آیا
ہمارا مالک و مختار کیوں نہیں آیا
امام بیکس و بے یار کیوں نہیں آیا
تمہارا قافلہ سالار کیوں نہیں آیا

۱۷

بتاؤ چھاؤنی کس بن میں چھائی یا بانے
بتاؤ کون سی بستی بسائی بانے

کہاں ہیں صاحبو بھیا مرے علی اکبرؑ
کہاں ہیں عون و محمد بتا کے لختِ جگر
کہاں ہے چھوٹا مسافر مرا علی اصغرؑ
بتاؤ قاسمؑ و عباسؑ نامور ہیں کدھر

۱۸

قریب مرگ ہوں غم سے میں خستہ تن لوگو
کہاں ہے بالی سکینہؑ مری بہن لوگو

کہی یہ کوٹ کے چھاتی کو ہائے ناشاد
میں بیوہ ہوگئی زہراؑ کا گھر ہوا برباد
جگر خراش ہے بی بی حسینؑ کی روداد
رہا نہ کنبہ میں باقی کوئی بجز سجادؑ

۱۹

عجیب حادثہ ہم پر گذر گیا صغراؑ
پسر بھی مر گئے وارث بھی مر گیا صغراؑ

Presented by www.ziaraat.com

سناں گیں سے گئی جان میرے اکبرؑ کی
چھدی خدنگ سے ننھی سی گردن اصغرؑ کی
چلی گلے پہ شہ دیں کے دھار خنجر کی
صفائی ہوگئی اک دوپہر میں سب گھر کی
۲۰

مرثیہ نمبر ۸۲/۵

میں شہر شام تلک ننگے سر گئی بی بی
سکینہؑ قید میں گھٹ گھٹ کے مر گئی بی بی

جب زائران شاہ غریب الوطن پھرے
یعنی سوئے وطن حرم پنجتنؑ پھرے
اک دست تحفہ لے کے نشان رسن پھرے
غل تھا کہ اہل بیت حسینؑ و حسنؑ پھرے
۱

ستر دو تن کو زیر زمیں سونپنے آئے ہیں
کچھ صدمے خاک پاک کے ہمراہ لائے ہیں

اسباب سب لٹا ہوا خیمہ جلا ہوا
اور زین ذوالجناح لہو سے بھرا ہوا
منہ پر غبار گنج شہیداں لگا ہوا
دامان ماتمی کفنی کا پھٹا ہوا
۲

بچے بھی کوزے پانی کے ہاتھوں میں لیتے ہیں
پیتے نہیں ہیں فاتحہ اصغرؑ کا دیتے ہیں

فاقہ وہی ہے پیاس وہی ہے وہی بکا
ان کو ہر ایک شہر و بیاباں ہے کربلا
جب آنسو خشک ہوگئے کچھ پانی پی لیا
سو یہ بھی اس لئے ہے کہ ہو قوت عزا
۳

دنیا سے رزق اٹھ گیا غم کھانا رہ گیا
پانی گلے سے اترا تو آنکھوں سے بہہ گیا

ناگہ گذار قافلہ کا شہر میں ہوا
اور لشکر بشیر میں نقارہ بھی بجا
آواز تیز گامی اسپاں ہوئی بپا
ہمسائیوں کو فاطمہ صغراؑ نے دی صدا
۴

لوگو سواری آتی ہے کس بادشاہ کی
سب نے کہا کہ سبطِ رسالت پناہؐ کی

Presented by www.ziaraat.com

ہوا یہ سنتے ہی ام البنین کے دل کو تعب
بڑھی یہ کہہ کے جو وہ زوجۂ امیر عرب
۵
اٹھا کے ہاتھ کہا خیر کیجیو یا رب
نظر پڑا اسے گھوڑا پسر کا ہائے غضب

ہجوم خلق سے پاس اس کے جا نہ سکتی تھی
بندھا تھا زیں سے علم مشک اک لٹکتی تھی

یہ نوحہ پڑھتا تھا گھوڑے کے آگے آگے بشیر
گلے پہ دلبر زہراؑ کے چل گئی شمشیر
۶
مدینہ لٹ گیا جنگل میں مر گئے شبیرؑ
کیا شہید غریب الوطن کو بے تقصیر

پڑا رہا جو زمیں پر یہ اس کا جامہ ہے
کفن ملا نہ جسے اس کا یہ عمامہ ہے

یہ حال سن کے زن و مرد خاک اڑاتے تھے
امام زادے کے ناقے سے لپٹے جاتے تھے
۷
سروں کو پیٹ کے آنکھوں سے خون بہاتے تھے
عماریوں میں حرم سر پٹکتے آتے تھے

نبیؐ کے روضہ پہ جس دم وہ کارواں پہنچا
فغاں وہ آہ کا غل تا نہ آسماں پہنچا

بٹھا کے ناقہ کو سجاد ناتواں اترے
قریب مرقد سلطان انس و جاں اترے
۸
عصا کو تھام کے با چشم خوں فشاں اترے
اور اہل بیتؑ یہ کرتے ہوئے فغاں اترے

ہوئی غریبوں پہ بیداد یا رسولؐ اللہ
حسینؑ مر گئے فریاد یا رسولؐ اللہ

ہوا جو روضہ میں داخل وہ قافلہ ناگاہ
اٹھا کے ہاتھ یہ فریاد کی بہ نالہ و آہ
۹
گرے مزار مبارک پہ عابدؑ ذی جاہ
تباہی آ گئی ہم بیکسوں پہ یا جداہ

یتیم ہو کے یہ ناشاد کام آیا ہے
پدر کو کھو کے وطن میں غلام آیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بڑا ستم کیا اُمت نے یا رسولِ زمن رہا سناں پہ سرِ پاک اور زمیں پہ بدن	۱۰	کیا حضور کے پیاروں کو ذبح تشنہ دہن لٹے ہم ایسے کہ بابا کو دے سکے نہ کفن
نہ دن کو تھی ہمیں راحت نہ چین راتوں کو جکڑ دیا تھا رسن سے ہمارے ہاتھوں کو		
گئی لحد پہ پھر اس طرح زینبِ محزوں اور ایک ہاتھ میں حضرت کا جامۂ گلگوں	۱۱	کہ ایک ہاتھ میں شہ کا عمامۂ پُرخوں زباں پہ مرثیہ جس کا یہ جاں گزا مضموں
یزید نے ہمیں لوٹا دُہائی ہے نانا بہن شہید کی مجرے کو آئی ہے نانا		
حسینؑ بھائی کو ہم کربلا میں چھوڑ آئے یتیم فاطمہؑ کو نینوا میں چھوڑ آئے	۱۲	علیؑ کے لال کو دشتِ بلا میں چھوڑ آئے تمہارے چاند کو خاکِ شفا میں چھوڑ آئے
یہ بعد قتل عجب تفرقہ پڑا نانا گڑا بدن کہیں اور سر کہیں گڑا نانا		
ہوئی حسینؑ کے مرنے سے دربدر زینبؑ کئی مہینے رہی قید نوحہ گر زینبؑ	۱۳	گئی یزید کی مجلس میں ننگے سر زینبؑ یہ سخت جاں تھی کہ جیتی پھری ادھر زینبؑ
ورم ہے شانوں پہ دُکھتے ہیں استخواں نانا یہ میرے بازو پہ رسّی کے ہیں نشاں نانا		
یہ کہہ کے قبر پہ رکھ دی وہ خوں بھری پوشاک ضریح ہلنے لگی تھرتھرائی تربتِ پاک	۱۴	کفن میں ہو گئے بے چین سیدِ لولاک زمیں لرز گئی جنبش میں آ گئے افلاک
نبیؐ کے رونے کی آواز صاف آتی تھی صدائے سینہ زنی آسماں پہ جاتی تھی		

Presented by www.ziaraat.com

اُمّ البنین نے نام جو عباسؑ کا سُنا صغرا کو اُمّ سلمہؓ کی آغوش میں دیا	۱۵	آنکھوں سے نور سینہ سے دل ہو گیا جدا بولی ہیں بڑھ کے پوچھوں تو یہ ماجرا ہے کیا
اغلب ہے ان سے سبط نبیؐ کی خبر ملے کس کے یتیم آتے ہی پا ننگے سر کھلے		
یہ کہہ کے چند گام بڑھی وہ بصد بکا حیرت سے اُس غریب کا منھ دیکھا خوب سا	۱۶	کاندھے پہ جس یتیم کے تھا وہ علم دھرا بینائی جا چکی تھی نہ پہچانا مطلقا
پوچھا کہ یہ نشان تجھے کب عطا ہوا اے حامل علم مرا عباسؑ کیا ہوا		
تسلیم کر کے بولا وہ معصوم نیک ذات اٹھتا نہ تھا میں قبر سے ان کی لب فرات	۱۷	دریا پہ شیر آپ کا سویا کٹا کے ہاتھ دے کر علم سکینہؑ لے آئی ہے اپنے ساتھ
عباسؑ کا پسر ہوں بھتیجا امام کا دادی غلام ہوں میں تمہارے غلام کا		
یہ نوحہ تھا کہ عابدؑ عالی مقام آئے لو کربلا کی آئے سفر سے امام آئے	۱۸	غل پڑ گیا حسینؑ علیہ السلام آئے وہ ناقوں پر مجاور خیر الانام آئے
لو شیعو پیشوائی اہل حرم کرو صغرا اٹھو زیارت شاہ اُمم کرو		
کیا دیکھتی ہے اُٹھ کے وہ بیمار دل فگار رومال رکھ کے آنکھوں پہ روتے ہیں زار زار	۱۹	عابدؑ پدر کے گھوڑے پہ سر ننگے ہیں سوار تھامے ہوئے رکاب میں دو شیعہ نامدار
بولی کہ صاف بے پدری کے نشان ہیں بابا کہاں ہیں یہ تو مرے بھائی جان ہیں		

Presented by www.ziaraat.com

صغرا کا نوحہ سُن کے حرم بیٹے یک دگر
پڑھنے لگی یہ مرثیہ زینبؑ بچشمِ تر

۲۰

قبرِ نبیؐ و فاطمہؑ کی سمت دیکھ کر
قربان جاؤں اب تو غریبوں کی لو خبر

مرثیہ نمبر ۸۳

اماں ترے پسر کے عزادار آئے ہیں
نانا ترے نواسے کے زوّار آئے ہیں

آمد ہے وطن میں حرمِ شہرِ خدا کی
جنبش میں لحد ہے علیؑ و خیر النساءؑ کی

۱

ہر ایک طرف دھوم ہے فریاد و بکا کی
تھرا رہی ہے قبر رسولِ دوسرا کی

سب قافلہ پہنے ہوئے کالی کفنی ہے
بالائے زباں نوحہ ہے اور سینہ زنی ہے

کیا بیکسی آلِ عباؑ کیجئے اظہار
نے فوج نہ خیمہ ہے نہ شبیرؑ سا سردار

۲

اکبرؑ ہے نہ قاسمؑ ہے نہ عباسؑ خوش اطوار
ٹوٹا ہوا اسباب ہے اور عابدؑ بیمار

ہر جا یہ صدا آتی ہے دیوار سے در سے
یوں لٹ کے وطن میں نہ پھرے کوئی سفر سے

انبوہ خلائق سے مدینہ میں ہے محشر
ہے چاک گریباں کوئی کوئی کھلے سر

۳

در پر کوئی روتا ہے کوئی بام کے اوپر
گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں سب شہر کے اندر

بازار میں ہر سمت عجب دھوم پڑی ہے
دروازے پہ صغرا بھی عصا تھامے کھڑی ہے

وہ کون سی جا ہے کہ قیامت نہیں جس جا
روحِ حسنؑ پاک کہیں کرتی ہے نالا

۴

حیدرؑ کہیں روتے ہیں کہیں فاطمہ زہراؑ
فریاد پیمبرؐ سے کہیں حشر ہے برپا

اس طرح سے ہر کوچہ میں فریاد و بکا ہے
گویا کہ حسینؑ آج کے دن قتل ہوا ہے

Presented by www.ziaraat.com

یوں تندرست ہوگئی وہ سن کے یہ خبر
پھر تو ہراک سے یوں ہوئی گویا وہ خوش سیر
۵
بیمار جیسے شاد ہو پرہیز توڑ کر
آئے حسینؑ سرد ہوئی آتشِ جگر

اب خوف ہے مرض کا نہ شوقِ علاج ہے
حاصل پدر کا شربتِ دیدار آج ہے

اتنے میں امّ ہانیہؓ اس دم فلک وقار
امّ البنینؓ کے ساتھ وہاں آئی ایک بار
۶
سر پر قبا بہ پاؤں میں موزے بھی آشکار
صغراؑ سے پوچھا اب تو نہ ہوگا تمہیں بخار

غل ہے کہ زینبؑ آتی ہے شبیرؑ آتے ہیں
چلتی ہو تم بھی ہم تو انھیں لینے جاتے ہیں

وہ بولی پیشوائی کو موجود ہوں مگر
اکبر تلاش میں پھریں آواز دیں پدر
۷
ہے قصد چھپ رہوں کسی گوشہ میں بیٹھ کر
اصغرؑ بھی گھنٹیوں مجھے ڈھونڈے ادھر ادھر

جب سب کہیں کہ مر گئی چھٹتے ہی آپ سے
ہنستی ہوئی میں آکے لپٹ جاؤں باپ سے

امّ البنینؓ پکاری نہ واری نہ میری جاں
القصہ سب کے ساتھ وہ خوش خوش ہوئی رواں
۸
یہ روٹھنا غضب ہے کڑھیں گے شہِ زماں
دیکھا کہ رہ گزر میں ہے انبوہ شیعیاں

ہر سمت اژدھامِ عرب کا یہ حال ہے
پہ بہ نگاہ کا بھی گزرنا محال ہے

امّ البنینؓ نے پایا جو بلوہ میان راہ
اور شہر میں شروع ہوئی آمدِ سپاہ
۹
صغراؑ کو لے کے گود میں بیٹھی بہ عزّ و جاہ
سب لشکرِ بشیر کی پوشاک تھی سیاہ

برپا تھی ہر قدم پہ صدا شور و شین کی
غل تھا ذبیح کا تو ندا تھا حسینؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

اک مرتبہ سروں پہ پڑے مرد و زن کے ہاتھ صغراؑ نے پوچھا دادی یہ کیسی ہے واردات	۱۰	جانا سبھوں نے قتل ہوئے شاہ نیک ذات یہ فوج تو گئی تھی نہ میرے پدر کے ساتھ
		ہے ہے مسافروں پہ مرے کیا گزر گئی پوچھو تو ان سے فوجِ حسینی کدھر گئی ؏
آخر نہ رہ سکی سوئے لشکر یہ دی ندا اکبرؑ کے پائے نام ہے تم لوگوں کا پرا	۱۱	تم کربلا میں تازہ ملازم ہوئے ہو کیا بارے کہو گروہ حسینی کہاں رہا
		بتلاؤ مومنو میں ہوں پیاری حسینؑ کی ؏ اب کتنی دور ہوگی سواری حسینؑ کی ؏
سب نے کہا تو بنتِ امام غیور ہے جو حادثہ ہے آج وہ تیرے حضور ہے	۱۲	آنکھوں سے دیکھ پوچھنا اب کیا ضرور ہے سب قافلہ قریب ہے سالار دور ہے
		آگاہ اہلِ بیتؑ ہیں حالِ امام سے سیدانیوں کے ساتھ ہم آئے ہیں شام سے ؏
ناگاہ آیا سیدوں کا غول ننگے سر آگے علم لئے ہوئے اک طفلِ بے پدر	۱۳	دامان سبز کرتوں کے تھے چاک سر بسر ماتم کے نیل چاند سے سینہ پہ جلوہ گر
		مشکیزۂ سکینہؑ علم میں بندھا ہوا ؏ اک تیر اس میں بہر گواہی لگا ہوا ؏
زیرِ نشان پڑھتے تھے نوحہ ہر اک قدم غم سے لرزنے لگتا تھا جب پنجۂ علم	۱۴	ماتم حسینؑ پیاسے کا کرتے تھے دم بہ دم بڑھتے تھے آگے صاحبِ ماتم بچشمِ نم
		فارغ جو ماتم شہ والا سے ہوتے تھے پھر کہہ کے ہائے حضرتِ عباسؑ روتے تھے ؏

Presented by www.ziaraat.com

جب داخل وطن حرم مصطفاؐ ہوئے
بولی وہ کربلا میں بہن سے جدا ہوئے
۱
زینبؑ سے سب نے پوچھا کہ شبیرؑ کیا ہوئے
اُمت پہ تین روز کے پیاسے فدا ہوئے

صغراؑ سے شرمسار میں ہونے کو آئی ہوں
بھائی کو ماں کی قبر پہ رونے کو آئی ہوں

زینبؑ کا نوحہ سن کے حرم روئے پیٹ کر
پڑھنے لگی یہ مرثیہ زینبؑ بچشم تر
۲
قبر نبیؐ و فاطمہؑ کی سمت دیکھ کر
قربان جاؤں اب تو غریبوں کی لو خبر

اماں ترے پسر کے عزادار آئے ہیں
نانا ترے نواسے کے زوّار آئے ہیں

جدّا میں اپنا حال کہوں یا اخی کا حال
دربار کی جفا کہوں یا قید کا ملال
۳
اُمت نے مجھ کو قید کیا ان کو پائمال
بس ہم کو چین و روم کے بندے سے تھی مثال

سر ننگے شام و کوفہ میں میں بھوکی پیاسی تھی
کیا نانا جان میں نہ تمہاری نواسی تھی

دردا بنی اُمیّہ امیر اور ہم فقیر
جدّا ہمارے زخم نہیں ہیں شفا پذیر
۴
حاکم یزید نائب مشکل کشا اسیر
ہم جیتے آئے مر گئے طفل و جوان و پیر

عابدؑ کا حلق طوق گراں وا محمدا
زینبؑ کی پشت نوک سناں وا محمدا

قتل حسینؑ سے تو مراد عدو ملی
ذلت پہ ذلت آہ مجھے کو بہ کو ملی
۵
اور اپنے دل کی خاک میں سب آرزو ملی
ہم بیکسوں کی خاک میں سب آرزو ملی

دامن یزید کا ہوا لبریز اُمید سے
کھولے ترے حسینؑ کے لب چوب بید سے

Presented by www.ziaraat.com

جدّا لُٹا حسینؑ کا عمامہ اور عبا جدّا تیری بہو پھری بلوے میں بے ردا	۶	جدّا خضاب خوں ترے فرزند نے کیا جدّا تیری نواسی پہ کی شمر نے جفا
روضہ میں آکے نیل رسن کے دکھاؤں گی اب آج میں ضریح مبارک ہلاؤں گی		
ہو کر پیادہ پا حرمِ شاہ مشرقین زینبؑ نے خوں بھرا ہوا عمامۂ حسینؑ	۷	داخل ہوئی رواق نبیؐ میں بہ شور و شین لاکر سرِ مزار رکھا اور کہے یہ بین
سر کٹ گیا ملا نہ بدن سے دوہائی ہے نانا نواسی بھائی کا عمامہ لائی ہے		
کلثومؑ نے فغاں یہ کی قبرِ بتولؑ پر واللہ زندہ ہوتیں تم اس عہد میں اگر	۸	اماں میں شام و کوفہ میں پھرتی تھی ننگے سر تو روتیں بیٹیوں کی مصیبت پہ عمر بھر
آئی صدا کہ تم نہ سمجھنا میں سوتی ہوں جب سے حسینؑ نکلا وطن سے میں روتی ہوں		
زینبؑ کو دی کسی نے خبر آکے ناگہاں وہ بولیں گھر تو لٹ چکا مقتل میں گھر کہاں	۹	اب گھر چلو کہ جمع ہیں پرسہ کو بی بیاں لوگو قصوروار ہوں سب کی میں خستہ جاں
صغراؑ سے کچھ حیا نہیں زہراؑ کی جائی کو کھو آئی ہوں زنانِ عرب کی کمائی کو		
فضہؑ نے جا کے خانہ بخانہ یہ دی صدا مقتل میں قتل ہو گئے ہیں جن کی اقربا	۱۰	زینبؑ نبیؐ کے قبر سے ہوتی نہیں جدا اُن بی بیوں کے منھ سے انھیں آتی ہے حیا
نکلے گی مر کے روضہ سے بیٹی بتولؑ کی لوگو چلو قسم دو خدا اور رسولؐ کی		

Presented by www.ziaraat.com

ناگاہ اُٹھا غلغلہ با نالہ وزاری
سر ننگے شتربان تو کالی سی عماری
۵
لو خواہرِ شبیرؑ کی وہ آئی سواری
اور اس میں سیہ پوش یدُ اللہ کی پیاری

دہنے کو علیؑ تھامے ہوئے اپنے جگر کو
اور بائیں طرف فاطمہؑ کھولے ہوئے سر کو

کیا شان کروں زینبؑ بیکس کی میں اظہار
مظلومیت اس گھوڑے کے چہرے سے نمودار
۶
اشتر کے برابر شہ مظلوم کا رہوار
زیں خون سے تر سارا بدن تیروں سے افگار

پیتا تھا نہ پانی غم سلطان عرب سے
اور پشت و شکم ایک تھی فاقوں کے سبب سے

بولا کوئی شبیرؑ سے اعدا نے دغا کی
کی لاش بھی پامال امامِ دوسرا کی
۷
مظلوم پہ سیّد پہ مسافر پہ جفا کی
واللہ جفا کی یہ جفا کی یہ جفا کی

اُمّت کے یہ جب ظلم نبیؐ یاد کریں گے
تا روزِ جزا قبر میں فریاد کریں گے

ناگاہ صدا زینبؑ بیکس کی یہ آئی
کوئی گئی پردیس میں زہراؑ کی کمائی
۸
شبیرؑ کو مارا ہے محمدؐ کی دوہائی
بھائی سے چھڑا کر مجھے تقدیر ہے لائی

فریاد کہ بے وارثی ہو آئی ہے زینبؑ
شبیرؑ سے نالجائے کو کہو آئی ہے زینبؑ

میں وہ ہوں پھری کوفے میں جو با سر عریاں
کہو آئی ہوں جنگل میں مدینہ کا میں سلطاں
۹
میں وہ ہوں کہ جس کا ہے لقب بے سر و ساماں
میں مر نہ گئی بھائی مرا ہو گیا بے جاں

اب غم ہے ہمارے نہ دم سرد بھرو تم
اے اہلِ وطن آ کے مجھے قتل کرو تم

Presented by www.ziaraat.com

بن بھائی کی کہلا کے جیوں فائدہ کیا ہے
اے صاحبو جو مجھ کو مرا دودھ بجا ہے
۱۰
کیوں مر نہ گئی شاہ کے غم میں یہ خطا ہے
آنے نہ دو منظور اگر اپنا بھلا ہے

پر ہیز تمہیں چاہیئے مجھ کشتۂ غم سے
لٹ جائے مدینہ نہ کہیں میرے قدم سے

وہ قافلہ روضہ پہ محمدؐ کے جو آیا
اور قبر کو رو رو کے یہ زینبؑ نے سنایا
۱۱
گنبد بھی لگا کانپنے یہ شور مچایا
نانا مجھے سر ننگے لعینوں نے پھرایا

کیا ظلم ہوئے بعد شہنشاہ زمن کے
اب تک ہیں مرے بازوؤں میں نیل رسن کے

میں کیا کہوں ظلم و ستم شمر ستمگر
کہتا تھا بتا دے مجھے اے دختر حیدرؑ
۱۲
ہر بار مری پشت میں نیزے کو لگا کر
شبیرؑ کی دولت ہے کہاں خیمہ کے اندر

کیا کیا کہوں میں ظلم و ستم شمر دنی کے
سوراخ ہیں یہ پشت میں نیزہ کی انی کے

جب خوب سا روضہ میں ہوا شیون و ماتم
گھر چل کے بکا کیجئے اے ثانیٔ مریمؑ
۱۳
سجادؑ نے زینبؑ سے کہا با دل پر غم
پرسے کیلئے بی بیاں سب آئی ہیں اس دم

زینبؑ نے کہا منھ کسے دکھلاؤں گی بیٹا
اس روضہ سے اٹھ کر نہ کہیں جاؤں گی بیٹا

اس قبر سے اٹھتی تھی نہ وہ بیکس و ناچار
صغراؑ کے گلے مل کے حرم روئے کئی بار
۱۴
گھر لے گئے سمجھا کے اسے عابد بیمار
زینبؑ وہ مکاں دیکھ کے کرنی لگی گفتار

مرثیہ خالی ہے ہر اک حجرہ تو ویران مکاں ہے
اکبر ہے کہاں قاسمؑ و عباسؑ کہاں ہے

نمبر ۸۴/۶

Presented by www.ziaraat.com

سب نے کہا مروّت زینبؑ پہ ہم فدا
منھ پر طمانچے مارتے سب نکلے ننگے سر

۱۱

بندہ کو مرگ و زیست پہ ہے اختیار کیا
صغراؑ کو اپنے قافلہ کا پیشوا کیا

صغراؑ تو آگے آگے رکھے دل پہ ہاتھ تھی
اور پشت پر قیامت صغراؑ بھی ساتھ تھی

پہنچے قریب روضہ تو کیا آگیا نظر
کہتی ہے کربلا کی طرف دیکھ دیکھ کر

۱۲

روضہ کے در پہ روتی ہے اک لڑکی ننگے سر
میں منتظر کھڑی ہوں کب آؤ گے اے پدر

اس قافلہ کو دیکھ کے منھ کو پھرا لیا
کرتا الٹ کے چاند سا چہرا چھپا لیا

سب نے کہا سکینہؑ سے او غم کی مبتلا
وہ بولی تم بہن ہو بھلا تم سے کیا حیا

۱۳

صغراؑ پکاری منھ کے چھپانے کی وجہ کیا
ہم جولیوں کی شرم ہے اب موت دے خدا

مرثیہ نمبر ۸۵

آنکھیں نہ ہوں گی چار جبیوں گی میں جب تلک
دیکھو نشاں طمانچوں کے مٹتے ہیں کب تلک

غم پدر میں جو صغراؑ نحیف و زار ہوئی
بس ایک ظلم کی برچھی جگر کے پار ہوئی

۱

ہوا جو شاہ کو عرصہ تو بے قرار ہوئی
بڑھا جو رنج و الم چشم اشک بار ہوئی

قرار تھا نہ شہ مشرقین کے غم میں
قریب گور تھی صغراؑ حسینؑ کے غم میں

پدر کے ہجر میں صغراؑ کا یہ ہوا احوال
ہجوم غم تھا کبھی گاہ دل پہ رنج و ملال

۲

نہ کپڑے بدلے نہ شانہ کیا نہ گوندھے بال
تمام جسم ہوا گھل کے ماہِ نو کی مثال

فراق شہ میں عجب دل کو بے قراری تھی
فقط حسینؑ کے آنے کی انتظاری تھی

Presented by www.ziaraat.com

نظر جو آتا تھا صغراؑ کو خانۂ ویراں
نہیں ہے چین مرے دل کو اب کسی عنواں
۳
یہ رو کے کہتی تھی نانی سے بادل نالاں
یہ کیا کہ اب تلک آئے نہ میرے بابا جاں

اکیلا چھوڑ کے مجھ کو چلے گئے بابا
ہزار حیف نہ بیٹی کو لے گئے بابا

خیال آتا ہے نانی مجھے یہی ہر بار
امید زیست کی اپنے مجھے نہیں زنہار
۴
کہ اب تو اور میں آگے سے ہوگئی بیمار
پہ یہ الم ہے کہ دیکھا نہ شاہ کا دیدار

ہمارا حال غمِ شاہ میں عجیب ہوا
چلی میں اور نہ وصلِ پدر نصیب ہوا

ابھی جو سوگئی نانی میں بسترِ غم پر
پکارتی ہیں کہ بی بی تمہیں نہیں ہے خبر
۵
یہ دیکھا میں نے کہ زہراؑ کھڑی ہیں تنگے سر
حسینؑ ذبح ہوئے کٹ گئی ہے خستہ جگر

جہاں سے تشنہ دہن شہ گذر گئے صغراؑ
اڑاؤ خاک کہ شبیرؑ مر گئے صغراؑ

یہ بات کہہ کے وہ رونے لگی بدردو بکا
میں صدقے جاؤں یہ منہ سے نکالتی ہو کیا
۶
گلے لگا کے یہ نانی نے اُس کو سمجھایا
خیال خواب کی باتوں کا میری جاں نہ ملا

خدا خوشی سے شہِ مشرقین کو رکھے
جہاں میں خالقِ اکبر حسینؑ کو رکھے

میں صدقے جاؤں نہ ہرگز گھبراؤ نہ گھبراؤ
سفر میں خیر سے ہیں سب کے سب غم کھاؤ
۷
دل اپنا کھیل کے ہم جولیوں سے بہلاؤ
اب عنقریب ہے واری کہ باپ کو پاؤ

پدر کو دیکھ کے کیسا ہی اب خوشی ہوگی
اِسی مہینے میں کنبے کو اپنے دیکھو گی

Presented by www.ziaraat.com

مریض کو جو امّ البنینؑ نے سمجھایا
کہ ناگہاں کسی عورت نے آن کر یہ کہا
۸
خموش ہو گئی رونے سے وہ اسیرِ بلا
حسینؑ آئے مبارک ہو فاطمہ زہراؑ

اب آج ہو گی زیارت نصیب سرور کی
سواری آتی ہے شیرِ خدا کے دلبر کی

یہ سُن کے شاد ہوئی دخترِ شہ ذی شاں
پکاری مادرِ عباسؑ کو کہ نانی جاں
۹
بس اُٹھ کھڑی ہوئی جلدی سے خرم و شاداں
خدا نے اب مری صحت کا کر دیا ساماں

سفر سے آج شہ نیک نام آتے ہیں
چلو حسین علیہ السلام آتے ہیں

یہ اُس سے سنتے ہی امّ البنین نے فرمایا
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا
۱۰
میں تم سے کہتی نہ تھی آتے ہیں شہ والا
وطن میں فاطمہ زہراؑ کا لال پھر آیا

خوشی سے تم علی اصغرؑ کو آج دیکھو گی
بہن کو بھائی کو مادر کو آج دیکھو گی

یہ کہہ کے مادرِ عباسؑ بھی ہوئیں ہمراہ
قریب رہ گیا جب مرقدِ رسولِ الٰہ
۱۱
خوشی خوشی چلی نانی کے ساتھ دخترِ شاہ
میان راہ یہ شور بکا ہوا ناگاہ

اُڑا دُ خاکِ شہِ مشرقین مارے گئے
صفیں عزا کی بچھاؤ حسینؑ مارے گئے

ہزار حیف شہِ کربلا شہید ہوئے
امامِ پاک کے سب اقربا شہید ہوئے
۱۲
سفر میں قاسمؑ گلگوں قبا شہید ہوئے
ستم سے دلبرِ شاہِ ہدا شہید ہوئے

میان کرب و بلا حادثہ عجیب ہوا
کفن تلک نہ شہِ پاک کو نصیب ہوا

Presented by www.ziaraat.com

سُنی جو دخترِ شہ نے یہ درد کی تقریر
یتیم ہم ہوئے بیٹے ہے الٹ گئی تقدیر
۱۳
زمیں پہ گر کے پکاری وہ بیکس و دلگیر
اب اُس کس کی میں رکھوں کہ مر گئے شبیر

نہ کیوں یہ دفترِ عالم الٹ گیا نانی
سرِ حسینؑ جو خنجر سے کٹ گیا نانی

جو کوئی پوچھتا تھا حالِ سیّدِ ذی جاہ
شہید ہو گئے سولہ پہر کی پیاس میں شاہ
۱۴
تو رو کے کہتے تھے عابدؑ جگر سے کھینچ کے آہ
بوقتِ نزع بھی بھولے نہ شہ تمہیں واللہ

مدد حسینؑ کی مقتل میں کچھ نہ کی تم نے
ہزار حیف کہ شہ کی خبر نہ لی تم نے

جہاں میں کوئی نہ مظلوم شاہ سا ہو گا
سبیلیں رکھو کرو ماتمِ عزا برپا
۱۵
مرنے پہ بھی نہ کفن جس شہید نے پایا
کہ ذبح ہو گیا پیاسا رسولؐ کا جایا

یہ التجا ہے کہ پانی جو پی جیو بھائی
پدر کی پیاس کو تم یاد کیجیو بھائی

چلے یہ کہہ کے سوئے مرقدِ رسولِ انام
لپٹ کے روضہ سے زینبؑ نے تب کئے یہ کلام
۱۶
اُتر کے ناقوں سے اہلِ حرم بھی آئے تمام
چلی گلے پہ شہ دیں کے ظلم کی صمصام

جگر فگار ہوں نا نا فلک ستائی ہوں
میں اپنے بھائی کو جنگل میں کھو کے آئی ہوں

میں اپنا حال کہوں کس سے یا شہ ذی شاں
سوائے عابدِ مضطر رہا نہ فاتحہ خواں
۱۷
بھرا ہوا مرا گھر رن میں ہو گیا ویراں
ستم کے تیر سے اصغرؑ تلک ہوئے بیجاں

ستمگروں نے نہ حضرت کا کچھ خیال کیا
تنِ حسینؑ کو گھوڑوں سے پائمال کیا

Presented by www.ziaraat.com

سیاہِ شام نے کیا کیا نہ ظلم دکھلایا
سنگدلوں نے نہ آلِ نبیؐ کا پاس کیا
۱۸
لعیں کی بزم میں سر ننگے لے گئے اعدا
دیارِ شام میں لے جا کے ہم کو بٹھلایا

حرم حسینؑ کے نانا عجب محن میں تھے
ہزار حیف کہ بارہ گلے رسن میں تھے

بیان ظلم کا کس سے کرے یہ خستہ جگر
جلایا خیمے کو اعدا نے چھین لی چادر
۱۹
ستم وہ کون سے تھے جو نہیں ہوئے ہم پر
پھرایا بلوے میں اعدا نے ہم کو ننگے سر

مرثیہ نمبر ۸۶/۹

ستمگروں نے ستم ہم پہ بے شمار کئے
سناں سے شمر نے بازو مرے فگار کئے

ہمیشہ گلشنِ عالم کا ایک حال نہیں
ہے کون سبزہ روش جو کہ پائمال نہیں
۱
یہ وہ چمن ہے کہ جس میں کوئی نہال نہیں
وہ کون ہے جسے دنیا میں کچھ ملال نہیں

ہمیشہ رنگ زمانے کا یوں بدلتا ہے
کہیں برات جنازہ کہیں نکلتا ہے

وہ کون باغِ ریاض رسولؐ ہر دو سرا
مدینہ خالی ہے برباد ہو گیا بطحا
۲
خزاں نے لوٹ لیا جس کو آہ واویلا
اکیلے گھر میں ہے بس ایک فاطمہ صغراؑ

نبیؐ کے روضۂ اقدس کی زیب و زین نہیں
کسے غرض جو کرے روشنی حسینؑ نہیں

لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرمؑ آئے
بپا تھا غل حرم سیدامم آئے
۳
سروں کو پیٹتے باصد غم و الم آئے
بیان کرتے تھے سجادؑ رو کے ہم آئے

تمام کنبہ کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں
بجائے تحفہ بہتر کے داغ لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

مدینہ والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا
ہوئے اسیر ستم اہلِ بیتؑ واویلا

۴

یتیم میں ہوا بابا ہوئے شہید جفا
برہنہ پا مجھے تا شام لے گئے اعدا

جو تہمتاً تھا یہ جفا آشکار ہوتی تھی
کہ پشت دروں سے میری فگار ہوتی تھی

غرض کہ ناقوں سے اپنے اُتر چکے جو حرم
کہا یہ فاطمہ صغرا نے کیوں نہ ہو مجھے غم

۵

بچھائی بی بیوں نے گھر میں تب صفِ ماتم
ملی نہ آکے سکینہؑ بھی مجھ سے ہائے ستم

پکاری بانوؑ وہ جی سے گذر گئی صغراؑ
سکینہؑ شام کے زنداں میں مر گئی صغراؑ

خصوص حضرت زینبؑ کی تھی عجب حالت
کسی سے ملتی نہ تھیں وہ یہ غم کی تھی شدت

۶

کبھی پیٹنے رونے سے ہوتی تھی فرصت
غذا بھی ترک ہوئی طاق ہو گئی طاقت

یہی تھا وردِ زباں تم کدھر گئے بھائی
میں آہ جیتی رہی اور مر گئے بھائی

غرض ہوئی اسی صورت سے چند ماہ بسر
یہاں تلک کہ علیل آپ کے ہوئے شوہر

۷

گئیں نہ آپ کبھی بھول کر بھی اپنے گھر
اسی طرح رہیں مصروفِ گریہ شام و سحر

غم حسینؑ میں منھ آنسوؤں سے دھوتی تھیں
اور ایک حجرۂ خالی میں بیٹھی روتی تھیں

لکھا ہے شوہرِ زینبؑ کمال گھبرائے
زبان پر یہ شکایت کے کلمے تب لائے

۸

حضور سید سجادؑ نامور آئے
نثار آپ پہ میں اے حسینؑ کے جائے

پھوپی نے آپ کی چھوڑا مری رفاقت کو
ہوا علیل نہ آئیں مری عیادت کو

Presented by www.ziaraat.com

گیا جو گھر میں وہ غم دیدہ سیّدِ اکرم
کہا پھوپی سے یہ سجاد نے بچشم نم
۹
یہ دیکھا بھائی کو روتی ہیں زینبؑ پُرغم
تمام عمر اگر روئے بھی تو ہے وہ کم

یہ ڈر ہے آپ نہ جی سے کہیں گذر جائیں
خدانخواستہ فرطِ قلق سے مر جائیں

اٹھا کے سر کو لگی کہنے دخترِ حیدرؑ
تم ہی بتاؤ کہ دل کو قرار ہو کیونکر
۱۰
میں چھوٹ جاؤں اس آفت سے موت آئے اگر
گئے جہاں سے اٹھارہ سال کے اکبرؑ

ہو صاف اماں کا سب گھر کا گھر نہ روؤں میں
کٹے حسینؑ کا خنجر سے سر نہ روؤں میں

کہا یہ عابدؑ مضطر نے سب درست و بجا
ثواب جو ہے عیادت میں وہ نہیں ہے چھپا
۱۱
مگر اطاعتِ شوہر بھی فرض ہے بخدا
پھوپھا علیل ہیں آپ ان کو دیکھ آئیں ذرا

کچھ آپ عذر ملال و تعب نہ فرمائیں
رہ ثواب میں تاخیر اب نہ فرمائیں

چلیں مکاں کو القصہ بنت شیر الٰہ
مکان خالی تھا موجود تھے نہ عبد اللہ
۱۲
ہوئیں جو داخل دولت سرا نالہ و آہ
وہ گھر جو دیکھا ہوا دل پہ صدمۂ جانکاہ

وفورِ رنج و غم و ہم سے جان کھونے لگیں
لپٹ کے ہر در و دیوار سے وہ رونے لگیں

جب اپنے لاڈلوں کی خوابگاہ آئی نظر
جب آیا ہوش تو چلائیں پیٹ پیٹ کے سر
۱۳
گریں زمیں پہ غش کھا کے خواہرِ سرور
کہاں ہو عونؑ و محمدؑ دکھاؤ شکل آکر

پھر اُجڑے گھر میں یہ تقدیر مجھکو لائی ہے
گلے سے لپٹو تم آکر کہ مادر آئی ہے

ے یہاں پر مرثیہ ختم کر سکتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

وہ ننھی ننھی سی تلواریں باندھ کر آؤ میں رو رہی ہوں گلے سے لپٹ کے سمجھاؤ	۱۴	لو چھوٹے ماموں سے چوگنگ سیکھنے جاؤ تمہارے باپ سے میں کیا کہوں یہ بتلاؤ
وہ تم کو پوچھیں گے مرجاؤں گی میں غیرت سے خدا کے واسطے آکر بچا لو ذلت سے		
یہ بین کرتی تھی اور روتی تھی وہ سینہ فگار کہ آئے شوہر زینبؑ وہاں بحالتِ زار	۱۵	زمیں لرزتی تھی ظاہر تھے حشر کے آثار مزاج پوچھا نہ کی بات اُن سے کچھ زنہار
سہے تھے صدمے پہ صدمے جو بنتِ حیدرؑ نے یہ حال تھا کہ نہ پہچانا اُن کے شوہر نے		
زبان حال سے گویا ہوئے یہ عبداللہ سبب ہے کیا جو تو کرتی ہے نالۂ جانکاہ	۱۶	ضعیفہ کون ہے تو کر ذرا مجھے آگاہ نہ کر تو بدشگنی میرے گھر سے جا للہ
جو مبتلائے مصیبت ہے کچھ نہ پرواکر امامِ عصر ہیں سجادؑ اُن سے کہہ جاکر		
یہ بات سُن کے لگی رونے دخترِ زہراؑ پکاری سینہ و سر پیٹ کر یہ وہ دُکھیا	۱۷	ہزار چاہا کسی طرح ضبط ہو نہ سکا زمانہ پھر گیا صاحب نہیں ہے تم سے گلا
یہ سچ ہے رہنے کے قابل میں یاں بھلا کب ہوں تمام کنبہ کو جو روئی میں وہ زینبؑ ہوں		
صدا یہ سنتے ہی گھبرا گئے وہ نیک خصال ہوئی شناخت بھی مشکل بہ فرطِ رنج و ملال	۱۸	پکارے بنتِ علیؑ کیا ہوا تمہارا حال دیا جواب کہ شرمندگی ہے مجھکو کمال
تمہارے سینہ کو داغوں سے بھر دیا میں نے نثار بھائی پہ بیٹوں کو کر دیا میں نے		

Presented by www.ziaraat.com

اب آنکھیں چار کرے کس طرح سے یہ دلگیر
جو چاہیں آپ سزا دیں ہوں قابل تعزیر
حسینؑ مر گئے اب میری کیا رہی توقیر
کہ شہر شہر میں بنت علیؑ ہوئی تشہیر ۱۹

یہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا میرا
بس انتہا ہے کہ بلوے میں سر کھلا میرا

میں کیا کہوں کہ جو گذرے ستم مرے آگے
ہوا رسولؐ کا ٹھنڈا علم مرے آگے
نکل گیا علی اکبرؑ کا دم مرے آگے
ہوا حسینؑ کا بھی سر قلم مرے آگے ۲۰

مرثیہ نمبر ۸۷ نمبر ۱۰

لٹا کے آئی ہوں میں کربلا میں سب گھر کو
غرض کہ روئی ہوں اک دن میں بہتر کو
قید ستم سے جب حرم مصطفےٰ چھوٹے
کیا سختیاں اٹھا کے اسیر جفا چھوٹے
مجبوس ظلم سالک راہ رضا چھوٹے
حکم یزید پا کے جو زین العبا چھوٹے ۱

رونے نہ پائے تھے جو شہر مشرقین پر
سجادؑ سب کو لے گئے قبر حسینؑ پر

دیکھا جو سب نے مرقد فرزند بوتراب
آئے کلیجے منہ کو رہی ضبط کی نہ تاب
زینبؑ کا فرط غم سے کلیجہ ہوا کباب
رکھ کر جبیں لحد پہ پکاری بہ اضطراب ۲

ما نجائی لٹ کے شام سے دلگیر آئی ہے
قید ستم سے چھوٹ کے ہمشیر آئی ہے

بھیا بغیر آپ کے میں در بہ در پھری
ہاتھوں کو رکھے چہرے پہ با چشم تر پھری
کوفے میں شہر شام میں میں ننگے سر پھری
کیا ذلتیں اٹھاتی ہوئی نوحہ گر پھری ۳

کیا کیا نہ بعد آپ کے رنج و محن ملا
بن بھائی کی بہن ہوں نہ جس کو کفن ملا

Presented by www.ziaraat.com

بھیا تمہیں گلے سے لگاؤں میں کس طرح
بازو کے نیل تم کو دکھاؤں میں کس طرح
۴
آنکھیں ہیں ڈھونڈتی تمہیں پاؤں میں کس طرح
زنداں کا حال زار سناؤں میں کس طرح

چین ایک دم ملا نہ فلک کی ستائی کو
جی بھر کے رونے پائی نہ مظلوم بھائی کو

کس طرح یہاں سے جاؤں گی بھیا سوئے وطن
بیمار سے کہوں گی یہ کیوں کر بصد محن
۵
صغرا کو منہ دکھاؤں گی کیونکر میں خستہ تن
بھائی شہید ہو گئے زندہ پھری بہن

دولت علیؑ کی دشت میں میں کھو کے آئی ہوں
زہراؑ کے نور عین کو میں رو کے آئی ہوں

اہل وطن جو پوچھیں گے کچھ آپ کی خبر
میں اور یہ خیمہ گاہ کے یہاں پیٹتی تھی سر
۶
کس طرح ان سے حال کہے گی یہ نوحہ گر
اور زیر تیغ وہاں تھا ید اللہ کا پسر

پردیسیوں کا ہائے مقدر الٹ گیا
زینبؑ کے روبرو سر شبیرؑ کٹ گیا

اے فاطمہؑ کے راحت جاں تشنہ لب حسینؑ
چھوٹے بڑے شہید ہوئے سب کے سب حسینؑ
۷
اک دوپہر میں ہو گیا کیسا غضب حسینؑ
مالنجائی کی خدا سے دعا ہے یہ اب حسینؑ

یہاں سے مجھے وطن میں نہ جانا نصیب ہو
پہلو میں یاں لحد کا بسانا نصیب ہو

تھا اس بیاں سے حشر کا ہنگامہ اک بپا
روز سوم ہوا تو یہ سجادؑ نے کہا
۸
کیا لکھوں بین بی بیوں کے میں جدا جدا
اس غم میں صبر آپ کو دے اے پھوپی خدا

لرزاں ہے دشت آپ کے اس شور و شین سے
رخصت حضور ہو چلے قبر حسینؑ سے

چلیے سبھوں کو لے کے یہاں سے سوئے وطن
گوشاق ہے جدائیے قبر شہ زمن
مل کر لحد سے اٹھنے لگی جب وہ خستہ تن
آئی صدا سدھارو خدا حافظ اے بہن

تڑپا دیا لحد میں ترے شور و شین نے
زینب خدا کو سونپا تمہیں اب حسینؑ نے

زینبؑ نے تب یہ عابدؑ دلگیر سے کہا
بیٹا چلو وطن کو کہ بھائی کی ہے رضا
مل مل کے قبروں سے حرم پاک مصطفےٰ
آئے قریب مرقد سلطان دوسرا

کہرام بی بیوں کو ہوا شور و شین سے
سیدانیاں لپٹ گئیں قبر حسینؑ سے

خاک شفا جبینوں پہ مل کر حرم چلے
اس شان سے وطن حرم محترم چلے
کالی عماریوں میں وہ شام ہمم چلے
زینبؑ پکاری بھائی سے مڑ کر کہ ہم چلے

مظلومیت پہ آپ کی جان اپنی کھوئیں گے
جب تک ہیں زندہ آپ کے ماتم میں روئیں گے

اب کاتبان دفتر غم کرتے ہیں بیاں
بیبیوں کا کربلا سے ہوا کارواں رواں
پہنچے قریب شہر مدینہ جو نوحہ خواں
نزدیک تھا تڑپ کے نکل جائے تن سے جاں

غل تھا نبیؐ سے کرنے کو فریاد آئے ہیں
بیبیوں کو لے کے سید سجادؑ آئے ہیں

المختصر حرم گئے قبر رسولؐ پر
صغراؑ کو یہ کسی کی زبانی ملی خبر
پردیسیوں کا قبر نبیؐ پر ہوا گذر
اس نے کہا بہن سے چلو تم بھی جلد تر

نانی کو ساتھ لے لو نہ عرصہ لگاؤ تم
بہنوں کو ماں کو بیبیوں کو وہاں دیکھ آؤ تم

Presented by www.ziaraat.com

اُم البنین کو لے کے چلی بس وہ دفعتن زینبؑ کھڑی ہے تھامے ضریح شہِ زمن	۱۴	پہنچے وہاں تو دیکھتے کیا ہیں وہ خستہ تن رُخ سُوئے قبرِ پاک ہے اور لب پہ یہ سخن
		سُنیئے حضور میں نے جو ذلّت اُٹھائی ہے شہروں میں پھر کے زینبؑ دلگیر آئی ہے
نانا مصیبتوں میں ہماری نہ لی خبر بعد از حسینؑ مجھ کو پھرایا ہے دَر بہ دَر	۱۵	اُمّت نے کیا سلوک کیا شاہ بحر و بر کس کس جفا کا حال کہے اب یہ نوحہ گر
		جدّا جفائے شمرِ جفا جو کو دیکھئے نانا رسن کو اور مرے بازو کو دیکھئے
اس درد کے بیان سے جو آیا نہ دل کو چین آنکھوں کے آگے پھرنے لگی صورتِ حسینؑ	۱۶	لی ہاتھ میں عبائے شہنشاہِ مشرقین رکھ کر ضریح پاک پہ بولی بہ شور و شین
		پر خوں عبائے سیّد خوش ذات لائی ہوں اے نانا لو سفر سے میں سوغات لائی ہوں
روضہ پہ اس بیان سے ہوا حشر اک عیاں تھرا گئی ضریح شہنشاہِ انس و جاں	۱۷	سب اہلِ بیتؑ کرنے لگے نالہ و فغاں قیصر یہ کہہ خدا سے کہ اب ربِّ دو جہاں
مرثیہ		ہے تجھ کو واسطہ نبیؐ خوش صفات کا یہ مدح مصطفےٰؐ ہو وسیلہ نجات کا **نمبر ۸۸**
وطن میں داخلہ عترتِ حسینؑ ہے آج عزیزو پُر غم سلطانِ مشرقین ہے آج	۱	بلند قبرِ پیمبرؐ سے شور و شین ہے آج کہ رونا چشمِ خلائق پہ فرضِ عین ہے آج
		جوانی علی اکبرؑ کے ذکر ہوتے ہیں لپٹ لپٹ کے گلوں سے جوان روتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے آمد آل عبا کا یوں احوال
قریب پہنچی مدینہ کے جب حسینؑ کی آل

۲

درود پڑھ کے وطن کو چلا حسینؑ کا لال
کہا مدینہ سے زینبؑ نے یہ بہ رنج و ملال

لٹا کے آئے ہیں زہراؑ کے ہم گھرانے کو
نہ کر قبول تو ہم بیکسوں کے آنے کو

مدینہ یاد تو ہوگا تجھے وہ جاہ و حشم
وہ خیمہ اور وہ شبیرؑ اور وہ فوج و علم

۳

گئے تھے کیسے تجمل سے کربلا کو ہم
اور اب سیاہ کفنی اور حسینؑ کا ماتم

پسند آمد ذریت رسولؐ نہ کر
مدینہ ایسے حقیروں کو تو قبول نہ کر

مدینہ ہم ترے والی کو آئے ہیں کھو کر
مدینہ کوفہ میں سر ننگے ہم پھرے در در

۴

مدینہ گردن شبیرؑ پہ چلا خنجر
مدینہ داغ رسن ہیں ہمارے بازو پر

نہ راہ دے ہمیں زہراؑ کا نور عین نہیں
مدینہ اکبرؑ و قاسمؑ نہیں حسینؑ نہیں

ہلی زمیں مدینہ کی اس گھڑی پیہم
گلے میں شال عزا ڈال دی بہ درد و غم

۵

کیا بشیر کو سجادؑ نے طلب اس دم
اور اس کے ہاتھوں میں رو کر دیا سیاہ علم

کہا کہ جا نہیں گو اپنے منہ دکھانے کی
مگر وطن میں خبر کر دے میرے آنے کی

چلا بشیر یہ دیتا ہوا خبر ہر جا
کہ اک مریضہ سر راہ ہے کھڑی تنہا

۶

مگر محلہ بنی ہاشمی میں کیا دیکھا
کہا بشیر نے کیا نام بولی وہ صغراؑ

وہ بولا راستہ میں کیوں تو شور شین میں ہے
کہا یہ حال مرا فرقت حسینؑ میں ہے

Presented by www.ziaraat.com

بشیر سمجھا یہ بنتِ حسینؑ ہے صغراؑ
پکاری فاطمہؑ گردن میں دیکھ شالِ عزا
۷
خموش ہوگیا صغراؑ کے منہ میں کچھ نہ کہا
تو بھائی لایا ہے کس کی سُنائی مجھ کو بتا

وہ بولا قاصدِ بیمارِ کربلا ہوں میں
سُنانی قبرِ پیمبرؐ پہ لے چلا ہوں میں

وہ رُو کے بولی کہ بھائی یہ کیا سناتا ہے
سُنانی کس کی ہے یہ مجھ کو ہول آتا ہے
۸
وہ کون ہے جسے بیمار تو بتاتا ہے
کہ مصطفےٰؐ کی لحد پر سُنانے جاتا ہے

عمامہ پھینک کے اس نے کہا دُہائی ہے
ترے حسینؑ کی صغراؑ سُنانی آئی ہے

گری زمیں پہ صغراؑ کہ اس پہ چرخ گرا
نکل نکل پڑی سب عورتیں برہنہ پا
۹
خبر یہ پھیلی تو ماتم ہر ایک گھر میں ہوا
نبیؐ کی قبر پہ جاکر بشیر نے یہ کہا

سفر سے لُٹ کے اِدھر تجھ کو کی پیاسیاں آئیں
اٹھو رسول تمہاری نواسیاں آئیں

بشیر کہتا ہے واللہ روضہ کانپ گیا
ادھر کھڑی تھی جو رستہ میں فاطمہ صغراؑ
۱۰
لحد سے نعرہ ہوا واحسینؑ کا پیدا
زنانِ ہاشمی نے آکے واں ہجوم کیا

بلایا شانہ کہ سلطانِ مشرقین آئے
اٹھو حسینؑ کی عاشق اٹھو حسینؑ آئے

وہ آنکھیں کھول کے بولی کہ اے مرے بابا
بہن حسینؑ کی سر ننگے دیتی تھی یہ صدا
۱۱
کہ آیا قافلہ کربلا جو ننگے پا
حسینؑ جب سے موئے میں نے سر نہیں ڈھانپا

نہ مُردہ اور نہ تابوت اخی کا لائی ہوں
مدینہ والوں میں بھائی کو کھو کے آئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

مدینہ والو کہو اس بہن کی کیا تقدیر
عزیز و اس کی سزا کیا ہے کچھ کرو تقریر
۱۲
جو دیکھے اپنے برادر کے حلق پر شمشیر
لہو میں غرق جو دیکھے حسینؑ کی تصویر

بتاؤ کہتے ہیں کیا سب اس اماں جائی کو
جو اربعین تلک دے کفن نہ بھائی کو

مرے حضور تھا حلق حسینؑ پر خنجر
کفن نہ دے سکی بھائی کو میں ہوں وہ خواہر
۱۳
شہید ہو گیا ہمشکل مصطفےٰ اکبرؑ
مگر خدا کی قسم سر پہ بھی نہ تھی چادر

زمین گرم پہ بھائی کی لاش تنہا تھی
حسینؑ جانتے ہیں میں اسیرِ اعدا تھی

پدر کے لانے کا صغراؑ سے میرا تھا اقرار
یہ کوئی پوچھے تو صغراؑ سے میں تمہارے نثار
۱۴
کہا تھا اماں نے زینبؑ حسینؑ سے ہشیار
کہ تیرے باپ کو کھو آئی ہے یہ سینہ فگار

وطن میں آنے دیں زینبؑ کو یا نہ آنے دیں
نبیؐ کی قبر پہ جانے دیں یا نہ جانے دیں

یہ ایک سمت سے پیدا ہوئی صدا ناگاہ
پکاری وہ کہ یہ صغراؑ کی ہے صدا واللہ
۱۵
پدر نے چھوڑ دیا تم بھی چھوڑتی ہو آہ
کہاں ہے میری بھتیجی اخی کی نورِ نگاہ

ندا یہ آئی کہ اٹھتی ہوں اور گرتی ہوں
پھوپی کدھر ہو تمہیں ڈھونڈتی میں پھرتی ہوں

بڑھی جو چند قدم زینبؑ خجستہ صفات
دیئے ہوئے ہیں کئی لڑکیاں بغل میں ہاتھ
۱۶
تو دیکھا دور سے صغراؑ کو اس طرح ہیہات
گئی نہ سامنے صغراؑ کے زینبؑ خوش ذات

کبھی تو قافلے کے پیچھے آگے پھپتی تھی
کبھی رسولؐ کے روضہ میں جا کے چھپتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

نبیؐ کی قبر پہ صغراؑ نے پایا زینبؑ کو
وہ بولی سارے عزیزوں کا اپنے پرسا لو
گلے لپٹ کے پکاری پدر کا پرسا دو
سبھی شہید ہیں اور فدیۂ شہ خوش خو
۱۷

مرثیہ
نمبر ۸۹/۱۲

تو جانتی تھی کہ بابا فقط موا صغراؑ
شہید تیر سے اصغرؑ تلک ہوا صغراؑ

جب گورِ غریباں سے وطن میں حرم آئے
کہتے تھے نہ اکبرؑ نہ امام اُمم آئے
سر پیٹتے سجادؑ بہ زیرِ علم آئے
اٹھارہ بنی فاطمہؑ کو کھو کے ہم آئے
۱

آواز بتولؑ آئی کہ تاریک جہاں ہے
زینبؑ مرا یوسف مرا شبیرؑ کہاں ہے

زینبؑ مرے بچوں کو کہاں چھوڑ کے آئی
زینبؑ مرے مظلوم سے کی تو نے جدائی
زینبؑ مرے پردیسی کو یثرب میں نہ لائی
زینبؑ تو لٹا آئی غریبوں کی کمائی
۲

نکلی تھی تو سب کنبہ کو اولاد کو لے کر
آئی ہے فقط عابدؑ ناشاد کو لے کر

ناگاہ خبر آمد سادات ہوئی عام
ہر سمت تصدق کا زیارت کا سرانجام
مردوں سے بھرے راستے اور عورتوں سے بام
پر نالۂ زہراؑ سے بقیعہ میں تھا کہرام
۳

یہ کہتے ہوئے لوگ چلے جاتے تھے گھر سے
کہہ دے کوئی صغراؑ سے حسینؑ آئے سفر سے

زنجیرِ درِ فاطمہ صغراؑ کو ہلا کر
بی بی پدر آیا ترا اب شکرِ خدا کر
اک لڑکی نے جلدی سے یہ آواز دی آکر
مل آئی ہوں کبراؑ و سکینہؑ سے میں جا کر
۴

مرضی تری مادر کی جو میں پاتی ہوں بی بی
میں گود میں اصغرؑ کو ابھی لاتی ہوں بی بی

Presented by www.ziaraat.com

آوازدی صغرا نے تسے منہ کے میں واری
صدقے کروں زہرا کی مراد آئی ہماری
۵
اور مادر عباس کو خوش ہو کے پکاری
ہنستی ہوئی در پر گئی شبیر کی پیاری

کیا دیکھتی ہے چاروں طرف عید بپا ہے
پر شہر کے دروازہ پہ رونے کی صدا ہے

پنجہ اعلم سبز کا پھر دور سے چمکا
ایک لڑکی اور اک لڑکا عصا تھامے علم کا
۶
اک ناقہ پہ آپہونچا نشاں شاہ امم کا
منہ پیٹ کے دونوں یہ بیاں کرتے تھے غم کا

ہے ہے علی و احمد و مختار کو مارا
اُمت کے علمدار کے سردار کو مارا

اور بچوں کی فریاد پہ سب خلق پکاری
یہ غل تھا کہ پیدا ہوئی زینب کی سواری
۷
عباس کا یہ بیٹا ہے وہ شاہ کی پیاری
کالی کفنی کالی ردا کالی عماری

محمل میں بھی سر شرم سے نہوڑائے ہوئے ہیں
اور خاک بھرے بالوں کو بکھرائے ہوئے ہیں

کوٹھے پہ کھڑی ہوگئیں سب عورتیں اُس دم
بڑھ بڑھ کے مخاطب ہوئیں با دیدۂ پُرنم
۸
ہاتھ اپنے رکھے ہاتھوں پہ اور گردنیں کیں خم
اے زینب عالی گہر اے ثانی مریم

آگے بھی یہاں تھا یہی دستور ہمارا
تسلیم اور آداب ہو مقبول ہمارا

لو منہ سے تو اب پردۂ محمل کو ہٹاؤ
مردانہ نہیں ہے یہاں لو منہ نہ چھپاؤ
۹
مشتاق ہیں سب لونڈیاں دیدار دکھاؤ
وہ بولی کہ بس بس نہ مجھے شرم دلاؤ

درباروں میں بازاروں میں تشہیر ہوئی ہوں
زینب وہ کوئی اور ہے میں کنیہ موئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

سر کوفے سے عریاں ہے دیکھو گی دِکھاؤں
ناداری کا سامان ہے دیکھو گی دِکھاؤں
سونکروے گریبان ہے دیکھو گی دِکھاؤں
بیوارثوں کی شان ہے دیکھو گی دِکھاؤں
۱۰

ہیں بازوؤں میں داغِ رسن دیکھنا کیا ہے
مجروح ہے دُرّوں سے بدن دیکھنا کیا ہے

سا تھرآئے ہوئے ہاتھوں سے پردہ جو اُٹھایا
چلائیں کہ تم سب سے جو مُنہ میں نے چھپایا
سر پیٹ کے مُنہ خاک بسر اُس کو دکھایا
رُویت ہے مری جس سے وہ بھائی نہیں آیا
۱۱

سر پر مرے دامانِ حسینؑ اب نہیں لوگو
وہ اور ہی زینبؑ تھیں میں زینبؑ نہیں لوگو

سا اے ہاشمیو شورِ زینبؑ سے خبردار
ابن حنیفہ سے بھی اس دم رہو ہوشیار
کانیں نہ گلا ہاتھ سے لے کے کوئی تلوار
ہے صاحبِ غیرت پسرِ حیدرِ کرار
۱۲

بازو پہ نشاں رسی کے دکھلائی ہے زینبؑ
وہ اونٹ پہ سر کھولے ہوئے آتی ہے زینبؑ

سا یہ نوحہ تھا جو حشر کا ساماں نظر آیا
ماتھے پہ جما خونِ شہیداں نظر آیا
یعنی شترِ زینبؑ نالاں نظر آیا
سر فاطمہ کی بیٹی کا عریاں نظر آیا
۱۳

خوں بہتا تھا زخموں کی طرح دیدۂ تر سے
آتی تھی صدا ہائے حسینا کی جگر سے

ابن حنفیہؑ کا ہوا دل تہ و بالا
پر سب نے انھیں دی قسمِ سیّد والا
خنجر وہیں حلقوم پہ رکھنے کو نکالا
عبداللہ و جعفر کو فرشتوں نے سنبھالا
۱۴

زینبؑ نے کہا قتل کروں کے مجھی کو
کھو آئی ہوں جنگل میں حسین ابنِ علیؑ کو

سے یہاں ختم کر سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

انبوہِ جوانانِ وطن جب نظر آیا ٹکڑے ہُوا دل یا دجو لختِ جگر آیا	۱۵	دل بانو کا اکبرؑ کے تصور میں بھر آیا بے ساختہ یہ حرف لبِ پاک پہ آیا
بیٹے کی جدائی میں مجھے صبر نہیں ہے یثرب کے جوانو مرا اکبرؑ بھی کہیں ہے		
ماں باپ کو دکھلائے خُدا بیاہ تمہارا جب بیاہ کے قابل ہُوا دنیا سے سدھارا	۱۶	ہمجولی تمہارا تو پُرارماں گیا مارا ہے ہے مرا یوسفؑ مرا جانی مرا پیارا
بزمِ غمِ اکبرؑ کی جو بُنیاد کروں گی ہمجولی کے ماتم میں تمہیں یاد کروں گی		
اصغرؑ نے سُنی مادرِ بے کس کی جو زاری اے والدۂ ماجدہ تسلیم ہماری	۱۷	دوڑی گئیں محمل کے قریں اور یہ پکاری اصغرؑ کو دکھا دو مجھے منگواؤ سواری
کہدو کہ تمنّا ترے ملنے کی بڑی ہے بیمار بہن ہاتھوں کو پھیلائے کھڑی ہے		
ناگاہ نظر جا پڑی گہوارہ کے اوپر بھیّا علی اصغرؑ علی اصغرؑ علی اصغرؑ	۱۸	جھولے پہ گری اور یہ چلائی وہ رُو کر بانو نے کہا سوتے ہیں وہ قبر کے اندر

مرثیہ نمبر ۹۰/۱۳

پانی کے لئے ماں سے وہ روٹھیں ہیں دہائی بستی میں شہیدوں کے وہ سوتے ہیں دہائی		
جد کے روضہ پہ اسیرانِ ستم آتے ہیں فاقہ کش اہلِ عزا کشتۂ غم آتے ہیں	۱	ہر طرف غل ہے کہ پابند الم آتے ہیں گھر لٹا کر شہ بیکس کے حرم آتے ہیں
یوں سفر میں نہ عزیزوں سے چھٹیگا کوئی یوں جہاں میں نہ لٹا ہے نہ لٹیگا کوئی		

Presented by www.ziaraat.com

کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرا پیارا نہ رہا
دل کی تسکین ضعیفی کا سہارا نہ رہا
۲
کوئی کہتی ہے مرا راج دلارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا

کوئی کہتی ہے کہ سو طرح کے غم کھاؤنگی
اب میں اس شہر میں پیارو موئی کہلاؤنگی

وہاں مدینہ میں کسی نے یہ خبر پہنچائی
کوئی چلایا بہت پاس سواری آئی
۳
روضۂ جد پہ اب آئے ہیں حسنؑ کے بھائی
یہ خبر سنتے ہی شاداں ہوئے سب شیدائی

سب نے خوش ہو کے کہا صاحب تطہیر پھرے
یا خدا شکر ترا حضرت شبیرؑ پھرے

نوجوانوں کو یہ شادی تھی کہ اکبرؑ آئے
غل یہ لڑکوں میں ہوا دلبر جعفرؑ آئے
۴
کوئی کہتا تھا کہ عباس دلاور آئے
بچے ہنس ہنس کے پکارے علی اصغرؑ آئے

شور تھا جان شہ بدر و حنین آتے ہیں
پیشوائی کو چلو آج حسینؑ آتے ہیں

یہ خبر شہر کے ہر گھر میں جو مشہور ہوئی
ہجر کا داغ جدائی کی بلا دور ہوئی
۵
دختر شاہ بھی شاداں ہوئی مسرور ہوئی
تپ جو ہر وقت جلاتی تھی ۵۰ کافور ہوئی

ہنس کے دادی سے کہا نوشہ والا آئے
سب مرض دور ہوئے میرے مسیحا آئے

شکر ہے جان علیؑ سبط پیمبرؐ آئے
میرے عباسؑ چچا آپ کے دلبر آئے
۶
لو سفر سے میرے بھیا علی اکبرؑ آئے
میرے عاشق میرے پیارے علی اصغرؑ آئے

ننھے بھائی میرے شیدا ہیں یہ سب جانتے ہیں
دیکھوں اب بھی علی اصغرؑ مجھے پہچانتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کوئی صغرا سے یہ بولی کہ ذرا دیر لگاؤ ہم بھی خدمت کیلئے آئے ہیں کچھ کام بتاؤ	۷	بی بی اب اٹھ کے ذرا گھر میں نیا فرش بچھاؤ آبداروں سے کہو آب خنک جلدی لاؤ
تشنہ لب احمد مرسل کے نواسے ہوں گے دور سے دھوپ میں سب آئے ہیں پیاسے ہونگے		
اس طرف فاطمہ کے گھر یہ خوشی ہے پیہم دست بستہ وہ حضوری میں بشیر خذلم	۸	اس طرف عابد مضطر ہیں اسیر غم و ہم آپکا رو کے یہ ارشاد کہ اے اہل حرم
سب کے دل پر غم مسرور کا اثر پہنچا دو میرے آنے کی مدینہ میں خبر پہنچا دو		
اس خداوند نے جس وقت یہ ارشاد سنا دی صدا اہل مدینہ کو بصد آہ و بکا	۹	نوحہ گر خاک بسر مسجد احمد میں گیا تم جہاں رہتے ہو یہ شہر پر انوار لٹا
دشت غربت میں امام ازلی قتل ہوئے خاک اڑاؤ کہ حسین ابن علی قتل ہوئے		
بن میں لٹ کر حرم شاہ ہدا آئے ہیں سر پہ وارث جو نہیں محو بکا آئے ہیں	۱۰	قید سے چھٹ کے اسیران بلا آئے ہیں آل کو لے کے فقط زین العباد آئے ہیں
یاد ماضی نے بہت دل کو جو تڑپایا ہے شہر سے دور قیام اس لئے فرمایا ہے		
غل اٹھا ہائے ہدایت کا یہ انجام ہوا ہر طرف شہر میں مظلوم کا غم عام ہوا	۱۱	نذر شمشیر جفا ہادی اسلام ہوا خانۂ فاطمہ صغرا میں تو کہرام ہوا
کہتی تھی کیا یہ خبر آہ زبانی آئی ہائے بابا کے عوض گھر پہ سنانی آئی		

Presented by www.ziaraat.com

مجھکو ماں بہنوں سے پھپھیوں سے ملاؤ لوگو
مجھ سے روٹھے ہیں ذرا چل کے ملاؤ لوگو
۱۲
بھیّا عابدؑ کی مجھے شکل دکھاؤ لوگو
میں بھی چلتی ہوں وہیں راہ بتاؤ لوگو

ہائے کس بات پہ بیمار سے منہ موڑ لیا
کیا خطا مجھ سے ہوئی جس سے یہ گھر چھوڑ دیا

بیبیاں بولیں کہ تم گھر سے نہ جاؤ صغراؑ
اپنے عمّو حنفیہ کو بلاؤ صغراؑ
۱۳
اپنی دادی کے چلن کو نہ بھلاؤ صغراؑ
ہم فدا ٹھیک خبر ان سے منگاؤ صغراؑ

ناگہاں خود وہ سوئے عابدؑ خوش ذات چلے
خاک اڑاتے ہوئے سب اہل حرم سات چلے

دیر تک رو کے محمدؑ نے یہ عابدؑ سے کہا
ایک تو مرگ پدر دوسرے کنبہ سے جدا
۱۴
فاطمہؑ پیٹ کے مر جائے گی اے زین العبا
یہی بہتر ہے کہ اب گھر کو چلو بہر خدا

سر جھکا کر یہ کہا بنت علیؑ سے کہیئے
مجھ کو کیا عذر ہے پر آپ پھوپی سے کہیئے

رو کے وہ بولیں کہ کس طرح سے گھر جاؤں میں
اُس پہ یہ قہر کہ لاشہ بھی نہ دفناؤں میں
۱۵
بھائی کو کھو کے عزیزوں سے نہ شرماؤں میں
گھر کے جو زیب تھے اب ان کو کہاں پاؤں میں

اب تو میں گھر کی طرف رُخ نہ کروں گی بھیّا
میں اسی دشت میں رو رو کے مروں گی بھیّا

سن کے یہ دشت سے مغموم و دل افگار چلے
خیمے اونٹوں پہ لدے شہ کے عزادار چلے
۱۶
محملوں میں شہ مظلوم کے زوار چلے
سوئے روضہ حرم احمد مختار چلے

ہم وطن دل پہ شہیدوں کے الم لے کے چلے
آگے سجادؑ سیاہ ایک علم لے کے چلے

Presented by www.ziaraat.com

ناگہاں شور ہوا باپ کی شیدا آئی
لو وہ روتی ہوئی ہم صورتِ زہرا آئی
۱۷
محو ماتم وہ مریض شہ والا آئی
بیبیو حشر ہوا فاطمہ صغرا آئی

پاس آکر نہ ماں سے نہ چچی سے لپٹی
دوڑ کر قبر پیمبر پہ پھوپی سے لپٹی

رو کے زینب نے کہا ہائے لٹا گھر بی بی
مر گئے اکبر و عباس دلاور بی بی
۱۸
ذبح مقتل میں ہوئے سبط پیمبر بی بی
تیر کھا کر ہوئے بسمل علی اصغر بی بی

محو
قید خانے میں فلک نے یہ جفا کی صغرا
سیلیاں کھا کے سکینہ نے قضا کی صغرا

ناگہاں رو کے یہ فضہ نے خبر دی آکر
یہ سخن سنتے ہی زینب نے کہا پیٹ کے سر
۱۹
بیبیو آتے ہیں اب بنت علی کے شوہر
جلد آجاؤ مرے عون و محمد ہو کدھر

محو
فرط غربت سے عجب حال ہے میلے بچو
تم کو پوچھیں تو کہو ان سے کہوں کیا بچو

اتنے میں شوہر زینب بہ دل زار آئے
شہ کی فرقت میں جو مغموم و دل افگار آئے
۲۰
محو غم لخت دل جعفر طیار آئے
سر کو نہوڑائے ہوئے جانب بیمار آئے

بڑھ کے شبیر بھی نازوں کے پلے سے لپٹے
ہائے سجاد کہا اور گلے سے لپٹے

رو کے بولے مرے فرزند میں تم پر قرباں
رو کے عابد نے کہا ہائے مرے عمو جاں
۲۱
حیف مارے گئے غربت میں امام دو جہاں
آپکا گھر بھی لٹا ہو گئے بچے قرباں

آہ بھر کر کہا غم ان کا نہ کھاؤ بیٹا
میں فدا ان کے لئے دل نہ کڑھاؤ بیٹا

ہ یہاں ختم کر سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے پُرسے کی مری جان ضرورت کیا ہے یہ بتلاؤ مگر تم کو اذیت کیسا ہے	۲۲	میں بھی قربان ہوں بچوں کی حقیقت کیا ہے کسی پہلو تمہیں راحت نہیں کلفت کیا ہے
عمو		غم تمہارا دل بیتاب کو تڑپاتا ہے پشت پر ہاتھ ہر اک بار یہ کیوں جاتا ہے
پشت دیکھی تو کہا ہائے یہ کیا اے سجادؑ یہ تن زار یہ دُردوں کی جفا اے سجادؑ	۲۳	یہ مرض اور یہ صدمے یہ بلا اے سجادؑ تم نے کیا صبر کیا ہے بخدا اے سجادؑ
عمو		عرض کی اور بھی اک زخم عیاں ہے عمو طوق آہن کا گلے میں بھی نشاں ہے عمو
وہ گلا چوم کے بولے کہ میں قرباں سجادؑ یہ کڑی جھیل نہ سکتے شہ مرداں سجادؑ	۲۴	فخر یوسفؑ وقار مہ کنعاں سجادؑ مگر اک فکر غضب کی ہے مری جاں سجادؑ
عمو		گرچہ گھر لٹ گیا کس کس کی شہادت نہ ہوئی پر نبی زادیوں کی کوئی بھی ذلت نہ ہوئی
رو کے چلائے کہ جب شاہ پہ تلوار پھری ننگے سر آلِ پیمبرؐ سرِ بازار پھری	۲۵	ہائے ہم سے نظر چرخ ستم گار پھری بال بکھرائے ہوئے زینبؑ ناچار پھری
مرثیہ		یہ غضب سُن کے نہ سنبھلا گیا تھرا کے گرے شوہر بنتِ علیؑ خاک پہ غش کھا کے گرے
تنہا شب فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغراؑ	۱	دن آمد اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغراؑ زہراؑ کی لحد سے یہ کہا کرتی تھی صغراؑ
		بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

نمبر ۹۱/۱۴

Presented by www.ziaraat.com

طول شب فرقت سے میں گھبراتی ہوں دادی
ہمسائیوں کو ڈر کے میں چلاتی ہوں دادی
۲
گھر دیکھ کے سنسان ڈری جاتی ہوں دادی
غمخوار کوئی اپنا نہیں پاتی ہوں دادی

ہمجولیوں کی گھر سے صدا بھی نہیں آتی
بابا بھی نہیں آتے قضا بھی نہیں آتی

اس طرح سے اب رادی صادق نے ہے لکھا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہنچا
۳
تشویش میں سب چاند محرم کا بھی گذرا
اک لڑکی نے اک روز کہا آکے کہ صغرا

کیا رونق ہے دل شاد ہو بابا ترا آیا
اے فاطمہؑ بیمار مسیحا ترا آیا

صغراؑ نے سنا مژدہ جو ہیں یہ پدر آئے
سجدہ کیا بولی مرے ارمان بر آئے
۴
لب کھل گئے شادی سے اور آنسو نکل آئے
پھر پوچھا کہاں تک شہ جن و بشر آئے

ہے خیر رفیقان شہ عرش نشیں کی
کچھ دھوم سے آتی ہے سواری شہ دیں کی

کب ہوئیگا داخل یہاں فرزند ید اللہ
وہ لڑکی لگی کہنے کہ بنت شہ ذیجاہ
۵
ہیں اکبرؑ و عباسؑ بھی ہمراہ شہنشاہ
جو ساتھ سدھارے تھے وہ سب ہونگے ہمراہ

عرصہ نہیں اب کچھ بھی حسینؑ آتے ہیں صغراؑ
لینے کے لئے اہل وطن جاتے ہیں صغراؑ

ام سلمہ ہنستی ہوئی آئیں پھر اس جا
اب تو مرے کہنے کا یقیں تم کو پڑے گا
۶
بولیں کہ حسینؑ آئے مبارک تمہیں صغرا
میں تم سے نہ کہتی تھی کہ آتے شہ والا

جاں اپنی عبث تم نے یہاں ڈالی تھی غم میں
اب تم میں نہیں اٹھنے کی طاقت ہے کہ ہم میں

Presented by www.ziaraat.com

پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اٹھایا بیمار کو دروازہ پہ لے جا کے بٹھایا	۷	اور مادرِ عباسؑ کو بھی پاس بلایا صغراؑ کو مدینہ میں طلاطم نظر آیا
دیکھا کہ بہم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں سب آمدِ شبیرؑ کے مشتاق کھڑے ہیں		
اک غل ہوا دور سے ناگاہ نمودار اس غل کے حلقے میں بشیر جگر افگار	۸	تھی جس میں صدا ہائے حسینا کی ہر اک بار یہ مرثیہ پڑھتا ہوا آتا ہے یہ تکرار
اے اہل وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں گھر لٹ گیا احمدؐ کے نواسے کا سفر میں		
اس حادثہ کے سنتے ہی غش ہو گئی صغراؑ ام سلمہ بولیں کے یہ قہر ہوا کیا	۹	اور مادرِ عباسؑ کا دل سینہ میں کانپا سب لوگ لگے ہاتھوں سے سر پیٹنے اپنا
حسرت سے کوئی پشت بدیوار کھڑا تھا ہر کوچہ میں اک ایک پہ بیہوش پڑا تھا		
ظاہر تھے مدینہ میں تو یہ حشر کے آثار غل پڑ گیا لو آئی ہے وہ عترت اطہار	۱۰	جو اونٹ ہوئے آل پیمبر کے نمودار وہ اونٹ پہ سجادؑ بھی سر ننگے ہے اسوار
وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزند نبیؐ کا دیکھو وہ علم آتا ہے عباسؑ علی کا		
اک اونٹ عماری کا ہوا آہ نمودار انبوہ خلائق جو سوا ہوتا تھا ہر بار	۱۱	تھے جس کی مہار آپ لئے عابدؑ بیمار سجادؑ حزیں کرتے تھے اک ایک سے گفتار
اس اونٹ سے مل کر نہ چلو بے ادبی ہے یہ اشتر بانوئے حسینؑ ابن علیؑ ہے		

Presented by www.ziaraat.com

ناگہ شتر بانوئے مغموم گیا تھم
اس بھیڑ کو سر کاؤ کر رکتا ہے مرا دم
۱۲
سجادؑ کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
روضہ پہ محمدؐ کے مجھے لے چلو اسدم

کیا وجہ سواری مری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بیہوش پڑی ہے

بانو نے کہا لوگو مرا اونٹ بٹھا دو
دل ڈھونڈ رہا ہے مرا صغراؑ کو دکھا دو
۱۳
بچھڑی ہوئی بیٹی کو گلے میرے لگا دو
عابد تمہیں پردہ مرے محمل کا اٹھا دو

میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
تم کہدو بلائیں تری ماں لیتی ہے صغراؑ

القصہ شتر بانوں نے واں اونٹ بٹھائے
بانو جو اترنے لگیں گردن کو جھکائے
۱۴
ادر محمل دہ دج سر دروازہ لگائے
سجاد پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے

بیوہ شہ بیکس کی اترتی ہے محبّو
مادر علی اکبر کی اترتی ہے محبّو

کچھ عورتیں روتی ہوئی واں آئیں کھلے سر
دل بانوؑ کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
۱۵
اور واسطے پر دیکے لگیں روکنے چادر
جس سے مرا پردہ تھا چلا اس پہ تو خنجر

بیوارثی ہوں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
پردہ نہ کرو پردے کے قابل میں نہیں ہوں

زینبؑ کے اترنے کی بھی پھر آئی جو باری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
۱۶
منہ اپنا سوئے کرب و بلا کر کے پکاری
تم آ کے اتارو تو بہن اترے تمہاری

ہو دور مگر صاحب اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں روک کے چادر کو کھڑے ہو

Presented by www.ziaraat.com

سر پیٹتی اتری شہ مظلوم کی خواہر
فضہ نے کیا فرش سیہ بادلِ مضطر

۱۷

داخل ہوئے سب اہلحرم گھر میں کھلے سر
سر ننگے حرم بیٹھ گئے آ کے برابر

مرثیہ نمبر ۹۲

اس فرش پہ تو قافلہ اہل عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب رکھا تھا

جب دختر خاتون قیامت ہوئی پیدا
شرح کتب عفت و عصمت ہوئی پیدا

۱

اور شمع شبستان ہدایت ہوئی پیدا
پیدا ہوئی پر بہر مصیبت ہوئی پیدا

پیدائش زینبؑ کی خوشی فوت ہوئی تھی
سامانِ ولادت تھا دیا موت ہوئی تھی

طفلی سے بجز صوم و صلوٰۃ اور نہ تھا کام
لکھا ہے کہ ایک صبح وہ معصومہ خوش انجام

۲

زینبؑ کی عبادت پہ ہیں شاہد سحر و شام
مشغول تھی قرآن کی تلاوت میں لب بام

دل حق کی طرف حرفوں پہ قرآں کے نظر تھی
چادر جو گری سر سے تو اصلا نہ خبر تھی

اللہ رے پاسِ ادب دخترِ زہراؑ
زینبؑ نے تلاوت کو دیا طول بہت سا

۳

گو صبح تھی پر چشم نہ خورشید نے کی وا
دن دو پہر آیا پہ ہوا مہر نہ پیدا

ردِ پوشیٔ خورشید کا باعث تو کھلا تھا
بے پردہ رخ شمع شبستانِ حیا تھا

مسجد میں نبیؐ کے ہوئے اصحاب فراہم
کی عرض محمدؐ سے کہ اے سرورِ عالم

۴

ہر ایک کا منہ فق تھا لبان سحر اُسدم
کچھ کیجئے تدبیر کہ مرتے ہیں بس اب ہم

ہنگام زوال آتا ہے کب نکلے گا خورشید
کیا حشر ہوا نیزے پہ اب آئے گا خورشید

Presented by www.ziaraat.com

کی پھر تو نبیؐ نے یہ دعا دل تقدیر زہراؑ کے ستارے ہیں جو یہ شبّر و شبیرؑ	۵	اے جلوہ دہ شمس و قمر مالک تقدیر جن کے مہ و خورشید سے ہے خوب ہی تنویر
ان دونوں کے خاطر تو یہ مہر عطا کر خورشید جہاں تاب کو اب جلوہ نما کر		
جبریلؑ نے آکر یہ نبیؐ سے کہا اس آن زینبؑ جو نواسی ہے تیری فاطمہ کی جان	۶	محبوب خدا تم کو خدا کا ہے یہ فرماں سر ننگے لب بام پہ پڑھتی ہے وہ قرآن
زینب کی بھی خاطر ہمیں زہراؑ کے سبب سے نکلا نہیں خورشید ابھی پاس ادب سے		
جب تک کہ نہ اوڑھے گی ردا دختر حیدرؑ حصے میں تری آل کے عصمت ہے برابر	۷	خورشید نہ نکلا ہے نہ نکلے گا فلک پر کس طرح سے دیکھے انھیں خورشید منور
خالق نے ازل سے یہ شرف ان کو دیا ہے نور ان کا صداشعشہ عصمت میں رہا ہے		
اب رحلت زینبؑ کا یہ ہے واقعہ تحریر تھا خانۂ زہراؑ جہاں اور حجرۂ شبیرؑ	۸	سجّاد کے ساتھ آئی مدینہ میں جو دلگیر دن رات وہاں روتی تھی وہ شاہ کی ہمشیر
مرتا تھا جواں بیٹا وطن میں جو کسی کا روتی تھی بیاں کرکے وہ ہمشکل نبیؐ کا		
دولھا کوئی بنتا تھا تو کہتی تھی یہ رو کر بچہ کوئی روتا تھا تو یاد آتا تھا اصغرؑ	۹	بن بیاہا جہاں سے گیا ہی ہے میرا اکبرؑ کہتی تھی کہ اصغرؑ کو بھی لوں گود میں کیونکر
قاسم کا سدا تذکرہ بالائے زباں تھا بہنوں سے اے کبرا کے رنڈاپے کا بیاں تھا		

Presented by www.ziaraat.com

القصہ کہ زینبؑ کو سدا بھائی کی تھی یاد گذری یہ خبر اسکو کہ کیا بیٹھا ہے دل شاد	۱۰	تھا دشمن مائد جو یزید ستم ایجاد ایک فوج کثیر اب ہے پلے یارئے سجادؑ
وارث ہے وہ تیغ و سپر شاہ ہدا کا اب تجھ سے عوض لے گا وہ خون شہدا کا		
یہ سن کے دیا حکم شقی نے سر دربار زنجیر بھی اور طوق بھی بھاری سا ہو طیار	۱۱	عابد کو گرفتار کریں جا کے کچھ اسوار لو مجھ سے وہ اب جنگ کا ہوگا طلبگار
کس بات پہ مغرور وہ ابن شہ دیں ہے کچھ پہلی اسیری کا مزا یاد نہیں ہے		
وہ داغ رسن ہاتھوں میں باقی نہ رہے کیا یہ جانتا گر میں تو سدا قید میں رکھتا	۱۲	کیا بھول گیا برہنہ پا کانٹوں پہ پھرنا خیر اب بھی گیا کیا ہے مجھے کچھ نہیں خطرا
پا بوس ہوا حلقۂ زنجیر دوبارہ گردن میں پڑا طوق گلوگیر دوبارہ		
اک ہاتھ پکڑتا تھا تو تھا ایک گلوگیر وہ کہتے تھے یاں پوچھوں نہ اب نائب شبیرؑ	۱۳	عابدؑ یہی کہتے تھے کہ کیا ہے میری تقصیر اب شام میں ہو جائے گی جو ہونا ہے تعزیر
عابدؑ نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے مظلوم کا فرزند تو راضی بہ رضا ہے		
موجود ہوں حاضر ہوں میں قیدی ہوں تمہارا زینبؑ کو تو اب قید کرو گے نہ دوبارا	۱۴	لیکن مجھے بتلاؤ تو یہ جلد خدارا موجود ہے وہ بھی نہیں کچھ زور ہمارا
گر کام نہیں اس سے تو کہدو یہ خوشی سے مل آؤں میں ہمشیر حسین ابن علیؑ سے		

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ کے سخن کو کوئی خاطر میں نہ لاتا
رو رو کے زن و مرد نے ایک شور مچایا
۱۸
ناقے پہ اُسی شکل سے بے کس کو بٹھایا
ناگاہ یہ اک شخص نے عابدؑ کو سنایا

کیا بیٹھے ہو ناقے پہ ذرا دیکھو اُدھر کو
ہمشیر حسینؑ آتی ہے کھولے ہوئے سر کو

سجادؑ نے دیکھا تو نظر آیا یہ احوال
چلاتی ہے یا ختم رسل دیکھو میرا حال
۱۶
ہیں دختر زہراؑ نے پریشان کئے بال
قیدی ہوا مظلوم میرے بھائی کا ہے لال

اُمت سے ذرا پوچھو تو کیا اس کی خطا ہے
بن باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے

یہ سنتے ہی اشتر سے گرے عابدؑ مضطر
مرقد سے نکل آیا ہے اک دست پیمبرؐ
۱۷
سر پاؤں پہ زینبؑ کے رکھا اور کہا رو کر
کرتے ہیں تمہیں منع کہ رونا نہیں بہتر

گو لاشۂ اکبرؑ پہ بھی آپ آئیں تھیں رن میں
پر آج خجل مجھ کو کیا تم نے وطن میں

رو کر کہا زینبؑ نے کہ اے عاشق باری
جب گردن حیدرؑ میں رسن بندھی تھی واری
۱۸
اور گھر سے انھیں لے کے چلا فرقۂ ناری
سر ننگے نکل آئی تھی مادر بھی ہماری

تم قید میں ہو میرا نکلنا بھی روا ہے
کیا صبر مرا فاطمہؑ زہراؑ سے سوا ہے

بیتابیٔ زینبؑ سے جو عابدؑ ہوئے لاچار
ایک ناقۂ محمل میں بٹھوئی کو کیا اسوار
۱۹
پھر آپ بھی اسوار ہوئے عابدؑ بیمار
گردان کے چلے بن کے نگہبان ستمگار

ہر کونج میں تھا حال عجب بنت علیؑ کا
آتا تھا سفر یاد اُسے سبط نبیؐ کا

Presented by www.ziaraat.com

جب منزلِ آفت کی وہ طے کیں سحر و شام
اک باغ میں شب باش ہوئے عابدِ ناکام
۲۰
وارد ہوئے سجادؑ حزیں متصل شام
وہ رات تھی زینبؑ کے لئے موت کا پیغام

اللہ سے کہنے لگی ہاتھوں کو اٹھا کر
کیا شام کے بلوہ کو میں دیکھونگی جا کر

اُس رات کو زینبؑ رہیں مصروفِ مناجات
سجادؑ نے رو رو کے یہ زینبؑ سے کہی بات
۲۱
ناگہ سحر کو پنج نمایاں ہوئی ہیہات
لو تم کو مبارک ہو برادر کی ملاقات

کس درد سے اب آپ ہیں مشغول دعا میں
مقبول دعا ہو گئیں درگاہ خدا میں

زینبؑ نے کہا آیا یقیں اب مجھے بیٹا
اب آگے یہ ہے مخبر اخبار نے لکھا
۲۲
پر موت کے آثار کچھ اب تک نہیں پیدا
اس باغ میں بدخواہ تھا اک آلِ نبیؐ کا

تھا باغ پہ ہر خارِ گلستانِ جفا تھا
گلشن کی روش بیلچے سے کھود رہا تھا

حال اس نے سنا آمدِ زینبؑ کا جو سارا
اس ظلم کے کہنے کا زباں کو نہیں یارا
۲۳
زینبؑ کے قریب آیا وہ بیرحم قضا را
زینبؑ کے پسِ پشت پہ وہ بیلچہ مارا

زینبؑ نے کہا ہو گیا سامان قضا را
مشکل میری آساں ہوئی شکر خدا کا

قاتل کی طرف دیکھ کے زینبؑ نے سنایا
آگے تو مجھے شمر نے تھا دُرّہ لگایا
۲۴
گردوں کی ستائی کو عبث تو نے ستایا
بیلچے کا زخم تیرے ہاتھ سے پایا

جب حشر کے دن شمر کی فریاد کروں گی
میں حق سے بیاں تیری بھی بیداد کروں گی

تمام شد

Presented by www.ziaraat.com

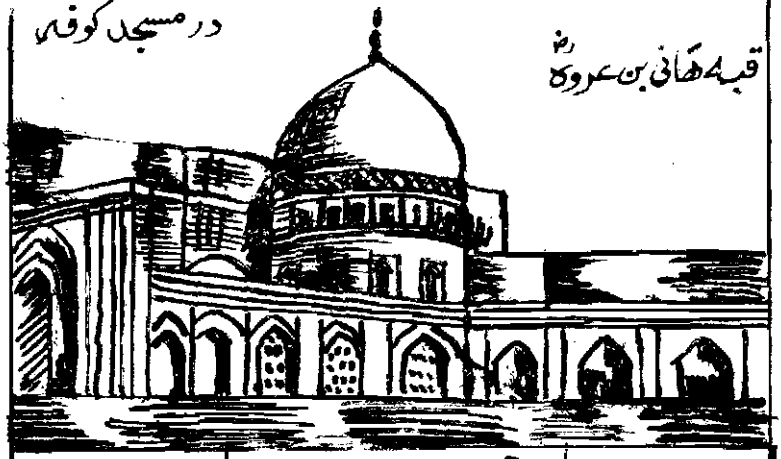

نوحہ (۱)

فریاد حضرت زینبؑ — بعد شہادت امام حسینؑ

کرتی تھیں زینبؑ بکا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو	۱	ہم ہوئے قیدِ جفا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
لُٹ گئے خیمے تمام ۔ مرگئے بھائی امام	۲	غش میں ہیں زین العباؑ ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
نرغۂ کفّار ہے ۔ فوج ستمگار ہے	۳	اور ہیں ہم بے ردا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
دُرّوں سے ہے مارتا ۔ شمر لعیں بے حیا	۴	سوتے ہو میداں میں کیا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
میرے نمازی اُٹھو ۔ شیر حجازی اُٹھو	۵	اُٹھ کے بچالو ذرا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
سینے پہ کھا کر سناں ۔ چلدیئے سوئے جناں	۶	میں ہوں اسیر جفا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
پالا تھا اٹھارہ سال ۔ تم کو تو اے ذوالجلال	۷	اب تو خبر لو ذرا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
عابدؑ بیمار ہے ۔ طوق گرانبار ہے	۸	کرتے ہیں ظلم جفا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
مسند خیر الانامؐ ۔ جل چکی ہے اور خیام	۹	چھن چکی سر سے ردا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو
ثانیٔ جعفر نہیں ۔ سبطِ پیمبرؐ نہیں	۱۰	تم تو خبر لو ذرا ۔ اکبرؑ غازی اُٹھو

Presented by www.ziaraat.com

تم پہ یہ دکھیا نثار۔ کرتے تھے بیٹیا سوار	۱۱	قید میں جاتی ہوں آہ ۔ اکبرؑ غازی اٹھو
سن کے مقدس یہ بین۔ رو تا تھا فرقِ حسینؑ	۱۲	کہتی تھی زینبؑ جو آہ ۔ اکبرؑ غازی اٹھو

نوحہ (۲)

تارا جی خیام — واسیری اہلحرم

کہتی تھی شہ کی بہن۔ چرخ کہن دیکھ تو	۱	ہم ہیں اسیر محن چرخ کہن دیکھ تو
چھٹ گیا آرام جاں ۔ مر گیا اکبرؑ جواں	۲	لٹ گئے ہم بیوطن ۔ چرخ کہن دیکھ تو
اصغرؑ بہر وکا آہ۔ چھد گیا رن میں گلا	۳	مر گیا غنچہ دہن ۔ چرخ کہن دیکھ تو
بچی کے چھینے گہر ۔ بولی وہ اب رحم کر	۴	ہیں کہاں شاہِ زمن۔ چرخ کہن دیکھ تو
بیبیاں بولیں تمام ۔ جلنے لگے جب خیام	۵	ہم ہیں غریب الوطن۔ چرخ کہن دیکھ تو
سب ہوئی قید رسن ۔ بولی یہ صغراؑ دہن	۶	مر گئے ابن حسنؑ ۔ چرخ کہن دیکھ تو
آگے ہے سر شاہ کا ۔ پیچھے ہے سب قافلہ	۷	جاتے ہیں یوں خستہ تن چرخ کہن دیکھ تو
تجھ پہ مقدس فدا۔ سجدے میں سر کٹ گیا	۸	کہتی رہی یہ بہن ۔ چرخ کہن دیکھ تو

نوحہ (۳)

تارا جی خیام — واسیری اہلحرم

پڑھا یہ کہکے جب لشکر جلاؤ خیمۂ سرور	۱	ہوئے اب شاہ دیں بے سر جلاؤ خیمۂ سرور
سکینہؑ کے گہر چھینو علی اصغرؑ کا جھولا لو	۲	چلو لوٹو نبیؐ کا گھر جلاؤ خیمۂ سرور
یہ کہتے جاتے تھے ناری نہ سنتا یوں کی زاری	۳	سروں سے کھینچ لو چادر جلاؤ خیمۂ سرور
ابھی ان سب پہ ہے قابو رسن سے باندھ لو بازو	۴	پھراؤ بیوہوں کو در بدر جلاؤ خیمۂ سرور
خدا کے گھر کے مالک تھے کبھی جد پدر ان کے	۵	ہوئے ہیں آج خود بے گھر جلاؤ خیمۂ سرور
چلو عابدؑ کو لے آؤ اسے زنجیر سے جکڑو	۶	پھاؤ طوق اور لنگر جلاؤ خیمۂ سرور

Presented by www.ziaraat.com

نہ اب لاشوں پہ رونے دو نہ انکو جان کھونے دو	۷	چلو دربار میں لے کر جلاؤ خیمۂ سرور
کرو پامال گھوڑوں سے شہیدوں کے یہ سب لاشے	۸	رکھو سر ان کے نیزوں پر جلاؤ خیمۂ سرور
سکینہؑ لاش سرور سے جو رو رو میں آن کر لپٹے	۹	لگاؤ ڈرّے ہاتھوں پر جلاؤ خیمۂ سرور
چلو زینبؑ سے یہ پوچھیں کہاں عباسؑ غازی ہیں	۱۰	بچائیں سب کو اب آکر جلاؤ خیمۂ سرور
کدھر ہیں قاسمؑ و اکبرؑ کہاں ہیں عونؑ اور جعفرؑ	۱۱	مدد اب کچھ کریں آکر جلاؤ خیمۂ سرور
رضی یہ حشر تھا برپا سپہ سے شمر یہ بولا	۱۲	لگا دو آگ اب بڑھ کر جلاؤ خیمۂ سرور

تاراجی

نوحہ (۴)

از خیام

یا علیؑ کربلا میں آگ لگی	۱	خانۂ مصطفیٰؐ میں آگ لگی
جل رہی ہے رسولؐ کی مسند	۲	قلب خیر النساءؑ میں آگ لگی
سر برہنہ ہے دل جلی زینبؑ	۳	چادر فاطمہؑ میں آگ لگی
جل رہا ہے کسی کا پیراہن	۴	اور کسی کی ردا میں آگ لگی
روکے کہتی ہے ثانیٔ زہراؑ	۵	اٹھو عابدؑ عبا میں آگ لگی
کربلا سے جو شام میں پہنچے	۶	قلب زین العبا میں آگ لگی
دیکھو آکر نجف سے عین اللہ	۷	کیسی یہ نینوا میں آگ لگی
جل رہے ہیں طیور کے پر بھی	۸	کربلا کی ہوا میں آگ لگی
ساری سیدانیاں ہیں جنگل میں	۹	سیدہؑ کی ردا میں آگ لگی
گھر پیمبرؐ کا جب ہوا خاکستر	۱۰	کیوں نہ ارض و سما میں آگ لگی

یاد کر فاطمہؑ کا در جلنا
دیکھ اب کربلا میں آگ لگی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ (۵)

سوم		شہدا
سر پیٹیں مومنین کہ سرور کے پھول ہیں	۱	بیکس غریب کشتۂ خنجر کے پھول ہیں
رو رو کے خاک اڑائیں عزادار شاہ دیں	۲	عباسؑ ابن حیدرِ صفدر کے پھول ہیں
باغ جہاں میں پھول بھی جس کے نہ کھلنے پائے	۳	اس نوجواں شبیہ پیمبرؐ کے پھول ہیں
سہرے کی لڑیاں تیغوں سے میدان میں کٹیں	۴	دولہا شہید قاسمؑ مضطر کے پھول ہیں
غم سے نہ کس طرح ہوں گریباں گلوں کے چاک	۵	جو غنچہ لب تھا اس علی اصغرؑ کے پھول ہیں
مرجھائیں کیوں نہ رنج سے اہل عزا کے دل	۶	گلزارِ جعفری کے گلِ تر کے پھول ہیں
کہتی ہیں رو کے فاطمہؑ زہراؑ بدرِ دو غم	۷	اے میرے شیعو آج بہتر کے پھول ہیں

نوحہ (۶)

دہم		شہدا
اے مومنو سر پیٹو کہ سرور کا دہم ہے	۱	جانِ علیؑ و سبطِ پیمبرؐ کا دہم ہے
شبیرؑ کے ہر ناصر و یاور کا دہم ہے	۲	مہمانِ حرم حرؑ دلاور کا دہم ہے
کہتی تھیں یہ کس درد سے بانوئے دل افگار	۳	آج اکبرؑ شکلِ پیمبرؐ کا دہم ہے
ماں اصغرؑ بے شیر کی کہتی تھی یہ رو کر	۴	واحسرت و وردا علی اصغرؑ کا دہم ہے
آتی ہے صدائے اسد اللہ یہی آج	۵	افسوس کہ عباسؑ غضنفر کا دہم ہے
گھونگھٹ میں تھے اکبرؑ کے یہی بین جگر سوز	۶	دولھا کا دہم ہے مرے شوہر کا دہم ہے
میں قید میں ہوں فاتحہ دلواؤں گی کیونکر	۷	افسوس مرے قاسمؑ بے پر کا دہم ہے
زینبؑ نے کہا راہ میں یوں گر کے شتر سے	۸	اک دو کا ہے کیا ذکر بہتر کا دہم ہے
بچوں کا مرے اور بھتیجوں کا صدا افسوس	۹	ماں جائے کا عباسؑ دلاور کا دہم ہے

Presented by www.ziaraat.com

تو بھی ہو شریک غم و اندوہ رفیع آج	۱۰	سبطِ نبیؐ و دلبرِ حیدرؑ کا دہم ہے

نوحہ (۷)

بستم — شہداء

اے اہلِ عزا آج کرو نالہ افغاں ہے بیسواں شہ کا	۱
زینبؑ کا بیاں ہے کہ ہوئیں بیکس و تنہا اسو قتل کر دیا گیا	۲
سر پیٹ لیا زینبؑ مغموم نے اور دم صدا الم و غم	۳
کیسا ہے غضب لوٹ لیا شمر نے اکبرؑ والی آنچہ کر	۴
اے صاحبو انصف ہو جہلم حضرت اب رو دو بہ رقت	۵
خاموش تجلی نہیں اب تاب بیاں ہے تاریک جہاں ہے	۶

روتے ہیں نبیؐ فاطمہ زہراؑ بھی ہیں گریاں ہے بیسواں شہ کا	۱
نانا نہیں بابا نہیں جیتی نہیں اماں ہے بیسواں شہ کا	۲
ہند آئی یہ کہتی ہوئی جسدم سوئے زنداں ہے بیسواں شہ کا	۳
افسوس نہیں نذر کے بھی دینے کا سماں ہے بیسواں شہ کا	۴
کیا زیست کی اُمید اجل سر پہ ہے ہر آں ہے بیسواں شہ کا	۵
کہتی تھی یہی پیٹ کے سر زینبؑ نالاں ہے بیسواں شہ کا	۶

نوحہ (۸)

حال راہ کوفہ — ے

کہتا تھا ستمر بے حیا بیمار کانٹوں پر چلے	۱
سب ساربان سختی کریں اونٹوں کو دوڑاتے چلیں	۲
بیکس جو چلنے میں رکے یا لڑکھڑا کر گر پڑے	۳
اونٹوں کی پکڑے رسیاں کرتا ہوا آہ و فغاں	۴
تلووں میں گر کانٹے چبھیں اتنی اسے مہلت نہ دیں	۵
عابدؑ نہ مانے گر اسے شمرِ شقی کو جان لے	۶
غازی تو سب مارے گئے یہ بچ گیا ہے قتل سے	۷
رو رو کے تب سجادؑ نے کی عرض فرق شاہ سے	۸
باقرؑ ندا دی شاہ نے اُمت کی بخشش کے لئے	۹

ہے حکم ابنِ سعد کا بیمار کانٹوں پر چلے	۱
اور ساتھ اُن کے دوڑتا بیمار کانٹوں پر چلے	۲
کرنا نہ رحم اس پر ذرا بیمار کانٹوں پر چلے	۳
تا شام یارو نہ لگے پا بیمار کانٹوں پر چلے	۴
کانٹا نکالے پاؤں کا بیمار کانٹوں پر چلے	۵
یہ تازیانہ مارے گا بیمار کانٹوں پر چلے	۶
اس کا بھی خوں دیکھیں ذرا بیمار کانٹوں پر چلے	۷
کہتا ہے قاتل آپ کا بیمار کانٹوں پر چلے	۸
ہاں چاہیئے اسے دلربا بیمار کانٹوں پر چلے	۹

ے ثبوت نجات نوحہ جات باقر مرحوم ۱۵۲ نوحے ۲۸۸ صفحات قیمت کتب خانہ حیدری سے

Presented by www.ziaraat.com

ملاقات	نوحہ (۹)	شیریں

شیریں نے کہا دیکھ کے شہ کا سر انور صدقے گئی شیریں	۱	آقا مرے کیسا یہ ستم ہو گیا تم پر صدقے گئی شیریں
ارشاد تھا آؤں گا میں اک روز ترے پاس کر دلجوئی دو سو اس	۲	وعدے کو وفا کرنے آیا سر انور صدقے گئی شیریں
ہمشکل نبی کی تھی زیارت کی تمنا اے سید والا	۳	فرمایئے واری میں کہاں ہیں علی اکبر صدقے گئی شیریں
اک حجرے کو تھا میں نے سنوارا مرے آقا کہیئے تو کروں وا	۴	گلدستے چڑھے تھے کئی بہر علی اکبر صدقے گئی شیریں
دالان میں لونڈی نے بصد شوق و تمنا گہوارہ تھا ڈالا	۵	تھی آرزو یہ دل میں کہ جھولیں علی اصغر صدقے گئی شیریں
ہنسلی کڑے تھے اس کے لئے میں نے بنائے گھر میرے نہ آئے	۶	شہزادی کی گودی میں نہیں علی اصغر صدقے گئی شیریں
دستانہ عباس بھی تیار ہیں حضرت فرمایئے شفقت	۷	دیکھے مہ ہاشم کو بلا کر صدقے گئی شیریں
سنتی ہوں کہ بیاہا گیا ان روزوں میں قاسم دولھا ہے	۸	سو جاں سے فدا دولہا پر اور اس کی دلہن صدقے گئی شیریں
دولہا کیلئے جوڑا تھا شاہانہ بنایا با شوق و تمنا	۹	فرمایئے شہزادہ و قاسم ہے کہاں پر صدقے گئی شیریں
اس نوحۂ دلسوز سے گریاں ہے رفیع اب اور خلق خدا سب	۱۰	جس وقت کہ شیریں نے کہا سر کو پٹک کر صدقے گئی شیریں

وفات	نوحہ (۱۰)	حضرت سکینہؑ

زندان شام میں جو سکینہؑ گذر گئی	۱	اک غل ہوا کہ دختر شبیرؑ مر گئی
ماں کہتی تھی کہ ہائے کہاں ڈھونڈنے کو جاؤں	۲	لوگو میں کیا کروں مری بچی کدھر گئی
ننھی سی جان سے نہ اٹھا صدمۂ فراق	۳	بابا کو ڈھونڈتی ہوئی دادا کے گھر گئی
رو رو کے شہہ کی یاد میں آخر کو جان دی	۴	بچی نے جو زباں سے کہا تھا وہ کر گئی
مانگ اُجڑی کربلا میں جلی کو کہہ شام میں	۵	تقدیر ساتھ ساتھ رہی میں جدھر گئی
دو گز کفن بھی دے نہیں سکتی غریب ماں	۶	کہنہ ردا جو سر پہ تھی وہ بھی اُتر گئی

Presented by www.ziaraat.com

اب تا بہ زیست منھ نہ کسی کو دکھاؤنگی	۷ میں جیتے جی یہاں سے وطن کو اگر گئی
ہر نیک و بد جہاں کا ہے ہادی گزشتنی	۸ اچھی بھی کٹ گئی تھی بری بھی گذر گئی

نوحہ (۱۱)

وفات — حضرت سکینہؑ

یہ کہتی تھی ماں تجھ پہ واری سکینہؑ	۱ مجھے چھوڑ کر تو سدھاری سکینہؑ
گئی جان گھٹ گھٹ کے قید ستم میں	۲ مری دکھ زدی غم کی ماری سکینہؑ
تری بالیاں کھینچیں ظالم نے ایسے	۳ ہوا خون کانوں سے جاری سکینہؑ
کدھر تجھ کو ڈھونڈوں میں اے میری پیاری	۴ کہاں جا کے اتری سواری سکینہؑ
ہنساتی تھیں روتوں کو اے میری ناداں	۵ وہ باتیں تری پیاری پیاری سکینہؑ
ملیں باپ سے جا کے ٹھنڈا ہوا دل	۶ گئی اب تو وہ بیقراری سکینہؑ
پدر مر گئے ماں ہے محتاج بی بی	۷ اٹھے لاش کیوں کر تمھاری سکینہؑ
کفن کا بھی ہے ہے نہیں کوئی ساماں	۸ ردائیں بھی چھینیں ہماری سکینہؑ
جنازہ ترا ہائے کیونکر اٹھاؤں	۹ یہ قید اور بے اختیاری سکینہؑ
گلے خوب فرقت کے بابا سے کرنا	۱۰ جہاں تک زباں دیگی یاری سکینہؑ
وطن سے بہت دور غربت میں چھوڑا	۱۱ نہ کی ماں کی کچھ پاسداری سکینہؑ
اُلٹتے تھے دل سننے والوں کے ہادی	۱۲ جو کہتی تھی ماں ہائے پیاری سکینہؑ

نوحہ (۱۲)

وفات — حضرت سکینہؑ

موت زنداں میں سکینہؑ کو جو آئی ہوگی	۱ لاش مادر نے کلیجہ سے لگائی ہوگی
دست و پا جکڑے ہوئے ہونگے زنجیروں سے	۲ لاش کس طرح سے عابدؑ نے اٹھائی ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

۱	مضیں کچھ نزع سے پہلے ہوئی ہونگی ساقط	۳ رسنِ ظلم سے جکڑی جو کلائی ہوگی
۲	رسیاں دیکھ کے ہاتھوں میں کہا زینبؑ نے	۴ اس طرح تو نہ کسی کی بھی رہائی ہوگی
۳	دیکھ کر ماں کا کلیجہ نکل آیا ہوگا	۵ ننھی سی قبر جو عابدؑ نے بنائی ہوگی
۴	جانکنی دیکھ کے ماں نے یہ کہا ہوگا ضرور	۶ مر کے کیا قید سے بی بی کی رہائی ہوگی
۵	رو کے غسالہ نے سر پیٹ لیا ہوویگا	۷ پشتِ مجروح جب اُس کو نظر آئی ہوگی
۶	آئے ہوں گے مری بچی کی لحد میں حیدرؑ	۸ لاش پوتی کی کلیجہ سے لگائی ہوگی

نوحہ (۱۳)

۱	قیدخانے میں تشنہ لب زینبؑ	۱ پڑھ رہی نمازِ شب زینبؑ
۲	ریسمانِ ستم ہے شانوں میں	۲ سر بسجدہ ہے پیشِ رب زینبؑ
۳	بھوکے پیاسے ہیں شاہ کے بچے	۳ اور خود بھی ہے تشنہ لب زینبؑ
۴	بنتِ سرورؑ کو گود میں لے کر	۴ جاگتی ہے تمام شب زینبؑ
۵	کہہ رہی ہیں حسینؑ کے سر سے	۵ تم پہ قرباں جاں بلب زینبؑ
۶	بات کرتے نہیں ہو ماں جائے	۶ بولو جائے یہاں سے کب زینبؑ
۷	دل میں ناسور پڑ گئے میرے	۷ کیا کرے جی کے خاک اب زینبؑ
۸	تھیں حقیقت میں صابرہ حلمیؔ	۸ خواہرِ شاہ خوش لقب زینبؑ

نوحہ (۱۴)

۱	سر یاپ کانچوں کو دکھایا نہیں کرتے	۱ یوں اہلِ یتیموں کو رولایا نہیں کرتے
۲	کافر بھی نہیں بھیجتے سرخوان میں رکھ کر	۲ یوں بھوکے اسیروں کو ستایا نہیں کرتے

حلمی افندی کے نوحہ جات کی جملہ بیاض جات کتب خانہ حیدری سے منگوائیے۔

Presented by www.ziaraat.com

جیتے نہیں معصوموں کو آلودۂ خوں سر	۳	نادانوں کو اس طرح ڈرایا نہیں کرتے
جاں دیکے سکینہؑ ہوئی زنداں سے رہا آج	۴	قیدی کبھی یوں قید سے چھوٹا نہیں کرتے
کیا ذکر نبیؐ زادی کا محتاج کی میت	۵	یوں خوں بھرے کرتے میں اٹھایا نہیں کرتے
بولا وہ جو بیکس کے پھٹے کانوں کو دیکھا	۶	زیور کوئی یوں بچوں سے چھینا نہیں کرتے
چھل جائیں گلے بچوں کے دم لینا ہو دشوار	۷	اس طرح رسن کھینچ کے باندھا نہیں کرتے
ماں کہتی تھی خاموش ہو کیوں بالی سکینہؑ	۸	صدقہ گئی اب باپ کا شکوا نہیں کرتے
باقرؑ جو رکھا کرتے ہیں عقبیٰ کی محبت	۹	وہ لوگ کبھی خواہش دنیا نہیں کرتے

نوحہ (۱۵)

وفات — حضرت سکینہؑ

عابدؑ کا تھا نوحا کہ میں دفنا نہیں سکتا	۱	زنداں سے سکینہؑ تجھے لیجا نہیں سکتا
بھیا تو راکیسی بھیو ہے کاہے کرے بیمار	۲	کوؤ[1] نہیں ہے پوچھن ہار اگر کھم ناچار
پیاری مری اب تک ہے گلے میں ترے رسی	۳	دربان ہیں بے رحم میں کھلوا نہیں سکتا
نرے کٹھن ہیں سگرو بیری مانت ناہیں بات	۴	کیسو جاگہ موری پیاری تونے کینو بھات
پینے کو بھی ملتا نہیں زنداں میں پانی	۵	مجبور ہوں بی بی تجھے نہلا نہیں سکتا
کاہے ہمرا موت نہ آوے لوٹ لیو گھر بار	۶	طوک بھیو ہے تجھ بیکس کے ہاتھ گلے کا ہار
اٹھ سکتے نہیں پاؤں کہ ہیں بیڑیاں بھاری	۷	ہمراہ جنازہ کے بہن آ نہیں سکتا
کاسے کہوں یہ بپتا موری کون سنے فریاد	۸	آنسو بہتے ہمرے دیکھیں کہرے ہوئے جلاد
بہنا تری میت کا بھی پرساں نہیں کوئی	۹	بے اذن جنازہ ترا اٹھوا نہیں سکتا
چین نہ پاوے کبرا پیاری کون ہے پوچھن ہار	۱۰	بانوؑ اماں تمہارے کارن روئیں موری دلدار
پھٹتا ہے جگر تیرے لئے اہل حرم کا	۱۱	روتی ہوئیں بیوہ وں کو میں سمجھا نہیں سکتا

[1] نوٹ: اگر پورے اشعار پڑھنے میں دقت ہو تو صرف اردو اشعار پڑھ سکتے ہیں۔

نوحہ جات مسرور مرحوم نوحے ۳۰۴ صفحات ۳۹۲ قیمت کتب خانہ حیدری سے طلب کیجئے

Presented by www.ziaraat.com

ڈاریں کیسو تو بیری جلم موری ناداں	۱۲	ننھا کلجوا تر پے تورا تو نے گنوائی جان
کوڑوں کے نشاں پشت پہ ہیں تیری ابھی تک	۱۳	فریاد میں بی بی کہیں لیجا نہیں سکتا
کون اٹھاوے میت تمہاری کنبہ بھیو تجہور	۱۴	کس کو بلاوے بھیا تورا کریل بن ہے دور
مسعود یہی کہتے تھے سجادؑ دل افگار	۱۵	قیدی ہوں بہن لاش میں دفنا نہیں سکتا

چہلم — نوحہ (۱۶) — شہداء

لعینوں نے جسے مہماں بلایا اس کا چہلم ہے	۱	عوض دعوت کے جس کا گھر مٹایا اُس کا چہلم ہے
لگائے تھی جسے چھاتی سے ماں اپنی مصیبت میں	۲	گلے پر تیر جس بچہ نے کھایا اُس کا چہلم ہے
اٹھا کر ان سے خیمہ میں غریب و بیکس و تنہا	۳	بہتر کے جنازے جو کہ لایا اُس کا چہلم ہے
ہوئی شادی یہ کیسی کربلا میں روزِ عاشور	۴	جو دولہا بات بھی کرنے نہ پایا اُس کا چہلم ہے
کمر ٹوٹی تھی چلنا راہ کا دشوار تھا جس کو	۵	جواں بیٹے کا غم جس نے اٹھایا اس کا چہلم ہے
برابر کے جواں بھائی کو دیکھا جو کہ غربت میں	۶	نہ جس نے مرتے دم تک چین پایا اس کا چہلم ہے
لعینوں نے کیا پامال لاشہ اور عداوت سے	۷	لگا کر آگ جس کا گھر جلایا اُس کا چہلم ہے
پیاسا جو گیا دنیا سے بیکس روزِ عاشورا	۸	نہ جس نے مرتے دم پانی بھی پایا اُس کا چہلم ہے
پدر کی گود میں آئی ہے جس کو موت عالم میں	۹	جوانی کا نہ خط جس نے اٹھایا اُس کا چہلم ہے
اسی کا غم ہے دل میں اے رضیؔ مرنے پہ بھی باقی	۱۰	جفا کاروں نے جس کا خوں بہایا اُس کا چہلم ہے

دربار — نوحہ (۱۷) — شام

افسوس نبیؐ زادیاں جاتی ہیں کھلے سر دربار شقی میں	۱	فریاد بپا ہوتا ہے ہنگامۂ محشر دربار شقی میں
بے جرم و خطا وارثوں کو قتل کیا ہے گھر لوٹ لیا ہے	۲	اب لاتے ہیں یہودؤں کو رسن بستوں میں کر دربار شقی میں

Presented by www.ziaraat.com

چین آیا نہ بازاروں میں بھی انکو پھرا کر بے مقنع و چادر	۳	لیا تہر ہے لوا ب لیجاتے ہیں ستمگر دربار شقی میں
جو ظلم نہ ہو تھوڑا ہے وارث نہیں سر پر کہتے ہیں وہ مضطر	۴	اب دیکھئے کیا ہم کو دکھاتا ہے مقدر دربار شقی میں
زینبؑ کا یہ نوحہ ہے کہ بھیا کو بلاؤ یہ حال دکھاؤ	۵	کس شکل سے ہم کو لئے جاتے ہیں ستمگر دربار شقی میں
سب کرسیوں پر بیٹھے ہیں با شوکت و حشمت اے مصیبت والے	۶	استادہ تھے ہر سو حرم سبط پیمبرؐ دربار شقی میں
بالوں سے چھپائے ہوئے ہیں منہ کو وہ مضطر سر پر نہیں چادر	۷	ساتھ اُن کے ہیں زہراؑ و پیمبرؐ بھی کھلے سر دربار شقی میں

نوحہ (۱۸)

دربار — شام

دربار یزید اور سر شاہ شہیداں کیوں اے فلک پیر	۱	اس ظلم کے قابل تو نہ تھا دین کا سلطاں کیوں اے فلک پیر
پہنے ہوئے ہو آل امیہ زر و زیور آراستہ ہوں گھر	۲	ہو عترت محبوب خدا با سر عریاں کیوں اے فلک پیر
ہوں پہنے ہوئے لونڈیاں ملبوس شہانا کیسا ہے زمانہ	۳	ہو خواہر سلطان زماں چاک گریباں کیوں اے فلک پیر
ہو بستر شاہی پہ مکیں حاکم غدار اے چرخ جفاکار	۴	شہزادہ عالم کیلئے رہنے کو زنداں کیوں اے فلک پیر
بے پردگی ہند پہ بگڑے تو ستمگر اے وائے مقدر	۵	منھ را نڈوں کا ڈھانکے ہوئے ہو زلف پریشاں کیوں اے فلک پیر
سجادؑ کو اسطرح سے ظالم کریں مجبور کیوں دل نہ ہو رنجور	۶	تلوے سے جدا کر نہ سکیں خار مغیلاں کیوں اے فلک پیر
اس ظلم پہ بھی مانع گریہ ہو جفاکار کیوں دل نہ ہو افگار	۷	رونے بھی نہ پائیں حرم شاہ شہیداں کیوں اے فلک پیر
او چرخ یہ شہزادہ عالم کی ہو عترت استادہ ہوں حضرت	۸	ہو تخت پہ مشغول شراب آہ بدایماں کیوں اے فلک پیر
کھولے غلاموں کیلئے کرسیاں کہہ کر دربار میں اکفر	۹	زنجیر سنبھالے کھڑے ہو عابدؑ ذیشاں کیوں اے فلک پیر
کی خونِ حسینؑ کے جگر بند کی عزت اے وائے مصیبت	۱۰	منھ چھپالیں سر شاہ پہ پی پی کے بدایماں کیوں اے فلک پیر
دیکھا کہ بیٹھی ہوئی دربار میں خلقت اور ہوئے یہ بدعوت	۱۱	کھولے شہ بیکس کے چھڑی سے لب و دنداں کیوں اے فلک پیر
نصرانی بگڑ جائے مگر امت احمدؐ مسرور ہو بیحد	۱۲	کس طرح کا اسلام تھا کیسے تھے مسلماں کیوں اے فلک پیر
شہزادیوں کو مانگیں اسیری میں ستمگر اے وائے مقدر	۱۳	اک شاہی سکینہؑ کا ہو دربار میں خواہاں کیوں اے فلک پیر

Presented by www.ziaraat.com

ہو تخت کے نیچے سر شہ آب ہو اور بخت سے ہمگر	۱۴	کرتے ہیں مسلماں ہی حرمت قرباں کیوں اے فلک پیر
کس طور کی گزرتی ہے یہ کس طور کا ہے دور یہ کونسا ہے جور	۱۵	زندہ ہو یزید اور شہ مظلوم ہو بیکس کیوں اے فلک پیر
سر پیٹ کے فاخر تو بیاں چرخ سے یہ کر گر تلب ہے مضطر	۱۶	ظالم تو ہنسے اور حرم شاہ ہو گریاں کیوں اے فلک پیر

نوحہ (۱۹)

زندان — شام

نوحہ سکینہؑ کا تھا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم	۱	آیئے بابا ذرا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم
دم مرا گھٹتا ہے آہ ۔ کرتی ہوں ہر دم بکا	۲	ہیں کہاں میرے چچا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم
قاسمؑ و اکبرؑ جواں ۔ ہو گئے کس جا نہاں	۳	ہم ہیں اسیر جفا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم
چھن گئے میرے گہر ۔ اور پھری در بدر	۴	اب نہیں سر پہ ردا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم
شمر لعیں نے مرے ۔ کان بھی زخمی کئے	۵	کیسا زمانہ پھرا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم
جب ہوئی قید جفا ۔ شاہ کی وہ مہ لقا	۶	کرتی تھی واویلا ۔ قید ہیں زنداں میں ہم

نوحہ (۲۰)

زندان — شام

بادشہ کربلا شام کے زندان میں ہے	۱	صبح قیامت نما شام کے زندان میں ہے
سید سجادؑ ہیں طاعت معبود میں	۲	چاند سا نکلا ہوا شام کے زندان میں ہے
جانِ رسولِ خداؐ دشت میں ہے بے کفن	۳	آلِ رسولِ خدا شام کے زندان میں ہے
دھوپ میں کٹتا ہے دن اوس میں کٹتی ہے شب	۴	ہر ستم ناروا شام کے زندان میں ہے
اہلِ وفا اٹھ گئے اہلِ جہاں ہیں خموش	۵	ماتم اہلِ وفا شام کے زندان میں ہے
تیر ہے تلوار ہے تذکرۂ کربلا	۶	روز نئی کربلا شام کے زندان میں ہے
بالی سکینہؑ چلیں باپ کا غم لے چلا	۷	اور یہ ماتم نیا شام کے زندان میں ہے

Presented by www.ziaraat.com

فرقِ شہ کربلا دیکھئے کیونکر ملے	۸	ایک یہی آسرا شام کے زنداں میں ہے
جائے گا یہ سلسلہ تیرھویں معصوم تک	۹	آج نئی ابتدا شام کے زنداں میں ہے

نوحہ (۲۱)

زنداں | شام

زنداں میں کہا آہ سکینہؑ نے کہاں ہے۔ بھیا علی اصغرؑ	۱	اب خشک زباں ہم کو دکھاتے ہیں ویسے۔ بھیا علی اصغرؑ
عرصہ سے تمہیں ڈھونڈھ رہی ہیں مری آنکھیں کیا تم سوتے ہو کس جا	۲	پھر چاند سی صورت مجھے اک بار دکھاؤ۔ بھیا علی اصغرؑ
جنت میں نہ ہوویگا کوئی کھیلنے والا۔ ہمراہ تمہارے	۳	اس خواہرِ ناشاد کو پاس اپنے بلالو۔ بھیا علی اصغرؑ
بے جرم مجھے مارتا ہے شمر طمانچے۔ میں روتی ہوں جس دم	۴	آکر مجھے ظالم کے طمانچوں سے بچالو۔ بھیا علی اصغرؑ
یاد آتے ہیں جب گیسوئے خمدار تمہارے۔ غم ہوتا ہے اس کا	۵	رہ جاتی ہوں میں تھام کے ہاتھوں سے جگر کو۔ بھیا علی اصغرؑ
لیجانے نہ دیتی میں کبھی سبطِ نبیؐ کو۔ دروازہ سے باہر	۶	گر جانتی میں خیمہ سے مرنے کو چلے ہو۔ بھیا علی اصغرؑ
منہ تکتے تھے ہمشیر کا حسرت کی نظر سے۔ کیا اشک بہا کر	۷	جب رن کو چلے تھے تمہیں لیکر شہ خوش خو۔ بھیا علی اصغرؑ

نوحہ (۲۲)

زندان شام | وفات حضرت سکینہؑ

دم توڑتی ہے خاک پہ نادان یا حسینؑ	۱	سیدانیاں ہیں ساری پریشان یا حسینؑ
زینبؑ غریب کس کو کہانی سنائیگی	۲	دنیا سے کوچ کرگئی نادان یا حسینؑ
لے دے کے زندگی تھی اسی سے ربابؑ کی	۳	کیسے جئے گی اب وہ پریشان یا حسینؑ
بچی تو قید خانہ میں گھٹ گھٹ کے مرگئی	۴	ظالم یزید اب ہے پشیمان یا حسینؑ
اصغرؑ موئے سکینہؑ موئی چھن گئی ردا	۵	ہے دین پر ربابؑ کا احسان یا حسینؑ
غربت ہے قید خانہ ہے زینبؑ کریگی کیا	۶	میت پہ خود ہی پڑتی ہے قرآن یا حسینؑ
پانی ہے پینے اور نہ منہ ڈھانپنے ردا	۷	غسل و کفن کا کیسے ہو سامان یا حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

ماں سامنے ہے دفن کرے کس طرح سے لاش	۸	بیمار غم ہے تیرا پریشان یا حسینؑ
بھولیگا کیسے حال سکینہؑ بھلا سعید	۹	ہے یہ تیرے فسانہ کا عنوان یا حسینؑ

واپسی الحرم

نوحہ (۲۳)

بمدینہ منورہ

عابدؑ نے صغراؑ سے کہا۔ پوچھو نہ حال کربلا	۱	زہراؑ کا گلشن کٹ گیا۔ پوچھو نہ حال کربلا
چھینے سکینہؑ کے گہر۔ بچی ہوئی سب خوں میں تر	۲	دیکھا کئے سب اشقیا۔ پوچھو نہ حال کربلا
دریا پہ شانے کٹ گئے۔ عباسؑ غش میں گر گئے	۳	مشکیزہ سے پانی بہا۔ پوچھو نہ حال کربلا
نانا کا کلمہ پڑھتے تھے۔ خود کو مسلماں کہتے تھے	۴	حضرتؐ سے مل کر کی دغا۔ پوچھو نہ حال کربلا
عونؑ و محمدؑ لاڈلے حضرتؐ کے کمسن بھانجے	۵	دونوں ہوئے شہ پر فدا۔ پوچھو نہ حال کربلا
زینبؑ کی وہ روحِ رواں ہمشکلِ پیغمبرؐ جواں	۶	کھا کر سناں پیاسا ہوا۔ پوچھو نہ حال کربلا
کیسے مسلماں تھے لعیں اصغرؑ پیاسا نازنیں	۷	جھولے میں یوں تڑپا کیا۔ پوچھو نہ حال کربلا
قاسمؑ کا سہرا سر بسر خوں میں ہوا سب تر بتر	۸	اک شب کا بیاہا چل بسا۔ پوچھو نہ حال کربلا
ارشاد سب شہزادیاں کرتی تھیں آہ و زاریاں	۹	کہتے تھے یوں زین العباؑ۔ پوچھو نہ حال کربلا

واپسی الحرم

نوحہ (۲۴)

بمدینہ منورہ

کہتے تھے زین العباؑ لے کے علم آیا ہوں	۱	اٹھو رسول خداؐ لے کے علم آیا ہوں
رنج سے دل ہے دو نیم ہو گیا خادم یتیم	۲	آپ کے فرزند کا لے کے علم آیا ہوں
ہو گیا ہم پر ستم لٹ گئے جنگل میں ہم	۳	مر گئے شاہِ ہدا لے کے علم آیا ہوں
لٹ گیا شہرِ رسولؐ چھٹ گئی قبرِ بتولؑ	۴	بس گئی اب کربلا لے کے علم آیا ہوں
حاصلِ مشک و علم بازوئے شاہِ اُمم	۵	نہر پہ مارا گیا لے کے علم آیا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

قاسمؑ و اکبرؑ نہیں بابا بھی سر پر نہیں	۶	کوئی نہ پرساں رہا لے کے علم آیا ہوں
نانا میں تھا سارباں بہنے تھا طوق گراں	۷	سہہ کے یہ ظلم و جفا لے کے علم آیا ہوں
اے شہ بدر و حنین ہر گئے ہے ہے حسینؑ	۸	دینے کو پرسہ شہا لے کے علم آیا ہوں
آپ کے اہلِ حرمؑ قید ہوئے تھے بہم	۹	ہوتے ہی یا شہ رہا لے کے علم آیا ہوں
سینہ ہلو کیا چین سے اٹھ کے لگا لو گلے	۱۰	سہہ کے جفا پر جفا لے کے علم آیا ہوں
آتا ہے بیکس ملول ہلتی تھی قبرِ رسولؐ	۱۱	کہتے تھے زینبؑ العیا لے کے علم آیا ہوں

نوحہ (۲۵)

واپسی الحرام — بمدینہ منورہ

یہ آکے مدینہ میں بشیرؑ پکارا یا احمد مختار	۱	بے جرم و خطا قتل ہوا آپ کا پیارا یا احمدؐ مختار
یہ آپکی اُمت نے کیا ظلم سراسر مہمان بلا کر	۲	افسوس کہ شبیرؑ کا سر تن سے اُتارا یا احمدؐ مختار
جب روضہ احمدؐ پہ لٹا قافلہ پہنچا زینبؑ کا بیاں تھا	۳	بھائی مرا اور آپ کا پیارا گیا مارا یا احمدؐ مختار
ظالم سے سکینہؑ نے کہا چھین کے گوہر ہوں شاہ کی دختر	۴	اس کہنے پہ افسوس طمانچہ اُسے مارا یا احمدؐ مختار
تلوار لگاتا تھا کوئی اور کوئی تیر تھے بیکس و دلگیر	۵	نیزہ کسی بے درد نے شبیرؑ کو مارا یا احمدؐ مختار
شانوں سے قلم ہاتھ کئے فوجِ شقی نے عباسؑ علی کے	۶	گھوڑے سے گرے شق ہوا سر گرز جو مارا یا احمدؐ مختار
گردِ لحدِ پاک نبیؐ سارے حرم تھے کہتے تھے یہ رو کے	۷	بے وارثوں کا والی و وارث گیا مارا یا احمدؐ مختار
پہلے سہدا اصغرؑ کا گلا تیر ستم سے دل پھٹتے ہیں غم سے	۸	ظالم نے لحد کھود کے سر کاٹا دوبارا یا احمدؐ مختار
بانو نے کہ بیوہ ہوئی کوکب بھی اجڑی قسمت جو بُری تھی	۹	شوہر بھی مرا لختِ جگر بھی گیا مارا یا احمدؐ مختار
دربار میں سر شاہ کا کہا تھا لگن میں ہم سب تھے حجن میں	۱۰	ظالم نے چھڑی کو لبِ شبیرؑ پہ مارا یا احمدؐ مختار
کاظم یہ بیاں کرتی تھی جب زینبؑ ناشاد سب کہتے تھے فریاد	۱۱	دو روز کا پیاسا مرا بھائی گیا مارا یا احمدؐ مختار

نوحہ (۲۶)

واپسی الحرام — بمدینہ منورہ

بولیں زینبؑ یہ شرب میں جا کر دیکھو انا میں آئی ہوں لٹ کر	۱	سر پیٹنے میں بھر آئی در و در دیکھو انا میں آئی ہوں لٹ کر

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

ہائے کیا کہوں کہ پیٹوں میں مضطر حلق شہ پر پھرا خنجر	۲	لٹ گیا جامہ جسم انور دیکھو نا نا میں آئی ہوں لٹ کر
آ کے خیمہ جلایا لعیں نے لوٹا گھر ہائے سارا لعیں نے	۳	چھینی ظالم نے چادر دیکھو نا نا میں آئی ہوں لٹ کر
پھر گیا ہائے ایسا زمانہ آپ کا مرتبہ کچھ نہ جانا	۴	سب کو یاد ہے سر میں سر سر دیکھو نا نا میں آئی ہوں لٹ کر
ایسے زنداں میں قیدی کیا تھا جس میں مطلق نہ سایہ ذرا تھا	۵	مر گئی بنت شہ اس میں جا کر دیکھو نا نا میں آئی ہوں لٹ کر

مصطفےٰ تھا قیامت کا عالم قبر احمدؐ لرزتی تھی اس دم جب کہ کہتی تھی زینبؑ یہ رو کر دیکھو نا نا میں آئی ہوں لٹ کر	۶

والبسی الحرم — **نوحہ (۲۷)** — بمدینہ منورہ

بولیں زینبؑ بقیعہ میں رو کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر	۱	قتل بھائی ہوئے رن میں جا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
ہائے عبداللہؑ و عونؑ و جعفرؑ اور رقیہؑ کے بھی دونوں دلبر	۲	مر گئے سب سے اپنے کٹا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
ہائے قاسمؑ جو ابن حسنؑ تھا عقد کی صبح میدان میں جا	۳	قتل وہ بھی ہوا ابن شبرؑ دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
پانی عباسؑ لینے گئے تھے نہر سے واسطے بنت شہ کے	۴	ہو گئے قتل شانے کٹا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
آپ کا پوتا ہمشکل پیمبرؐ نوجواں ہائے بن کر سیاہا اکبرؑ	۵	مر گیا پھل وہ برچھی کا کھا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
تھا جو ہم صورت و شکل حیدرؑ چھ مہینے کے سن میں وہ دلبر	۶	مر گیا تیر گردن پہ کھا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر
پہنچے زنداں میں جب قید ہو کر غم بنا یہ ہوا ہائے واں پر	۷	دختر شہ موئی دکھہ اٹھا کر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر

مصطفےٰ بلتی تھی قبر زہراؑ جب کہ کہتی تھی رو رو وہ دکھیا ہو گئے قتل رن میں بہتر دینے آئی ہوں پرسا میں مضطر	۸

تمت

رباعی

عباس جو زینبؑ کے تھے مضطر آج
غم سے تھا جگر ان کا برابر آج
دربار میں جا کے شاہ دیں کے اکبر
صدمہ ہے یہ سب سے سوا ہے آج

رباعی

افسوس ہوا تخت سے شاہ کا سر
نیزہ پہ تھا سر ذبیح کا تن بے سر
بیٹی تھی بلکتی رو رو کہتی تھی پدر
پرسا میں ہوں آئی ہو کے مضطر

ختم شد

طالبہ دعا سیدہ نزہت عباس

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com